!!پورن پرماتما نے نمہ!!

گیان گنگا

پرچار پرسار سمیتی

ست لوک آشرم، ہسار، ٹوہانہ روڈ، بروالہ

ضلع ہسار (ہریانہ)

جگت گروتتو ورشی سنت رام پال داس جی مہاراج

کے ست سنگوں کا سنگرہ (مجموعہ) انمول پستک

''گیان گنگا''

پرکاشک

''پرچار پرسار سمیتی''

ست لوک آشرم، چنڈی گڑھ روڈ، بروالا

ضلع ہسار (ہریانہ)

دھرمارتھ مولیہ (ہدیہ) 30 روپے صرف

''بھکتی سوداگر کو سندیش'' پستک کا ویکلپ (نعم البدل) ''گیان گنگا''

''ست لوک آشرم''

ست لوک آشرم، چنڈی گڑھ روڈ، بروالا ضلع، ہسار (ہریانہ)

بھارت

9992600801, 9992600802, 9992600803
9812166044, 9812151088, 9812026821
9812142324, 9992600825

پاکستان

+923461526240, +923049170839, +923333092780,
+923443658877, +923013912831

visit us at: www.jagatgururampalji.org.
e-mail: jagatgururampalji@yahoo.com

فہرست	صفحہ نمبر
☆ **خلاصہ**	01
• کلیوگ میں ست یگ	05
☆ **بھکتی مریادہ**	12
• نام کونسے رام کا جپنا ہے؟	18
• نام (دِیکشا) لینے والے حضرات کے لئے لازمی معلومات	20
☆ **سرشٹی رچنا (تخلیق کائنات)**	37
• آتمائیں کال کے جال میں کیسے پھنسیں؟	39
• شری برہما جی، شری وشنو اور شری شیو جی کی اُتپتی	44
• تینوں گُن کیا ہیں؟ پرمانِ سہیت (تصدیق کے ساتھ)	45
• برہم (کال) کی اویکت (چھپ کر) رہنے کی پرتگیہ	47
• برہما کا اپنے پتا (کال برہم) کی پراپتی کے لئے پریتن (کوشش)	49
• ماتا دُرگا دُوارہ برہما کو شاپ (بدُعا) دینا:	50
• وشنو کا اپنے پتا (کال-برہم) کی پراپتی کے لئے پرستھان (روانگی) اور ماتا کا آشیرواد پانا	51
• پربرہم کے سات شنکھ برہمانڈوں کی استھاپنا	59
• پوتر اتھر وید میں سرشٹی رچنا کا پرمان (ثبوت)	60
• پوتر رگ وید میں سرشٹی رچنا کا پرمان	66
• پوتر شریمد دیوی مہاپُران میں سرشٹی رچنا کا پرمان	71
• پوتر شیو مہاپران میں سرشٹی رچنا کا ثبوت	73
• پوتر شریمد بھگوت گیتا جی میں سرشٹی رچنا کا پرمان	74
• پوجئے کبیر پرمیشور (کبیر دیو جی) کی امرت وانی میں سرشٹی رچنا	78
• آدرنیہ سنت غریب داس صاحب جی کی امرت وانی میں سرشٹی رچنا (تخلیق کائنات) کا پرمان	81
• (آدرنیہ نانک صاحب جی کی وانی میں سرشٹی رچنا کا سنکیت	88

فہرست	صفحہ نمبر
• دوسرے سنتوں کی طرف سے سرشٹی رچنا کی دنت کتھا (داستان)	92
☆ **کون اور کیسا ہے کُل کا مالک؟**	93
• آدرنیہ دھرم داس صاحب جی ”کبیر پرمیشور“ کے ساکشی (گواہ)	95
• آدرنیہ دادو صاحب جی ”کبیر پرمیشور“ کے ساکشی	96
• آدرنیہ ملوک داس صاحب جی ”کبیر پرمیشور“ کے ساکشی	97
• آدرنیہ غریب داس صاحب جی ”کبیر پرمیشور“ کے ساکشی	98
• آدرنیہ نانک جی دوارہ ”گروگرنتھ صاحب“ میں ”کبیر پرمیشور“ کا پرمان	100
• پربھو کبیر جی نے سوامی رامانند جی کو تتو گیان سمجھایا	102
☆ **پوتر ویدوں میں پرمان**	120
☆ **کبیر صاحب چاروں یگوں میں آتے ہیں**	126
• ست یگ میں کویردیو کا ست سُکرت نام سے آنا	126
• تریتا یگ میں کوِیردیو (کبیر صاحب) کا مُنیندر نام سے پرگھٹ ہونا	130
• دُواپر یگ میں کویردیو (کبیر پرمیشور) کا کرُونامیہ نام سے آنا	134
• کبیر صاحب کا کُل یگ میں آنا	140
☆ **پُورن سنت کی پہچان**	146
• تین بار میں نام جاپ دینے کا ثبوت	150
☆ **سنت کو ستانے کی سزا**	157
☆ **بھٹکوں کو مارگ ویشیہ**	160
• پربھو پیا سے بھگت بسنت سنگھ سینی کو راستہ ملنا	160
• ادبھت (حیرت انگیز) کرشمہ	166
• انہونی کی پرمیشور نے	167
• پربھو نے سُنی غریبوں کی!!	170
• بھگوان ہو تو ایسا	170
• لٹے پٹوں کو سہارا	172

فہرست	صفحہ نمبر
• سنت ہو تو ایسا	173
• اپنے بھکت کو دھرم راج کے دربار سے چھڑوانا	175
• پورن پرماتما بھکت کو خطرناک روگ سے چھڑوا کر عمر بڑھا دیتا ہے	177
• بھکت متی سُشیلا کی آنکھ ٹھیک کرنا	179
• تین تاپ کو پورن پرماتما ہی ختم کرسکتا ہے	180
☆ **کبیر صاحب کی کال سے بات چیت!!!**	184
☆ **امریکہ کی مہیلا (خاتون) بھویشیہ وکتا (مستقبل بین) فلورنس کی اہمیت کی حامل پیشنگوئی**	187
☆ **بھائی بالے والی جنم ساکھی میں پرمان (ثبوت)**	191
☆ **ویشوَ وجیتا سنت**	196
• سنت رام پال داس جی مہاراج کے سمرتھن میں دوسرے بھویشیہ وکتاؤں کی بھویشیہ وانیاں	202
• سنت رام پال جی مہاراج کا سنکشپت پریچیہ (مختصر تعارف)	205
☆ **یتھارتھ (صحیح وسچا) گیان پرکاش ویشیہ پرمیشور کے بارے میں شاستر کیا بتاتے ہیں!!**	212
• پوِتر گیتا جی کا گیان، کس نے کہا؟	213
• شریمد بھگوت گیتا سار	223
• تینوں گُن کیا ہیں؟ ثبوت کے ساتھ	230
• ترِگن مایا (رج گُن برہما جی، ست گُن، وشنو جی اور تم گُن شیو جی) جیو کو مُکت ہونے نہیں دیتے	233
• دوسرے دیوتاؤں (رجگن، برہمہ ست گُن وشنو تم گُن شیو) کی پوجا نادان ہی کرتے ہیں۔!!	237
• پوِتر چاروں ویدوں کے مطابق سادھنا کا نتیجہ صرف سرگ، مہا سرگ پراپتی مکتی نہیں!	238

فہرست	صفحہ نمبر
• شاستر دیدھی ویرُ ودھ سادھنا پتن کا کارن	238
• شرادھ نکالنے (پتر پوجنے) والے پِتر بنیں گے مُکتی نہیں ہوگی۔	239
• تتو گیان ملنے کے بعد ہی بھکتی شروع ہوتی ہے	246
• گیتا گیان دینے والے برہم کا ایشٹ (پوجیہ) دیو پورن برہم ہے۔	247
• برہم کا بھکت برہم کو اور پورن برہم کا بھکت پورن برہم کو ہی پراپت ہوتا ہے۔	249
• برہم (شر پُرش) کی سادھنا انوتم (گھٹیا) ہے۔	250
• شنکا سمادھان (شک دُور کرنا)	253
• گدی اور مہنت پرمپرا کی جانکاری (معلومات)	255
• پوِتر تیرتھ اور دھام کی جانکاری	257
• سرگ کی پری بھاشہ (اصطلاح)	267
• گیتا گیان دینے والے برہم (کال) کی پیدائش کا اِشارہ	275
• کبیر صاحب دُوارہ وبھیشن اور مندودری کو شرن میں لینا	278
• دواپر یگ میں اندر متی کو شرن میں لینا	282
• پوِتر پُرانوں کا رھسیہ (راز)!	287
• شاستر ارتھ ویشیہ	308
• بھٹکوں کو ست مارگ	317
• اُجڑا پریوار بسا	321
• گردے ٹھیک کرنا اور شیطان کو انسان بنانا	323
• بھوتوں اور روگوں (بیماریوں) کے ستائے پریوار کو آباد کرنا	326
• بھکت ستیش کی آتم کتھا	328
• بھکت رام سُوروپ داس جی کی آتم کتھا	330
• بھکت وحید خان کی آتم کتھا	331

(خلاصہ)

قدیم زمانے سے انسان سچی خوشی، راحت، سُکھ اور ہمیشہ رہنے والی زندگی کی تلاش میں لگا ہوا ہے۔ وہ اپنی اہلیت کے مطابق کوشش کرتا آ رہا ہے۔ لیکن اُس کی یہ چاہت کبھی پوری نہیں ہو پا رہی ہے۔ ایسا اِس لئے ہے کہ اُسے اس چاہت کو حاصل کرنے کے راستے کا مکمل علم نہیں ہے۔ سبھی انسان چاہتے ہیں کہ کوئی کام نہ کرنا پڑے، کھانے کے لئے لذیذ کھانا ملے پہننے کے لئے اچھے کپڑے ملیں رہنے کے لئے عالیشان رہائش ہو، گھومنے کے لئے خوبصورت پارک ہو، تفریح کے لئے سریلے گیت ہوں، ناچیں، گائیں، کھیلیں کُودیں، موج مستی منائیں اور کبھی بھی بیماری میں مبتلا نہ ہوں کبھی بوڑھے نہ ہوں اور کبھی بھی موت نہ آئے وغیرہ، وغیرہ، لیکن جس سنسار میں ہم رہ رہے ہیں، یہاں نہ تو ایسا کہیں پر نظر آتا ہے اور نہ ہی ایسا ممکن ہے۔ کیونکہ یہ دنیا فانی ہے۔ اس دنیا کی ہر چیز بھی فانی ھے۔ اس دنیا کا بادشاہ برہم کال ہے۔ جو ایک لاکھ انسانوں کے سوکشم شریر (جسم) کھاتا ہے۔ اس نے سب انسانوں کو کرم بھرم و گُناہ اور ثواب نما جال میں الجھا کر تین لوکوں (تین جہان) کے پنجرے میں قید کر رکھا ہے۔ کبیر صاحب کہتے ہیں:۔

تین لوک پنجرا بھیا ، پاپ پُنیہ دو جال
سبھی جیو بھوجن بھئے، ایک کھانے والا کال

غریب داس:۔ ایک پاپی ایک پُنی آیا ، ایک ہے سوم دلیل رے
بناء بھجن کوئی کام نہیں آوے، سب ہیں جم کی جیل رے

وہ نہیں چاہتا ہے کہ کوئی انسان اس پنجرے نما قید سے باہر نکل جائے وہ یہ بھی نہیں چاہتا ہے کہ جیو آتما کو اپنے نج گھر ستلوک کا پتا چلے۔ اس لئے وہ اپنی تریگُنی مایا (تین کیفیات) سے ہر ایک انسان کو گُمراہ کئے ہوئے ہے۔ پھر انسان کو یہ عظیم چاہت کہاں سے پیدا ہوئی؟ یہاں ایسا کچھ بھی نہیں ہے، یہاں ہم سب کو مرنا ہے۔ سب دُکھی اور بے چین ہیں۔ جس منزل کو ہم یہاں حاصل کرنا چاہتے ہیں ایسی حالت میں ہم اپنے نج گھر ستلوک میں رہتے تھے۔ کال برہم کے لوک میں اپنی مرضی سے آ کر پھنس گئے اور اپنے اصل گھر کا راستہ بھول گئے۔

کبیر صاحب کہتے ہیں کہ:

اِچھا رُوپی کھیلن آیا، تاتے سُکھ ساگر نہیں پایا

اس کال برہم کی دنیا میں شانتی وَ سُکھ کا نام ونشان بھی نہیں ہے۔ تریگُنی مایا سے وجود میں آئے ہوئے کام (شہوت) کرودھ (غصہ) لوبھ (لالچ) موہ (لگاؤ) اہنکار (تکبر) محبت، نفرت، خوشی اور غم فائدہ نقصان، احترام وعظمت نما بداعمال ہر انسان کو پریشان کئے ہوئے ہیں۔ یہاں ایک جاندار دوسرے جاندار کو مار کر کھا جاتا ہے استحصال کرتا ہے۔ عزت لوٹ لیتا ہے،

دولت چھین لیتا ہے، سکون چھین لیتا ہے۔ یہاں پر چاروں اطراف آگ لگی ہوئی ہے۔ اگر آپ سکون سے رہنا چاہو گے تو دوسرے آپ کو نہیں رہنے دیں گے۔ آپ کے نہ چاہتے ہوئے بھی چور چوری کر کے لیجاتا ہے، ڈاکو ڈاکہ ڈال لیتا ہے، حادثات رونما ہو جاتے ہیں۔ کسان کی فصل خراب ہو جاتی ہے، تاجر کا کاروبار ٹھپ ہو جاتا ہے۔ بادشاہ کی بادشاہت چھین لی جاتی ہے، صحت مند جسم میں بیماری لگ جاتی ہے۔ مطلب یہاں پر کوئی بھی چیز محفوظ نہیں ہے۔ بادشاہوں کی بادشاہت، عزت دار کی عزت وآبرو، دولت مند کی دولت طاقتور کی طاقت اور یہاں تک کہ ہم سبھی کے جسم بھی اچانک چھین لئے جاتے ہیں۔ ماں باپ کے سامنے جوان بیٹا بیٹی مر جاتے ہیں۔ دودھ پیتے (شیر خوار) بچوں کو روتے تڑپتے چھوڑ کر ماں باپ مر جاتے ہیں۔ جوان بہنیں بیوہ ہو جاتی ہیں اور پہاڑ جیسے دُکھوں کو سہنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ ذرا سوچیں؟ کہ کیا یہ مقام رہنے کے لائق ہے؟ لیکن ہم مجبوری کے تحت یہاں رہ رہے ہیں۔ کیونکہ اس کال کے پنجرے سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا اور ہمیں دوسروں کو دُکھی کرنے اور دُکھ سہنے کی عادت سی ہو گئی ہے۔ اگر آپ کو اس جہان میں ہونے والے دُکھوں سے بچنا ہے تو یہاں کے مالک کال سے بھی انتہائی قدرت کے حامل پرمیشور (پرم اکشر برہم) کی پناہ لینی پڑے گی۔ جس پرمیشور کا خوف کال پربھو کو بھی ہے جس کے خوف سے وہ مندرجہ بالا تکالیف اس انسان کو نہیں دے سکتا۔ جو پورن پرماتما یعنی (پرم اکشر برہم ست پُرش) کی شرن پورن سنت کے بتائے ہوئے راستے سے حاصل کرتا ہے۔ وہ جب تک دنیا میں بھکتی کرتا رہے گا اُس کو بڑی تکالیف نہیں ملیں گی۔ جو انسان اس کتاب "گیان گنگا" کو پڑھے گا اُس کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم اپنے اصل گھر کو بھول گئے ہیں، وہ عظیم سکون و آسائش یہاں نہ ہو کر اصل گھر ست لوک میں ہے۔ جہاں پر نہ جنم ہے نہ موت ہے۔ نہ بڑھاپا ہے، نہ دُکھ ہے، نہ کوئی لڑائی جھگڑا ہے، نہ کوئی بیماری ہے، نہ دولت کا کوئی لین دین ہے، نہ لُطف اندوز چیزیں خریدنی ہیں۔ وہاں پر سب پرماتما کی معرفت مفت ومکمل ہے۔ بندھی چھوڑ غریب داس مہاراج کی وانی میں ثبوت ہے کہ۔

بِن ہی مکھ سارنگ راگ سُن، بِن ہی تنتی تار
بناء سُر الغوزے بجیں نگر ناچ گھمار
گھنٹہ باجے تال نگ، منجیرے ڈف جھانجھ
مرلی مدھُر سُہاونی ، نس باسر اور سانجھ
بِن بیہنگم باجیں طرق تنمبورے تیر
راگ کھنڈ نہیں ہوت ہیں، بندھیا رہت سمیر
طرق نہیں تورا نہیں ، نہ ہی کشیس کباب

امرت پیالے مدھ پیویں ، جیوں بھاٹی چوئیں شراب
متوالے مستاپور گلی گلی گلجار
سنکھ شرابی پھرت ہے ، چلو تاس بجار
سنکھ سنکھ پتنی ناچے گاویں شبد سوبھان
چندر بدن، سورج مکھی نہ ہیں مان گُمان
سنکھ ہنڈولے نورنگ، جھولے سنت ججور
تخت دھنی کے پاس کر ایسا ملک جھور
ندی ناو نالے بگیں چھوٹیں پھوارے سُن
بھرے ہودھ سروور سدا نہیں پاپ نہیں پُن
نہ کوئی بھکشک دان دے ، نہ کوئی ہار ویوھار
نہ کوئی جنمے مرے ایسا دیش ہمار
جہاں سنکھوں لہر مہر کی اُپجیں قہر جہاں نہیں کوئی
داس غریب اچل اویناشی سُکھ کا ساگر سوئی

ست لوک میں صرف ایک رس پرم شانتی وَسُکھ ہے، جب تک ہم ست لوک میں نہیں جائیں گے، تب تک ہم پرم شانتی سُکھ اور امرت کو حاصل نہیں کر سکتے۔ستلوک میں جانا تبھی ممکن ہے جب ہم پورن سنت سے اُپدیش لیکر پورن پرماتما کی تاحیات بھکتی کرتے رہیں۔اس پُستک 'گیان گنگا' کے ذریعے سے جو ہم پیغام دینا چاہتے ہیں۔اس میں کسی دیوی دیوتا و دھرم کی برائی نہ کرکے تمام پویتر دھرم گرنتھوں (مقدس کتابوں) میں پوشیدہ عارفانہ راز کو اُجاگر کرکے درست بھکتی مارگ بتانا چاہا ہے جو آجکل کے سبھی سنت، مہنت گرو اور آچاریئے صاحبان شاستروں میں چھپے عارفانہ راز کو سمجھ نہیں پائے ہیں۔پرم پوجیہ کبیر صاحب اپنی وانی میں کہتے ہیں کہ:

وید کتیب جھوٹے نہ بھائی جھوٹے ہیں سو سمجھے نا ہیں

جس کارن بھکت سماج کو بے حد نقصان ہو رہا ہے، سب اپنی سوچ سے وَجھوٹے گرووٴں کے دُوارہ بتائی گئی شاستر وِیرُودھ سادھنا (بھکتی) کرتے ہیں۔جس سے نہ مانسک شانتی (ذہنی سُکون) ملتی ہے اور نہ ہی جسمانی سُکھ ، نہ ہی گھر اور کاروبار میں ترقی ہوتی ہے اور نہ ہی پرمیشور کا جلوہ ہوتا ہے۔اور نہ ہی نجات حاصل ہوتی ہے۔یہ سب سُکھ کیسے ملیں؟ اور یہ جاننے کیلئے کہ میں کون ہوں؟ کہاں سے آیا ہوں؟ کیوں جنم لیتا ہوں؟ کیوں مرتا ہوں؟ کیوں دُکھ بھوگتا ہوں؟ آخر یہ سب کون کروا رہا ہے؟ اور پرمیشور کون ہے؟ کیسا ہے؟ کہاں ہے اور کیسے ملے گا؟ اور برہما وشنو اور شنکر کے ماتا پِتا کون ہیں اور کس طرح سے کال برہم کی قید سے چھٹکارا پا کر اپنے اصل گھر

(ست لوک) میں واپس جا سکتے ہیں، یہ سب اِس کتاب (پستک) کے ذریعے سے آپ کو سمجھایا گیا ہے۔تاکہ اِس کو پڑھ کر عام بھکت جن کا کلیان ممکن ہو سکے۔یہ پُستک ست گرو رام پال جی مہاراج کے بیانات کا مجموعہ ہے، جو کہ ست گرنتھوں میں لکھے ہوئے حقائق پر آدھاریت (مبنی) ہے۔ہمیں پورا یقین ہے کہ جو پڑھنے والا اسے پڑھ کر عمل کرے گا اُس کا کلیان (فلاح) ممکن ہے۔

آتم پران اُدھار ہی ، ایسا دھرم نہیں اور
کوٹی اشوِمیگ یگیہ ، سکل سمانہ بھور
جیوَ اُدھار، پرم پن، ایسا کرم نہیں اور
مرو اِستھل کے مرگھ جیوں سب مر گئے دوڑ دوڑ

تشریح: اگر ایک روح کو سچی بھکتی مارگ (حقیقی راستے) پر لا کر اُس کا آتم کلیان کروا دیا جائے تو کروڑ اشوِمیگ یگیہ کا پھل ملتا ہے۔اور اِس کے برابر کوئی بھی دھرم نہیں ہے۔جیو آتما کے ادھار (نجات) کیلئے کئے گئے کاریہ یعنی خدمت سے بہتر کوئی بھی کاریہ نہیں ہے۔اپنا پیٹ بھرنے کیلئے تو پرندے، جانور بھی سارا دن جدوجہد کرتے ہیں۔اسی طرح وہ انسان ہے جو پرمارتھ (سخاوت) نہیں کرتا پرمارتھی کرم (عمل) ذی روح کی بھلائی کیلئے کی گئی عظیم ترین خدمت ہے۔انسان کے بھلے کا کام نہ کر کے سب انسان مرو استھل (صحرا، ریگستان) کے ہرن کی طرح دوڑ دوڑ کر مر جاتے ہیں۔جسے کچھ دوری پر پانی ہی پانی دِکھائی دیتا ہے اور وہاں دوڑ کر جانے پر تھل ہی ملتا ہے۔پھر کچھ دُوری پر تھل کا پانی دکھائی دیتا ہے، آخر میں اُس ہرن کی پیاس سے ہی موت ہو جاتی ہے۔ٹھیک اِسی طرح جو انسان اس کال لوک میں جہاں ہم رہ رہے ہیں۔وہ اُس ہرن کی طرح سُکھ کی تمنا کرتے ہیں۔جیسے بے اولاد سمجھتا ہے کہ اولاد ہو جانے پر سُکھی ہو جاوٴں گا۔اولاد والوں سے پوچھیں تو انکے بے شمار مسائل سننے کو ملیں گے۔غریب انسان سوچتا ہے کہ دولت مِل جائے تو میں سُکھی ہو جاوٴں گا۔جب دولت مندوں کی خیر و عافیت جاننے کے لئے سوال کریں گے تو ڈھیر ساری پریشانیاں سُننے کو ملیں گی۔کوئی حکمرانی پانے سے سُکھ مانتا ہے یہ اُس کی بڑی بھول ہے۔بادشاہ (وزیر، وزیر اعلیٰ) کو سپنوں میں بھی سُکھ نہیں ملتا۔جیسے چار پانچ افراد کے خاندان کا سربراہ اپنے خاندان کے انتظامات میں کتنا پریشان رہتا ہے۔راجا تو ایک علاقے کا سربراہ ہوتا ہے، اُس کے انتظامات میں سُکھ سپنوں میں بھی نہیں ہوتا۔راجا لوگ شراب پی کر کچھ غم بھُلاتے ہیں، دولت اِکھٹا کرنے کیلئے اپنی عوام سے ٹیکس محصول وصول کرتے ہیں۔پھر اگلے جنم میں جو راجا ست بھکتی نہیں کر کے، حیوانی جیون پا کر جن انسانوں سے محصول وصولی کی تھی اُن کے جانور بن کر لوٹاتا ہے۔جو انسان من مُکھی ہو کر اور جھوٹے گرووٴں سے دیکشیت (بیعت) ہو کر بھکتی اور دھرم کرتے ہیں، وہ سوچتے ہیں کہ مستقبل میں سُکھ ہو گا۔لیکن اُس کے وِپریت (متضاد) دُکھ ہی حاصل ہوتا ہے۔کبیر صاحب فرماتے ہیں کہ:۔میرا یہ گیان ایسا ہے کہ اگر گیانی انسان ہو گا تو اسے سُن

کر دل میں بسالیگا اور اگر مورکھ (بے وقوف، احمق) ہوگا تو اُس کی سمجھ سے باہر ہے۔

کبیر ، گیانی ہو تو ہردے لگائی   مُورکھ ہو تو گھم نہ پائی

مزید معلومات کیلئے براہ کرم اس کتاب ''گیان گنگا'' کا مطالعہ کریں۔اس کتاب کو پڑھ کر سپریم کورٹ کے چیف جسٹس جناب سُریش چندر نے کہا کہ اس کتاب کا نام 'گیان ساگر' ہونا چاہیے۔

کل یُگ میں ست یُگ

(سنت رام پال جی کے وچنوں کے مطابق)

ست یگ اُس وقت کو کہتے ہیں جس دور میں ادھرم (گُناہ) نہیں ہوتا، سکون ہوتا ہے، باپ سے پہلے بیٹے کی موت نہیں ہوتی، عورت بیوہ نہیں ہوتی، امراض سے عاری جسم ہوتا ہے، سبھی انسان بھکتی (عبادت) کرتے ہیں، پرماتما سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔کیونکہ وہ آدھیاتمک گیان (روحانی علوم) کے تمام عوامل سے واقف ہوتے ہیں، من کرم وچن سے کسی کو تکلیف نہیں دیتے اور دُراچاری (بدکار) نہیں ہوتے، جتی ستی عورت مرد ہوتے ہیں۔ درختوں کی کثرت ہوتی ہے۔تمام انسان ویدوں کے آدھار سے بھکتی کرتے ہیں۔زمانہ حال میں کل یُگ ہے اِس میں ادھرم (ظلم) بڑھ چکا ہے۔کل یُگ میں انسان کا بھکتی کی جانب عقیدہ کم ہوجاتا ہے۔یا تو بھکتی کرتے ہی نہیں اگر کرتے ہیں تو شاستر ویدھی تیاگ کر من مانی بھکتی کرتے ہیں۔ جو شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 16 شلوک 23 اور 24 میں منع ہے، جس کارن (سبب) سے پرماتما سے جو لابھ حسب خواہش ہوتا ہو وہ نہیں ملتا، اس لئے زیادہ تر انسان ناستِک (کافر) ہوجاتے ہیں۔دولت مند بننے کیلئے رشوت، چوری، ڈاکے ڈالنے کو ذریعۂ معاش بناتے ہیں۔لیکن یہ طریقہ حصول دولت کا نہ ہونے کی وجہ سے پرماتما کے دوشی (قصوروار) ہوجاتے ہیں۔اور دنیاوی تکلیفوں کو جھیلتے ہیں پرمیشور کے ویدھان (قانون) کو انسان بھول جاتا ہے کہ قسمت سے زیادہ کچھ مل نہیں سکتا۔اگرچہ دیگر کسی غلط طریقے سے دولت پراپت (حاصل) کر لی تو وہ رہے گی نہیں۔جیسے ایک انسان اپنے بیٹے کو سُکھی دیکھنے کیلئے غلط طریقے سے دولت حاصل کرتا ہے۔کچھ دنوں بعد اُس کے بیٹے کے دونوں گردے خراب ہوگئے، جیسے تیسے کر کے گردے تبدیل کروائے تین لاکھ رُوپے خرچہ ہُوا، جو دھن غلط طریقے سے جوڑا تھا وہ سب خرچ ہوگیا اور کچھ رُوپے زیادہ بھی خرچ ہوگئے۔پھر لڑکے کی شادی کی، 6 مہینے کے بعد بس ایکسیڈنٹ میں اکلوتا بیٹا موت کو پراپت ہُوا۔اب نہ تو بیٹا رہا نہ ہی غلط طریقے سے حاصل کی گئی دولت رہی۔باقی کیا رہا؟؟؟۔غلط طریقے سے دولت اکھٹے کرنے میں ہوئے پاپ (گُناہ) جو ابھی باقی ہیں ان کو بھوگنے کیلئے جس جس سے پیسے بٹورے تھے اُن کا پشو (گدھا، بیل یا گائے) بن کر بھگتان کرے گا۔لیکن پرم اکشر برہم کی شاستر انوکل بھکتی کرنے والے بھکت کی قسمت کو پرمیشور بدل دیتا ہے۔کیونکہ پرمیشور کے گُنوں میں لکھا ہے کہ پرماتما نِردھن کو دھنوان بنا دیتا ہے۔

ست جُگ میں کوئی بھی انسان ماس (گوشت) تمبا کو، مدیرا (شراب) استعمال نہیں کرتا، کیونکہ وہ ان سے ہونے والے پاپوں سے واقف ہوتے ہیں۔

ماس (گوشت) کھانا پاپ ہے

ایک دفعہ ایک سنت اپنے شِشیہ (چیلے) کے ساتھ کہیں جارہا تھا وہاں پر ایک مچھیرا تالاب سے مچھلیاں پکڑ رہا تھا مچھلیاں پانی سے باہر تڑپ تڑپ کر مر رہی تھیں۔شِشیہ نے پوچھا، اے گرودیو! اس گناہگار انسان کو کیا ڈنڈ (سزا) ملے گا۔گرو جی نے کہا بیٹا وقت آنے پر بتاؤں گا۔چار پانچ سال بعد دونوں گرو اور شِشیہ کہیں جانے کیلئے جنگل سے گذر رہے تھے، وہاں پر ایک ہاتھی کا بچہ چِلا رہا تھا، اُچھل کود کرتے وقت ہاتھی کا بچہ دو قریب قریب اُگے ہوئے درختوں کے بیچ میں پھنس گیا، وہ نکل تو گیا لیکن نکلنے کی کوشش میں اس کا پورا جسم زخمی ہوگیا تھا۔اس کے جسم میں کیڑے چلنا شروع ہوگئے تھے۔جو اس کو نوچ رہے تھے، وہ ہاتھی کا بچہ بُری طرح چلا رہا تھا، شِشیہ نے گرو جی سے پُوچھا! کہ اے گرودیو! اس جانور کو کس پاپ کی سزا مل رہی ہے؟ گرودیو نے کہا بیٹا یہ وہی مچھیرا ہے جو اس شہر کے باہر تالاب سے مچھلیاں نکال رہا تھا۔

مدیرا (شراب) پینا کتنا پاپ ہے

شراب پینے والے کو ستر جنم کتے کی یونیوں کے بھوگنے پڑتے ہیں، گندگی کھاتا پیتا ہے اور اس کو بہت سارے دکھ بھوگنے پڑتے ہیں نیز شراب جسم کو نقصان پہنچاتی ہے۔جسم کے چار انتہائی اہم حصے ہوتے ہیں جن میں پھیپھڑے، جگر، گُردے اور دل، شراب اِن چاروں کو نقصان پہنچاتی ہے۔شراب پی کر انسان، انسان نہیں رہتا وہ جانوروں جیسا برتاؤ کرتا ہے۔کیچڑ میں گِر جانا کپڑوں میں پیشاب اور پاخانہ کر دینا وغیرہ پیسے کا ضیاع، ذلالت گھر میں اشانتی (اضطراب) وغیرہ شراب نوشی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔شراب ست یُگ میں استعمال نہیں ہوتی۔ست یُگ میں ہر اِک انسان پرماتما (پرمیشور) کے قانون سے واقف ہوتے ہیں۔جس کے سبب سُکھ کی زندگی ویتیت (بسر) کرتے ہیں۔

غریب داس وانی:۔   مدھیرا پیوے کڑوا پانی ،   ستر جنم سوان (کُتے) کے جانی۔

☆ دُراچاری (بدکاری) کرنا کتنا پاپ ہے:۔

پر   دُوارہ   استری   کا   کھولے

ستر   جنم   اندھا   ہو   ڈولے

پوجیہ کبیر پرمیشور جی نے بتایا ہے کہ جو انسان کسی پر اِستری (غیر عورت) کے ساتھ برا کام کرتا ہے تو وہ ستر جنم اندھے کا جیون بھوگتا ہے۔عقل مند انسان ایسی آفت کبھی مول نہیں

لیتا، بیوقوف ہی ایسا کام کرتا ہے۔ جیسے آگ میں ہاتھ ڈالنے کا مطلب موت مول لینا ہے۔ جیسے کوئی انسان کسی اور کے کھیت میں بیج ڈالتا ہے تو وہ بڑا بے وقوف ہے۔ عقل مند انسان ایسا کبھی بھی نہیں کرسکتا بدکار عورت کے سنگ کو ایسا جانو جیسے گندگی کے ڈھیر پر قیمتی بیج کا تھیلا ڈال دیا۔ یہ کام سمجھدار انسان نہیں کرسکتا ہے، یا تو انتہائی بے وقوف یا شرابی نرلج (بے شرم) شخص ہی کرسکتا ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ جس چیز سے شریر کا ناش (خاتمہ) ہوتا ہو، آنند کو محسوس کراتی ہے۔ اگر وہ شریر میں محفوظ رکھی جائے تو کتنا آنند دے گی؟ عمر درازی صحت مند جسم، صحتمند ذہن، بہادری اور چستی عطا کرتی ہے، جس چیز سے انمول بچہ حاصل ہوتا ہے۔ اُس کا ناش کرنا بچے کی ہتیا (قتل) کے برابر ہے۔ اس لئے دُراچار (بدکاری) اور غیر ضروری جنسی وابستگی حرام ہے۔

☆ تمباکو نوشی کرنا کتنا بڑا پاپ ہے:

پرمیشور کبیر جی نے بتایا ہے کہ:

سُراپان ، مدھ ماساہاری   گمن کرے بھوگے پرناری
ستر جنم کٹت ہیں سیشم   ساکشی صاحب ہے جگدیشم
پر دُوارہ اِستری کا کھولے   ستر جنم اندھا ہو ڈولے
سوناری جاری کرے، سُراپان سو بار   ایک چلم حُقہ بھرے، ڈوبے کالی دھار

جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ ایک بار شراب پینے والا ستر جنم کُتے کا جیون بھوگتا ہے۔ پھر غلاظت کھاتا پیتا پھرتا ہے، پر اِستری گمن کرنے والا ستر جنم اندھے کے بھوگتا ہے۔ ماس کھانے والا بھی مہا کشٹ کا بھاگی ہوتا ہے۔ اوپر دیئے ہوئے سب پاپ سو سو بار کرنے والے کا جو پاپ ہوتا ہے وہ ایک بار حُقہ پینے والے یعنی تمباکو نوشی کرنے والے کو ہوتا ہے۔ تمباکو نوشی کرنے والے حُقہ، سگریٹ، بیڑی یا دیگر طریقے سے تمباکو استعمال کرنے والے تمباکو کھانے والوں کو کیا پاپ لگے گا؟؟۔ گھور پاپ کا حقدار ہوگا۔ ایک انسان جو تمباکو نوشی کرتا ہے، جب وہ حقہ یا بیڑی، سگریٹ پی کر دُھواں چھوڑتا ہے وہ دھواں اسکے چھوٹے چھوٹے بچوں کے جسم میں داخل ہوکر نقصان پہنچاتا ہے۔ بچے جلد ہی بُرائی کو اپناتے ہیں اور ان کی صحت بھی بگڑ جاتی ہے۔

اوتار کی پری بھاشہ (جسمانیت کی اصطلاح)

اوتار کے معنیٰ ہیں، اونچی جگہ سے نیچی جگہ پر اُترنا۔ خصوصی طور پر یہ اچھا لفظ اُن عظیم آتماؤں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جو زمین پر کچھ ادبھُت (حیرت انگیز) کاریئے کرتے ہیں۔ جن کو پرماتما کی طرف سے بھیجا ہوا مانتے ہیں۔ یا خود پرماتما ہی کا زمین پر آگمن (اُترنا) مانتے ہیں۔ شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 15 شلوک 1 سے 4 اور 17-16 میں تین پُرشوں

(بھگوانوں) کا ذکر ہے۔

☆ 1۔ **شر پُرش** : جسے برہم بھی کہتے ہیں۔ جس کا اوم نام سادھنا کا ہے۔ جس کا ثبوت گیتا ادھیائے 8 شلوک نمبر 13 میں ہے۔

☆ 2۔ **اکشر پُرش**: جس کو پر برہم بھی کہتے ہیں۔ جس کی سادھنا کا منتر "تت" جو سانکیتک (علامتی) ہے پرمان گیتا ادھیائے 17 شلوک نمبر 23 میں ہے۔

☆ 3۔ **پرم اکشر پرش**: اتم پُرش تو انیئے: سریشٹ پُرش پرماتما تو اوپر والے دونوں پُرشوں (شر پُرش، اور اکشر پُرش) سے اور ہی ہے۔ وہ پرم اکشر پُرش ہے جسے گیتا ادھیائے 8 شلوک 1 کے جواب میں ادھیائے 8 کے شلوک 3 میں کہا ہے کہ وہ پرم اکشر برہم ہے اُس کا جاپ "ست" ہے۔ جو سانکیتک (علامتی) ہے۔ اسی پرمیشور کی پراپتی سے بھکت کو پرم شانتی اور سناتن پرم دھام پراپت (حاصل) ہوگا۔ پرمان (ثبوت) گیتا ادھیائے 18 شلوک 62 میں یہ پرمیشور (پرم اکشر برہم) گیتا گیان داتا سے الگ ہے۔ مزید گیان پراپتی کے لئے براہ کرم پستک (کتاب) "گیان گنگا" ست لوک آشرم بروالا سے پراپت کریں۔ اوتار دو پرکار کے ہوتے ہیں، جیسے اوپر کہا گیا ہے۔ اب آپ کو پتا چلا کہ مکھیہ رُوپ سے تین پُرش (پربھو) ہیں۔ جن کا اُلیکھ (ذکر) اوپر کر دیا گیا ہے۔ ہمارے لئے مکھیہ رُوپ سے دو پربھوؤں کی بھومیکا رہتی ہے۔

1۔ شر پُرش (برہم):۔ جو گیتا ادھیائے 11 شلوک نمبر 32 میں اپنے آپ کو کال کہتا ہے۔

2۔ پرم اکشر پُرش (پرم اکشر برہم): جس کے بارے میں گیتا ادھیائے 8 شلوک نمبر 3 اور 10-9-8 میں اور گیتا ادھیائے 18 شلوک 62، ادھیائے 15 شلوک نمبر 1 سے 4 اور 17 میں کہا ہے

برہم (کال) کے اوتاروں کی جانکاری (معلومات)

گیتا ادھیائے 4 شلوک 7:۔

یَدا یَدا ہِی دھرمسیہ، گلانِر بھوَتی بھارتَ
ابھیُتھانم اَدھرمسیہ تدآتمانم سرجامی اہم

ترجمہ : اے بھارت! جب جب دھرم کی ہانی اور ادھرم کی وردھی ہوتی ہے۔ تب تب ہی میں اپنا انش اوتار رچتا ہوں۔ مطلب اُتپن کرتا ہوں۔ (7)

جیسے شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 4 شلوک 7 میں گیتا گیان داتا (گیتا گیان بولنے والا) نے کہا ہے کہ جب جب دھرم میں بے قاعدگی پیدا ہوتی ہے دھرم کی ہانی ہوتی ہے اور ادھرم میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ تو میں (کال = برہم = شر پُرش) اپنے انش اوتار تخلیق کرتا ہوں یعنی پیدا کرتا ہوں۔

جیسے شری رام چندر جی اور شری کرشنا جی کو کال برہم نے ہی پرتھوی (زمین) پر پیدا کیا تھا۔ جو خود شری وشنو جی ہی مانے جاتے ہیں۔ ان کے سوائے 8 اوتار اور کہے گئے ہیں۔ جو شری وشنو جی خود نہیں آتے۔ لیکن اپنے لوک سے اپنی کسی پویتر آتما کو بھیج دیتے ہیں۔ وہ بھی اوتار کہلاتے ہیں۔ کہیں کہیں پر 25 اوتاروں کا ذکر پرانوں میں آتا ہے، کال برہم (شر پُرش) کے بھیجے ہوئے اوتار پرتھوی (زمین) پر بڑھتے ہوئے ادھرم (پاپ) کا خاتمہ قتل عام یعنی تباہی و بربادی کر کے کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر شری رام چندر جی اور شری کرشن جی، شری پرشورام جی اور شری نیکلنک (جو کل یُگ کے انت میں ہوگا۔) یہ سب اوتار گھور سنہار (قتل عام) کر کے ہی ادھرم (پاپ) کا ناش کرتے ہیں۔ پاپیوں کو مار کر شانتی استھاپت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن شانتی کی بجائے اشانتی ہی بڑھتی ہے، جیسے شری رام چندر جی نے راون کو مارنے کیلئے یدھ کیا، کروڑوں لوگ مارے گئے جن میں مظلوم اور ظالم دونوں ہی شامل تھے۔ پھر اُن کی بیویاں اور چھوٹے بڑے بچے باقی رہے ان کی زندگی جہنم بن گئی، بیواؤں کو دوسرے لوگوں نے اپنی ہوس کا شکار بنایا۔ گذر بسر کی مشکلات پیدا ہوئیں وغیرہ وغیرہ، اور زیادہ تر اشانتی کے اسباب کھڑے ہو گئے یہی طریقہ شری کرشن جی نے اپنایا تھا۔ اور یہی طریقہ شری پرشو رام جی نے بھی اپنایا تھا۔ اسی طریقے سے دسواں اوتار کال برہم (شر پُرش) دُوارہ اُتپن کیا جائے گا۔ اس کا نام "نیکلنک" ہوگا۔ وہ کل یُگ کے آخری وقت میں پیدا ہوگا۔ جو راجہ ہریش چندر والی آتما ہوگی۔ سمبھل نگر میں شری وشنودت شرما کے گھر میں جنم لیگا اس وقت بے شمار انسان ظالم اور غیر منصف ہو چکے ہونگے۔ ان سب کو مارے گا۔ اس وقت جس جس انسان میں پرماتما کا خوف ہوگا۔ کچھ اچھے انسان ہونگے ان کو چھوڑ جائیگا اور باقی سب کو مار ڈالے گا۔ یہ طریقہ ہے برہم (کال، شر پُرش) کے اوتاروں کا ادھرم کا ناش کرنے اور شانتی قائم کرنے کا۔

پرم اکشر برھم یعنی ست پُرش کے اوتاروں کی جانکاری (معلومات)

☆ پرم اکشر برہم خود زمین پر آشکار ہوتا ہے۔ وہ سشریر (شریر کے ساتھ) آتا ہے اور شریر کے ساتھ ہی لوٹ جاتا ہے۔ یہ لیلا بھگوان دو طرح سے کرتا ہے۔

1۔ ہر ایک یُگ میں ایک چھوٹے بچے کا رُوپ دھار کر کسی سروور (تالاب) میں کنول کے پھول پر جنگل میں پرگھٹ ہوتا ہے۔ وہاں سے کوئی بے اولاد جوڑہ اُسے اُٹھا لے جاتا ہے۔ پھر لیلا

کرتا ہوا بڑا ہوتا ہے۔ اور آدھیاتمک گیان پرچار کر کے ادھرم کا ناش کرتا ہے۔ سروور کے جل میں کمل کے پھول پر اُترنے کے کارن پرمیشور نارائن کہلاتا ہے۔ (نار = جل (پانی) ائین = آنیوالا، یعنی پانی پر قیام کرنے والا نارائن کہلاتا ہے)

2۔ جب چاہے سادھو سنت جِندہ (فقیر) کے رُوپ میں اپنے ست لوک سے پرتھوی پر آجاتے ہیں اور اچھی آتماؤں کو گیان دیتے ہیں پھر وہ نیک آتمائیں بھی گیان پرچار کر کے ادھرم کا ناش کرتے ہیں وہ بھی پرمیشور کے بھیجے ہوئے اوتار ہی ہوتے ہیں۔

کل یُگ میں جیشٹھ سُدھی پورنماشی سنوت 1455 (سن 1398ء) کو کبیر پرمیشور ست لوک سے چل کر آئے اور کاشی شہر کے لہر تارا نامی سروور میں کنول کے پھول پر بچے کا رُوپ دھار کر براجمان ہوئے وہاں سے نیرو اور نیما جو جولاہا (دھانک) ذات کے تھے، اُنہیں اُٹھا لائے بچے کے رُوپ میں پرمیشور کو یِردیوَ (کبیر پرمیشور) نے 25 دن تک کچھ بھی غذا نہ لی۔ نیرو اور نیما اسی جنم میں براہمن تھے شری شیو جی کے پجاری تھے، مسلمانوں دُوارہ زبردستی مسلمان بنائے جانے کے کارن جُولاھے کا کام کر کے گزر بسر کرتے تھے، بچے کی نازک حالت دیکھ کر نیما نے اپنے دیوتا شنکر جی کو یاد کیا۔ شیو جی سادھو کے بھیس میں وہاں آئے اور بچے کے رُوپ میں براجمان کبیر پرمیشور کو دیکھا۔ بچے رُوپ میں کبیر صاحب جی نے کہا کہ اے شیو جی! انہیں کہو کہ ایک کنواری گائے لائیں۔ وہ آپ کے آشیرواد سے دودھ دے گی اور ایسا ہی کیا گیا۔ کبیر پرمیشور کے آدیش کے مطابق بھگوان شیو جی نے کنواری گائے کی کمر پر تھپکی لگائی اُسی وقت کنواری گائے کے تھنوں سے دودھ کی دھار بہنے لگی۔ ایک کورا مٹی کا برتن نیچے رکھا۔ پاتر (برتن) بھر جانے پر دودھ بند ہو گیا۔ پھر روزانہ وہ برتن تھنوں کے نیچے رکھتے ہی بچھیا کے تھنوں سے دودھ نکلتا اور وہ پرمیشور کبیر جی پیا کرتے تھے۔ جولاہے کے گھر میں پرورش ہونے کے کارن (سبب) بڑے ہو کر پرمیشور کبیر جی بھی جولاہے کا کام کرنے لگ گئے اور اپنے نیک بھکتوں سے ملے۔ ان کو تتو گیان سمجھایا اور سوئم بھی تتو گیان کا پرچار کر کے ادھرم کا ناش کیا اور جن جن کو پرمیشور جندہ (فقیر) مہاتما کے رُوپ میں ملے، ان کو سچ کھنڈ (ست لوک) میں لے گئے اور پھر واپس چھوڑا۔ ان کو آدھیاتمک گیان دیا اور خود سے واقف کرایا۔ وہ اُس پرمیشور (ست پُرش) کے اوتار تھے۔ انہوں نے بھی پرمیشور سے پراپت گیان کے آدھار پر ادھرم کا ناش کیا۔ وہ اوتار کون کون تھے۔؟؟؟

1۔ آدرنیہ (محترم) دھرم داس جی۔ 2۔ آدرنیہ (محترم) ملوک داس جی۔ 3۔ آدرنیہ نانک دیو صاحب جی (سِکھ دھرم کے پرورتک (تخلیق کار)۔ 4۔ آدرنیہ دادو صاحب جی۔ 5۔ آدرنیہ غریب داس صاحب جی (گاؤں چھُڈانی) ضلع جھجھر (ہریانہ) والے۔ 6۔ آدرنیہ گھیسا

صاحب جی گاؤں کھوکھرا ضلع میرٹھ (اُتر پردیش) یہ سب اوتار پرم اکشر برہم (ست پُرش) کے تھے۔ اپنا کام کر کے چلے گئے ادھرم کا ناش کیا جس کے کارن سے جنتا میں کافی عرصے تک برائی نہیں سمائی۔ موجودہ دور میں سنتوں کی کمی نہیں لیکن شانتی کا نام نہیں۔ کارن یہ ہے کہ ان سنتوں کی سادھنا شاستروں کے ویرُودھ (مخالف، برعکس) ہے۔ جس کارن سے سماج میں ادھرم بڑھتا جا رہا ہے۔ ان پنتھوں (مذہبی فرقوں۔ مسالک) اور سنتوں کو سینکڑوں سال ہو گئے گیان پر چار کرتے ہوئے، لیکن ادھرم بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

ست پُرش کا ورتمان (موجودہ) اوتار

جو ست سادھنا اور تتو گیان (فلسفہ) کا پرچار (تبلیغ) پرمیشور کے اوتار سنت کیا کرتے تھے۔ جس سے آپس میں پریم (محبت) تھا۔ ایک دوسرے کے دُکھ میں دُکھی ہوتے تھے۔ بے سہارہ و مجبور انسان کی مدد کرتے تھے۔ وہی شاستر ودھی کے مطابق سادھنا اور وہی یتھارتھ آدھیاتمک گیان (حقیقی روحانی علم) سنت رام پال داس جی مہاراج کو پرمیشور کبیر صاحب جی نے پردھان (عنایت) کیا ہے۔ مارچ 1997 فالگن ماہ کی شکل پرتھما کو دن کے 10 بجے جِندہ (فقیر) مہاتما کے رُوپ میں ست لوک سے آکر سنت رام پال داس جی مہاراج کو ست نام اور سارنام دان کرنے کا آدیش دے کر انتر دھیان (اوجھل) ہو گئے۔

سنت رام پال داس جی مہاراج بھی پرمیشور (پرم اکشر برہم) کے اُن اوتاروں میں سے ایک ہیں جو آدھیاتمک گیان کے دُوارہ ادھرم کا ناش کرتے ہیں۔ اب پورے سنسار میں شانتی ہوگی تمام دھرم اور پنتھوں کے بھگتی ایک ہو کر آپس میں پریم (محبت) سے رہا کریں گے۔ راج نیتا (سیاستدان) بھی نِرابھیمانی (عاجز) نیائے کاری (عادل) اور پرماتما سے ڈر کر کام کرنے والے ہونگے۔ جنتا (عوام) کے سیوک بن کر نِش پکش (غیر جانبدار) ہو کر کام کیا کریں گے۔ دھرتی پر دوبارہ ست یُگ جیسا ماحول ہوگا۔ ورتمان (موجودہ وقت) میں دھرتی پر وہ اوتار سنت رام پال داس جی مہاراج ہیں۔ اب گھر گھر میں پرمیشور کے گیان کی چرچہ ہوگی۔ جہاں گاؤں و شہروں اور پارکوں میں لوگ بیٹھ کر تاش کھیلتے ہیں، کوئی راجنیتک (سیاسی) باتیں کرتا ہے، کوئی اپنے بیٹوں اور بہوؤں کی اچھے اور نکمے ہونے کی باتیں کرتا ہے۔ وہاں پرمیشور کی مہیما (عظمت) کی چرچا ہوگی اور گیان گنگا پستک میں لکھے گیان پر وچار ہوا کرے گا۔ پرماتما کی مہیما کرنے ماتر سے بھی جیو پنیہ کا بھاگی بنتا ہے۔ پھر شاستر ودھی انوسار سادھنا کر کے جیون سُکھی بنائینگے اور آتم کلیان کرائیں گے۔ دھرتی پر کل یُگ میں ست یُگ جیسا دور آئیگا۔ سنت رام پال داس جی مہاراج اصل میں دھرتی پر اوتار ہیں۔ مزید معلومات کے لئے براہ کرم پڑھیں کتاب

دھرتی پر اوتار (مکمل)۔

******

بھکتی مریادہ

جیو ہماری جاتی ہے مانو دھرم ہمارا
ہندو، مسلم، سِکھ، عیسائی، دھرم نہیں کوئی نیارا

پیارے بھکت جنو!

آج سے تقریباً پانچ ہزار سال پہلے کوئی بھی مذہب یا دیگر مسلک نہیں تھا! نہ ہندو، نہ مسلمان، نہ سِکھ، نہ عیسائی تھے۔ صرف انسانیت دھرم تھا۔ تمام انسان ایک ہی دھرم سے منسلک تھے۔ لیکن جیسے جیسے کل یُگ کا اثر بڑھتا گیا، ویسے ویسے ہمارے درمیان مت بھید (تفرق) پیدا ہوتا گیا۔ دھارمک گُل گروؤں دُوارہ شاستروں میں لکھی ہوئی سچائی کو دبا دیا گیا۔ کارن چاہے سوارتھ (نجی لالچ) ہو یا خالی دکھاوا، جس کی وجہ سے آج ایک انسان دھرم کے چار دھرم اور کئی سمپر دھائے (فرقے) بن چکے ہیں۔ جس کے سبب آپس میں مت بھید ہونا لازمی ہی ہے۔ تمام کا پربھو، بھگوان، رام، گوڈ، پرمیشور ایک ہی ہے۔ ان سب میں صرف زبان کا فرق ہے۔ معنیٰ ایک ہی ہے۔ سبھی مانتے ہیں کہ سب کا مالک ایک ہے۔ لیکن پھر بھی یہ الگ الگ دھرم اور سمپر دھائے (فرقے) کیوں ہیں؟؟ یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ سب کا مالک، گاڈ، رام پرمیشور ایک ہی ہے۔ جس کا اصل نام کبیر ہے اور وہ اپنے ست لوک، ست دھام، سچ کھنڈ، میں انسان کی طرح ظاہر رہتا ہے۔ لیکن اب ہندو تو کہتے ہیں کہ ہمارا رام بڑا ہے، عیسائی کہتے ہیں کہ ہمارا عیسیٰ مسیح بڑا ہے، سکھ کہتے ہیں کہ ہمارے گرونانک صاحب جی بڑے ہیں۔ ایسے کہتے ہیں کہ جیسے چار نادان بچے کہتے ہیں کہ یہ میرا پاپا ہے، دوسرا کہے گا یہ میرا پاپا ہے تیرا نہیں ہے۔ تیسرا کہے یہ تو میرا پتا جی ہے اور جو سب سے بڑا ہے اور پھر چوتھا کہے گا ارے نہیں نادانوں یہ میرا ڈیڈی ہے، جب کہ ان چاروں کا پِتا وہی ایک ہے، ان نادان بچوں کی طرح آج ہمارا انسانی سماج لڑ رہا ہے۔

کوئی کہے ہمارا رام بڑا ہے، کوئی کہے خدائی رے
کوئی کہے ہمارا عیسیٰ مسیح بڑا، یہ باٹا رھے لگائی رے

جب کہ ہمارے سارے دھارمک گرنتھوں اور شاستروں میں ایک پربھو، بھگوان، رام، گاڈ، پرمیشور، صاحب وغیرہ ہر ایک کا واضح نام لکھ کر مہیما گائی ہے کہ وہ ایک مالک پربھو کبیر صاحب ہے جو کہ ست لوک میں مانو سدرس (انسان جیسے) رُوپ میں آکار (شکل) میں رہتا ہے۔ وید، گیتا اور گرو گرنتھ صاحب یہ سب لگ بھگ ملتے جلتے ہی ہیں، یجُر وید کے ادھیائے نمبر 5

شلوک نمبر 32 میں سام وید کے سنکھیا نمبر 1400,822 ، میں اتھر وید کے کانڈ نمبر 4 کے انوواک ایک کے شلوک نمبر 7 رگ وید کے منڈل 1 اور A ،1 کے سُکت 11 کے شلوک نمبر 4 میں کبیر نام لکھ کر بتایا ہے کہ پورن برہم کبیر ہے، جوست لوک میں رہتا ہے۔ گیتا جی چاروں ویدوں کا سنکشپت (مختصر) سار ہے۔ گیتا جی بھی اُسی ست پُرش پورن برہم کبیر کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ گیتا جی کے ادھیائے نمبر 15 کے شلوک نمبر 17-16 اور ادھیائے 18 کے شلوک نمبر 46اور62، ادھیائے 8 کے شلوک نمبر 8 سے 10 اور 22 میں ادھیائے15 کے شلوک نمبر 2-1 اور 4 میں پورن پرماتما کی بھکتی کرنے کا اشارہ کیا ہے۔ شری گروگرنتھ صاحب صفحہ نمبر 24 پر اور صفحہ نمبر 721 پر نام لکھ کر کبیر صاحب کی تعریف کی ہے۔ تمام سنتوں اور گرنتھوں کا سار یہی ہے کہ پورن گرو جس کے پاس تینوں نام ہوں اور نام دینے کا ادھیکاری بھی ہو سے نام لیکر انسان کو جنم موت کے روگ سے چھٹکارا پانا چاہیے۔ کیونکہ ہمارا مقصد ہے آپ کو کال کی گرفت سے چھڑوا کر اپنے اصل مالک کوِیر دیوَ (کبیر صاحب) کے ست لوک کو پراپت کروانا ہے۔ کوِیر دیوَ (کبیر صاحب) نے اپنی وانی میں کہا ہے کہ ایک جیو کو کال سادھنا سے ہٹا کر پورن گرو کے پاس لا کر ست اُپدیش دلوانے کا (پُنیہ) ثواب اتنا ہوتا ہے۔ جتنا کروڑ گائے بکرے وغیرہ جانداروں کو قصائی سے چھڑوانے کا ہوتا ہے۔ کیوں کہ یہ لاعلم انسان غلط گروؤں کے دُوارہ بتائی گئی شاستر وِرُودھ سادھنا (جو پوجا شاستروں سے الگ ہو) سے کال کے جال میں پھنس کر نہ جانے کتنی دُکھدائی 84 لاکھ یونیوں کے کشٹ (تکلیف) کو جھیلتا رہتا ہے۔ جب یہ جیو آتما کوِیر دیوَ (کبیر صاحب) کی شرن میں پورن گرو کے ذریعے سے آجاتا ہے، اور نام سے جُڑ جاتا ہے تو اس کی جنم اور موت کی تکلیف سدا کے لئے ختم ہو جاتی ہے اور ست لوک میں واستوک پرم شانتی کو پراپت ہوتا ہے۔ اب سوال آتا ہے کہ آج کل گرو زیادہ سے زیادہ شِشیہ بنا کر اپنی قابلیت کا پرمان دِکھاتے ہیں۔ مطلب ہر کوئی چار کتھائیں سیکھ لیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں بھی نام دے دیتا ہوں اور بھولی آتماؤں کو کال کے جال میں ڈال دیتا ہے۔ چونکہ شاستروں کے وِرُودھ نام اُپدیش دینے والے اور جپنے والے سب نشچت ہی نرک کے ادھیکاری ہونگے (دوزخ کے حقدار ہونگے) اور اُن کو نرک میں اُلٹا لٹکایا جائے گا یہ کٹھن شاستر (گیتا، وید، اور سب گرنتھ) ہی بتاتے ہیں اسی کٹھن کو سدھ (ظاہر) کرنے کے لئے ایک مختصر کتھا سُناتا ہوں۔

ایک وقت کی بات ہے کہ سب ہی کو پتا چلا کہ راجا پریکشِت کو ساتویں دن سانپ ڈسے گا اور اس کی مرتیو ہوگی۔ اس بات کا پتا لگنے پر سب ہی نے سوچا کہ سات دنوں تک راجا پریکشت کو بھگوت کی کتھا سُنائی جائے تا کہ اس کا یہاں سے موہ ھٹ جائے اور پربھو کے چِنتن میں لگ جائے۔ کیونکہ مرتے وقت جس کی بھاونا (سوچ) جیسی ہوتی ہے اسی کو پراپت ہوتا ہے۔ سب ہی نے کہا کہ بہت اچھی بات ہے۔ لیکن اب کتھا کرے کون؟ اس پرشن پر پرشناواچک چینہہ (سوالیہ نشان) لگ جاتا ہے۔ اِس وقت وہاں موجود سب ہی

مہرِشیُوں نے یہاں تک کہ شریمد بھگوت سُدھا ساگر کے رچیتا مہرشی وید ویاس جی نے بھی اپنے آپ کو کتھا سُنانے کے لائق نہیں سمجھا۔ کیوں کہ ان کو پتا تھا کہ ان میں یہ سمرتھتا (طاقت) نہیں ہے۔ اس لئے کیوں ایک انسان کی زندگی ختم کر کے پاپ کے بھاگیدار بنیں۔ چونکہ ساتویں دن نتیجہ آنا تھا۔ اس لئے سات دن تک کتھا سُنانے کی کسی کی ہمت نہیں ہوئی۔ چونکہ سبھی کو اپنی اوقات کا پتہ ہوتا ہے۔ سرگ سے سُکھ دیو جی کو بھگوت کی کتھا کرنے کے لئے بُلایا گیا۔ اور تب راجا پریکشت کا موہ (لگاؤ) یہاں سے ہٹا اور سرگ کی پراپتی ہوئی۔ سرگ میں سُکھ بھوگنے کے بعد واپس نرک میں اور پھر چوراسی میں چکر کاٹے گا۔ یہاں کا ہارڈ اینڈ فاسٹ رول ہے۔ مطلب اٹل نیئم ہے۔ یہ منزل بھی تین لوک کے سچے گرو بناء حاصل نہیں ہوسکتی۔

ٹھیک اسی پرکار جب کسی جگہ پر پردھان منتری (وزیراعظم) آرہا ہو تو ان کے آنے سے پہلے دو تین بہت اچھے فنکار ڈھول دھمک والے ہوتے ہیں جو بہت سریلی آواز سے مہمانوں کا دل بہلاتے ہیں۔ لیکن وہ جو کہہ رہے ہیں۔ ان میں سے ایک بات بھی کرنے میں سکشم نہیں ہیں۔ لیکن جب پردھان منتری آتا ہے تو کم سے کم شبدوں میں کہتا ہے کہ آگرہ میں انٹرنیشنل کالج بنوادو ، چندیگڑھ میں انٹرنیشنل یونیورسٹی بنوادو وغیرہ وغیرہ۔ صرف اتنا کہہ کر PM صاحب چلے جاتے ہیں ان کے کہنے سے اگلے دن ہی وہ سب کام شروع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ان کی باتوں میں طاقت ہے۔ اور اگر یہی بات آپ اور میرے جیسا عام وئیکتی کہے تو ہماری بڑی مورکھتا ہوگی۔ کیونکہ ہماری بات میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ جب کہ پردھان منتری کے لئے یہ سب معمولی باتیں ہیں۔ ان باتوں کو پرمانت (ظاہر) کرنے کے لئے نیچے لکھے شلوکوں کو پڑھیں اور سوچ وِیچار کریں !، اور جلدی گرو منتر حاصل کریں۔

کبیر: پنڈت اور مشعالچی دونوں سوجے ناہیں۔ اورن کو کر چاندنا، آپ اندھیرے ماہیں۔

کبیر: کرنی تج کتھنی کتھے، اگیانی دن رات۔ کتے جیوں بھونکت پھرے سُنی سُنائی بات۔

غریب داس: بیجک کی باتاں کہے بیجک نہیں ہاتھ۔ پرتھوی ڈبووَن اُترے، کہہ کہہ میٹھی بات۔

غریب داس: بیجک کی باتاں کہے بیجک نہیں پاس۔ اوروں کو پربودھی اپن چلے نیراش۔

غریب داس: کتھنی کے سورے گھنے، کتھ ڈگمبر گیان۔ باہر جواب آوے نہیں، لیدھ کرے میدان۔

کتھا کرنا اور نام اُپدیش دینا کوئی بچوں کا کھیل نہیں کہ ہر کوئی بگل میں کوئی پوتھی رکھ کر کہے کہ چلو میں بھی کتھا کر لیتا ہوں۔ چلو میں بھی رامائن کا پاٹھ کر دیتا ہوں، یا گیتا جی کا پاٹھ کر لیتا ہوں۔ مطلب ست سنگ کر دیتا ہوں اور نام بھی دے دیتا ہوں وغیرہ وغیرہ۔ پورن سنت کو ہی کتھا کرنے اور اُپدیش دینے کا ادھیکار ہوتا ہے۔ اس کتھا کا سماپن بھی وہی کر سکتا ہے۔ چونکہ پورن سنت کے شبدوں میں طاقت ہوتی ہے۔ جیسے سُکھ دیو کے لفظوں میں تھی۔ جیسے کوئی ستسنگ کرے اور مان لو اُس میں آم کی مہیما بتائے کہ آم بہت میٹھا ہوتا ہے۔ پھلوں کا راجا ہوتا ہے۔ اس کا رنگ

پیلا ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ ۔ اگر کوئی آکر کہے کہ لا بھائی آم دو۔ تو وہ ست سنگ کرنے والا کہے میرے پاس تو آم نہیں ہے۔ پھر لینے والا کہے کہ کہاں ملے گا؟۔ اس کو جواب ملے کہ پتا نہیں۔ آم تو نرا کارہے وہ دکھائی تھوڑی ہی دیتا ہے۔ پھر لینے والا کہے گا کہ ارے نادان جب تیرے پاس آم ہے ہی نہیں نہ ہی تیرے کو یہ پتا ہے کہ آم کہاں سے ملے گا۔ ساتھ میں کہہ رہا ہے کہ وہ نرا کار ہے۔ تو، تُو خوامخواہ شور کیوں مچاتا پھر رہا ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تتو گیان بناء کتھا کرنے والے اوراس کے منہ سے سنُنے والے سب ہی نرک (دوزخ) کے حقدار ہوتے ہیں۔

اگر کوئی انسان اپنے آپ ہی گرو بن کر شِشیہ (شاگرد) بنا لیتا ہے تو سمجھو اپنے سر پر بوجھ چڑھا لیتا ہے۔ کیونکہ پرمیشور کا نیئم (قانون) ہے کہ جب تک شِشیہ پار نہیں ہوگا تب تک گرو کو بار بار جنم لیتے رہنا پڑھتا ہے۔ سچے گرو ادھورے شِشیُوں سے چھٹکارا پانے کیلئے ایسی لیلا کیا کرتے ہیں۔ جس سے اگیانی شِشیُوں کو گرو سے نفرت ہو جاتی ہے۔ جیسے کبیر صاحب جب کاشی میں پرگھٹ (ظاہر) ہوئے تھے۔ اس وقت کبیر صاحب کے 64 لاکھ شِیشیہ (شاگرد) بن گئے تھے ان کی پریکشا (آزمائش) لینے کیلئے کبیر صاحب نے کاشی شہر کی ایک مشہور طوائف کو ست سنگ گیان سمجھانے کیلئے اس کے گھر پر جانا شروع کردیا۔ جس کو دیکھ وَ سُن کر چیلوں کے دل میں گرو سے نفرت پیدا ہو گئی اور سب ہی کا اپنے گرو سے اعتبار ٹوٹ گیا، صرف دو کو چھوڑ کر باقی سب ہی شِیشیہ (شاگرد) بے گرو ہو گئے۔ ست گرو غریب داس جی مہاراج کی وانی میں پرمان ہے۔

چنڈالی کے چوک میں، ست گرو بیٹھے جائے۔ چونسٹھ لاکھ غارت گئے، دور ہے ست گرو پائے
بھڑوا بھڑوا سب کہیں، جانت نہیں کھوج۔ داس غریب کبیر کرم سے، بانٹت سر کا بوجھ

ہم آپ سے یہی پرارتھنا کرنا چاہتے ہیں کہ سوچ وِچار کر کے سودا کرو۔ سام وید کے شلوک نمبر 822 میں بتایا گیا ہے کہ انسان کی مُکتی تین ناموں سے ہوگی۔ پہلا اوم، دوسرا تت (ست نام) اور تیسرا ست (سار نام) یہی گیتا جی بھی پرمان دیتی ہے کہ اوم تت ست اور شری گرو گرنتھ صاحب بھی یہی ست نام جپنے کا اشارہ کررہا ہے۔ ست نام، ست نام کوئی جپنے کا نام نہیں ہے۔ یہ تو اس نام کی طرف اشارہ کررہا ہے جو ایک سچا نام ہے،۔ اسی طرح یہ سار نام بھی اکیلا اوم منتر کسی کام کا نہیں ہے۔ یہ تینوں نام اور نام دینے کا حکم مجھے میرے گرو دیو سوامی رام دیوانند جی مہاراج دُوارہ بخشِش ہے۔ جو کبیر صاحب سے پیڑھی دَر پیڑھی چلتا آرہا ہے۔ پہلے آپ ست سنگ سنو۔ سیوا کرو جس سے آپ کا بھکتی رُوپی کھیت سنور جائے گا۔

کبیر:

مانوش جنم پائے کر، نہیں رٹے ہری نام

جیسے کنواں جل بناء، کھدوایا کِس کام

ایک ہری کے نام بناء یہ راجا ریشبھ (سانڈ) ہو
ماٹی ڈھووے کنبھار کی، گھاس نہ ڈالے کو

اس کے بعد اپنے سنورے ہوئے کھیت میں بیج بونا ہوگا۔ شاستروں (کبیر صاحب کی وانی، وید، گیتا، پُران، دھرم داس صاحب وغیرہ سنتوں کی وانی) کے پڑھنے سے مُکتی نہیں ہوگی۔ ان سب ہی شاستروں کا ایک ہی سار (نچوڑ) ہے کہ پورن مُکتی کے لئے پورن پرماتما کبیر صاحب کے نمائندے سنت (جن کو اُن کے گرو دُوارہ نام دینے کی آگیہ بھی ہو) سے نام اُپدیش لیکر آتم کلیان کروانا چاہیے۔ اگر نام نہیں لیا تو:۔

نام بناء سُونا نگر، پڑیا سکل میں شور
لوٹ نہ لوٹی بندگی، ہو گیا ہنسا بھور

ادلی آرتی، ادل اجونی، نام بِنا ہے کایا سونی
جھوٹی کایا، کھال لوہارا، اِنگلا پنگلا، سُشمن دوارا
کرتگھنی بھولے نرلوئی، جاگھٹ نِشچے نام نہ ہوئی
سونر کیٹ پتنگ بھوجنگا، چوراسی میں دھرہے انگا

اگر بیج نہیں بیجا تو آتما رُوپی کھیت کی گُڈائی مطلب تیاری کرنا ویرتھ (بیکار) ہوا۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ان سے آپ کو گیان ہوگا جو کہ لازمی ہے۔ لیکن پورن گرو دُوارہ نام اُپدیش لینا مطلب بیج بیجنا بھی انتہائی لازمی ہے۔ نام بھی وہی جپنا ہوگا جو کہ گرونانک صاحب نے جپا، غریب داس صاحب نے جپا، اور دھرم داس صاحب وغیرہ سنتوں نے جپا۔ اس کے سوا اور ناموں سے انسان کی مُکتی نہیں ہوگی۔

اس لئے آپ سب ہی نے نام اُپدیش لیکر اپنا بھکتی رُوپی دھن جوڑنا شروع کرنا چاہیے اور دوسرے سب ہی کو بھی بتانا چاہیے۔ جتنا جلدی ہوسکے اتنا جلدی۔ کیونکہ نہ جانے کب اور کس وقت اس جسم کے پورا ہونے کا وقت آجائے۔ گرونانک دیو جی بھی کہتے ہیں کہ:۔

نہ جانے یہ کال کی کرڈارے، کس ویدھی ڈھل جا پاسا وے
جناں دے سرتے موت کھڑ گدی، انہانوں کیہڑا ہانسا وے

کبیر صاحب کہتے ہیں کہ:۔

سوانس سوانس میں نام جپو، ویرتھا سوانس مت کھوئے
نہ جانے اس سوانس کا آون ہو کہ نہ ہوئے
"ست گرو سو ہی جو سار نام درڑاوے، اور گرو کوئی کام نہ آوے

سارنام بن پُرش (بھگوان) دروہی

مطلب کہ جو گرو سارنام اور سار شبد نہیں دیتا ہے یا اس کو اپنے گرو دُوارہ نام دینے کا ادھیکار (حق) آگیہ (حکم) نہیں ہے۔ مطلب شاستروں کے پڑھنے سے اگر کوئی من مُکھی (خود ساختہ) گرو یہ نام بھی دے دیتا ہو تو بھی وہ گرو اور ان کے شِشیُوں کو نرک میں اُلٹا لٹکایا جائے گا۔ وہ گرو بھگوان کا دشمن ہے ویدھروہی (باغی) ہے اسے بھگوان کے دربار میں الٹا لٹکایا جائیگا۔ اب بھکت سماج میں نقلی گروؤں (سنتوں) کے دُوارہ ایک غلط افواہ پھیلا رکھی ہے کہ ایک بار گرو بنانے کے بعد دوسرا گرو نہیں بدلنا چاہیے۔ ذرا سوچ وِیچار کر کے دیکھو کہ گرو ہمارے جنم مرتیو روپی روگ کو کاٹنے والا ڈاکٹر ہوتا ہے۔ اگر ایک ڈاکٹر سے ہمارا روگ (بیماری) نہیں کٹتا تو ہم دوسرے اچھے ڈاکٹر کے پاس جائیں گے۔ جس سے ہمارا جان لیوا روگ ٹھیک ہو سکے جیسے دھرم داس صاحب کے پہلے گروشری رُوپ داس جی تھے۔ لیکن جب دھرم داس جی کو پتہ لگا کہ یہ گرو پورن مُکتی داتا نہیں ہیں تو فوراً ہی چھوڑ کر پورن برہم پرمیشور ست پُرش کبیر صاحب کو اپنا گرو بنایا۔ اور پورن موکش ست لوک میں حاصل کیا۔ ٹھیک اسی طرح اُدھورے گرو کو فوراً چھوڑ دینا چاہیے۔

جھوٹے گرو کے پکش کو ، تجت نہ کیجئے واری

گرو اور نام مھیما کی وانی

غریب : بن اُپدیش اچنبھ ہے، کیوں جیوت ہے پران۔ بن بھکتی کہاں ٹھور ہے، نر ناہیں پاشان

غریب : ایک ہری کے نام بناء ، ناری کُتیا ہو۔گلی گلی بھونکت پھرے ٹُوک نہ ڈالے کو

غریب: بی بی پردے رہتی ڈیوڑھی لگتی بار ۔ گات اُگھاڑے پھرتی ہے ، بن کُتیا بازار

غریب: نک بیسر نکسے بنی ، پہرت ہار ہمیل ۔ سُندری سے سنہی (کُتیا) بنی، سُنی صاحب کے کھیل

کبیر: ہری کے نام بناء راجا رشبھ ہوئے ۔ ماٹی لدھے کمہار کی ، گھاس نہ ڈالے کوئے

رام کرشن سے کون بڑا، انہوں بھی گرو کین ۔ تین لوک کے وے دھنی گرو آگے آدھین

کبیر: گربھ یوگیشور گرو بناء لاگا ہری کی سیو ۔ کہے کبیر سورگ سے پھیر دیا سُکھ دیو

کبیر: راجا جنک سے نام لے ، کینی ہری کی سیو۔ کہے کبیر وَیکنٹھ میں اُلٹ ملے سُکھ دیو

کبیر: ست گرو کے اُپدیش کا لایا ایک وِیچار ۔ جے ست گرو ملتے نہیں جاتا نرک دوار

کبیر: نرک دوار میں دُوت سب کرتے کھینچا تان۔ ان تے کبھوں نہ چھوٹتا پھرتا، چاروں کھان

کبیر: چار کھانی میں بھرمتا کبھُو نہ لگتا پار ، سو پھیرا سب مٹ گیا ست گرو کے اُپکار

کبیر: سات سمندر مسی کروں، لیکھنی کروں بن رائے۔ دھرتی کا کاغذ کروں، گرو گُن لکھا نہ جائے

کبیر: گرو بڑے گووِیند سے من میں دیکھ وِیچار، ہری سمرے سو رہ گئے، گرو بھجے ہوئے پار

کبیر: گرو گووِیند دونوں کھڑے کا کے لاگوں پائے بلیہاری گرو آپ نے جن گووِیند دیا ملائے

کبیر: ہری کے روٹھتاں گرو کی شرن میں جائے۔ کبیر گرو جے روٹھ جاں ہری نہیں ہوت سہائے

نام کونسے رام کا جپنا ھے ؟

گیتا جی کے ادھیائے نمبر 15 کا شلوک نمبر 16:۔

دو ، اِمو ، پُرشو ، لوکے ، شر ، چہ ، اکشرا: ، ایوَ
چہ شر ، سروانی ، بھوتانی ، کُٹستھ ، اکشر ، اُچئیتے

ترجمہ: اس سنسار میں دو پرکار کے بھگوان ہیں نا شوان اور اوِیناشی اور یہ سمپورن بھوت پرانیوں (سب مخلوق) کے جسم تو نا شوان ہیں اور جیوآتما اوِیناشی کہا جاتا ہے۔

گیتا جی کے ادھیائے نمبر 15 کا شلوک نمبر 17

اُتم ، پُرش، تو انیہ نئ پرماتما، ایتی اُدھاہرت، یہ لوک ترَیم آویشیِ، بھیبھیر تی ، اوئیہ، اِیشورہ

ترجمہ: اُتم بھگوان تو اور ہی ہے، جو تینوں لوکوں میں پرویش کر کے سب کا دھارن پوشن (دیکھ بھال) کرتا ہے۔ اور اوِیناشی پرمیشور پرماتما اِس پرکار کہا گیا ہے۔

کبیر صاحب: اکشر پُرش اِک پیڑ ہے ، نرنجن وا کی ڈار
تری دیوا (برہمہ، وشنو، شیو) شاخا بھئے پات بھیا سنسار

کبیر صاحب: تین دیو کو سب کوئی دھیاوے ، چوتھا دیو کا مرم نہ پاوے
چوتھا چھانڈی، پنچم دھیاوے، کہے کبیر سو ہمرے آوے

کبیر صاحب: تین گُنن کی بھکتی میں ، بھولی پڑیو سنسار
کہے کبیر نج نام بن ، کیسے اُتریں پار

کبیر صاحب: اوم کار نام برہم (کال) کا ،یہ کرتا متی جانی
سانچہ شبد کبیر کا ، پردہ ماہیں پہچانی

کبیر صاحب: تین لوک سب رام جپت ہیں ، جان مُکتی کو دھام
رامچندر وشیشٹ گرو کیا تِن کہی سنایو نام

کبیر صاحب: رام کرشن اوتار ہیں ،ان کا ناہیں سنسار
جن صاحب سنسار کیا، سو کینہوں نہ جنمیا ناری

کبیر صاحب: چار بھُجا کے بھجن میں، بھولی پڑے سب سنت
کبیرا سُمرے تانسو کو ، جا کے بھُجا انت

کبیر صاحب: وشیشٹ مُنی سے تتویتا گیانی ، شودھ کر لگن دھرے

سیتا ہرن مرن دشرتھ کو ،بن بن رام پھرے

کبیر صاحب: سمندر پاٹی لنکا گئے ، سیتا کو بھرتار
تاہی اگست مُنی پی گیو ،ان میں کو کرتار

کبیر صاحب: گووردھن کرشن جی اُٹھایا ، دھرونا گیری ہنومنت
شیش ناگ سب سرشٹی اُٹھائی، ان میں کو بھگونت

غریب داس: درواسا کوپے تہاں، سمجھ نہ آئی نیچ
چھپن کوٹی یادوَ کٹے ، مچی رُدھیر کی کیچ

کبیر صاحب: کاٹے بندھن وپتی میں ، کٹھن کیا سنگرام
چینھوں رے نر پرانیاں ، گرُڑ بڑو کہ رام

کبیر صاحب: کہے کبیر چت چیتھو ، شبد کرو نیرووار
شری رام چندر کو کرتا کہت ہیں، بھولی پڑیو سنسار

کبیر صاحب: جن رام کرشن نرنجن کیا، سو تو کرتا نیار
اندھا گیان نہ بھوجھی ، کہے کبیر وبچار

کبیر صاحب: تین گُنن (برہما، وشنو،مہیش) کی بھکتی میں بھول پڑیو سنسار
کہے کبیر نج نام بِناء کیسے اُترو پار

||شبد||: سنت رام پال جی مہاراج کے دُوارہ کہے ہوئے۔:

یدھ(جنگ)جیت کر پانڈوَ خوشی ہوئے اپار — اندر پرستھ کی گدی پر یودھیشٹھر کی سرکار
ایک دن ارجن پوچھتا ،سُن کرشن بھگوان — ایک بار پھر سُنا دِیو، وہ نرمل گیتا گیان
گھمشان یدھ کے کارن، بھول پڑی ہے مو ہے — جیوں کا تیوں کہنا بھگون، تنیک نہ انتر ہوئے
رشی ،منی اور دیوتا سب کو رہے تم کھائے — ان کو بھی نہیں چھوڑا آپ نے، رہے تمہارا ہی گُن گائے
کرشن بولے ارجن سے ، یہ غلطی کیوں کین — ایسے نرمل گیان کو بھول گیا بدھی ھین
اب مجھے بھی کچھ یاد نہیں ،بھول پڑی نیدان — جیوں کا تیوں اُس گیتا کا، میں نہیں کر سکتا گُن گان
سویم شری کرشن کو یاد نہیں اور ارجن کو دھمکاوے — بدھی کال کے ہاتھ ہے، چاہے تریلوکی ناتھ کہلاوے
گیان ہین پرچار کا ، گیان کتھیں دن رات — جو سرو کو کھانے والا کہے اُسی کی بات
سب کہیں بھگون کرپالو ہے، کرپا کریں دیال — جس کی سب پوجا کریں، وے سوئم کہے میں کال
مارے کھاوے سب کو وہ کیسا کرپال — کُتے گدھے، سُور بناوے ہے پھر بھی دین دیال
رام پال ساچی کہے ، کرو ویویک وبچار — ست نا م و سار نام یہی منتر ہیں سار

کبیر ہمارا رام ہے ، وہ ہے دین دیال — سنکٹ موچن کشٹ ہرن، گن گاوے رام پال

||شبد||: سنت رام پال جی مہاراج کے دُوارہ رچیت:

برہمہ، وشنو، شیو ہیں ، تین لوک پردھان — اشٹنگی ان کی ماتا ہے، اور پِتا کال بھگوان
ایک لاکھ کو کال نت کھاوے سینہ تان — برہمہ بناوے، وشنو پالے شیو کر دے کلیان
ارجن ڈر کے پوچھتا ہے، یہ کون رُوپ بھگوان — کہے نرنجن میں کال ہوں، سب کو آیا کھان
برہم نام اسی کا ہے ، وید کریں گُن گان — جنم مرن چوراسی، یہ اس کا سنویدھان
چار رام کی بھکتی میں ،لگ رہا سنسار — پانچویں رام کا گیان نہیں، جو پار اُتارن ہار
برہمہ وشنو شیو تینوں گُن ہیں دوسرا پرکرتی کا جال — لاکھ جیو نِت بھکشن کرے، رام تیسرا کال
اکشر پُرش ہے رام چوتھا، جیسے چندرما جان — پانچواں رام کبیر ہے، جیسے اُدھے ہوا بھان
رام دیوانند گرو جی، کر گئے نظر نہال — ست نام دِیا کھجانا بھرتے رام پال

نام (دِیکشا) لینے والے حضرات کے لئے لازمی معلومات

1۔ **پورن گرو کی پہچان** : آج کلیگ میں بھکت سماج کے سامنے پورن گرو کی پہچان کرنا سب سے مشکل سوال بنا ہوا ہے، لیکن اس کا بہت ہی چھوٹا اور سادھارن اُتر (عام جواب) ہے کہ جو گرو شاستروں کے انوسار (مطابق) بھکتی کرتا ہے اور اپنے انویائیوں یعنی چیلوں سے کرواتا ہے، وہی پورن سنت ہے۔ چونکہ بھکتی مارگ کا سویدھان دھارمک شاستر جیسے کبیر صاحب کی وانی، نانک صاحب کی وانی، سنت غریب داس مہاراج کی وانی سنت دھرم داس صاحب جی کی وانی، وید، گیتا ہیں۔ جو بھی سنت شاستروں کے انوسار بھکتی سادھنا بتاتا ہے، اور بھکت سماج کو مارگ درشن کرتا ہے تو وہ پورن سنت ہے۔ نہیں تو وہ بھکت سماج کا بڑا دشمن ہے۔ جو شاستروں کے خلاف سادھنا کروا رہا ہے۔ اس انمول انسانی جنم کے ساتھ کھلواڑ کر رہا ہے۔ ایسے گرو یا سنت کو بھگوان کے دربار میں گھور نرک (دوزخ) میں اُلٹا لٹکایا جائے گا۔
مثال کے طور پر جیسے کوئی ادھیاپک (استاد) سبق سے باہر کی تعلیم دیتا ہے تو وہ ان شاگردوں کا دشمن ہے۔

گیتا ادھیائے نمبر 7 کا شلوک نمبر 15

نہ مام دُشکرتینہ موڈھا پرپ دھنتے نرادھما
مایا، اپ ہرت گیانا، آسورم بھاوم آشریتا

تشریح: مایا کے دُوارہ جن کا گیان ہرا جا چُکا ہے ایسے اَسُر سبھاؤ کو دھارن کئے ہوئے انسانوں میں نیچ بُرے کام کرنے والے مُورکھ (ناسمجھ) مجھ کو نہیں بھجتے ، مطلب وہ تینوں گُنوں (رجوگُن

برہما، تموگن شنکر، ستوگن وشنو) کی سادھنا ہی کرتے رہتے ہیں۔

یجر وید، ادھیائے نمبر 40 شلوک نمبر 10

(سنت رام پال داس جی مہاراج کی طرف سے کی گئی تشریح)

انیہ دیوا ہو: سمبوادنیہ داہور سمبھوات، ایتی، شوشُرم دھیراناں یہ نست دوِیچ چکیشرے

تشریح: پرماتما کے بارے میں سامانیت نرا کار مطلب کبھی نہ پیدا ہونے والا کہتے ہیں، دوسرے آکار میں مطلب جنم لیکر اوتار رُوپ میں آنے والا کہتے ہیں۔ جوڑکا ؤ یعنی پورن گیانی اچھی پرکار سنُاتے ہیں اس کو اس طرح صحیح طور پر وہی سمروپ یتھارتھ رُوپ میں الگ الگ رُوپ سے پرتیکش (چشم دید) گیان کراتے ہیں۔

گیتا ادھیائے نمبر 4 کا شلوک نمبر: 34

تت ، وِیدھی ، پرنی پاتین، پریپرشنین ، سیویه

اُپدیش ینتی، تے ، گیانم ، گیانین ، تتو درشن

تشریح: اس کو سمجھان پورن پرماتما کے گیان وسمادھان کو جاننے والے سنتوں کو بھلی بھانتی (اچھی طرح) ڈنڈوت پرنام (سجدہ) کرنے سے ان کی سیوا کرنے سے اور کپٹ (فریب) چھوڑ کر آسانی سے پرشن کرنے سے وہ پرماتم تتو کو بھلی بھانتی جاننے والے گیانی مہاتما تجھے اُس تتو گیان کا اُپدیش کریں گے۔

2۔ نشہ آور اشیاء کا استعمال منع ہے

: حُقہ، شراب، بیرٗ، تمباکو، بیڑی، سگریٹ، ہلاس (ناس) سونگھنا، گُٹکا کھانا، گوشت، انڈا، صُلفہ، افیون، گانجہ، اور دیگر نشہ آور چیزوں کا استعمال تو دور رہا کسی کو نشہ آور چیزیں لاکر بھی نہیں دینی ہیں۔ بندھی چھوڑ غریب داس جی مہاراج ان سب ہی نشہ آور چیزوں کو بہت بُرا بتاتے ہوئے۔ اپنی وانی میں کہتے ہیں کہ:

سُراپان ، مدھ مانساہاری ، گمن کرے بھوگے پرناری
ستر جنم کٹت ہیں سیشم ، ساکشی صاحب ہے جگدیشم
پر دُوارہ اِستری کا کھولے، ستر جنم اندھا ہووے ڈولے۔
مدھیرا پیوے کڑوا پانی ، ستر جنم سوان کے جانی،

غریب داس:۔ حُقہ ہردم پیوتے لال ملاویں دُھور
اس میں سنشئے ہے نہیں جنم پچھلے سور
سو ناری جاری کرے سُراپان سو بار

اک چلم حقہ بھرے ڈوبے کالی دھار
سُور گئو کوں کھات ہے ، بھگتی بیہونیں راڈ
بھانگ تمباکو کھا گئے ، سو چابت ہیں ہاڈ
بھانگ تمباکو پیوے ، سُرا پان سے ہیت
گوشت مٹی کھائے کر جنگلی بنیں پریت
پان تمباکو چاب ہی ، ناس ناک میں دیت
سو تو ایرانے گئے ، جیوں بھڑبھُجے کا ریت
بھانگ تمباکو پیوے ، گوشت گلا کباب
مور مِرگھ، کوں بھرکھت ہیں ، دینگے کہاں جواب

3۔ تیرتھ اِستھانوں پر جانا منع ہے:۔

کسی پرکار کا کوئی ورت (روزہ) نہیں رکھنا ہے، کوئی تیرتھ یاترا نہیں کرنی ہے۔ نہ کوئی گنگا شنان وغیرہ کرنا ہے ۔ نہ کسی اور دھارمک جگہ پر سنانا رتھو درشنارتھ (دیدار کرنے) جانا ہے۔ کسی مندر اور ایشٹ دھام میں پوجا اور بھکتی کے بھاؤ سے نہیں جانا کہ اس مندر میں بھگوان ہے۔ بھگوان کوئی پشُو (جانور) تو نہیں ہے کہ جس کو پجاری جی نے مندر میں باندھ کر رکھا ہو، بھگوان تو کن کن میں ویاپک ہے (ہر جگہ حاضر و ناظر ہے) یہ سب ہی سادھنائیں (پوجائیں) شاستروں کے وِیرُودھ ہیں۔ (شاستروں کے خلاف ہیں)۔

ذرا سوچ وِیچار کر کے دیکھو کہ یہ سب تیرتھ اِستھل (جیسے جگن ناتھ کا مندر، بھدری ناتھ، ہری دوار، امرناتھ، وِشنُو دیوی، برندابن ، متھورا، برسانہ، ایودھیا رام مندر، کاشی دھام، چھڑانی دھام مندر، گرودوارہ، چرچ، ایشٹ دھام وغیرہ ایسے استھل ہیں جہاں پر کوئی سنت (درویش) رہتے تھے۔ وہ وہاں پر اپنی بھکتی (عبادت) کر کے اپنا بھکتی رُوپی دھن جوڑ کر شریر چھوڑ کر اپنے ایشٹ دیو کے لوک میں چلے گئے ، اس کے بعد اُن کی یادگار کو پرمانت (بطور ثبوت) رکھنے کے لئے وہاں پر کسی نے مندر، کسی نے گرودُوارہ اور کسی نے دھرم شالا وغیرہ بنوادی تاکہ ان کی یاد بنی رہے اور ہمارے جیسے حقیر انسان کو پرمان ملتا رہے کہ ہمیں ایسے ہی کرم کرنے چاہئیں۔ جیسے کہ ان مہان آتماؤں نے کئے ہیں ۔ یہ سب ہی دھارمک اِستھل ہم سب کو یہی سندیش (پیغام) دیتے ہیں کہ جیسے بھکتی سادھنا ان نامی سنتوں نے کی ہے، ویسی ہی آپ کرو۔ اس کے لئے آپ اسی طریقے سے سادھنا کرنے اور بتانے والے سنتوں کو تلاش کرو۔ اور پھر جیسا وہ کہیں ویسا ہی کرو لیکن بعد میں ان استھانوں کی ہی پوجا شروع ہوگئی جو کہ بالکل غلط ہے اور شاستروں

کے خلاف ہے۔

یہ سب ہی جگہیں تو ایک ایسے مقام کی طرح ہیں جہاں پر کسی حلوائی نے بھٹی بنا کر جلیبی لڈو وغیرہ بنا کر خود ہی کھا کر اور اپنے سگے ساتھیوں کو کھلا کر چلے گئے۔ اس کے بعد اُس استھان پر نہ تو وہ حلوائی ہے اور نہ ہی مٹھائی۔ پھر تو وہاں صرف بھٹی ہی ہے۔ وہ نہ تو ہمیں مٹھائی بنانا سکھا سکتی ہے اور نہ ہی ہمارا پیٹ بھر سکتی ہے۔ اب کوئی کہے کہ آؤ بھائی آپ کو وہ بھٹی دِکھا کر لاؤں گا جہاں پر ایک حلوائی نے مٹھائی بنائی تھی۔ چلو چلتے ہیں، وہاں جا کر اُس بھٹی کو دیکھ لیا اور سات چکر بھی کاٹ آئے کیا آپ کو مٹھائی ملی؟۔ کیا آپ کو مٹھائی بنانے کا طریقہ بتانے والا حلوائی ملا؟؟ اس کے لئے آپ کو ویسا ہی حلوائی تلاش کرنا ہوگا۔ جو سب سے پہلے آپ کو مٹھائی کھلائے اور بنانے کا طریقہ بھی بتائے، پھر جیسے وہ کہے صرف وہی کرنا اور کچھ نہیں۔

ٹھیک اسی طرح تیرتھ استھانوں کی پوجا نہ کر کے ویسے ہی سنتوں کی تلاش کرو جو شاستروں کے مطابق پورن پرماتما کبیر صاحب کی بھکتی کرتے اور بتاتے ہوں۔ پھر جیسے وہ کہیں صرف وہی کرنا اپنی من مانی نہیں کرنا۔

سام وید سنکھیا نمبر 1400 اُتارچک ادھیائے نمبر 12 کھنڈ نمبر 3 شلوک نمبر 5 (سنت رام پال داس جی مہاراج کے مطابق ترجمہ)۔

بھدرا وستراسمنیہ روسانو مہان کویر نوَچِنانی شنسن

آ وَچیہ سوَ چموہ پُیہ مانو وِچکشنو جاگر ویردیو ووِیتو

ترجمہ: چالاک لوگوں نے اپنے وچنوں دُوارہ پورن پرماتما (پورن برہم) کی پوجا کا سچا مارگ درشن نہ کر کے امرت کے استھان پر آن اُپاسنا (جیسے بھوت پوجا، پِتر پوجا، شرادھ نکالنا، تینوں گُنوں کی پوجا (رجگُن برہما، ست گُن وشنو، تم گُن شنکر) اور برہم کال کی پوجا مندر، گرودواروں، چرچوں اور تیرتھ اُپواس تک کی سادھنا) رُوپی پھوڑے وَ گھاؤ سے نکلے مواد کو آدر (احترام) کے ساتھ آچمن کرا رہے ہوتے ہیں۔ اس کو پرم سُکھ دائیک (عظیم سکون) پورن برہم کبیر سہشر یر سادھارن ویش بھوشا میں (وستر کا ارتھ ہے ویش بھوشا، سنت بھاشا میں اِسے چولا بھی کہتے ہیں۔ جیسے کوئی سنت شُریر چھوڑ جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ مہاتما جی چولا چھوڑ گئے) ست لوک والے شریر کے برابر دوسرا تیج پنج (نور) کا شریر دھارن (اختیار) کر کے عام انسان کی طرح جیون جی کر (زندگی گذار کر) کچھ دن سنسار میں رہ کر اپنے شبد ساکھیوں کے ذریعے سے ستیہ گیان بیان کر کے پورن پرماتما کے چھُپے ہوئے اصلی ستیہ گیان اور بھکتی کو اُجاگر کرتے ہیں۔

گیتا ادھیائے نمبر 16 شلوک نمبر 23:

یَہ شاستر وِیدِھیم اتسر جُیہِ وَرتَتے کامَکارَتہَ

نہ ،سہَ : سَیدھیمِ اواپنوتیِ نہ سُکھم نہ پرام گتیمُ

ترجمہ: جو پُرش (انسان) شاستر ویدھی کو چھوڑ کر اپنی مرضی سے من مانا آچرن کرتا ہے وہ نہ سدھی کو پراپت ہوتا ہے نہ پرم گتی اور نہ سُکھ کو ہی پراپت ہوتا ہے۔

گیتا ادھیائے 6 کا شلوک نمبر 16

ن، اتی اسرنت: تو، یوگ:، استی، ن، چ، ایکانتم،

انسرنت: ، ن چ، اتی، سوپن،شیلسیہ جاگرت ن،ایو،چ،ارجن

ترجمہ: اے ارجن! یہ یوگ مطلب بھکتی نہ تو بہت کھانے والے کا اور نہ بالکل نہ کھانے والے کا نہ ایکانت استھان پر آسن لگا کر سادھنا کرنے والے کا اور نہ ہی بہت شئن کرنے والے سبھاؤ والے کا اور نہ سدا جاگنے والے کا سِدھ (کامیاب) ہوتا ہے۔

غریب داس: پوجے دیئی دھام کو شیش ہلاوے جو، غریب داس ساچی کہے حد کافر ہے سو

کبیر: گنگا کانٹھے گھر کرے، پیوے نرمل نیر، مُکتی نہیں ہری نام بن، ست گرو کہے کبیر

کبیر: تیرتھ کر کر جگ مُوا، اونڈے پانی نہائے، رام ہی نام نہ جپا کال گھسیٹے جائے

غریب: پیتل ہی کا تھال ہے، پیتل کا لوٹا، جڑ مورت کو پوجتے، آوے گا ٹوٹا

غریب: پیتل چمچہ پوجیئے، جو تھال پروسے، جڑ مورت کس کام کی، متی رہو بھروسے

کبیر: پروت پروت میں پھریا کارن اپنے رام، رام سریکھے جن ملے جن سارے سب کام

4۔ پتر پوجا منع ھے:

کسی پرکار کی پِتر پوجا، شرادھ نکالنا وغیرہ کچھ نہیں کرنا ہے۔ بھگوان شری کرشن جی نے بھی ان پتروں اور بھوتوں کی پوجا کرنے سے صاف منع کیا ہے۔ گیتا جی کے ادھیائے نمبر 9 کے شلوک نمبر 25 میں کہا ہے کہ:۔

یانتی دیوَورتا دیوانُ پِتُرِنُ یانتی پِترِورتاہَ

بھوتانی یانتی بھوتیجیا مدُیا جِن اپی مام

ترجمہ: دیوتاؤں کو پوجنے والے دیوتاؤں کو پراپت ہوتے ہیں، پِتروں کو پوجنے والے پِتروں کو پراپت ہوتے ہیں، بھوتوں کو پوجنے والے بھوتوں کو پراپت ہوتے ہیں، اور متانوسار پوجا (عبادت) کرنے والے بھکت مجھ سے ہی مستفید ہوتے ہیں۔ بندھی چھوڑ غریب داس مہاراج اور کبیر صاحب جی مہاراج بھی کہتے ہیں:۔

غریب داس: بھوت رمے سو بھوت ہے، دیو رمے سو دیو، رام رمے سو رام ہے، سنو سکل سر بھیو

اس لئے اُس (پورن پرماتما) پرمیشور کی بھکتی کرو جس سے پورن مکتی ہوئے ۔وہ پرماتما پورن برہم ست پُرش (ست کبیر) ہے۔اسی کا پرمان (ثبوت) گیتا جی کے ادھیائے نمبر 18 کے شلوک نمبر 46 میں ہے کہ:۔

یَته پرَوُرتر بھوُتانا یین سَر وَمِدَمُ تَتَمُ
سوَکرمَنا تَمَبھُیَرچُیهَ سدھیم وِندتي مانوَ

ترجمه: جس پرمیشور سے سمپورن پرانیوں (سب مخلوق) کی اُتپتی (تخلیق) ہوئی ہےاور جس سے یہ سمست (سارا) جگت ویاپت (بنا) ہے۔اُسی پرمیشور کی اپنی سبھاویک کرموں دُوارہ پوجا کر کے مُنش (انسان) پرم سدھی کو پراپت ہوجاتا ہے۔

گیتاادھیائے نمبر 18 کا شلوک نمبر 62:۔

تمیوَ شرنم گچھَ سَروَ بھاوین، بھارَتَ
تتُ پرسادادُ پَرام شانتِم ستھانم پراپُسیَسِي شاشوَتَمُ

ترجمه : اے بھرت ونشی ارجُن! تو سب پرکار سے اُس پرم اِیشور کی ہی شرن میں چلا جا،اُسی کی کرپا سے تو پرم شانتی کواوراویناشی پرم پدکو پراپت ہوجائیگا۔

سروبھاوکامفہوم ہے کہ کوئی اور پوجانہ کرکے من کرم وچن سے ایک پرمیشور میں آستھا (عقیدہ) رکھنا۔

گیتاادھیائے 8 کا شلوک نمبر 22:

پُرشه سَه پَره پارتھَ بھَکُتیا لبھَیَستو َننیَیا
یسُیانته سُتھانِی بھوتانيِ یین، سَرومیدم تَتَمُ

ترجمه : اے پُرتھانندن ارجُن !! سمپورن پرانی (سب مخلوق) جس کے انتر گت ہیں اور جس سے یہ سمپورن سنسار ویاپت ہے وہ پرم پُرش پرماتما تو اننیئے بھکتی سے پراپت ہونے یوگیہ ہے۔

اننیئے بھکتی کا مطلب ہے کہ ایک پرمیشور پورن برہم کی عبادت کرنا دوسرے دیوی، دیوتاؤں مطلب تینوں گُن (ست گُن وِشنُو،تم گُن شنکر، رجگُن برہما) کی نہیں۔

گیتاجی کے ادھیائے 15 کا شلوک نمبر 1 سے 4:

گیتاادھیائے نمبر 15 کا شلوک نمبر 1۔

اوُرُ دھوُمولمُ اَدٗ شاکھمُ اَشوُتُتھَم پُراھواوُیَیم
چھَندانسِی یَسُیَه پَرنانی ی :تمُ وید سهُ ویدوِتُ

ترجمه : اوپر کو جڑ والا نیچے کو شاخا والا اویناشی وستریت درخت ہے، گھوڑے جیسا مضبوط جس کے چھوٹے چھوٹے حصے یاٹہنیاں پتے کہے ہیں۔اس سنساررُوپی درخت کو جو اس پرکار جانتا ہے

وہ بھکت پورن گیانی ہے۔

گیتاادھیائے نمبر 15 کا شلوک نمبر 2۔

اَدھ:،چ،اُردھوَمُ، پُرَسرتا:،ِتَسیهَ شاخا:گُن پُروَردھاُ وِشَیَه پُروالا
اَدھ:،چ َ موُلانی انوَسنتَتانی، کَرمانوُبَندھِینی، مَنُشیَه لوکےِ

تـرجـمـه : اس ورکش (درخت) کے نیچےاوراوپر تینوں گُنوں برہمارجگُن، وشنوست گُن، شیوِتم گُن رُوپی پھیلی ہوئی۔وکار کام کرودھ، موہ، لوبھ، اہنکار رُوپی کونپل ڈالی، برھما، وشنو، شیو ہی انسان کو کرموں میں باندھنے کی بھی جڑیں مطلب مول کارن ہیں اور مُنشیہ لوک، سورگ، نرک لوک، پرتھوی لوک میں نیچے (چوراسی لاکھ یونیوں میں) اوپرئیوستھیت کئے ہوئے ہیں۔

گیتاادھیائے نمبر 15 کا شلوک نمبر 3۔

نه، روُپم اَسیهَ تتھو پَلبھیَتی،
نانتو نه چادِر نه چهَ سَمپُرتِشُٹھا
اشوتُتھِم اینمُ سُوُر وَڈ موُلمُ
اَسَنگَ شسُترین درڈین چھِتو

ترجمه: اس رچنا کی نہ شروعات اور نہ انت ہے، نہ ویسا سرُوپ پایا جاتا ہے۔اور یہاں وچار کال میں مطلب میرے دُوارہ دیئے جارہے گیتا گیان میں پورن جانکاری مجھے بھی نہیں ہے، کیونکہ سب برہمانڈوں کی رچنا کی اچھی طرح جانکاری کا مجھے بھی گیان نہیں ہے۔اس اچھی طرح استھائی استھیتی والے مضبوط سروپ والے نرلیپ تتوگیان رُوپی درڑھ شستر سے مطلب نرمل تتوگیان کے دُوارہ کاٹ کر مطلب نرنجن کی بھکتی کو پل بھر کی جان کر۔

گیتاادھیائے نمبر 15 کا شلوک نمبر 4۔

تَتَه پَدمُ تَتَ پَرمار گِتویَمُ
یَسمِن گتا نه نِوَرتنتِی بھوُیه
تَمیوَ چادیَمُ پُرُشمُ پُرپَدیی
یَتهَ پُرورتِه پُرَسُرتا پُرانِی

ترجمہ: اس کے بعد اُس پرم پد پرماتما کی کھوج کرنی چاہیے جس کو پراپت ہوئے انسان پھر لوٹ کر سنسار میں نہیں آتے اور جس سے انادی کال (ابد) سے چلی آنے والی یہ سرشٹی (دنیا) وستار کو پراپت ہوئی ہے۔اُس آدی پُرش پرماتما کے ہی میں شرن ہوں۔

اِس پرکار سوئم بھگوان شری کرشن نے اِندر جو دیوی دیوتاؤں کا راجا ہے کی پوجا بھی

چھُڑوا کر اُس پرماتما کی بھگتی کرنے کے لئے ہی مشورہ دِیا تھا۔ جس کارن انہوں نے گووردھن پروَت کو اُٹھا کر اِندر کے کوپ سے برج واسیوں کی رکشا کی تھی۔

غریب داس: اندر چڑھا برج ڈبوون ۔ بھیگا بھیت نہ لیو
اندر کڈھائی ہوت جگت میں۔ پوجا کھا گئے دیو

کبیر صاحب: اس سنسار کو سمجھاؤں کئی بار
پونچھ جو پکڑے بھیڑ کی اُترا چاہے پار

5۔ گرو آگیا کا پالن (گرو کے حکم کی تعمیل):

گرو دیو جی کی آگیہ کے بنا گھر میں کسی بھی پرکار کا دھارمک انوشٹھان نہیں کروانا ہے۔

جیسے بندھی چھوڑ اپنی وانی میں کہتے ہیں کہ:۔

کبیر صاحب: گروبن یگیہ ہوَن جو کرہی ۔متھیا جاوے کبھوں نہیں پھلہی
کبیر صاحب: گروبن مالا پھیرتے، گروبن دیتے دان۔ گروبن دونوں نشپھل ہیں، پوچھو وید پران

6۔ ماتا مسانی پوجا منع ہے: (دیویوں کی پوجا منع ہے)

اپنے کھیت میں بنی مڈھی یا کسی کھیڑے یا کسی اور دیوتا کی سمادھی نہیں پوجنی ہے۔ سمادھی چاہے کسی کی بھی ہو بالکل نہیں پوجنی ہے۔ اور کوئی اُپاسنا نہیں کرنی ہے۔ یہاں تک کہ تینوں گُن (برہما، وشنو، مہیش) کی پوجا بھی نہیں کرنی ہے۔ صرف گرو جی کے بتائے انوسار ہی کرنا ہے۔

گیتا ادھیائے 7 شلوک نمبر 15:۔

نہ مامُ دُشکر تِنو موُھڈاہ پُرپَدیَنتی نَرادَماہ
مایَیا پَھرِتَ گیانا، آسُرمُ بھاوَما شُرتاہ۔

ترجمہ: مایا کے دُوارہ جن کا گیان ہرا جا چکا ہے، ایسے اسُر سبھاؤ کو دھارن کیئے ہوئے منش نیچ دشیت کرم کرنے والے مورکھ مجھ کو نہیں بھجتے، مطلب وہ تین گُنوں (برہما، وشنو، مہیش) کی سادھنا ہی کرتے رہتے ہیں۔

کبیر: مائی مسانی سیڈھ شیتلا ، بھیروُ بھوت ہنومنت
پرماتما ان سے دور ہے، جو اَن کو پوجنت

کبیر: سو ورش تو گرو کی سیوا ،ایک دن آن اُپاسی
وہ اپرادھی آتما پڑھے کال کی پھاسی

کبیر: گرو کو تجے بھجے جو آنا ۔تا پسوا کو پھوکٹ گیانا

7۔ سنکٹ موچن کبیر صاحب ہیں:

کرم کشٹ (سنکٹ) ہونے پر کوئی اور ایشٹ دیوتا کی یا ماتا مسانی وغیرہ کی پوجا کبھی نہیں کرنی ہے، نہ کسی پرکار کی بھُجا پڑوانی ہے۔ صرف بندھی چھوڑ کبیر صاحب کو پوجنا ہے۔ جو سب ہی دُکھوں کو ہرنے والے سنکٹ موچن ہیں۔

سام وید سنکھیا نمبر 822 اُتارچک ادھیائے 3 کھنڈ نمبر 5 شلوک نمبر 8 (سنت رام پال داس کی تفسیر)

منی شیبھی ھے پوَتے پُرویہ کویر نربھیتا پری کو شام استی اسیشیدَک
ترتسیہ نام جنین مدھُو اکشر نن ندرسیہ وایوم سکھیایہ وردھینُو

(ترجمہ سنت رام پال جی مہاراج دوارہ)

سناتن مطلب اویناشی کبیر پرمیشور دل سے چاہنے والے شردھا سے بھگتی کرنے والے بھکت آتما کو تین منتر اُپدیش دے کر پویتر کر کے جنم اور موت سے رہیت کرتا ہے اور اس کے پران مطلب جیون سوانسوں کو جو سنسکار وش اپنے مِتر مطلب بھکت کے گنتی کے ڈالے ہوئے ہوتے ہیں کو اپنے بھنڈار سے پورن رُوپ سے بڑھاتا ہے جس کارن سے پرمیشور کے اصل آنند کو اپنے آشیرواد پرساد سے پراپت کرواتا ہے۔

کبیر صاحب: دیوی دیو ٹھاڈے بھئے، ہم کو ٹھور بتاؤ، جو مجھ (کبیر) کو پوجے نہیں، ان کو لوٹو کھاؤ
کبیر صاحب: کال جو پیسے پیسنا۔ جورا ہے پنیہار۔ یہ دو اصل مجور ہیں، ست گرو کے دربار

8 : اناوشک دان منع ہے: (غیر ضروری خیرات کی ممانعت ہے)

کہیں پر اور کسی کو دان رُوپ میں کچھ بھی نہیں دینا ہے۔ نہ پیسے نہ بنا سِلا ہوا کپڑا وغیرہ کچھ بھی نہیں دینا اگر کوئی دان رُوپ میں کچھ مانگنے آئے تو اُسے کھانا کھلا دو چائے، دودھ، لسی، پانی وغیرہ پلا دو لیکن دینا کچھ بھی نہیں ہے، نہ جانے وہ بھکاری اُس پیسے کا کیا غلط استعمال کرے۔ جیسے ایک شخص نے کسی بھکاری کو اُس کی جھوٹی کہانی جس میں وہ بتا رہا تھا کہ میرے بچے علاج بنا تڑپ رہے ہیں۔ کچھ پیسے دینے کی کرپا کریں کو سُن کر بھاوناوَش ہو کر سو رُوپے دے دیئے۔ وہ بھکاری پہلے پاؤ شراب پیتا تھا اُس دن اس نے آدھا بوتل شراب پی اور اپنی پتنی کو پیٹا مارا اُس کی پتنی نے بچوں سمیت خود کشی کر لی۔ آپ دُوارہ کیا ہُوا وہ دان اُس پریوار کے ناش کا کارن بنا اگر آپ چاہتے ہو کہ ایسے دُکھی انسان کی مدد کریں تو اس کے بچوں کو ڈاکٹر سے دوائی دلوا دیں۔ پیسہ نہ دیں

کبیر: گرو بناء مالا پھیرتے گرو بِن دیتے دان
گرو بن دونوں نشپھل ہیں ، پوچھو وید پران

9 : جھوٹا کھانا منع ہے:

ایسے ویکتی کا جھوٹا نہیں کھانا ہے جو شراب مانس تمبا کو انڈا بیئر افیم گانجا وغیرہ کا استعمال کرتا ہو۔

10: ست لوک گمن (دیھانت) کے بعد کریا کرم منع ھے:

اگر پریوار میں کسی کی موت ہو جاتی ہے، چِتا میں اگنی کوئی بھی دے سکتا ہے گھر کا یا دوسرا اور اگنی پر جولیت کرتے وقت منگلا چرن بول دیں۔ تو اس کے پھول وغیرہ کچھ نہیں اُٹھانے ہیں اگر اس جگہ کو صاف کرنا لازمی ہے تو ان استھیوں کو اُٹھا کر خود کسی جگہ پر چلتے پانی میں بہا دیں۔ اُس وقت منگلا چرن اُچارن کر دیں۔ نہ پنڈ وغیرہ بھروانے ہیں نہ تیرمی۔ چھ ماہیں۔ برسودھی۔ پنڈ بھی نہیں بھروانے ہیں اور شرادھ وغیرہ کچھ نہیں کرنا ہے۔ کسی بھی اور وئیکتی سے ہوَن وغیرہ نہیں کروانا ہے۔ سمبندھی یا رشتے داروں وغیرہ جو شوک وئیکت کرنے آئے ان کے لئے کوئی بھی ایک دن مقرر کریں۔ اس دن روزانہ کرنے والا نِت نیمٔ کریں جیوتی جاگرت کریں پھر سب کو کھانا کھلائیں۔ اگر آپ نے اُس کے (مرنے والے کے) نام پر کچھ دھرم کرنا ہے تو اپنے گرو دیو جی کی آگیا لے کر بندھی چھوڑ غریب داس جی مہاراج کی امرت وانی کا اکھنڈ پاٹھ کروانا چاہیے۔ اگر پاٹھ کرنے کی آگیا نہ ملے تو پریوار کے اُپدیشی بھکت چار دن یا سات دن گھر میں ایک اکھنڈ جیوت دیسی گھی کی جلائیں اور برھم گائیتری منتر روزانہ چار بار کریں اور تین یا ایک بار کے منتر کا دان سنکلپ ست لوک واسی کو کریں۔ جیسا سہی سمجھو۔ ایک دو تین تک منتر کے جاپ کا پھل اُسے دان کریں روزانہ کی طرح جیوتی اور آرتی نام سُمرن کرتے رہنا ہے یہ یاد رکھتے ہوئے کہ۔

کبیر: ساتھی ہمارے چلے گئے ہم بھی چالن ہار
کوئی کاغذ میں باقی رہ رہی، تاتے لاگ رہی بار

کبیر: دیہہ پڑی تو کیا ہُوا، جھوٹا سبھی پٹیٹ
پکشی اُڑیا آکاش کوں چلتا کر گیا بیٹ

کرم کانڈ کے بارے میں ست کتھا

میرے (سنت رام پال داس جی مہاراج کے) پوجیہ گرو دیو سوامی رام دیوا نند جی مہاراج کو سولہ ورش کی عمر میں کسی مہاتما کے ست سنگ سُننے سے ویراگ ہو گیا تھا۔ ایک دن وہ کھیتوں میں گئے ہوئے تھے۔ پاس میں ہی جنگل تھا۔ وہ جنگل میں جا کر کسی مرے ہوئے جانور کی ہڈیوں کے پاس اپنے کپڑے پھاڑ کر پھینک دیئے اور خود مہاتما جی کے ساتھ چلے گئے۔

جب ان کی کھوج ہوئی تو ان کے گھر والوں نے دیکھا کہ جنگل میں ہڈیوں کے پاس پھٹے ہوئے کپڑے پڑے ہیں تو اُنہوں نے سوچا کہ کسی جنگلی جانور نے انھیں کھا لیا ہے۔ ان کپڑوں اور ہڈیوں کو اُٹھا کر گھر پر لے آئے اور انتیم سنسکار کر دیا اس کے بعد تیرہویں اور چھ ماہی کر دی اور پھر شرادھ شروع ہو گئے۔

جب میرے پوجیہ گرو دیو بہت وردھ (بوڑھے) ہو چکے تھے تو وہ ایک بار اپنے گھر پر گئے تب ان کے گھر والوں کو یہ پتا چلا کہ یہ زندہ ہیں اور گھر چھوڑ کر چلے گئے تھے انہوں نے بتایا کہ جب یہ گھر چھوڑ کر چلے گئے تھے تو ان کی کھوج ہوئی۔ جنگل میں ان کے کپڑے ملے۔ ان کے پاس کچھ ہڈیاں پڑی تھیں۔ تو ہم نے سوچا کہ کسی جنگلی جانور نے ان کو کھا لیا ہے اور ان کپڑوں اور ہڈیوں کو گھر پر لا کر انتیم سنسکار کر دیا۔

پھر میں نے (سنت رام پال داس نے) میرے پوجیہ گرو دیو کے چھوٹے بھائی کی پتنی سے پوچھا کہ جب ہمارے پوجیہ گرو دیو گھر چھوڑ کر چلے گئے تھے تو تم نے پیچھے سے کیا کیا؟ اُس نے بتایا کہ جب میں شادی کر کے آئی تھی تو اُس وقت مجھے ان کے شرادھ نکلتے ملے تھے۔ میں اپنے ہاتھوں سے ان کے لگ بھگ 70 شرادھ نکال چکی ہوں۔ اُس نے بتایا کہ جب گھر میں کوئی نقصان ہو جاتا تھا جیسے کہ بھینس کا دودھ نہ دینا تھن میں خرابی آ جانا یا گھر میں کوئی اور نقصان ہو جانا وغیرہ تو ہم سیانوں کے پاس بھوجا پڑھوانے کے لئے جاتے تھے تو وہ کہتے تھے کہ تمہارے گھر میں کوئی نی سنتان (بے اولاد، غیر شادی شدہ) مرا ہوا ہے۔ آپ کو وہ دُکھی کر رہا ہے۔ پھر ہم اس کے کپڑے وغیرہ دیتے ہیں۔

تب میں نے کہا کہ یہ تو دنیا کا اُدھار کر رہے ہیں۔ یہ کس کو دُکھ دے رہے تھے۔ یہ تو اب سُکھ داتا ہیں۔ پھر میں نے (سنت رام پال داس جی مہاراج) اُس بُڑھیا سے کہا کہ اب تو یہ آپ کے سامنے ہیں اب تو یہ وئیرتھ کی سادھنا جیسے شرادھ نکالنے بند کر دو۔ تب اُس نے کہا کہ یہ تو پُرانا رواج ہے یہ کیسے چھوڑ دوں؟ مطلب ہم اپنے پُرانے رواجوں میں اتنے لین ہو چکے ہیں کہ پرتیکش (صاف ظاہر) پرمان ہونے پر کہ وہ غلط کر رہے ہیں پھر بھی چھوڑ نہیں سکتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کے شرادھ نکالنا پِتر پوجا کرنا وغیرہ سب غلط ہیں۔

11: بچے کے جنم پر شاستر ویرودھ پوجا منع ھے:

بچے کے جنم پر کوئی چھٹی وغیرہ نہیں منانی ہے۔ سُوتک کے کارن روزانہ کی طرح کی جانے والی پوجا بھگتی آرتی جیوتی جگانا وغیرہ بند نہیں کرنی ہے۔

اسی بارے میں ایک مختصر کتھا سُناتا ہوں، کہ ایک وئیکتی کی شادی کے دس سال بعد پُتر ہوا تھا۔ پُتر کی خوشی میں اس نے بہت ہی خوشی منائی۔ بیس پچیس گاؤں کو بھوجن کے لئے دعوت دی اور بہت ہی گانا بجانا ہُوا مطلب کافی پیسہ خرچ کیا۔ پھر ایک ورش کے بعد اُس کے بیٹے کی موت ہو جاتی ہے۔ پھر وہی پریوار ٹکر مار کر روتا ہے اور اپنی بدقسمتی کو کوستا ہے۔ اس لئے کبیر صاحب ہمیں بتاتے ہیں کہ:

کبیر صاحب: بیٹا جایا خوشی ہوئی، بہت بجائے تھال
آنا جانا لگ رہا، جیوں کیڑی کا نال

کبیر صاحب: پت جھڑ آوت دیکھ کر، بن رووے من ماہیں
اونچی ڈالی پات تھے ،اب پیلے ہوہوجائیں

کبیر صاحب: پات جھڑنتا یوں کہے سن بھائی تروور رائے
اب کے بچھڑے نہیں ملا، نہ جانے کہاں گرینگے جائے

کبیر صاحب: تروور کہتا پات سے ،سنو پات اک بات
یہاں کی یہی ریتی ہے ،اک آوت اک جات

12: دیئی دھام پر بال اُتروانے جانا منع ھے:

بچے کے کسی دیئی دھام پر بال اُتروانے نہیں جانا ہے۔جب دیکھو بال بڑے ہوگئے کٹوا کر پھینک دو۔ایک مندر میں دیکھا کہ شردھالو(عقیدتمند) بھگت اپنے لڑکے یا لڑکیوں کے بال اُتروانے آئے۔وہاں پر موجود نائی نے باہر کے ریٹ سے تین گُنا پیسے زیادہ لیئے اور ایک قینچی بھر بال کاٹ کر ماتا پِتا کو دے دیئے انہوں نے شردھا سے مندر میں چڑھائے۔پجاری نے ایک تھیلے میں ڈال لئے اور رات کو اُٹھا کر دور جا کر سنسان جگہ میں پھینک دیئے۔یہ صرف ناٹک بازی ہے کیوں نہ پہلے کی طرح فطری طریقے سے بال اُترواتے رہیں اور باہر ڈال دیں۔پرماتما نام سے پرسن ہوتا ہے، پاکھنڈ سے نہیں۔

13: نام جاپ سے سُکھ :

نام اُپدیش کو صرف دُکھ حل کرنے کی نظر سے نہیں لینا چاہیے بلکہ آتم کلیان کے لئے لینا چاہیے۔پھر سمُرن سے سب سُکھ اپنے آپ آجاتے ہیں۔

کبیر صاحب: سمُیرن سے سُکھ ہوت ہے ، سمُیرن سے دُکھ جائے
کہہ کبیر سمُیرن کیئے ، سائیں ماہیں سمائے

14: ویابھیچار(زناخوری) منع ھے:

پرائی اِستری کو ماں بیٹی بہن کی نظر سے دیکھنا چاہیے ویابھیچار (زنا خوری) مہا پاپ ہے، جیسے:۔

کبیر: پر دُوارہ اِستری کا کھولے ،ستر جنم اندھا ہو ڈولے ۔سُرا پان ،مد ما سا ہاری
گمن کرے بھوگے پر ناری ، ستر جنم کٹت ہیں سیشم ، ساکشی صاحب ہے جگدیشم
پر ناری نہ پرسیو ، مانو وچن ہمار ۔ بھون چترُ دس تاس سر ، تریلوکی کا بھار
پر ناری نہ پرسیو ، سنو شبد سلتنت ۔ دھرم رائے کے کھنبے سے ، ارد مُکھی لٹکنت

15۔ نِندا (غیبت)سُننا اور کرنا منع ھے :۔

اپنے گرو کی نِندا (غیبت) بھول کر بھی نہ کریں اور نہ ہی سُنیں۔سُننے کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی آپ کے گرو جی کے بارے میں جھوٹی باتیں کریں تو آپ نے لڑنا نہیں ہے، بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ بِنا سوچے سمجھے بول رہا ہے۔مطلب جھوٹ کہہ رہا ہے۔

کبیر صاحب: گرو کی نندا سُنے جو کانا ، تا کو نشچئے نرک نیدانا
اپنے مُکھ نِندا جو کرہی ، شُکر سُوان گربھ میں پڑہی

نِندا (غیبت) تو کسی کی بھی نہیں کرنی ہے اور نہ ہی سُننی ہے۔چاہے وہ عام انسان کی ہی کیوں نہ ہو، کبیر صاحب کہتے ہیں کہ:۔

تِن کو کبھو نہ نِندیو ، جو پاؤں تلے ہو۔ کبھو اُٹھ آ کھین پڑے ،پیڑ گھنیری ہو

16۔ گرو درشن کی مہیما :

ست سنگ میں وقت ملتے ہی آنے کی کوشش کریں اور ست سنگ میں نخرے (مان بڑہائی) کرنے نہیں آوے، صرف اپنے آپ کو ایک بیمار سمجھ کر آوے جیسے ایک بیمار انسان چاہے کتنے پیسے والا ہو چاہے اچھی پدوی (اعلیٰ عہدے) والا ہو جب اسپتال میں جاتا ہے تو اُس وقت اُس کا مقصد صرف بیماری ٹھیک کروانا ہوتا ہے۔جہاں ڈاکٹر لیٹنے کو کہے تو لیٹ جاتا ہے بیٹھنے کو کہے تو بیٹھ جاتا ہے، باہر جانے کا حکم ملے تو باہر چلا جاتا ہے۔پھر اندر آنے کیلئے آواز آئے چُپکے سے اندر آجاتا ہے۔ٹھیک اسی طرح اگر آپ ست سنگ میں آتے ہو تو آپ کو ست سنگ میں آنے کا لابھ ملے گا۔نہیں تو آپ کا آنا نِشپھل (فضول) ہے۔ست سنگ میں جہاں بیٹھنے کو ملے وہاں بیٹھ جایئے جو کھانے کو ملے اُسے پرماتما کبیر صاحب کی رضا سے پرساد سمجھ کر خوش رہنا چاہیے۔

کبیر صاحب: سنت ملن کوں چالئے ، تج مایا ابھیمان
جو جو قدم آگے رکھے ، وہ ہی یگیہ سمان
سنت ملن کوں جایئے ، دن میں کئی کئی بار
آسوج کے میگھ جیوں گھنا کرے اُپکار
کبیر درشن سادھو کا ، پرماتما آوے یاد
لیکھے میں وہی گھڑی باقی کے دن بعد
کبیر درشن سادھو کا ، مُکھ پر بسے سُہاگ
درش اُنہیں کو ہوت ہیں ، جن کے پورن بھاگ

17۔ گرو مہیما(گرو کی عظمت و اھمیت):

اگر کہیں پر پاٹھ یا ست سنگ چل رہا ہو یا ویسے گرو جی کے درشنارتھ جاتے ہو تو سب سے پہلے گرو جی کو ڈنڈوت پرنام کرنا چاہیے، بعد میں ست گرنتھ صاحب اور تصویر جیسے صاحب کبیر کی مورتی غریب داس جی کی مورتی، سوامی رام دیو آنند جی مہاراج اور گرو جی کی مورتی کو پرنام کریں، جس سے صرف بھاونا بنی رہے گی۔ مورتی پوجا نہیں کرنی ہے صرف پرنام کرنا پوجا میں نہیں آتا ہے، یہ تو بھکت کی شردھا کو بنائے رکھنے کیلئے مدد دیتی ہے۔ پوجا تو وقت گرو اور نام منتر کی کرنی ہے جو پار لگائے گا۔

کبیر صاحب: گرو گووند دونوں کھڑے کاکے لاگوں پائے
بلیہاری گرو آپنے جن گووند دیؤ ملائے
گرو بڑے گووند سے ، من میں دیکھ وبچار
ہری سمرے سو رہ گئے، گرو بھجے ہوئے پار

کبیر: ہری کے روٹھ تاں، گرو کی شرن میں جائے
کبیر گرو جے روٹھ جاں ہری نہیں ہوت سہائے

کبیر: سات سمندر مسی کروں لیکھنی کروں بنی رائے
دھرتی کا کاغذ کروں تو گرو گُن لکھا نہ جائے

18۔ ماس (گوشت) کھانا منع ہے :

انڈا، اور گوشت کھانا اور نہ کسی جانور کو مارنا ہے، یہ مہا پاپ ہوتا ہے۔ جیسے صاحب کبیر جی مہاراج اور غریب داس جی مہاراج نے بتایا ہے۔

کبیر صاحب: جیؤ ہنے ہینسا کرے ، پرکٹ پاپ سر ہوئے
نیگم پنی ایسے پاپ تے ، بھیست گیا نہیں کوئے

کبیر صاحب: تل بھر مچھلی کھائے کے ، کوٹی گئو دے دان
کاشی کرونت لے مرے، تو بھی نرک نیدھان

کبیر صاحب: بکری پاتی کھات ہے تا کی کاڈھے کھال
جو بکری کو کھات ہے تِن کا کون حوال
کبیرا تیئی پیر ہے جو جانے پر پیر
جو پر پیر نہ جان ہے سو کافر بے پیر

کبیر صاحب: خوب کھانا ہے کھچڑی ، ماہی پڑی ٹک لون
مانس پرایا کھائے کے گلا کٹاوے کون

کبیر صاحب: مانس آہاری مانو ، پرتیکش راکشس جانی

تا کی سنگت مت کرے ، ہوئے بھگتی میں ہانی

کبیر صاحب: مانس کھائے تے ڈیڈ سب ، مدھ پیوے سو نیچ
کُل کی درمتی پر ہرے ، رام کہے سو اونچ
مانس مچھلیاں کھات ہے ، سُراپان سے ہیت
تے نر نرکے جائیں گے ، ماتا پتا سمیت

غریب داس: جیو ہینسا جو کرت ہے ، یا آگے کیا پاپ
کٹک جونی جہاں میں ، سینہہ ، بھیڑیا اور سانپ
جھوٹے بکرے مرغے تائی ، لیکھا سب ہی لیت گوسائی
مرگھ مور مارے مہمنتا ، اچراچر ہے جیو اننتا
جیہوا سواد ہیتے پرانا نیا ناش گیا ہم جانا
تیتر ، لوا ، بوٹیری، چڑیا ، خونی مارے بڑے اگھڑیا
ادلے بدلے، لیکھے لیکھا ، سمجھ دیکھ ، سُن گیان ویویکا

غریب داس: شبد ہمارا مانیو اور سنتے ہو نر ناری
جیو دیا بِن کُفر ہے ، چلے جمانہ ہاری

انجانے میں ہوئی ہینسا کا پاپ نہیں لگتا، بندھی چھوڑ کبیر صاحب کہتے ہیں:۔

اِچھا کر مارے نہیں ، بِن اِچھا مر جائے
کہے کبیر تاس کا پاپ نہیں لگائے

19۔ گرو دروھی سے رابطہ نہیں کرنا ہے۔

اگر کوئی بھکت گرو جی سے دروھ (گرو جی سے وِیمکھ ہو جاتا ہے) کرتا ہے وہ مہا پاپ کا حصے دار ہو جاتا ہے۔ اگر کسی کو یہ راستہ اچھا نہ لگے تو اپنا گرو بدل سکتا ہے۔ اگر وہ پہلے والے گرو کے ساتھ دشمنی اور نِندا کرتا ہے تو وہ گرو دروھی کہلاتا ہے۔ ایسے وِیکتی سے بھکتی چرچا کرنے میں اُپدیشی کو دوش لگتا ہے۔ اُس کی بھکتی سماپت (ختم) ہو جاتی ہے۔

غریب داس: گرو دروھی کی پیڑ پر ، جے پگھ آوے بیر
چوراسی نشچئے پڑے ستگرو کہے کبیر

کبیر صاحب: جان بوجھ ساچی تجے ، کرے جھوٹے سے نیہہ
جا کی سنگت ہے پربھو ، سو پن میں بھی نہ دیہہ

مطلب گرو دروھی کے پاس جانے والا بھکتی رہیت ہو کر نرک اور چوراسی لاکھ یونیوں میں چلا جائے گا۔

20۔ جُوا وغیرہ نہیں کھیلناھے:

جوا، تاش کبھی نہیں کھیلنا چاہیے:

کبیر صاحب: مانس بھرکھے اور مد پیوے ، دھن ویشیہ سوں کھائے
جُوا کھیلے ، چوری کرے ، انت سمولا جائے

21۔ ناچ گانا نہیں کرناھے:

کسی بھی خوشی کے موقع پر ناچنا وَ اشلیل گانے گانا بھکتی بھاؤ کے خلاف ہیں۔ جیسے ایک بیواہ بہن کسی خوشی کے موقع پر اپنے رشتہ دار کے گھر پر گئی ہوئی تھی۔ سب ہی خوشی کے ساتھ ناچ گا رہے تھے، لیکن وہ بہن ایک طرف بیٹھ کر پربھو چنتن میں لگی ہوئی تھی۔ پھر اُن کے رشتہ داروں نے اُس سے پوچھا کہ آپ ایسے کیوں نراش بیٹھی ہو؟ آپ بھی ہماری طرح ناچو، گاؤ، اور خوشی مناؤ۔ اس پر وہ بہن کہتی ہے کہ کس کی خوشی مناؤں، مجھ ویدھوا کا ایک ہی پُتر تھا وہ بھی بھگوان کو پیارا ہو چُکا ہے۔ اب کیا خوشی ہے میرے لئے ؟؟۔ ٹھیک اسی پرکار اس کال کے لوک میں ہر کوئی ویکتی کی ایسی ہی حالت ہے۔ یہاں پر گرو نانک دیو جی کی وانی ہے کہ:۔

نہ جانے کال کی کر ڈالے ، کس ویدھی ڈھل جاں پاسا وے
جنہاں دے سر تے موت کھڑ گدھی، اُنہاں نوں، کیہڑا ہانساوے
سادھ ملے ، ساڈی شادی ہوندی، بچھڑ داں دل گیری وے
اکھ دے نانک سنو جہانا ، مشکل حال فقیری وے

کبیر صاحب جی مہاراج جی بھی کہتے ہیں کہ:۔

جھوٹے سُکھ کو سُکھ کہے ، مان رہا من مود
سکل چبینا کال کا ، کچھ مُکھ میں کچھ گود
بیٹا جایا خوشی ہوئی ، بہت بجائے تھال
آون جاون لگ رہا ، جیوں کیڑی کا نال

تشریح: عورت اور مرد دونوں ہی پرماتما پراپتی کے حقدار ہیں۔ عورتوں کو ماہواری (Mainses) کے دنوں میں بھی اپنی روز کی پوجا جیوتی لگانا وغیرہ بند نہیں کرنا چاہیے، نہ ہی کسی کی موت یا جنم پر بھی روزانہ کی پوجا کرم بند کرنا ہے۔

نوٹ: جو بھکت جن ان 21 قسم کے نیموں کا پالن نہیں کرے گا اُس کا نام سماپت ہو جائے گا۔ اگر انجانے میں آپ سے کوئی غلطی ہو بھی جاتی ہے تو وہ معاف ہو جاتی ہے اور اگر جان بوجھ کر کوئی غلطی کی ہے تو وہ بھکت نام رہیت ہو جاتا ہے۔ اس کا سمادھان یہی ہے کہ گرو دیو جی سے شما یاچنا کر کے دوبارہ نام اُپدیش لینا چاہیے۔

پرمیشور کبیر صاحب کے ان گنت برہمانڈوں کا لگو چیتر

انامی لوک: اس لوک میں آتما اور پرماتما ایک روپ ہو کر کبیر صاحب ہی انامی روپ میں ہیں۔ جیسے مٹی کے ڈلے (چھوٹے چھوٹے ٹکڑے) ہو جاتے ہیں۔ پھر برسات ہونے پر ایک زمین بن جاتی ہے، الگ استیتو نہیں رہتا

اگم لوک: اس لوک میں بھی کبیر صاحب اگم پُرش روپ میں رہتے ہیں۔

الکھ لوک: اس لوک میں بھی کبیر صاحب الکھ پُرش روپ میں رہتے ہیں۔

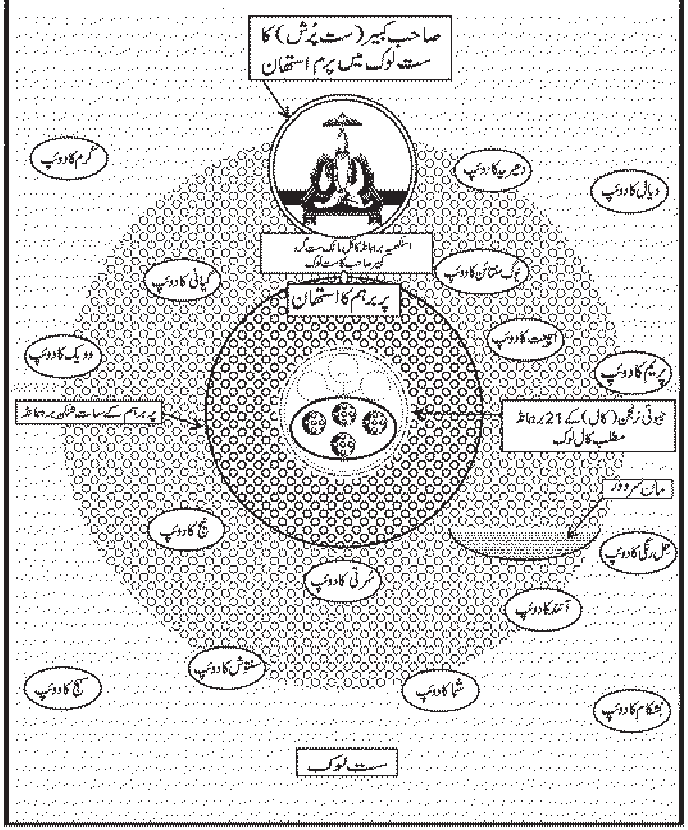

سرشٹی رچنا(تخلیق کائنات)

(سوکشم وید سے نشکرش (نچوڑ) رُوپ سرشٹی رچنا کا ورنن)

پربھو پریمی آتمائیں پہلی بار اس سرشٹی کی رچنا کو پڑھیں گے تو ایسا لگے گا جیسے دنت کتھا ہو۔لیکن سب پویتر سدگرنتھوں ثبوتوں کو پڑھ کر دانتوں تلے اُنگلیاں دبائیں گے کہ یہ واستوک امرت گیان کہاں چھُپا تھا؟؟۔کرپیا دھیریہ کے ساتھ پڑھتے رہیے اور اس امرت گیان کو محفوظ رکھیں۔آپ کی ایک سو ایک پیڑھی تک کام آئیگا۔پویتر آتمائیں کرپیا ست نارائن اویناشی (پربھو /ست پُرش) دُوارہ رچی سرشٹی رچنا کا واستوک گیان پڑھیں:

1: **پورن برھم** : اس سرشٹی رچنا میں ست پُرش ست لوک کا سوامی (پربھو) الکھ پُرش الکھ لوک کا سوامی (پربھو) اگم پُرش اگم لوک کا سوامی (پربھو) اور انامی پرش انامی اکہہ لوک کا سوامی (پربھو) تو ایک ہی پورن برھم ہے جو اصل میں اویناشی پربھو ہے جو الگ الگ رُوپ دھارن کر کے اپنے چاروں لوکوں میں رہتا ہے جس کے انترگت اسنکھیہ برھمانڈ آتے ہیں۔

2 : **پربرھم** : یہ صرف سات سنکھ برھمانڈ کا سوامی (مالک) ہے۔اس کو اکشر پُرش بھی کہتے ہیں لیکن یہ اور اس کے برھمانڈ بھی اصل میں اویناشی نہیں ہیں۔

3 : **برھم** : یہ صرف 21 برھمانڈوں کا مالک ہے اسے شر پُرش۔جیوتی نرنجن کال وغیرہ نام سے جانا جاتا ہے۔یہ اور اس کے سب برھمانڈ ناشوان (فانی) ہیں۔

اُوپر بتائے گئے تینوں پُرشوں (پربھوؤں) کا پرمان پویتر شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 15 کے شلوک 16.17 میں بھی ہے۔

4: **برھما**: برھما اسی برہم کا بڑا بیٹا ہے وشنو بیچ والا پُتر (بیٹا) ہے اور شیو آخری تیسرا پُتر ہے۔یہ تینوں برہم کے پُتر ہیں۔یہ تینوں برہم کے بیٹے صرف ایک برھمانڈ میں ایک حصے (گُن) کے سوامی (مالک) ہیں اور ناشوان (فانی) ہیں ادھیک جانکاری کے لئے لازمی پڑھیں سرشٹی رچنا۔

کِویردیوَ (کبیر پرمیشور) نے سوکشم وید مطلب کبیر وانی میں اپنے دُوارہ رچی سرشٹی کا گیان خود ہی بتایا ہے، جو اس میں نیچے بتایا گیا ہے

سب سے پہلے صرف ایک انامی (انامیہ) لوک تھا۔جسے اکہہ لوک بھی کہا جاتا ہے۔پورن پرماتما اُس انامی لوک میں اکیلا رہتا تھا۔اس پرماتما کا اصلی نام کِویردیوَ مطلب کبیر پرمیشور ہے سبھی آتمائیں اُس پورن مالک کے شریر میں سمائی ہوئی تھیں اسی کِویردیوَ کا اُپماتمک (پدوی کا) نام انامی پُرش ہے (پُرش کا ارتھ مالک ہوتا ہے) پربھو نے انسانوں کو اپنے ہی رُوپ میں بنایا ہے۔اس لئے انسان کا نام بھی پُرش ہی پڑا ہے انامی پُرش کے ایک روم کوپ (شریر کے ایک

بال) کا پرکاش سنکھ سورجوں کی روشنی سے بھی زیادہ ہے۔

تشریح: جیسے کسی دیش کے پردھان منتری (وزیراعظم) کا نام تو اور ہی ہوتا ہے لیکن پد کا نام پردھان منتری ہوتا ہے، کئی بار پردھان منتری جی اپنے پاس کئی وِبھاگ (شعبے) بھی رکھ لیتے ہیں۔تب جس بھی وِبھاگ کے دستاویزات پر دستخط کرتے ہیں تو اُس وقت اُسی پد کو لکھتے ہیں، جیسے گرہ منتریالئے (وزیر داخلہ) کے دستاویزات پر دستخط کریں گے تو خود کو گرہ منتری لکھیں گے وہاں اُسی شخص کے دستخط کی شکتی کم ہوتی ہے۔اس پرکار کبیر پرمیشور کی روشنی میں فرق بھن بھن (الگ الگ) لوکوں میں ہو جاتا ہے۔ٹھیک اسی پرکار پورن پرماتما کبیر دیو (کبیر پرمیشور) نے نیچے کے تین اور لوکوں (اگم لوک، الکھ لوک، ست لوک) کی رچنا شبد شکتی (وچن) سے کی۔یہی پورن برہم پرماتما کبیر دیو ہی اگم لوک میں پرگھٹ ہوا اور کبیر دیو (کبیر پرمیشور) اگم لوک کا بھی سوامی ہے اور وہاں ان کی پدوی (عہدے) کا نام اگم پُرش، مطلب اگم پربھو ہے۔اسی اگم پربھو کا انسانوں جیسا شریر (جسم) بے حد نورانی ہے۔جس کے ایک روم کوپ کی روشنی کھرب سورجوں کی روشنی سے بھی زیادہ ہے۔

یہ پورن پرماتما کِویردیوَ (کبیر پرمیشور) الکھ لوک میں پرگھٹ ہوا۔اور خود ہی الکھ لوک کا بھی مالک ہے اور پدوی کا نام الکھ پُرش ہے جو اسی پرمیشور کا ہے۔اور اس پورن مالک کا انسانوں جیسا نورانی شریر اپنے آپ پرکاشیت (روشن) ہے۔ایک روم کوپ کی روشنی ارب سورجوں کے پرکاش سے بھی زیادہ ہے۔

یہی پورن برہم ست لوک میں پرگھٹ ہُوا اور ست لوک کا بھی ادھپتی (مالک) یہی ہے۔اس لئے اُسی پدوی کا نام ست پُرش (اویناشی پربھو) اسی کا نام اکال مورتی شبد سروپی رام پورن برہم پرم اکشر برہم وغیرہ ہے۔اسی ست پُرش کِویردیوَ (کبیر پرمیشور) کا انسان جیسا جسم تیجومئے (نورانی) ہے۔جس کے ایک روم کوپ کا پرکاش کروڑوں سورجوں اور اتنے ہی چندرماؤں کے پرکاش سے بھی زیادہ ہے۔

اس کِویردیوَ (کبیر پرمیشور) نے ست پُرش رُوپ میں پرگھٹ ہو کر ست لوک میں براجمان ہو کر سب سے پہلے ست لوک میں مزید رچنا کی۔

ایک شبد (وچن) سے سولہ دوئیپوں کی رچنا کی پھر سولہ شبدوں سے سولہ پُتروں کی اُتپتی کی۔ایک مان سروور کی رچنا کی جس میں امرت بھرا۔سولہ پُتروں کے نام ہیں (۱) کُرم (۲) گیانی (۳) وویک (۴) تیج (۵) سہج (۶) سنتوش (۷) سُرتی (۸) آنند (۹) شما (۱۰) نشکام (۱۱) جل رنگی (۱۲) اچینت (۱۳) پریم (۱۴) دیال (۱۵) دھیریہ (۱۶) یوگ سنتائن مطلب یوگ جیت۔

ست پُرش کِویردیوَ (کبیر پرمیشور) نے اپنے بیٹے اچینت کو ست لوک کی مزید رچنا کا

بھارسونپا اور شکتی دیدی۔ اچینت نے اکشر پُرش (پر برہم) کی شبد سے اُتپتی کی اور کہا کہ میری مدد کرنا۔ اکشر پُرش سنان (نہانے) کرنے مان سروور پر گیا وہاں آنند (سکون) آیا اور سو گیا۔ طویل عرصے تک باہر نہیں آیا تب اچینت کی پرارتھنا پر اکشر پُرش کو نیند سے جگانے کیلئے کوِیر دیوَ (کبیر پرمیشور) نے اسی مان سروور سے کچھ امرت جل لیکر ایک انڈا بنایا اور اُس انڈے میں ایک آتما پرویش کی اور اُس انڈے کو مان سروور کے امرت جل میں چھوڑا انڈے کی گڑگڑاہٹ سے مان سروور میں سوئے ہوئے اکشر پُرش کی نیند خراب ہوئی۔ اس نے انڈے کو کرودھ (غصے) سے دیکھا جس کے سبب انڈے کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ اُس میں سے جیوتی نرنجن (شر پُرش) نِکلا جو آگے چل کر "کال" کہلایا اس کا اصلی نام "کیل" ہے۔ تب ست پُرش نے آکاش وانی کی کہ آپ دونوں باہر آؤ اور اچینت کے دوئیپ میں رہو۔ آگیہ پا کر اکشر پُرش اور شر پُرش (کیل) دونوں اچینت کے دوئپ میں رہنے لگے۔ (بچوں کی نالائقی انہی کو دکھائی کہ کہیں پھر پربھوتا کی تڑپ نہ بن جائے، کیونکہ سمرتھ بناء کام سپھل نہیں ہوتا)۔ پھر پورن مالک کوِیر دیوَ (کبیر پرمیشور) نے سب رچنا خود ہی رچی۔ کوِیر دیوَ (کبیر پرمیشور) نے اپنی طاقت سے ایک راجیشوری (راشٹری) شکتی اُتپن کی، جس سے سب برہمانڈوں کو استھاپت کیا۔ اس کو پراشکتی پرنندنی بھی کہتے ہیں۔ پورن برہم نے سب آتماؤں کو اپنے ہی اندر سے اپنی ہی وچن شکتی سے اپنے مانو شریر جیسا بنایا۔ ہر ایک ہنس آتما کا پرماتما جیسا ہی شریر بنایا ہے۔ جس کا تیج (روشنی) سولہ سورجوں کے برابر ہے اور شریر انسان کی طرح ہی ہے۔ لیکن پرمیشور کے شریر کے ایک روم کوپ (جسم کا بال) کا پرکاش کروڑوں سوریوں سے بھی زیادہ ہے۔ بہت سمے کے بعد شر پُرش (جیوتی نرجن) نے سوچا کہ ہم تینوں (اچینت، اکشر پُرش، اور شر پُرش) ایک دوئیپ میں رہ رہے ہیں۔ اور ہمارے اور بھائی ایک ایک دوئیپ میں رہ رہے ہیں۔ میں بھی سادھنا کر کے الگ دوئیپ پراپت کروں گا۔ اس نے ایسا وچار کر کے ایک پاؤں پر کھڑا ہو کر ستر (70) یُگ تک تپ کیا۔

آتمائیں کال کے جال میں کیسے پھنسیں؟

خاص : جب برہم (جیوتی نرجن) تپ کر رہا تھا تب ہم سب ہی آتمائیں جو آج جیوتی نرنجن کے 21 برہمانڈوں میں رہتے ہیں۔ اس کی سادھنا پر آسکت (عاشق) ہو گئے۔ اور انتر آتما سے اسے چاہنے لگے۔ اپنے سُکھدائی پربھو ست پُرش سے ویمُکھ ہو گئے۔ جس کارن سے پتی ورتا پد سے گر گئے۔ پورن پربھو کے بار بار خبردار کرنے پر بھی ہمارا لگاؤ شر پُرش سے نہیں ہٹا۔

وہی اثر آج بھی اس کال سرشٹی میں موجود ہے جیسے نوجوان بچے فلم اسٹاروں ہیرو اور ہیروئن کی بناوٹی اداؤں اور اپنے روزگار کے مقصد سے کر رہے اداکاری پر بہت عاشق ہو جاتے ہیں جو روکنے سے نہیں رُکتے، اگر کوئی ہیرو یا ہیروئن نزدیک کسی شہر میں آجائیں تو دیکھیں ان نادان بچوں

کی بھیڑ صرف انہیں دیکھنے کے لئے بہت زیادہ تعداد میں اکھٹے ہو جاتے ہیں نہ کچھ لینا نہ کچھ دینا روزی روٹی ہیرو ہیروئن کما رہے ہیں نوجوان بچے خوامخواہ لُٹ رہے ہوتے ہیں ماتا پِتا کتنا ہی سمجھائیں لیکن بچے نہیں مانتے، کہیں نہ کہیں کبھی نہ کبھی چُھپ چُھپ کر جاتے ہی رہتے ہیں۔

پورن برہم کوِیر دیو (کبیر پربھو) نے شر پُرش سے پوچھا کہ بولو کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ پِتا جی یہ جگہ میرے لئے کم ہے۔ مجھے الگ سے دوئیپ دے دیجئے۔ حِقا کبیر (ست کبیر) نے اسے 21 برہمانڈ دے دیئے۔ کچھ وقت بعد پھر جیوتی نرنجن نے سوچا کہ اس میں کچھ رچنا کرنی چاہیے۔ خالی برہمانڈ کس کام کے؟ یہ سوچ کر 70 یُگ تپ کر کے پورن پرماتما کوِیر دیوَ (کبیر پربھو) سے رچنا سامگری کی یاچنا (التجا) کی۔ ست پُرش نے اسے تین گُن اور پانچ تتو (پرِتھوی، جل، آکاش، وایُو، اگنی) دے دیئے۔ جس سے برہم (جیوتی نرنجن) نے اپنے برہمانڈوں میں کچھ رچنا کی پھر سوچا کہ اس میں جیو (جاندار) بھی ہونے چاہئیں۔ اکیلے کا دل نہیں لگتا، یہ وِچار کر کے 64 یُگ پھر تپ کیا۔ پورن پرماتما کوِیر دیوَ (کبیر دیو) کے پوچھنے پر بتایا کہ مجھے کچھ آتمائیں دے دو۔ میرا اکیلے کا دل نہیں لگ رہا ہے۔ تب ست پُرش کوِیر دیوَ (کبیر دیو) نے کہا کہ برہم تیرے تپ کے بدلے میں ہم تجھے اور برھمانڈ دے سکتے ہیں، لیکن میری آتماؤں کو کسی بھی جپ تپ کے پھل کی صورت میں نہیں دے سکتا۔ ہاں اگر کوئی اپنی مرضی سے جانا چاہتا ہے تو وہ جا سکتا ہے۔ یُوا کبیر (سمرتھ کبیر) کے وچن سُن کر جیوتی نرنجن اُن آتماؤں کے پاس گیا جو پہلے ست لوک میں تھیں ہم سبھی ہنس آتمائیں پہلے سے ہی جیوتی نِرنجن پر آسکت (عاشق) تھے۔ ہم اسے چاروں طرف سے گھیر کر کھڑے ہو گئے۔ جیوتی نرنجن نے ہم سے کہا کہ میں نے پِتا جی سے الگ اکیس برھمانڈ حاصل کئے ہیں وہاں الگ الگ قسم کے سُندر کھیلنے گھومنے کے لئے دلکش مقامات بنے ہوئے ہیں کیا آپ میرے ساتھ چلو گے؟ ہم سبھی ہنسوں (جو آج اس اکیس برھمانڈوں میں پریشان ہیں) نے کہا کہ ہم تیار ہیں اگر پِتا جی آگیا دیں تو۔ تب شر پُرش پورن برہم (سمرتھ کبیر) کے پاس گیا اور وہاں کی سب بات کہی۔ تب کبیر پرمیشور نے کہا کہ جو تیرے ساتھ جانا چاہتے ہیں وہ میرے رُوبرُو یعنی میرے سامنے یہ کہہ دیں کہ ہم جانا چاہتے ہیں تو ان کو میں تیرے ساتھ جانے کی اجازت دے دونگا۔ شر پُرش اور پرم اکشر پُرش (کبیر میتو جا) دونوں ہم سبھی ہنس آتماؤں کے پاس آئے۔ ست کبیر نے کہا کہ جو ہنس آتما برہم کے ساتھ جانا چاہتا ہے، ہاتھ اُوپر کر کے سویکرتی دے۔ بہت وقت تک سناٹا چھایا رہا اُس کے بعد ایک ہنس آتما نے ہمت کی اور کہا کہ پِتا جی میں جانا چاہتا ہوں پھر تو اُس کی دیکھا دیکھی (جو آج اِس کال برھم کے 21 برہمانڈوں میں پھنسی ہیں۔) ہم سب ہی آتماؤں نے ہاتھ اوپر کر کے کہا کہ ہم بھی جانے کو تیار ہیں۔

پرمیشور کوِیر دیوَ (کبیر دیو) جی نے جیوتی نرنجن سے کہا کہ آپ اپنے استھان (جگہ) پر جاؤ جو آتمائیں تیرے ساتھ جانا چاہتی ہیں میں ان سب ہنسوں کو آپ کے پاس بھیج دونگا۔ جیوتی نرنجن اپنے 21 برہمانڈوں میں چلا گیا۔ اس سمے تک یہ 21 برہمانڈ ست لوک میں ہی تھے۔

اس کے بعد پورن برہم نے سب سے پہلے سویکرتی (رضامندی) دینے والے ہنس کو لڑکی کا رُوپ دیا۔ لیکن اِستری اِندری نہیں رچی اور سب آتماؤں کو (جنہوں نے جیوتی نرنجن کے ساتھ جانے کی سہمتی دی تھی) اُس لڑکی کے جسم میں پرویش (داخل) کر دیا اور اس کا نام آشٹرا (آدی مایا / پرکرتی دیوی / دُرگا) پڑا اور ست پُرش نے کہا کہ بیٹی میں نے تجھے شبد شکتی عطا کر دی ہے۔ جتنے انسان برہم کہے آپ اُتپن کر دینا۔ پورن برہم کویر دیو (کبیر صاحب) اپنے بیٹے سہج داس کے دُوارہ دُرگا کو شر پُرش کے پاس بھجوا دیا۔ سہج داس جی نے جیوتی نرنجن کو بتایا کہ پِتا جی نے اس بہن کے شریر (جسم) میں ان سب آتماؤں کو پرویش (داخل) کر دیا ہے جنہوں نے آپ کے ساتھ آنے کی سہمتی وئیکت کی تھی۔ اور اس کو پِتا جی نے وچن شکتی دے دی ہے۔ آپ جتنے جاندار چاہو گے دُرگا اپنے شبد سے اُتپن کر دے گی۔ یہ کہہ کر سہج داس واپس اپنے دویپ میں آ گیا۔

جوان ہونے کے سبب لڑکی کا رنگ رُوپ نِکھرا ہوا تھا۔ برہم کے من میں ویشیہ واسنا (نفسانی خواہش) اُتپن ہوگئی اور پرکرتی دیوی کے ساتھ ابھدر (بُرا برتاؤ) گتی ویدھی شروع کی۔ تب دُرگا نے کہا کہ جیوتی نرنجن میرے پاس پِتا جی کی دی ہوئی شبد شکتی ہے۔ آپ جتنے پرانی (مخلوق) کہو گے میں وچن شکتی سے پیدا کر دونگی۔ آپ میتھون پرم پرا شروع مت کرو۔ آپ بھی اُس پِتا کے شبد سے انڈے سے اُتپن ہوئے ہو۔ اور میں بھی اُسی پرماتما کے وچن سے ہی اُتپن ہوئی ہوں۔ آپ میرے بڑے بھائی ہو۔ بہن بھائی کا یہ مِلن مہا پاپ کا سبب بنے گا۔ لیکن جیوتی نرنجن نے پرکرتی دیوی کی پرارتھنا نہیں سُنی اور اپنی شبد شکتی سے ناخنوں سے استری اِندری (بھگ) پرکرتی کو لگا دی اور بلاتکار (زبردستی) کرنے کی ٹھان لی۔ اسی وقت دُرگا نے اپنی عزت بچانے کیلئے کوئی اور چارہ نہ دیکھا تو سوکشم رُوپ بنایا اور جیوتی نرنجن کے کُھلے مکھ (منہ) سے پیٹ میں داخل ہوکر پورن برہم کبیر دیو سے اپنی رکشا کے لئے عرض کیا، اُسی وقت کبیر دیو اپنے بیٹے یوگ سنتائن (جوگجیت) کا رُوپ بنا کر وہاں پرگھٹ ہوئے اور دُرگا کو برہم کے پیٹ سے باہر نکال کر کہا کہ جیوتی نرنجن آج سے تیرا نام کال ہوگا۔ تیرے جنم مرتیو ہوتے رہینگے۔ اس لئے تیرا نام شر پُرش ہوگا اور ایک لاکھ انسانی شریر دھاری پرانیوں کو ہر روز کھایا کرے گا اور سوا لاکھ پیدا کیا کرے گا۔ آپ دونوں کو 21 برہمانڈوں کے ساتھ یہاں سے نکالا جاتا ہے۔ اتنا کہتے ہی 21 برہمانڈ وِیمان (ہوائی جہاز) کی طرح چل پڑے، سہج داس کے دویپ کے پاس سے ہوتے ہوئے ست لوک سے 16 سنکھ

ایک برہمانڈ کا لگُو چیتر (مختصر خاکہ)

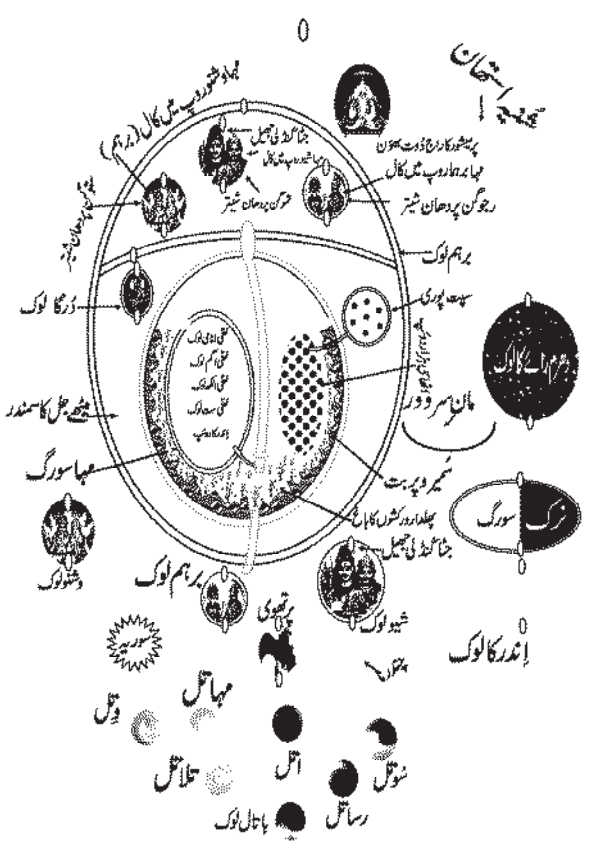

کوس (یعنی ایک کوس لگ بھگ 3 کلومیٹر کا ہوتا ہے) کی دوری پر آ کر رُک گئے۔

ادھیک جانکاری: ابتک تین شکتیوں کا ذکر آیا ہے۔

۱۔**پورن برہم** جسے دوسرے ناموں سے بھی جانا جاتا ہے۔جیسے، ست پُرش/ آ کال پُرش/ شبد سرُوپی رام/ پرم اکشر برہم/ پُرش وغیرہ۔ یہ پورن برہم اسنکھیہ (انگِنت) برہمانڈوں کا سوامی اور اصل مالک اور حقیقت میں اویناشی ہے۔

۲۔ **پربرہم:** جسے اکشر پُرش بھی کہا جاتا ہے۔ یہ اصل میں اویناشی نہیں ہے۔ یہ سات شنکھ برہمانڈوں کا مالک ہے۔

۳۔**برہم:** جسے جیوتی نرنجن، کال، کیل، شر پُرش، اور دھرم رائے وغیرہ ناموں سے جانا جاتا ہے۔ جو صرف 21 برہمانڈوں کا سوامی ہے اور اب آگے اسی برہم (کال) کی سرشٹی کے ایک برہمانڈ کی معلومات دی جائے گی۔ جس میں تین اور نام آپ کے پڑھنے میں آئیں گے برہما، وشنو، مہیش۔

برہم اور برہما میں بھید (فرق):

ایک برہمانڈ میں بنی سب سے اوپر والی جگہ پر برہم شر پُرش سوئیم تین گُپت جگہوں کی رچنا کر کے برہما، وشنو، اور شیوِ رُوپ میں رہتا ہے اور اپنی پتنی دُرگا کے سہوگ (مدد) سے تین بیٹوں کی اُتپتی کرتا ہے۔ ان کے نام بھی برہما، وشنو، اور شیوِ ہی رکھتا ہے۔ جو برہم کا پُتر برہما ہے۔ وہ ایک برہمانڈ میں صرف تین لوکوں (پرتھوی لوک، سرگ لوک، اور پاتال لوک) میں ایک رجگُن، وِبھاگ کا منتری (وزیر) ہے۔ اسے تریلوکیہ برہما کہا ہے اور برہم، جو برہم لوک میں برہما رُوپ میں رہتا ہے۔ اسے مہابرہما اور برہم لوکیہ برہما کہا جاتا ہے۔ اسی برہم (کال) کو سداشیو، مہاشیو، مہاوِشنُو، بھی کہا جاتا ہے۔

شری وِشنُو پران میں پرمان (ثبوت):

چتورتھ انش ادھیائے ایک صفحہ نمبر 231-230 پر شری برہما جی نے کہا :۔ جس اجنما، سرومیئے ودھاتا پرمیشور کا آدی (شروع) مدھیہ (بیچ) اور انت (آخر) رُوپ سبھاؤ اور سار ہم نہیں جان پاتے۔ (شلوک نمبر 83)۔

جو میرا رُوپ دھارن کر کے سنسار کی رچنا کرتا ہے۔ پالن کے وقت جو پُرش رُوپ ہے اور جو رُدھر رُوپ سے ویشو کا گراس (نوالہ) کر جاتا ہے۔ اننت رُوپ سے سمپورن (تمام) جگت کو دھارن کرتا ہے۔ (شلوک نمبر 86)۔

شری برہما جی ، شری وشنو جی، اور
شری شیوِ جی کی اُتپتی

کال (برہم) نے پرکرتی (دُرگا) سے کہا کہ اب میرا کون کیا بگاڑے گا؟؟ ۔من مانی کروں گا ۔ پرکرتی نے پھر پرارتھنا کی کہ آپ کچھ شرم کرو۔ پرتھم تو آپ میرے بڑے بھائی ہو، کیونکہ اُسی پورن پرماتما (کبیر دیو) کی وچن شکتی سے آپ کی (برہم کی) انڈے سے اُتپتی (پیدائش) ہوئی ہے۔ اور بعد میں میری اُتپتی اُسی پرمیشور کے وچن سے ہوئی ہے۔ دوسرا میں آپ کے پیٹ سے باہر نکلی ہوں، تو میں آپ کی بیٹی ہوئی اور آپ میرے پِتا جی ہوئے ان پویتر رشتوں میں بگاڑ کرنا مہاپاپ ہوگا۔ میرے پاس پتا جی کی دی ہوئی شبد شکتی ہے۔ جتنے پرانی (مخلوق) آپ کہو گے میں وچن سے اُتپن کر دونگی۔ جیوتی نرنجن نے دُرگا کی ایک بھی نہیں سُنی اور کہا کہ مجھے جو سزا ملنی تھی مل گئی۔ مجھے ست لوک سے نکال دیا۔ اب من مانی کروں گا۔ یہ کہہ کر کال پُرش (شر پُرش) نے پرکرتی کے ساتھ زبردستی شادی کی اور تین پُتر (رجگُن برہما، ست گُن وِشنُو، تم گُن شنکر) پیدا کئے۔ جوان ہونے تک تینوں پُتروں کو دُرگا کے دُوارہ بے ہوش کروا دیتا ہے۔ پھر جوان ہونے پر شری برہما جی کو کمل کے پھول پر اور وشنو جی کو شیش ناگ کی شیا پر اور شیوِ جی کو کیلاش پربت (پہاڑ) پر سچیت (ہوش میں) کر کے اکھٹے کر دیتا ہے۔ اس کے بعد پرکرتی (دُرگا) سے اِن تینوں کا وِیواہ کر دیا جاتا ہے اور ایک برہمانڈ میں تین لوکوں (سرگ لوک، پرتھوی لوک اور پاتال لوک) میں ایک ایک حصہ کے منتری (وزیر) یعنی مالک بنا دیتا ہے۔ جیسے شری برہما جی کو رجگُن وِبھاگ کا اور وشنو جی کو ستوگُن وِبھاگ کا اور شری شیوِ جی کو تم گُن وِبھاگ کا اور سوئم گپت (مہابرہما، مہاوشنو، مہاشیوِ) رُوپ سے مکھیہ منتری (وزیر اعظم) پد سنبھالتا ہے۔ ایک برہمانڈ میں ایک برہم لوک کی رچنا کی ہے۔ اسی میں تین چھُپے ہوئے استھان بنائے ہیں۔ ایک رجگُن پردھان استھان ہے۔ جہاں پر یہ برہم (کال) خود ہی مہابرہما (مکھیہ منتری) رُوپ میں رہتا ہے اور اپنی پتنی دُرگا کو مہاساویتری رُوپ میں رکھتا ہے۔ ان دونوں کے سنہیوگ (ملن) سے جو پُتر اُس جگہ پر پیدا ہوتا ہے، وہ خود ہی رجگُنی بن جاتا ہے۔ دوسری جگہ ست گُن پردھان استھان بنایا ہے۔ وہاں پر یہ شر پُرش خود ہی مہاوشنو رُوپ بنا کر رہتا ہے اور اپنی پتنی دُرگا کو مہالکشمی روپ میں رکھ کر جو پُتر پیدا کرتا ہے ،اُس کا نام وشنو رکھتا ہے۔ وہ بچہ ست گُنی ہو جاتا ہے اور تیسرا اسی کال نے وہیں پر ایک تموگُن شیتر بنایا ہے۔ اس میں یہ خود ہی سداشیوِ رُوپ بنا کر رہتا ہے اور اپنی پتنی دُرگا کو مہاپاروتی رُوپ میں رکھتا ہے۔ ان دونوں کے پتی، پتنی ویہوار سے جو پُتر پیدا ہوتا ہے اُس کا نام شیو رکھ دیتے ہیں اور تمگُنی مقرر کر دیتے ہیں۔ (ثبوت کے لئے دیکھیں پویتر شری شیوَ مہاپران، ودھویشور سنہیتا، صفحہ نمبر 26-24 جس میں برہما وشنو، ردھر اور مہیشور سے اور سداشیو ہے اور رُدِھر سنہیتا ادھیائے 6 اور 7-، 9۔ صفحہ نمبر 100 سے 105 اور 110 پر انوادکرتا شری ہنومان پرساد پودار گیتا پریس

گورکھپور سے پرکاشِیت اور پویتر شریمد دیوی مہاپران تیسرا اسکند، پرشٹ نمبر 114 سے 123 تک، گیتا پریس گورکھپور سے پرکاشِیت جس کے انواد کرتا ہیں، شری ہنومان پرساد، پودار، چمن لال گوسوامی پھر اُنہی کو دھوکے میں رکھ کر اپنے کھانے کے لئے جیووں کی اُتپتی (پیدائش) شری برہما جی کے دُوارہ اورا ستھیتی (پالن) (ایک دوسرے کو موہ ممتا میں رکھ کر کال جال میں رکھنا)۔شری وشنو جی سے اور سنہار (مارنا) (کیونکہ کال پُرش کو شاپ وش ایک لاکھ انسانی جسم دھاری پرانیوں کے سوکشم شریر سے میل (گند) نکال کر کھانا ہوتا ہے۔اس کے لئے 21 برہمانڈ میں ایک تپت شیلا (گرم پتھر) ہے جو اپنے آپ گرم رہتا ہے۔اس پر گرم کر کے میل (گند) پِگھلا کر کھاتا ہے۔جیو (روح، آتما) مرتے نہیں لیکن، کشٹ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ پھر پرانیوں کو کرم آدھار پر یعنی اعمال کے مطابق کسی اور جسم میں ڈال دیتا ہے) شری شیوِ جی دُوارہ کرواتا ہے۔ جیسے کسی مکان میں تین کمرے بنے ہوں۔ایک کمرے میں اشلیل چیتر (ننگی تصویریں) لگی ہوں۔اس کمرے میں جاتے ہی من میں ویسے ہی گندے وِیچار (سوچ) پیدا ہو جاتے ہیں۔دوسرے کمرے میں سادھو سنتوں بھکتوں کے فوٹو لگے ہوئے ہوں تو من میں اچھے وِیچار پربھو کا چِنتن ہی بنا رہتا ہے۔تیسرے کمرے میں دیش بھکتوں اور شہیدوں کے فوٹو لگے ہوئے ہوں تو من میں ویسے ہی جوشیلے وِیچار آتے ہیں۔ٹھیک اسی طرح برہم (کال) نے اپنی سمجھ بوجھ سے اوپر والے تینوں گُن پردھان اِستھانوں کی رچنا کی ہوئی ہے۔

تینوں گن کیا ھیں؟؟ پرمان سھیت (تصدیق کے ساتھ):

تینوں گُن، رجگُن برہما، ست گُن وشنو، تم گُن شیو جی ہیں۔ برہم (کال) اور پرکرتی (دُرگا) سے اُتپن ہوئے ہیں اور تینوں ناشوان (فانی) ہیں۔

پرمان (تصدیق) :۔ گیتا پریس گورکھپور سے پرکاشیت، شیو مہاپران، جس کے سمپادک ہیں شری ہنومان پرساد پودار، صفحہ نمبر 24 سے 26 ودھویشور سنہیتا اور صفحہ نمبر 110 ادھیائے 9 رُدھر سنہیتا اس پرکار برہما وشنو، شیو تینوں دیوتاؤں میں گُن ہیں۔لیکن شیوِ (برہم کال) گُنا تیت کہا گیا ہے۔

دوسرا پرمان :۔ گیتا پریس گورکھپور سے پرکاشیت شریمد دیوی بھاگوت پُران جس کے سمپادک ہیں شری ہنومان پرساد پودار، چمن لال گوسوامی۔ تیسرا اسکند ادھیائے 5 ، صفحہ ، 123 بھگوان وشنو نے دُرگا کی استوتی کی کہ میں وشنو برہما اور شنکر تمہاری کرپا سے ودھمان ہیں۔ ہمارا تو آویر بھاؤ (جنم) اور ریتر و بھاؤ (موت) ہوتی ہے۔ ہم نِتیہ (اویناشی) نہیں ہیں۔تم ہی نِتیہ ہو۔جگت جننی ہو۔ پرکرتی اور سناتنی دیوی ہو۔بھگوان شنکر نے کہا اگر بھگوان برہما اور بھگوان

وشنو تم ہی سے اُتپن ہوئے ہیں تو ان کے بعد اُتپن ہونے والا میں تم گنی لیلا کرنے والا شنکر کیا تمہاری سنتان نہیں ہوا؟ مطلب مجھے بھی اُتپن (پیدا) کرنے والی تم ہی ہو۔اس سنسار کی سرشٹی، استھیتی، سنہار میں تمہارے گُن سدا سرودا ہیں۔انہی تینوں گُنوں سے اُتپن ہم برہما وشنو اور شنکر نیئم انوسار کاریہ میں تتپر (تیار) رہتے ہیں۔

اوپر والا ذِکر (Detail) صرف ہندی میں انوادِیت شری دیوی مہاپران سے ہے۔جس میں کچھ تتھیوں کو چھُپایا گیا ہے۔اس لئے یہی پرمان دیکھیں شریمد دیوی بھاگوت مہاپُران۔ سبھاش ٹیکم سمہا تیم، کھیمر اج، شری کرشن داس، پرکاشن، بمبئ اس میں سنسکرت سہیت ہندی انواد کیا ہے۔تیسرا اسکند ادھیائے نمبر 04 شلوک نمبر 42 صفحہ نمبر 10۔

برھما اھم ایشورا فِل ته پر بھاوات سروے ویم جنیں
یُوتا نه یدا تو نتیه کے انیه سوره شتمکھ پرموکھا ه
چه نیتیه نیتیه توَ میوَ جننی پرکرتی پُرانا (42)

ترجمہ: اے ماتا میں اور شیوِ تمہارے ہی پر بھاؤ سے جنم وان ہیں، نِتیہ نہیں ہیں، مطلب ہم اویناشی نہیں ہیں، پھر اِندر وغیرہ دوسرے دیوتا کِس پرکار نِتیہ ہو سکتے ہیں۔تم ہی اویناشی ہو پرکرتی تتھا سناتنی دیوی ہو۔42۔

پُرشٹ نمبر 12-11 ادھیائے نمبر 5 شلوک نمبر 8:

یدی دیا درمنا نه سدا سمبیکے کتھمم وھیتا ه چه تموگُنا ه کمل
جئشچ سجو گُن سمبھوه سُوھیتا کیمو ستو گُنو ھری (8)

ترجمہ: بھگوان شنکر بولے اے مات !!!یدی ہمارے اوپر آپ دیا یکت ہو تو مجھے تم گُن کیوں بنایا۔کمل سے اُتپن برہما کو رجگُن کس لئے بنایا اور وِشنُو کو ست گُن کیوں بنایا؟ ارتھات جیووں کے جنم، مرتیو، رُوپی دُشٹ کرم میں کیوں لگایا؟

شلوک نمبر 12:

رم یسے سوَ پتِم پُرشوم سدا تو گتیم نه ھی ویھی ویدوم شوے

ترجمہ: اپنے پتی پُرش ارتھات کال بھگوان کے ساتھ سدا بھوگ ویلاس کرتی رہتی ہو۔آپ کی گتی کوئی نہیں جانتا۔

خلاصہ (نچوڑ): اُپروکت پرمانوں سے ظاہر ہوا کہ رج گُن، برہمہ، ست گُن وشنو، تتھا تم گُن شیو جی ہیں، یہ تینوں ناشوان ہیں، دُرگا کا پتی برہم (کال) ہے، یہ اس کے ساتھ بھوگ ویلاس کرتا ہے۔

برہم (کال) کی اوئیکت (چُھپ کر)رہنے کی پرتیگیہ سوکشم وید سے شیش سرشٹی رچنا :

تینوں پُتروں (بیٹوں) کے پیدا ہونے کے بعد برہم (کال) نے اپنی پتنی دُرگا (پرکرتی) سے کہا میں پرتیگیہ کرتا ہوں کہ بھویشیہ (آئندہ) میں کسی کو اپنے واستوک رُوپ میں درشن نہیں دونگا۔ جس کارن سے میں اوئیکت مانا جاؤں گا۔ دُرگا سے کہا کہ آپ میرا بھید (راز) کسی کو مت دینا۔ میں گُپت رہوں گا۔ دُرگا نے پوچھا کہ کیا آپ اپنے پُتروں کو بھی درشن نہیں دیں گے۔ برہم کال نے کہا میں اپنے پُتروں کو تتھا اور کسی کو کسی بھی سادھنا سے درشن نہیں دونگا۔ یہ میرا اٹل نیئم رہے گا۔ دُرگا نے کہا یہ تو آپ کا اُتم نیئم نہیں ہے۔ جو آپ اپنے سنتان سے بھی چُھپے رہو گے۔ تب کال نے کہا دُرگا میری ویوشتا (مجبوری) ہے۔ مجھے ایک لاکھ مانو شریر دھاری پرانیوں کا آہار کرنے کا شاپ لگا ہے۔ اگر میرے بیٹوں کو (برہما، وشنو، مہیش) کو پتہ لگ گیا تو یہ اُتپتی (پیدا) استھیتی (پالن) اور سنہار (موت) کا کاریہ (کام کاج) نہیں کریں گے۔ اس لئے یہ میرا انوتم نیئم سدا رہے گا۔ جب یہ تینوں کچھ بڑے ہو جائیں تو انہیں اچیت (بے ہوش) کر دینا۔ میرے بارے میں نہیں بتانا، نہیں تو میں تجھے بھی ڈنڈ (سزا) دونگا۔ دُرگا اس ڈر کے مارے واستویکتا نہیں بتاتی۔ اسی لئے گیتا ادھیائے 7 شلوک نمبر 24 میں کہا ہے کہ یہ بُدھی ھین جن (بے عقل انسان) ٹولہ میرے انوتم نیئم سے اپرچیت (ناواقف) ہے کہ میں کبھی بھی کسی کے سامنے پرگھٹ نہیں ہوتا۔ اپنی یوگ مایا سے چھُپا رہتا ہوں۔ اس لئے مجھ اوئیکت کو انسان رُوپ میں آیا ہوا ارتھات کرشن مانتے ہیں۔

ترجمہ: (ابُھد یہ) بُدھی ھین (امم) میرے (انوتم) گھٹیا (اوَیئم) اویناشی (پرم بھاوَم) وشیش بھاؤ کو (اجانت) نہ جانتے ہوئے (مام اویکتم) مجھ اوِئیکت کو (وِیکتیم) مُنش رُوپ میں (آپنم) آیا (من ینتے) جانتے ہیں۔ مطلب میں کرشن نہیں ہوں (گیتا ادھیائے نمبر 7 شلوک نمبر 24)

گیتا ادھیائے 11 شلوک نمبر 47 تتھا 48 میں کہا ہے کہ یہ میرا اصلی کال رُوپ ہے۔

اس کے درشن ارتھات برہم پراپتی نہ ویدوں میں ورنیت ویدھی سے نہ جپ سے نہ تپ سے اور نہ کسی کریا سے ہوسکتی ہے۔

جب تینوں بچے جوان ہو گئے تب ماتا بھوانی (پرکرتی، اشٹنگی) نے کہا کہ:

تم ساگر منتھن کرو۔ پرتھم بار ساگر منتھن کیا تو (جیوتی نرنجن نے اپنے سانسوں دُوارہ چار وید اُتپن (پیدا) کئے۔ انکو گُپت وانی دُوارہ آگیہ (اجازت) دی کہ ساگر میں نیواس (رہائش) کرو چاروں وید نکلے وہ برہمہ نے لئے، وید لیکر تینوں بچے ماتا کے پاس آئے تب ماتا نے کہا کہ چاروں ویدوں کو برہمہ رکھے اور پڑھے۔

نوٹ: دراصل پورن برہم نے برہم ارتھات کال کو پانچ وید پردھان کیے تھے، لیکن برہم نے صرف چار ویدوں کو پرگھٹ کیا پانچواں وید چھُپا دیا۔ جو پورن پرماتما نے سوئم پرگھٹ ہو کر کویر گربھی مطلب (کبیروانی) دُوارہ لوکوکتیوں (غزلوں) اور دوہوں کے ذریعے سے پرگھٹ کیا ہے۔

دوسری بار ساگر منتھن کیا تو تین کنیائیں (لڑکیاں) ملیں ۔ ماتا نے تینوں کو بانٹ دیا۔ پرکرتی (درگا) نے اپنے ہی اور تین رُوپ (ساویتری، لکشمی، اور پاروتی) دھارن کیے اور سمندر میں چھُپا دیے۔ ساگر منتھن کے سمے باہر آ گئی۔ وہی پرکرتی تین رُوپ ہوئی اور بھگوان برہما کو ساویتری بھگوان وشنو کو لکشمی، بھگوان شنکر کو پاروتی پتنی رُوپ میں دی۔ تینوں نے بھوگ ویلاس (ملن) کیا۔ سُر (دیوتا) اور اسُر (راکشس) دونوں پیدا ہوئے۔

جب تیسری بار ساگر منتھن کیا تو 14 رتن برہما کو اور امرت وشنو اور دیوتاؤں کو ، مد (شراب) اسرُوں کو، اور وِش (زہر) شنکر نے اپنے کنٹھ (گلے) میں ٹھہرایا۔ یہ تو بہت بعد کی بات ہے۔ جب برہما وید پڑھنے لگا تو پتا چلا کہ سب برہمانڈوں کی رچنا کرنے والا کُل کا مالک پُرش (پربھو) کوئی اور ہے۔ تب برہما جی نے وشنو جی اور شنکر جی کو بتایا کہ ویدوں میں ورنن ہے کہ سرجن ہار کوئی اور پربھو ہے۔ لیکن وید ہی کہتے ہیں کہ بھید (راز) ہم بھی نہیں جانتے۔ اس کے لئے اشارہ ہے کہ کسی تتو درشی سنت سے پوچھو۔ تب برہما ماتا کے پاس آیا اور سب بات چیت کہہ سُنائی۔ ماتا کہا کرتی تھی کہ میرے سواء اور کوئی نہیں ہے میں ہی سروشکتی مان ہوں۔ لیکن برہما نے کہا کہ وید ایشور کرت ہیں۔ یہ جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ دُرگا نے کہا کہ تیرا پتا تجھے درشن نہیں دے گا۔ اُس نے پرتگیا کی ہوئی ہے۔ تب برہما نے کہا ماتا جی اب آپ کی بات پر سے بھروسہ اُٹھ گیا ہے ۔ میں اُس پُرش (پربھو) کا پتا لگا کر ہی رہوں گا۔ دُرگا نے کہا کہ اگر وہ تجھے درشن نہیں دے گا تو تم کیا کرو گے۔؟؟ برہما نے کہا کہ میں آپکو شکل نہیں دِکھاؤں گا۔ دوسری جانب جیوتی نرنجن نے قسم کھائی ہے کہ میں اوئیکت (چھُپا) رہوں گا۔ کسی کو بھی درشن نہیں دونگا۔ مطلب 21 برہمانڈوں میں کبھی بھی اپنے واستوک کال رُوپ (اصلی رُوپ) میں آکار میں نہیں آؤں گا۔

گیتا ادھیائے نمبر 7 شلوک نمبر 24:

اَوِیکتَمُ وِیکتیم اپَنم مَنیینتی مامُ اَبُدھیه
پَرَمُ بھاوَمُ اَجانَنتو مَم اوِیَیَم انو تّمَمُ

ترجمہ: (اَبُدھیہ) بدھین لوگ (مام) میرے (انوتم) اسریشٹ (اَوِیَیَم) اٹل (پرم) پرم (بھاوَم) بھاؤ کو (اَجانَنتو) نہ جانتے ہوئے (اَوِیکتم) ادرش مان (مامُ) مجھ کال کو (وِیکتِیما) آکار میں کرشن اوتار پراپت ہوا مانتے (مَنیینتی) ہیں۔

گیتا ادھیائے نمبر 7 شلوک نمبر 25

ناهَمُ پُرکاشه سَروسُیهَ یوگ مایاسَماورته

مُوڈ ویَمُ نابھجاناتی لوکو مامَجَمویَیَمُ

ترجمہ: (اہم) میں (یوگ مایاسَماورتہ:) یوگ مایا سے چھُپا ہوا۔ (سَر وسُیہ) سب کے (پُرکاشہ) پرتیکش (نا) نہیں ہوتا۔ ارتھات اویکت رہتا ہوں۔ اس لئے (اجم) جنم نہ لینے والے (اویَیم) اوِیناشی اٹل بھاؤ کو (یَم) یہ (مُوڈ) اگیانی (لوکو) جن سمودھائے سنسار (مامُ) مجھے (نہ) نہیں (ابھیجاناتی) جانتا ارتھات مجھ کو اوتار رُوپ میں آیا سمجھتا ہے۔ کیونکہ برہم اپنی شبد شکتی سے اپنے مختلف رُوپ بنالیتا ہے۔ یہ دُرگا کا پتی ہے۔ اس لئے اس منتر میں کہہ رہا ہے کہ میں شری کرشن وغیرہ کی طرح دُرگا سے جنم نہیں لیتا۔

برھما کا اپنے پتا (کال برھم) کی پراپتی کے لئے پریتن (کوشِش):

تب دُرگا نے برہما جی سے کہا کے الکھ نرنجن تمہارا پِتا ہے لیکن وہ تمہیں درشن نہیں دے گا۔ برہما نے کہا کہ میں درشن کر کے ہی لوٹوں گا۔ ماتا نے پوچھا کہ اگر تجھے درشن نہیں ہوئے تو کیا کریگا؟ برہما نے کہا میں پرتیگیہ کرتا ہوں۔ اگر پِتا کے درشن نہیں ہوئے تو میں آپ کے سامنے نہیں آؤں گا۔ یہ کہہ کر برہما جی پریشان ہو کر اُتر دِشا کی طرف چل دیا جہاں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ وہاں برہما نے چار یُگ تک دھیان لگایا لیکن کچھ بھی پراپت نہیں ہوا۔ کال نے آکاش وانی کی کہ دُرگا سرشٹی رچنا کیوں نہیں کی؟ بھوانی نے کہا کہ آپ کا بڑا بیٹا برہما ضد کر کے آپ کی تلاش میں گیا ہے۔ برہم (کال) نے کہا اسے واپس بلالو میں اسے درشن نہیں دونگا۔ برہما کے بناء جیوا اُتپتی کا سب کام ناممکن ہے تب دُرگا (پرکرتی) نے اپنی شبد شکتی سے گائتری نام کی لڑکی اُتپن کی اور اُسے برہما کو واپس لانے کو کہا۔ گائتری برہما جی کے پاس گئی، لیکن برہما جی سمادھی لگائے ہوئے تھے اُنھیں کوئی آبھاس نہیں تھا کہ کوئی آیا ہے۔ تب آدی کماری (پرکرتی) نے گائتری کو دھیان دُوارہ بتایا کے برہما کے چرن اسپرش کر (چھُونا)۔ تب گائتری نے ایسا ہی کیا۔ برہما جی کا دھیان بھنگ ہوا، تو کرودھ سے بولے کون پاپنی ہے جس نے میرا دھیان بھنگ کیا ہے۔ میں تجھے شاپ دونگا۔ گائتری کہنے لگی کہ میرا دوش نہیں ہے پہلے میری بات سنو پھر شاپ دینا۔ ماتا نے تمہیں واپس لانے کیلئے بھیجا ہے کیوں کہ آپ کے بِناء اُتپتی نہیں ہو سکتی۔ برہما نے کہا کہ میں کیسے جاؤں؟ پِتا جی کے درشن ہوئے نہیں ایسے جاؤں گا تو میرا اُپہاس ہوگا۔ اگر آپ ماتا جی کے سامنے یہ کہہ دیں کہ برہما کو پِتا (جیوتی نرنجن) کے درشن ہوئے ہیں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تو میں آپ

کے ساتھ چلونگا۔ تب گائتری نے کہا کہ آپ میرے ساتھ سمبھوگ کرو گے تو میں آپ کی جھوٹی ساکشی (گواہی) بھر دونگی۔ تب برہما نے سوچا کہ پِتا کے درشن ہوئے نہیں ویسے جاؤں گا تو ماتا کے سامنے شرم لگے گی اور چارہ نہیں دکھائی دیا۔ پھر گائتری سے رتی کریا کی۔

بعد میں گائتری نے کہا کہ کیوں نہ ایک گواہ اور تیار کیا جائے تب برہما نے کہا بہت ہی اچھی بات ہے۔ تب گائتری نے شبد شکتی سے ایک لڑکی (پہو پوَتی نام کی) پیدا کی، اور اُس سے دونوں نے کہا کہ آپ گواہی دینا کے برہما نے پِتا کے درشن کئے ہیں تب پہو پوتی نے کہا کہ میں کیوں جھوٹی گواہی دوں؟ ہاں اگر برہما میرے ساتھ رتی کریا (سمبھوگ) کرے تو گواہی دے سکتی ہوں۔ گائتری نے برہما کو اُکسایا (سمجھایا) کہ اور کوئی چارہ نہیں ہے، تب برہما نے پہو پوَتی سے سمبھوگ کیا۔ تو تینوں ملکر آدی مایا (پرکرتی) کے پاس آئے۔ دونوں دیویوں نے اُپروکت شرط اس لئے رکھی تھی کہ اگر برہما ماتا کے سامنے ہماری جھوٹی گواہی کو بتا دیگا تو ماتا ہمیں شاپ (بدعا) دے گی۔ اس لئے اسے بھی دوشی (قصوروار) بنالیا۔

یہاں مہاراج غریب داس جی کہتے ہیں کہ:۔ داس غریب یہ چوک دھوروں دھور

ماتا دُرگا دُوارہ برھما کو شاپ (بددعا) دینا:

تب ماتا نے برہما سے پوچھا کیا تجھے تیرے پِتا کے درشن ہوئے؟ برہما نے کہا ہاں ماں مجھے پِتا کے درشن ہوئے ہیں۔ دُرگا نے کہا ساکشی (گواہ) بتا، تب برہما نے کہا کہ ان دونوں کے سِمکش (سامنے) ساکشاتکار ہوا ہے۔ دیوی نے ان دونوں لڑکیوں سے پوچھا کیا تمہارے سامنے برہم کا ساکشاتکار ہوا ہے۔ تب دونوں نے کہا کہ ہاں ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ پھر بھوانی کو سنشئے (شک) ہوا کہ مجھے تو برہم نے کہا تھا کہ میں کسی کو درشن نہیں دونگا، لیکن یہ کہتے ہیں کہ درشن ہوئے ہیں۔ تب اشٹنگی نے دھیان لگایا اور کال جیوتی نرنجن سے پوچھا کہ یہ کیا کہانی ہے؟؟ جیوتی نرنجن جی نے کہا کہ یہ تینوں جھوٹ بول رہے ہیں۔ تب ماتا نے ان کو کہا کہ تُم جھوٹ بول رہے ہو۔ مجھے آکاشوانی ہوئی ہے کہ آپ کو کوئی درشن نہیں ہوئے۔ یہ بات سُن کر برہما نے کہا کہ ماتا جی میں سوگندھ (قسم) کھا کر پِتا جی کی تلاش کرنے گیا تھا۔ مگر پِتا (برہم) کے درشن ہوئے نہیں آپ کے پاس آنے میں شرم لگ رہی تھی اس لئے جھوٹ بول دیا۔ تب ماتا دُرگا نے کہا کہ اب میں تمہیں شاپ (بددعا) دیتی ہوں۔

برھما کو شاپ:

تیری پوجا جگ میں نہیں ہوگی۔ آگے تیرے ونشج (نسل) ہونگے وہ بہت پاکھنڈ کریں گے۔ جھوٹی بات بنا کر دنیا کو لوٹیں گے۔ اوپر سے تو کرم کانڈ کرتے دکھائی دیں گے مگر اندر سے

ویکار (برائی) کریں گے۔ کتھا پرانوں کو پڑھ کر سُنایا کریں گے۔ خود کو گیان نہیں ہوگا۔ کہ ست گرنتھوں میں اصلی باتیں کیا ہیں۔ پھر بھی مان بڑہائی وِش اور دھن پراپتی کیلئے گرو بن کر لوگوں کو لوک وید (شاستر وِیرودھ دنت کتھا) سُنایا کریں گے۔ دیوی دیوتاؤں (پتھروں) کی پوجا کروا کے دوسروں کی نِندا کر کے کشٹ پر کشٹ اُٹھائیں گے۔ جو اُن کے انویائی (چیلے) ہونگے ان کو پرمارتھ (دوسرے کا بھلا) نہیں بتائیں گے۔ دکشنا کے لئے جگت کو گمراہ کرتے رہیں گے۔ اپنے آپ کو سب سے اچھا مانیں گے۔ دوسروں کو نیچا سمجھیں گے۔ جب ماتا کے مُکھ (منہ) سے یہ سُنا تو برہما بے ہوش ہو کر زمین پر ِگر گیا۔ بہت وقت کے بعد ہوش میں آیا۔

گائتری کو شاپ :

تیرے کئی سانڈ پتی ہونگے تو مرت لوک میں گائے بنے گی۔

پہوپ وتی کو شاپ :

تیری جگہ گندگی میں ہوگی، تیرے پھولوں کو کوئی پوجا میں نہیں لائے گا۔ اس جھوٹی گواہی کے کارن تجھے یہ نرک بھوگنا ہوگا۔ تیرا نام کیوڑہ کیتھکی (گٹر میں اُگنے والی جڑی بوٹی) ہوگا۔ (ہریانہ میں کسوندھی کہتے ہیں۔)

اس پرکار تینوں کو شاپ دے کر ماتا بھوانی بہت پچھتائی (اس پرکار پہلے تو یہ جیو بناء سوچے من (کال نرنجن) کے پربھاؤ سے غلط کام کر دیتا ہے لیکن جب آتما (ست پُرش اَنش) کے پربھاؤ سے اسے گیان ہوتا ہے تو پیچھے پچھتانا پڑتا ہے۔ جس پرکار ماتا پِتا اپنے بچوں کو چھوٹی سی غلطی پر تاڑتے ہیں۔ (کرودھ وش ہو کر)۔ بعد میں بہت پچھتاتے ہیں۔ یہ پرِکریا من (کال۔نرنجن) کے پربھاؤ سے سب مخلوق میں کریامان ہو رہی ہے ہاں یہاں ایک بات وِشیش ہے کہ نرنجن نے بھی اپنا قانون بنا رکھا ہے کہ اگر کوئی انسان کسی دُربل (کمزور) انسان کو ستائے گا تو اُسے اس کا بدلہ دینا پڑے گا۔ جب آدی بھوانی (پرکرتی۔اشٹنگی) نے برہما گائتری اور پہوپوتی کو شاپ دیا تو الکھ نرنجن (برہم۔کال) نے کہا کہ، اے بھوانی یہ آپ نے اچھا نہیں کیا۔ اب میں (نرنجن) آپ کو شاپ دیتا ہوں کہ دواپر یُگ میں تیرے بھی پانچ پتی ہونگے۔ (دُروپدی ہی آدی مایا کا اوتار ہوئی ہے۔) جب یہ آکاشوانی سُنی تو آدی مایا نے کہا کہ اے جیوتی نرنجن میں تیرے وش پڑی ہوں جو چاہے سو کر لے۔

وشنو کا اپنے پتا (کال۔برہم) کی پراپتی کے لئے پرستھان (جانا) اور ماتا کا آشیرواد پانا:

اس کے بعد وشنو سے پرکرتی نے کہا کہ پُتر تو بھی اپنے پِتا کا پتہ لگا لے۔ تب وشنو اپنے پِتا

جی کال کا پتہ کرتے کرتے پاتال لوک میں چلے گئے۔ جہاں شیش ناگ تھا اُس نے وشنو کو اپنی سیما (حد) میں داخل ہوتے دیکھ کر غصہ میں آ کر زہر بھرا پھونکار مارا، وِش کے اثر سے وشنو جی کا رنگ سانولا ہو گیا جیسے اسپرے سے رنگ تبدیل ہو جاتا ہے تب وشنو نے چاہا کہ اس ناگ کو مزا چکھانا چاہیے اس سمے جیوتی نرنجن کال نے دیکھا کہ اب وشنو کو شانت کرنا چاہیے۔ تب آکاشوانی ہوئی کہ وشنو اب تو اپنی ماتا جی کے پاس جا اور ساری بات سچ سچ بتا دینا جو تیرے ساتھ ہوا ہے۔ اور جو کشٹ آپ کو شیش ناگ سے ہُوا ہے، اس کا بدلہ دواپُر یُگ میں لینا۔ دواپر یُگ میں آپ (وشنو) تو کرشن اوتار دھارن کرو گے اور کالی دیہہ میں کالندری نامی ناگ شیش ناگ کا اوتار ہوگا۔

اونچ ہوئی کے نیچ ستاوے۔ تا کر اوئیل (بدلہ) موہی سوں پاوے
جو جیو دیئی پیڑ پونی کانہو۔ ہم پونی اوئیل دیواویں تانہو

تب وشنو جی ماتا جی کے پاس آئے اور سچ سچ بات کہہ دی کہ مجھے پِتا جی کے درشن نہیں ہوئے۔ اس بات سے ماتا پرکرتی بہت پرسن (خوش) ہوئی اور کہا کہ پُتر تو ست وادی ہے۔ اب میں اپنی شکتی سے آپ کو تیرے پِتا جی سے ملاتی ہوں۔ اور تیرے من کا سنشیہ ختم کرتی ہوں۔

کبیر صاحب:
دیکھ پُتر توہی پِتا بھیٹاؤں۔ تورے من کا دھوکہ مٹاؤں
من سرُوپ کرتا کہہ جانو۔ من تے دُوجا اور نہ مانو
سرگ پاتال دور من کیرا۔ من ااستھیر من اہے انیرا
نیرنکار من ہی کو کہیے۔ من کی آس نِش دن رہیے
دیکھ ہوں پلٹی سُنیہ مہہ جیوتی۔ جہاں پر جِھل مِل جھالر ہوتی

اِس پرکار ماتا (اشٹنگی پرکرتی) نے وشنو سے کہا کہ من ہی جگ کا کرتا ہے یہی جیوتی نرنجن ہے۔ دھیان میں جو ایک ہزار جیوتیاں نظر آتی ہیں وہی اس کا رُوپ ہے۔ جو شنکھ گھنٹہ وغیرہ کا باجا سُنا یہ مہا سرگ میں نرنجن کا ہی بج رہا ہے۔ تب ماتا (اشٹنگی پرکرتی) نے کہا کہ اے پُتر تم سب دیوتاؤں کے سرتاج ہو اور تیری ہر کامنا اور کاریہ میں پورا کروں گی۔ تیری پوجا سب جگ میں ہوگی۔ آپ نے مجھے سچ سچ بتایا ہے۔ کال کے 21 برہمانڈوں کے پرانیوں کی خاص عادت ہے کہ اپنی ویرتھ مہیما بناتا ہے۔ جیسے دُرگا جی شری وشنو جی کو کہہ رہی ہے کہ تیری پوجا جگ میں ہوگی۔ میں نے تجھے تیرے پِتا کے درشن کروا دیئے۔ دُرگا نے صرف پرکاش دِکھا کر شری وشنو جی کو بہکا دیا۔ شری وشنو جی بھی پربھو کی یہی استھیتی اپنے انویائیوں کو سمجھانے لگے کہ پرماتما کا صرف پرکاش ہی دیکھا جا سکتا ہے۔ پرماتما نراکار ہے۔ اس کے بعد آدی بھوانی رُدر (مہیش جی) کے پاس گئی، اور کہا کہ مہیش تو بھی کر لے اپنے پِتا کی کھوج، تیرے دونوں بھائیوں کو تو تمہارے پِتا کے درشن نہیں

ہوئے۔ان کو جو دینا تھا وہ میں نے دے دیا ہے۔اب آپ مانگو جو مانگنا ہے۔تب مہیش نے کہا! اے جننی میرے دونوں بڑے بھائیوں کو پِتا کے درشن نہیں ہوئے پھر یہ کوشش کرنا بیکار ہے۔کرپا کر کے مجھے ایسا وردان دو کہ میں امر ہو جاؤں تب ماتا نے کہا کہ یہ میں نہیں کر سکتی، ہاں ایک مشورہ دے سکتی ہوں جس سے تیری عمر سب سے لمبی ہو جائے گی ویدھی یوگ سمادھی ہے (اس لئے مہادیو جی زیادہ تر سمادھی میں ہی رہتے ہیں)۔اس پرکار ماتا اشٹنگی نے تینوں پتروں کو وِبھاگ (حصہ) بانٹ دیئے۔

بھگوان برہما جی کو کال لوک میں لکھ چوراسی کے چولے (شریر) بنانے کا مطلب رجگُن پربھاویت کر کے سنتان اُتپتی کیلئے مجبور کر کے جیواُتپتی کرانے کا وِبھاگ پردھان کیا۔

بھگوان وشنو جی کو ان جیووں کے پالن پوشن (کرم انوسار) کرنے اور موہ ممتا اُتپن کر کے استھیتی بنائے رکھنے کا وِبھاگ دیا۔

بھگوان شیو شنکر (مہادیو) کو سنہار (مارنے) کا کام دِیا۔کیوں کہ ان کے پِتا نرنجن کو ایک لاکھ انسانی شریر دھاری جیو ہر روز کھانے پڑتے ہیں۔

یہاں پر من میں ایک سوال آتا ہے کہ برہما، وشنو اور شنکر جی سے اُتپتی استھیتی اور سنہار کیسے ہوتا ہے یہ تینوں اپنے اپنے لوک میں رہتے ہیں۔جیسے آج کل سنچار پرنالی کو چلانے کے لئے اُپگرہوں کو اوپر آسمان میں چھوڑا جاتا ہے اور وہ نیچے پرتھوی پر سنچار پرنالی کو چلاتے ہیں۔ٹھیک اسی پرکار یہ تینوں دیو جہاں بھی رہتے ہیں ان کے شریر سے نکلنے والی سوکشم گُن کی ترنگیں تینوں لوکوں میں اپنے آپ ہر جیو (جاندار) پر پربھاؤ بنائے رہتی ہیں۔

اوپر والا وِیورن ایک برہمانڈ میں برہم (کال) کی رچنا کا ہے۔ایسے ایسے شر پُرش (کال) کے 21 برہمانڈ ہیں۔

لیکن شر پُرش (کال) سوئم وئیکت مطلب واستوک شریر رُوپ میں سب کے سامنے نہیں آتا۔اسی کو پراپت کرنے کیلئے تینوں دیووں (برہما، وشنو، مہیش) کو ویدوں میں ورنت ویدھی انوسار بھکتی سادھنا کرنے پر بھی برہم (کال) کے درشن نہیں ہوئے۔بعد میں رِشیوں نے ویدوں کو پڑھا۔اس میں لکھا ہے کہ !! اگنے تنوراسی (پوِتر یجُر وید ادھیائے نمبر 1 منتر نمبر 15) پرمیشور سہہ شریر ہے اور پوِتر یجُر وید ادھیائے نمبر 5 منتر 1 میں لکھا ہے کہ اگنے تنوراسی، وشن وے توا سومسیہ تنوراسی۔اس منتر میں دو بار وید گواہی دے رہا ہے کہ سروویاپک سروپالن کرتا ست پُرش پرمیشور کا شریر ہے، پوِتر یجُر وید ادھیائے 40 منتر 8 میں کہا ہے کہ " کویر منیشی " جس پرمیشور کو سب مخلوق چاہتے ہیں۔وہ کویر مطلب کبیر ہے۔اُس کا شریر بناء ناڑی (اسناویرم) کا ہے۔(شُکرم) ویریہ سے بنی پانچ تتو سے بنی بھوَتِک (اکائیم) کایا رہیت ہے۔وہ سب کا مالک

سب سے اونچے مقام پر ست لوک میں براجمان ہے۔اُس پرمیشور کا تیج پنج کا (سور جیوتی) سوئم پرکاشیت شریر ہے۔جو شبد رُوپ مطلب اویناشی ہے۔وہی کوِیر دیوَ (کبیر پرمیشور) ہے جو سب برہمانڈوں کی رچنا کرنے والا ویدھاتا (مالک)۔سب برہمانڈوں کا رچن ہار (سوئم بھو) سوئم پرگھٹ ہونے والا (یتھا تتھا ارتھان) واستو میں (شاشوت) اویناشی ہے (گیتا ادھیائے 15 شلوک 17 میں بھی پرمان ہے)۔بھاؤ ارتھ ہے کہ پورن برہم کے شریر (جسم) کا نام کویر (کبیر دیو) ہے۔اس پرمیشور کا شریر نور تتو سے بنا ہوا ہے۔پرماتما کا شریر اَتی سوکشم ہے جو اس سادھک کو دکھائی دیتا ہے، جس کی دِویہ درشٹی کُھل چُکی ہے۔اس پرکار جیو (جاندار) کا بھی سوکشم شریر ہے۔جس کے اوپر پانچ تتو کا خول مطلب پانچ تتو کی کایا چڑھی ہوتی ہے۔جو ماتا پِتا کے سنیوگ سے (شُکرم) یعنی ویریہ (منی) سے بنی ہے۔شریر چھوڑنے کے بعد بھی جیو کا سوکشم شریر ساتھ رہتا ہے وہ شریر اُسی سادھک کو دِکھائی دیتا ہے جس کی دِویہ درشٹی کھل چُکی ہے اس پرکار پرماتما اور جیو کی استھیتی کو سمجھیں۔ویدوں میں اوم نام کے سُمرن کا پرمان ہے۔جو صرف برہم سادھنا ہے اس مقصد سے اوم نام کے جاپ کو پورن برہم کا مان کر رِشیوں نے بھی ہزاروں ورشوں تک ہٹھ یوگ (سمادھی لگا کر) کر کے پربھو پراپتی کی کوشش کی۔مگر پربھو درشن نہیں ہوئے سِدھیاں پراپت ہو گئیں۔ان ہی سِدھی روپی کھلونوں سے کھیل کر رِشی بھی جنم مرتیو کے چکر میں ہی رہ گئے اور اپنے تجربے کے شاستروں میں پرماتما کو نراکار لکھ دیا برہم (کال) نے قسم کھائی ہے کہ میں اپنے اصلی رُوپ میں کسی کو درشن نہیں دونگا۔مجھے اوئیکت جانا کریں گے۔اوئیکت کا بھاوارتھ ہے کہ کوئی آکار میں ہے مگر اپنے رُوپ سے استھول رُوپ میں درشن نہیں دیتا۔جیسے آکاش میں بادل چھا جانے پر دِن کے سمے سوریہ ادرش ہو جاتا ہے، وہ نظر نہیں آتا۔لیکن اصل میں بادلوں کے پار جیوں کا تیوں ہے۔اس اوستھا کو اوئیکت کہتے ہیں۔(ثبوت کے لئے گیتا ادھیائے 7 شلوک نمبر 25-24، ادھیائے نمبر 11 شلوک نمبر 32-48)

پوِتر گیتا جی بولنے والا برہم (کال) شری کرشن جی کے شریر (جسم) میں پریت وت (بھوتوں کی طرح) گُھس کر کہہ رہا ہے کہ اے ارجن! میں بڑھا ہوا کال ہوں اور سب کو کھانے کیلئے آیا ہوں۔(گیتا ادھیائے 11 کا شلوک نمبر 32) یہ میرا اصل رُوپ ہے۔اس کو تیرے سوا نہ تو کوئی پہلے دیکھ سکا ہے نہ کوئی آگے دیکھ سکے گا مطلب ویدوں میں لکھی (جپ، تپ، یگیہ) اور اوم نام وغیرہ کے جاپ سے میرے اس واستوک سرُوپ (اصل رُوپ) کے درشن نہیں ہو سکتے (گیتا ادھیائے 11 شلوک نمبر 48) میں کرشن نہیں ہوں یہ مورکھ لوگ کرشن رُوپ میں مجھ اوئیکت کو وئیکت (انسان جیسا) سمجھ رہے ہیں۔کیونکہ یہ میرے گھٹیا نیئم سے ناواقف ہیں کہ میں کبھی

برہم لوک کا لگو چیتر

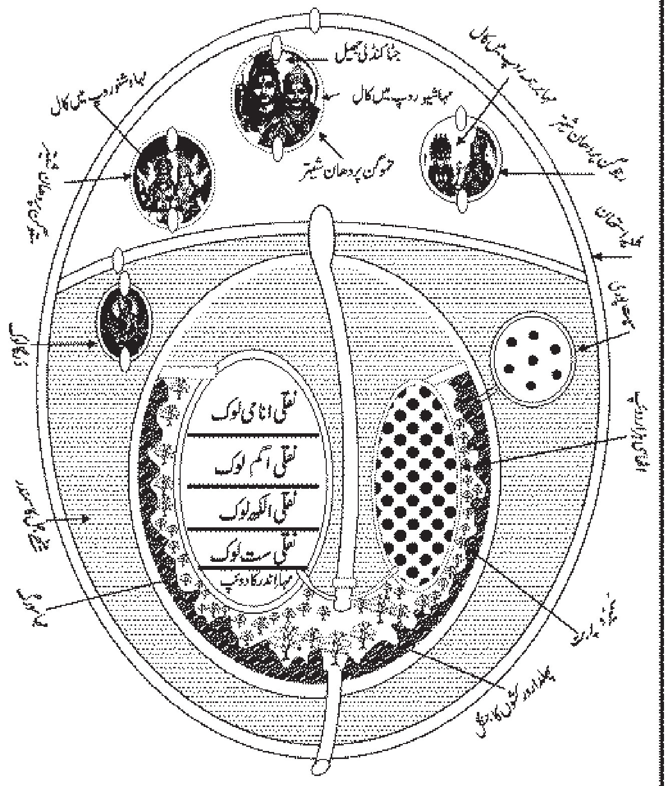

جیوتی نرنجن (کال) برہم کے لوک (21 برہمانڈوں) کا لگو چیتر

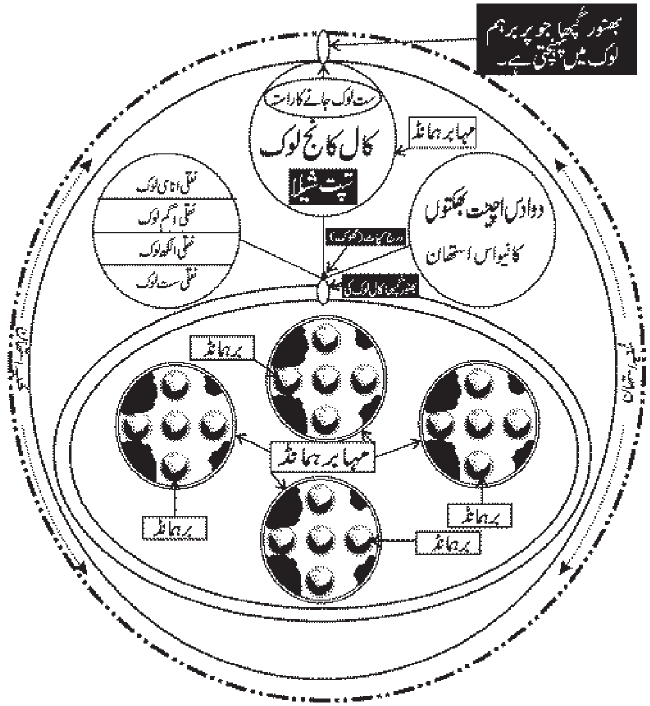

واستوک کال رُوپ میں سب کے سامنے نہیں آتا اپنی یوگ مایا سے چھُپا رہتا ہوں (گیتا ادھیائے نمبر 7 شلوک نمبر 25-24) وِیچار کریں۔ اپنے چُھپے رہنے والے وِیدھان کو سوئم اسریشٹ یعنی (گھٹیا) کیوں کہہ رہا ہے؟۔

اگر پِتا اپنی سنتان کو بھی درشن نہیں دیتا تو اُس میں کوئی تروٹی (خامی) ہے۔ جس کارن سے چھُپا ہے اور سُویدھائیں بھی پردھان کررہا ہے۔ کال برہم کو شاپ وَش ایک لاکھ مانو شریردھاری پرانیوں کا آہار کرنا پڑتا ہے۔ اور 25 فیصد روزانہ زیادہ پیدا ہوتے ہیں انہیں ٹھکانے لگانے کیلئے اور کرم بھوگ کا ڈنڈ دینے کے لئے 84 لاکھ یونیوں کی رچنا کی ہوئی ہے۔ اگر سب کے سامنے بیٹھ کر کسی کی پُتری کسی کی پتنی کسی کے پُتر ماتا پِتا کو کھائے تو سب کو برہم (کال) سے نفرت ہو جائے اور جب کبھی پورن پرماتما کویراگنی (کبیر پرمیشور) سوئم آئے یا اپنا کوئی سندیش واہک (دُوت) بھیجے تو سب پرانی ست بھکتی کر کے کال کے جال سے نکل جائیں اس لئے دھوکہ دے کر رکھتا ہے۔ اور پوِتر گیتا ادھیائے 7 شلوک نمبر 25-24-18 میں اپنی سادھنا سے ہونے والی مُکتی (گتی) کو بھی (انوتمام) اَتی اسریشٹ کہا ہے اور اپنے وِدھان (نئیم) کو بھی انوتم کہا ہے۔

سب ہی برہمانڈوں میں بنے برہم لوک میں ایک مہا سرگ بنایا ہے۔ مہا سرگ میں ایک استھان پر نقلی ست لوک نقلی الکھ لوک، نقلی اگم لوک اور نقلی انامی لوک کی رچنا پرانیوں کو دھوکہ دینے کیلئے پرکرتی دُرگا (آدی مایا) دُوارہ کروار کھی ہے۔ کبیر صاحب کا ایک شبد ہے:

کرنیوں دیدار محل میں پیارا ہے میں وانی ہے کہ کایا بھید کیا نروارا

یہ سب رچنا پنڈ منجھارا ہے۔ مایا اویگت جال پسارا سو کاریگر بھارا ہے

آدِی مایا کینہی چتُرائی۔ جھوٹی باجی پنڈ دکھائی، اویگت رچنار چی انڈ ماہی وا کا پرتیمب ڈارا ہے۔

ایک برہمانڈ میں اور لوکوں کی بھی رچنا کی ہے، جیسے شری برہما جی کا لوک، شری وشنو جی کا لوک، شری شیو جی کا لوک جہاں پر بیٹھ کر تینوں پربھو نیچے کے تین لوکوں (سرگ لوک مطلب اندر کا لوک پرتھوی لوک، اور پاتال لوک) پر ایک ایک وِبھاگ کے مالک بن کر پربھوتا کرتے ہیں۔ اور اپنے پِتا کال کے کھانے کیلئے پرانیوں کی پیدائش استھیتی (پالن) اور سنہار (موت) کا کاریہ (کام کاج) سمبھالتے ہیں تینوں پربھوؤں کی بھی جنم اور مرتیو ہوتی ہے۔ تب کال انہیں بھی کھاتا ہے۔ اسی برھمانڈا سے انڈ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ برہمانڈ کی بناوٹ انڈاکار ہے۔ اسے پنڈ بھی کہتے ہیں (کیونکہ شریر (پنڈ) میں ایک برہمانڈ کی رچنا کملوں میں ٹی.وی کی طرح دیکھی جاتی ہے) اس میں ایک مان سروور اور دھرم رائے (نیائے دھیش) کا بھی لوک ہے اور ایک گُپت استھان پر پورن پرماتما دوسرا رُوپ دھارن کر کے رہتا ہے۔ جیسے پرتیک دیش کا راج دُوت بھون

(سفارتخانہ) ہوتا ہے۔ وہاں پر کوئی نہیں جا سکتا۔ وہاں پر وہ آتمائیں رہتی ہیں جن کی ست لوک کی بھگتی ادھوری رہتی ہے جب بھگتی یُگ آتا ہے تو اُس وقت پرمیشور کبیر جی اپنا نمائندہ پورن سنت ست گرو بھیجتے ہیں ان پُنیہ آتماؤں کو پرتھوی پر اُس وقت انسان شریر پراپت ہوتا ہے اور یہ جلد ہی سچی بھکتی پر لگ جاتے ہیں اور ست گرو سے دکشا پراپت کر کے پورن موکش پراپت کر جاتے ہیں اُس جگہ پر رہنے والے ہنس آتماؤں کی نج بھکتی کی کمائی خرچ نہیں ہوتی پرماتما کے بھنڈار سے سب سوئیدھائیں ملتی ہیں برہم (کال) کے بھکتوں کی بھکتی کی کمائی سرگ اور مہا سرگ میں ختم ہو جاتی ہے کیونکہ اس کال لوک (برہم لوک) اور پر برہم لوک میں پرانیوں کو اپنا کیا کرم پھل ہی ملتا ہے۔

شر پرُش (برہم) نے اپنے بیس برھمانڈوں کو چار مہا برھمانڈوں میں وِبھاجت (تقسیم) کیا ہے۔ ایک برھمانڈ میں پانچ برھمانڈوں کا سموح بنایا ہے۔ پھر چاروں اور سے انڈاکار گولائی میں روکا ہے اور چاروں مہا برھمانڈوں کو بھی پھر انڈاکار گولائی میں رکھا ہے۔ اکیسویں برھمانڈ کی رچنا ایک مہا برھمانڈ جتنی جگہ لیکر کی ہے 21 ویں برہمانڈ میں داخل ہوتے ہی تین راستے بنائے ہیں۔ 21 ویں برہمانڈ میں بھی بائیں طرف نقلی ست لوک، نقلی الکھ لوک، نقلی اگم لوک اور نقلی انامی لوک کی رچنا پرانیوں کو دھوکے میں رکھنے کیلئے آدی مایا (دُرگا) سے کروائی ہے اور دائیں طرف 12 سرو سریشٹ برہم بھکتوں کو رکھا ہے۔ پھر سب یگوں میں انہیں اپنے سندیش واہک (ست گرو سنت) بنا کر پرتھوی پر بھیجتا ہے جو شاستر ودھی رہیت سادھنا اور گیان بتاتے ہیں خود بھی بھکتی ہین ہو جاتے ہیں اور چیلوں کو بھی کال جال میں پھنسا دیتے ہیں پھر وہ گرو جی اور چیلے دونوں ہی نرک میں جاتے ہیں۔ پھر سامنے ایک تالا لگا رکھا ہے۔ وہ راستہ کال (برہم) کے نج لوک میں جاتا ہے جہاں پر یہ برہم کال اپنے دکھائی دینے والے اصلی انسانی شریر کال رُوپ میں رہتا ہے۔ اُسی جگہ پر ایک پتھر کی ٹکری توّے کی طرح (چپاتی پکانے کی گول لوہے کی پلیٹ جیسے ہوتی ہے)، جو ہمیشہ گرم رہتی ہے۔ جس پر ایک لاکھ انسانی شریر دھاری پرانیوں کے سوکشم شریر کو بھُون کر ان میں سے گندگی نکال کر کھاتا ہے۔ اس وقت سب پرانی بہت تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ اور ہاہا کار مچ جاتی ہے۔ پھر کچھ وقت بعد وہ بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ جیو مرتا نہیں پھر دھرم رائے کے لوک میں جا کر کرم آدھار سے کسی اور جنم کو حاصل کرتے ہیں اور جنم موت کا چکر بنا رہتا ہے اپروکت (اوپر والے) سامنے لگا تالا برہم کال صرف اپنے آہار والے پرانیوں کے لیے کچھ پل کے لئے کھولتا ہے۔ پورن پرماتما کے ست نام اور سار نام سے یہ تالا خود ہی کُھل جاتا ہے۔ ایسے کال کا جال پورن پرماتما کوِیر دیوَ (کبیر صاحب) نے خود ہی اپنے نجی بھکت دھرم داس جی کو سمجھایا۔

پربرہم کے سات سنکھ برہمانڈوں کی اِستھاپنا

کبیر پرمیشور نے آگے بتایا ہے کہ پر برہم (اکشر پُرش) نے اپنے کاریہ (کام کاج) میں غفلت کی کیونکہ وہ مان سرووَر میں سو گیا۔ اور جب پرمیشور (کبیر صاحب) نے اُس سرووَر میں انڈا چھوڑا تو پر برہم (اکشر پُرش) نے اُسے غصے سے دیکھا ان دونوں اپرادھوں کے کارن اسے بھی سات سنکھ برہمانڈوں سمیت ست لوک سے باہر کر دیا دوسرا کارن پر برہم (اکشر پُرش) اپنے ساتھی برہم (شر پُرش) کی جُدائی میں پریشان ہو کر پرم پِتا کبیر دیو کی یاد بھول کر اسی کو یاد کرنے لگا اور سوچا کہ برہم (شر پُرش) تو بہت آنند منا رہا ہوگا۔ میں پیچھے رہ گیا اور کچھ اور آتمائیں جو پر برہم کے ساتھ سات سنکھ برہمانڈوں میں جنم اور موت کا کرم ڈنڈ بھوگ رہی ہیں ان ہنس آتماؤں کی جُدائی کی یاد میں کھو گئے، جو برہم کال کے ساتھ 21 برہمانڈوں میں پھنسی ہیں اور پورن پرماتما سُکھدائی کبیر دیو کی یاد بھُلا دی۔ پرمیشور کبیر دیو کے بار بار سمجھانے پر بھی آستھا (عقیدہ) کم نہیں ہوئی پر برہم نے سوچا کہ میں بھی الگ استھان پراپت کروں تو اچھا رہے گا۔ یہ سوچ کر راج حاصل کرنے کی اِچھا (خواہش) سے سار نام کا جاپ شروع کر دیا اسی پرکار اور آتماؤں نے (جو پر برہم کے سات سنکھ برہمانڈوں میں پھنسی ہوئی ہیں) سوچا کہ وہ آتمائیں جو برہم کے ساتھ گئی ہیں وہ تو وہاں موج مستی منائیں گے ہم پیچھے رہ گئے۔ پر برہم کے من (دل) میں یہ خیال آیا کے شر پُرش الگ ہو کر بہت سُکھی ہوگا۔ یہ وِچار کر انتر آتما سے بھِن استھان پراپت کرنے کی ٹھان لی۔ پر برہم نے ہٹھ یوگ نہیں کیا۔ لیکن صرف الگ راج حاصل کرنے کے لئے سہج دھیان یوگ وشیش کسک کے ساتھ کرتا رہا۔ الگ استھان حاصل کرنے کے لئے پاگلوں کی طرح حرکتیں کرنے لگا۔ کھانا پینا بھی چھوڑ دیا اور کچھ آتمائیں اس کے ویراگ پر آسکت ہو کر اسے چاہنے لگیں۔ پورن پربھو کبیر دیو کے پوچھنے پر پر برہم نے الگ استھان مانگا اور کچھ ہنس آتماؤں کے لئے بھی پرارتھنا کی تب کبیر دیو نے کہا کہ جو آتما آپ کے ساتھ اپنی مرضی سے جانا چاہیں اُنہیں بھیج دیتا ہوں۔ پورن برہم نے پوچھا کہ کون ہنس آتما پر برہم کے ساتھ جانا چاہتی ہے اپنی رائے دے۔ کافی سمے کے بعد ایک ہنس نے سویکرتی دی پھر دیکھا دیکھی ان سب آتماؤں نے بھی سہمتی ویکت کر دی۔ سب سے پہلے سویکرتی دینے والے ہنس کو استری رُوپ بنایا اس کا نام ایشوری مایا (پرکرتی، سورتی) رکھا اور کچھ اور آتماؤں کو اس ایشوری مایا میں داخل کر کے اچِنت کے دُوارہ اکشر پُرش (پر برہم) کے پاس بھیجا (پتی ورتا پد سے گرنے کی سزا پائی) کئی یُگوں تک دونوں سات سنکھ برہمانڈوں میں رہے۔ لیکن پر برہم نے غلط کام نہیں کیا ایشوری مایا کی اپنی مرضی سے قبول کیا۔ اور اپنی شبد شکتی دُوارہ ناخنوں سے استری اِندری بنائی ایشوری دیوی کی سہمتی سے اولاد

پیدا کی۔ اس لیے پر برہم کے لوک سات سنکھ برہمانڈوں میں پرانیوں کو تپتشیلہ کا کشٹ (تکلیف) نہیں ہے اور وہاں جانور اور پرندے بھی برہم لوک کے دیووں سے اچھے چریتر یُکت (طریقے سے جڑے ہوئے) ہیں اور عمر بھی لمبی ہے لیکن جنم مرتیو کرم آدھار پر کرم ڈنڈ اور محنت مزدوری کر کے ہی گذر بسر ہوتی ہے۔ سرگ اور نرک بھی ایسے ہی بنے ہیں پر برہم (اکشر پُرش) کو سات سنکھ برہمانڈ اس کے اِچھا روپی بھگتی دھیان مطلب سہج سمادھی ویدھی سے اس کی کمائی کی محنت سے ملے ہیں۔ اور ست لوک سے الگ استھان پر گولاکار (گولائی) پریدھی میں بند کر کے سات سنکھ برہمانڈوں سہیت اکشر برہم اور ایشوری مایا کو نشکاسیت (نکال دیا) کر دیا۔

پورن برہم (ست پُرش) اَسنکھیہ برہمانڈوں جو ست لوک وغیرہ میں ہیں نیز برہم کے 21 برہمانڈوں اور پر برہم کے سات سنکھ برہمانڈوں کا بھی مالک ہے یعنی پرمیشور کبیر دیو کُل کا مالک ہے۔

شری برہما جی، وشنو جی، اور شیو جی وغیرہ کے چار چار ہاتھ سولہ کلائیں ہیں اور پرکرتی دیوی (درگا) کی 8 بھوجائیں (بازو) اور 64 کلائیں ہیں۔ برہم (شر پُرش) کی ایک ہزار بھوجائیں ہیں اور ایک ہزار شکتیاں ہیں اور 21 برہمانڈوں کا مالک ہے۔ پر برہم (اکشر پُرش) کی 10 ہزار بھوجائیں (بازو) ہیں اور دس ہزار کلائیں (شکتیاں) ہیں اور سات سنکھ برہمانڈوں کا مالک ہے۔

پورن برہم (پرم اکشر پرش مطلب ست پُرش) کی اسنکھیہ (ان گِنت) بھوجائیں (بازو) ہیں اور اسنکھیہ کلائیں ہیں اور برہم کے 21 برہمانڈ اور پر برہم کے سات سنکھ برہمانڈوں سہیت اسنکھیہ برہمانڈوں کا کُل مالک ہے۔ ہر ایک پربھو اپنی سب بھوجاؤں کو سمیٹ کر صرف 2 بھُجائیں بھی رکھ سکتے ہیں اور جب چاہیں سب بھُجاؤں کو بھی پرکٹ کر سکتے ہیں۔ پورن پرماتما پر برہم کے پرتیک (ہر اِک) برہمانڈ میں بھی الگ استھان بنا کر دوسرے رُوپ میں گُپت رہتا ہے۔ یوں سمجھو جیسے ایک گھومنے والا کیمرہ باہر لگا دیتے ہیں اور اندر ٹی وی رکھ دیتے ہیں ٹی وی پر باہر کا سارا منظر نظر آتا ہے اور دوسرا ٹی وی باہر رکھ کر اندر کا کیمرہ استھائی کر کے رکھ دیا جائے تو اس میں صرف اندر بیٹھے پربندھک کا چیتر (فوٹو) دِکھائی دیتا ہے۔ جس سے سب کرم چاری (ورکر) ہوشیار رہتے ہیں۔

اسی طرح پورن پرماتما اپنے ست لوک میں بیٹھ کر سب کی نگرانی کر رہے ہیں اور ہر اک برہمانڈ میں بھی ست گرو کبیر دیو وِگھمان (حاظر ناظر) رہتے ہیں جیسے سورج دور ہوتے ہوئے بھی اپنی روشنی نیچے کے سارے لوگوں میں پھیلاتا ہے۔

پویتر اتھُرووید میں سرشٹی رچنا کا پرمان

کانڈ نمبر 4 انواک نمبر 1 منتر نمبر 1؛

برھم جگیانم پرتھمم پُرستادُو وِی سِمتا سُروچو بین آوہ

سه بُد نیا اُپما اسیه وِشٹھا ستسچ یونیم ستسچ وِی وه

ترجمہ: (پرتھمم) پراچین مطلب سناتن (برهم) پر ماتمانے (ج) پرگھٹ ہوکر (گیانم) اپنی سوجھ بوجھ سے (پُرستادُو) شیکھر میں مطلب کے ست لوک وغیرہ کو (سُروچو) اپنی مرضی سے بڑے چاؤ سے سوپر کاشیت (وِی سِمتا) سیمار ہیت مطلب ویشال سیما والے الگ الگ لوکوں کو (ویـن) اس جولاہے نے تانے ارتھات کپڑے کی طرح بُن کر (آوه) سر کشیت کیا۔ اور وہ پورن برہم ہی سرور چنا کرتا ہے۔ اس لئے اسی (بُد نیا) مول مالک نے (یونیم) مول استھان ست لوک کی رچنا کی ہے (اسیـه) اس لئے اسی کے (اُپـمـا) سدرش مطلب ملتے جُلتے (ست) اکشر پُرش ارتھات پر برہم کے لوک کچھ استھائی (چ) اور (است) شر پُرش کے ااستھائی لوک آدی (وِی وه) آواس استھان الگ (وِشٹھا) استھاپت کئے۔

تشریح: پویتر ویدوں کو بولنے والا برہم کال کہہ رہا ہے کہ سناتن پرمیشور نے سوئم انامیے لوک سے ست لوک میں پرگھٹ ہوکر اپنی سوجھ بوجھ سے کپڑے کی طرح رچنا کر کے اوپر کے ست لوک وغیرہ کو سیمار ہیت سوپر کاشیت اجرامر مطلب اویناشی ٹھہرائے اور نیچے کے پر برہم کے سات سنکھ برہمانڈ اور برہم کے 21 برہمانڈ اور ان میں چھوٹی سے چھوٹی رچنا بھی اسی پر ماتمانے ااستھائی کی ہے۔

کانڈ نمبر 4 انواک نمبر 1 منتر نمبر 2:

اِنیه پتریه راشٹر ایتُو اگرے پرتھمایه جنوشه بھُونیشٹا تسما

اِیتم سرُوچم هوار مهیم دهر مم شرینان تُو پرته مایا دهاس یوَے

ترجمہ: (اِنیـم) اسی (پیتریہ) جگت پِتا پرمیشور نے (ایتُـو) اس (اگـرے) سروتم (پـرتھمـایـه) سب سے پہلی مایا پرانندنی (راشٹری)، راجیشوری شکتی مطلب پراشکتی جسے آکرشن شکتی بھی کہتے ہیں کو (جنوشه) پیدا کر کے (بھُونیشٹھا) لوک استھاپنا کی (تسما) اسی پرمیشور نے (سـرُوچم) بڑی چاہت کے ساتھ اپنی مرضی سے (اِیتم) اس (پـرتـه مائے) پرتھم اُتپتی کی شکتی مطلب پراشکتی کے دُوارہ (هوار مهیئم) ایک دوسرے کے وِیوگ کو روکنے مطلب آکرشن شکتی کے (شرینان تُو) گروتو آکرشن شکتی کو پر ماتمانے آدیش دیا کہ سدا رہو اس کبھی ختم نہ ہونے والے (دهـر مم) سبھاؤ سے (دهـاس یوَے) دھارن کر کے تانے مطلب کپڑے کی طرح بن کر روکے ہوئے ہے۔

تشریح: جگت پِتا پرمیشور نے اپنی شبد شکتی سے راشٹری (سب سے پہلی مایا) راجیشوری پیدا کی۔ اور اسی پراشکتی کے دُوارہ ایک دوسرے کو آکرشن شکتی سے روکنے والے کبھی نہ ختم ہونے والے گُن

سے اپروکت (اوپر والے) سب برہمانڈوں کو بنایا ہے۔

کانڈ نمبر 4 انواک نمبر 1 منتر نمبر 3:۔

پر یو جگھنے وِدھوان سیه بندھو وِشوه

دیوانام جنیما وِیوکتی برهم برهمنا اُجبهار

مدهیاتری چیروچے سوَدها ابهی پرتستهو

ترجمہ: (پر) سب سے پہلے (دیوانام) دیوتاؤں اور برہمانڈوں کی (جگھنے) اتپتی کے علم کو (وِدھوان سیه) جگیا سو بھکت کا (یه) جو (بندھو) اصلی ساتھی پورن پر ماتما ہی اپنے نج سیوک کو (جنیما) اپنے دُوارہ سرجن کئے ہوئے کو (وِویکتی) خود ہی ٹھیک ٹھیک وستار پوروک (صحیح طریقے سے) بتاتا ہے کہ (برهمنا) پورن پر ماتمانے (مدهیات) اپنے مدھیہ مطلب شبد شکتی سے (برهم) برہم (شر پُرش) مطلب کال کو (اُجبهار) پیدا کر کے (وِشوه) سارے سنسار کو مطلب سب لوکوں کو (اچے) اوپر ست لوک وغیرہ (نِیچے) نیچے پر برہم اور برہم کے سب برہمانڈ (سوَدهـا) اپنی دھارن کرنے والی (ابهی) آکرشن شکتی سے (پرتستهو) دونوں کو اچھی پرکار بنایا۔

تشریح: پورن پر ماتما اپنے دُوارہ رچی سرشٹی کا گیان اور سب آتماؤں کی اُتپتی کا گیان اپنے نجی داس کو خود ہی اچھی طرح بتاتا ہے کہ پورن پر ماتمانے اپنی مدھیہ مطلب اپنے شریر سے اپنی شبد شکتی کے دوارہ برہم (شر پُرش) کال کی اُتپتی کی اور سب برھمانڈوں کو اوپر ست لوک۔ الکھ لوک۔ اگم لوک۔ انامی لوک وغیرہ اور نیچے برہم کے سات سنکھ برھمانڈ اور برہم کے اکیس برھمانڈوں کو اپنی دھارن کرنے والی آکرشن شکتی سے ٹھہرایا ہوا ہے۔

جیسے پورن پر ماتما کبیر پرمیشور نے اپنے نجی سیوک مطلب سکھا شری دھرم داس جی آدرنیہ غریب داس جی وغیرہ کو اپنے دُوارہ رچی سرشٹی کا گیان سوئم ہی بتایا اُوپر والا وید منتر بھی یہی سمرتھن کر رہا ہے۔

کانڈ نمبر 4۔ انواک نمبر 1۔ منتر نمبر 4

سه هی دِوه سه پرتهیوَیه رتستها مهی شیمم

رودسی اسك بهایت مهانو مهی اسکبهایدوی جاتو دهامُ

سدمُ پارتهی وَمُ چه رجه

ترجمہ: اسی (سـه) سروشکتی مان پر ماتمانے (هـی) نیسندیہہ (دِوه) اوپر کے چاروں دِویہ لوک جیسے ست لوک۔ الکھ لوک۔ اگم لوک۔ اور انامی مطلب اکہہ لوک مطلب دِویہ گُنوں یُکت

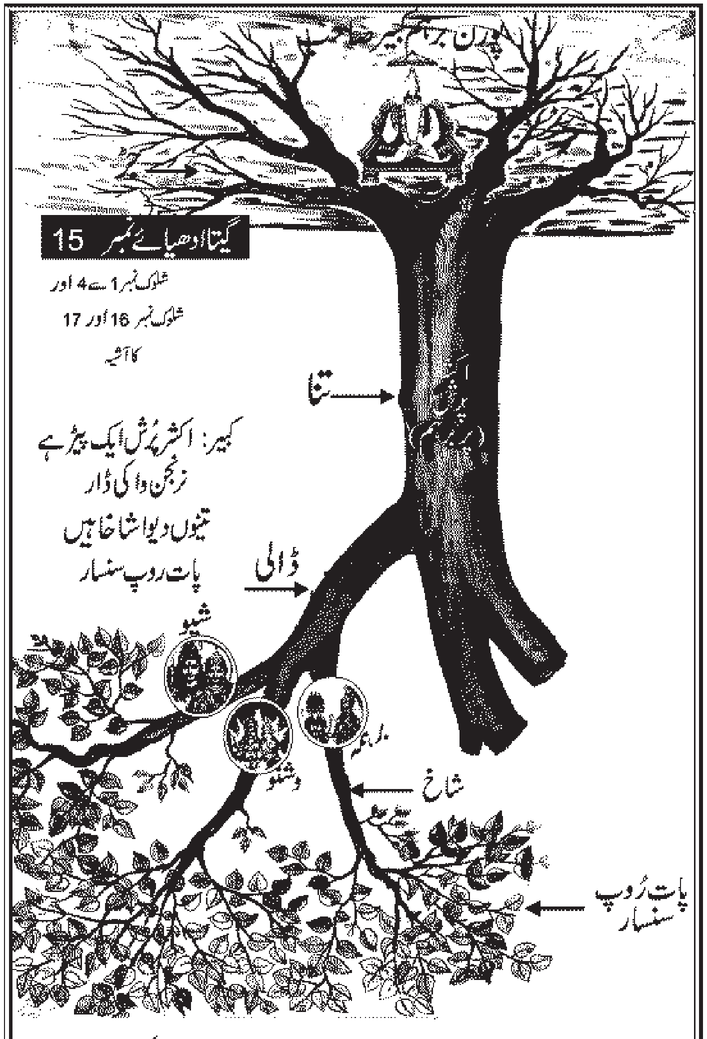

اوپر جڑ نیچے شاخا والا الٹا لٹکا ہوا سنسار روپی ورکش کا چیتر

لوکوں کو(رتیستھا)ستیہ استھِیر مطلب اجر امر رُوپ سے استھِیر کیئے (سہ)انہی کے برابر(پرتھیوَیه) نیچے کے دھرتی والے سب لوکوں جیسے پر برہم کے سات سنکھ برھمانڈ اور کال برہم کے اکیس برھمانڈ (مھی) پرتھوی تتو سے (شیمم) سُر کشا کے ساتھ(اسك بهایت)ٹھہرایا (رودسی) آکاش تتو اور پرتھوی تتو دونوں سے اُوپر نیچے کے برھمانڈوں کو(جیسے آکاش ایک سوکشم تتو ہے آکاش کا گُن شبد ہے، پورن پرماتما نے اُوپر کے لوک شبد رُوپ رچے جو تیج پنج کے بنائے ہیں اور نیچے کے پر برہم (اکشر پُرش) کے سات سنکھ برھمانڈ اور برہم کے اکیس برھمانڈوں کو پرتھوی تتو سے ااستھائی (فانی) بنایا پورن پرماتما نے (پارتھیوم) پرتھوی والے (وی) الگ الگ (دھام)لوک (چه)اور(سدمُ) آواس تھان (مھی) پرتھوی تتو سے (رجه) پرتیک برھمانڈ میں چھوٹے چھوٹے لوکوں کی (جاتا) بناوٹ کر کے(اسك بهایت)استھِیر کیا۔

تشریح : اُوپر کے چاروں لوک ست لوک۔الکھ لوک۔اگم لوک۔انامی لوک ۔یہ تو اجرامر کیئے مطلب اویناشی رچے ہیں اور نیچے کے برہم اور پر برہم کے لوکوں کو ااستھائی رچا مطلب ناشوان بنایا اور چھوٹے چھوٹے لوک بھی اسی پرمیشور نے بنا کر استھِیر کیئے ۔

کانڈ نمبر 4۔انواک نمبر 1۔منتر نمبر 5

سه بُدنیاتُ آشٹر جنوشو بهئیگرم برسپتی دیوتا
تسیه سمراٹ ، اهریه چچهکرم جوتیشو جنیشٹاته
دُهمنتو وِی وسنتُو وِیپرا

ترجمہ:(سہ)اُسی (بُدنیات) مولِ مالک سے(ابھی اگرم)سب سے پہلے استھان پر (آشٹر)اشٹنگی مایا/ دُرگا مطلب پرکرتی دیوی (جنوشے) اُتپن ہوئی کیونکہ نیچے کے پر برہم اور برہم کے لوکوں کا پرتھم استھان ست لوک ہے یہ تیسرا دھام بھی کہلاتا ہے(تسیه)اس دُرگا کا بھی مالک یہی (سمراٹ)راجہ دھیراج (برسپتی)سب سے بڑا پتی اور جگت گرو(دیوتا)پرمیشور ہے(یت)۔جس سے (اھا)سب کا ویوگ ہوا(اتھ)اس کے بعد(جوتیشه)جیوتی نرنجن مطلب کال کے(شُکرم)ویریہ مطلب بیج شکتی سے (جنیشٹھ) دُرگا کے پیٹ سے اُتپن ہو کر(وِپرا) بھکت آتمائیں (وی)الگ سے(دُھمنته) منش لوک اور سرگ لوک میں جیوتی نرنجن کے آدیش سے دُرگا نے کہا(وسنتُو)نیواس کرو مطلب وہ نیواس کرنے لگے۔

تشریح: پورن پرماتما نے اُوپر کے چاروں لوکوں میں سے جو نیچے سب سے پہلے ست لوک میں اشٹنگی (پرکرتی دیوی / دُرگا) کی اُتپتی کی ۔یہی راجہ دھیراج جگت گرو پورن پرمیشور (ست پُرش ہے، جس سے سب کا ویوگ ہوا ہے پھر سب پرانی (مخلوق) جیوتی نرنجن (کال) کے (ویریہ) بیج

سے دُرگا کے گربھ دُوارہ اُتپن ہوکر سرگ لوک اور پرتھوی لوک پر نیواس کرنے لگے۔

کانڈ نمبر 4۔انواک نمبر 1۔منتر نمبر 6۔

نونم تدھسیہ ھینوتی مھو دیوسیہ پرویسیہ دھام ایش جگئے بھوبھی
ساکمی تتھا پؤروے اردھے ویشیستے سسن نو

ترجمہ: (نونم) نیسند یہہ (تت) وہ پورن پرمیشور ارتھات تت برہم ہی (اسیہ) اس (کاویہ) بھکت آتما جو پورن پرمیشور کی بھکتی وَیدھیوَت (ٹھیک طریقے سے) کرتا ہے اس کو واپس (مہہ) سروشکتی مان (دیوسیہ) پرمیشور کے (پرویسیہ) پہلے کے لوک میں مطلب ست لوک میں (ہنیوتی) بھیجتا ہے۔

پہلے والے وشیش چاہے ہوئے اُس پرمیشور کو وہ سرشٹی اُتپتی کے گیان کو جان کر بہت آنند کے ساتھ آدھا سوتا ہُوا ویدھی وَت اس پرکار سچی آتما سے ستوتی کرتا ہے۔

تشریح: وہی پورن پرمیشور ست سادھنا کرنے والے سادھک کو اُسی پہلے والی جگہ (ست لوک) میں لے جاتا ہے جہاں سے بچھڑ کر آئے تھے۔ وہاں اُس اصلی سُکھدائی پربھو کو پراپت کر کے خوشی سے آتم وبھور ہوکر مستی سے ستوتی کرتا ہے کہ اے پرماتما اسنکھیہ جنموں کے بھولے بھٹکوں کو اصلی ٹھکانہ مل گیا۔ اسی کا پرمان پویتر رُگ وید منڈل نمبر 10 سُکت 90 منتر 16 میں بھی ہے۔

آدرنیہ غریب داس جی کو اسی پرکار پورن پرماتما کبیر پرمیشور سوئیم ست بھکتی پردھان کر کے ست لوک لے کر گئے تھے تب اپنی امرت وانی میں غریب داس جی نے آنکھوں دیکھ کر کہا۔

(عجب نگر میں لے گئے ہم کو ست گرو آن۔ جھلکے بمب اگادھ گتی، سوتے چادر تان)

کانڈ نمبر 4۔انواک نمبر 1۔منتر نمبر 7

یو اتھروانم پِترم دیو بندھوم برسپتی نمساوَ چہ
گچھات توَمُ وِش ویشامُ جنیتا یتھا سہ : کویر دیوَ :
نہ دبھایتُ سوَدھاوانُ

ترجمہ: (یہ) جو (اتھروانم) اچل اویناشی (پِترم) جگت پِتا (دیو بندھوم) بھکتوں کا اصلی ساتھی مطلب آتما کا آدھار (برسپتی) جگت گرو (چہ) اور (نمسا) وینمر پجاری مطلب ویدھی وَت سادھک کو (او) سُرکشا کے ساتھ (گچھات) ست لوک گئے ہوؤں کو ست لوک لے جانے والا (وِش ویشام) سب برھمانڈوں کی (جنیتا) رچنا کرنے والا جگدمبا مطلب ماتا والے گُنوں سے بھی بھرا ہوا (نہ دبھایت) کال کی طرح دھوکہ نہ دینے والا (سوَدھاوان) سبھاؤ مطلب گُنوں والا (یتھا) جیوں کا تیوں مطلب ویسا ہی (سہ) وہ (توَم) آپ (کویر دیو) کوِیردیوَ صاحب جی ہی ہے۔ مطلب بھاشا بِھن اُسے کبیر پرمیشور بھی کہتے ہیں۔

تشریح : اس منتر میں یہ بھی ظاہر کر دیا کہ اُس پرمیشور کا نام کویردیو مطلب کبیر پرمیشور ہے جس نے سب رچنا کی ہے۔

جو پرمیشور اچل مطلب اصل میں اویناشی (گیتا ادھیائے 15 شلوک 16.17 میں بھی پرمان ہے) جگت گرو آتم آدھار جو پورن مکت ہوکر ست لوک گئے ہیں ان کو ست لوک لے جانے والا سب برھمانڈوں کا رچنہار کال (برہم) کی طرح دھوکہ نہ دینے والا جیوں کا تیوں وہ سوئیم کوِیردیوَ مطلب کبیر پربھو ہے۔ یہی پرمیشور سب برھمانڈوں اور پرانیوں کو اپنی شبد شکتی سے اُتپن کرنے کے کارن (جنیتا) ماتا بھی کہلاتا ہے اور (پِترم) پِتا اور (بندھو) بھائی بھی اصل میں یہی ہے اور (دیو) پرمیشور بھی یہی ہے اس لئے اسی کوِیردیوَ (کبیر پرمیشور) کی ستوتی (تعریف) کیا کرتے ہیں۔ تمیو ماتا چہ پِتا تمیو، تمیو بندھو چہ سکھا تمیو، تمیو ویدھا چہ دروینم تمیو، تمیو سروَمم دیو دیو۔ اسی پرمیشور کی مہیما کا پویتر رُگ ویدَ منڈل نمبر 1 سکت نمبر 24 میں وسترت ویورن ہے۔

پویتر رُگ ویدَ میں سرشٹی رچنا کا پرمان

منڈل نمبر 10 سکت 90 منتر 1؛

سہستر شِرتا پُرشہ سہسترہ کشہ سہسترپاتُ سہ
بھُمیم وِشوَتہ ورتواِتیا تِشٹتھ دشاڑھ گُلمُ۔۔

ترجمہ: (پُرشہ) ویراٹ رُوپ کال بھگوان مطلب شر پُرش (سہستر شِرتا) ہزار سِروں والا (سہسترہ کشہ) ہزار آنکھوں والا (سہسترپات) ہزار پیروں والا (سہ) وہ کال (بھُمیم) پرتھوی والے اکیس برھمانڈوں کو (وِشوَتہ) سب اور سے (دشن گُلم) دسوں انگلیوں سے مطلب پورن رُوپ سے قابو کئے ہوئے (ورتوَا) گولاکار گھیرے میں گھیر کر (اِتیا تِشٹت) اس سے بڑھ کر مطلب اپنے کال لوک میں سب سے نیارا بھی اکیسویں برھمانڈ میں ٹھہرا ہے مطلب رہتا ہے۔

تشریح: اس منتر میں ویراٹ (کال برہم) کا ذِکر ہے۔ (گیتا ادھیائے 10.11 میں بھی اسی کال برہم کا ایسا ہی ذِکر ہے ادھیائے 11 منتر 46 میں ارجُن نے کہا ہے کہ اے سہستر باھو مطلب ہزار بھُجا والے آپ اپنے چترُ بھُج رُوپ میں درشن دیجئے)

جس کے ہزاروں ہاتھ پیر ہزاروں آنکھیں کان وغیرہ ہیں وہ ویراٹ رُوپ کال پربھو اپنے آدھین سب پرانیوں کو پوری طرح سے قابو کر کے مطلب 20 برھمانڈوں کو گولاکار پریدھی میں روک کر سوئیم ان سے اُوپر (الگ) اکیسویں برہمانڈ میں بیٹھا ہے۔

منڈل نمبر 10 سکت 90 منتر 2:

پُرش ایوَ اِدمَ سروَم یدہ بھُوتم یچہ بھاویَم
اتامرت وَ سیہ اِیشانہ یَدہ انینا تِیروھت۔

ترجمہ:(ایـو)اسی پرکار کچھ سہی طور پر(پُـرش) بھگوان ہے وہ اکشر پُرش مطلب پر برہم ہے (چـہ)اور(اِدم) یہ(یَـت)جو(بھُـوتم) اُتپن ہوا ہے(یَـت)جو(بھـاویَم) بھویشیہ میں ہوگا(سـروَم) سب(یَـت) پریتن سے مطلب محنت دُوارہ(انیـن)اَن(اناج) سے (اتِیـروھتـیِ)وکسیت ہوتا ہے۔ یہ اکشر پُرش بھی(اُت)سندیہہ یُگت(امـرت وَ سیـہ) موکش کا(اِیشـانـہ)سوامی ہے مطلب بھگوان تو اکشر پُرش بھی کچھ سہی ہے لیکن مکمل موکش دینے والا نہیں ہے۔

تشریح: اس منتر میں پر برہم(اکشر پُرش) کا ذِکر ہے جو کچھ بھگوان والے لکشنوں سے بھر پور ہے لیکن اس کی بھکتی سے بھی مکمل موکش نہیں ہے اس لئے اسے سندیہہ یُگت مکتی داتا کہا ہے اسے کچھ پربھو کے گنوں سے بھرپور اس لئے کہا ہے کہ یہ کال کی طرح تپت شیلا پر بھُون کر نہیں کھاتا لیکن اس پر برہم کے لوک میں بھی پرانیوں کو محنت مزدوری کر کے کرم آدھار پر ہی پھل ملتا ہے اور اَن (گندم) سے سب پرانیوں کے شریر وِکسیت (نشوونما) ہوتے ہیں، جنم اور مرتیو کا وقت بھلے ہی کال یعنی (شر پُرش) سے زیادہ ہے لیکن پھر بھی اُتپتی پرلئے اور 84لاکھ یونیوں میں یاتنا (تکلیف) بنی رہتی ہے۔

منڈل10 سکت90 منتر3

ایتاوانُ اسیہ مھیما تو جیایانُ چہ پُرشہ پادھہ
پادوسیہ وِشوا بھوتانی تِر پَاد سیہ مرتمُ دِیوی

ترجمہ: اس اکشر پُرش مطلب پر برہم کی تو اتنی ہی پربھوتا ہے اور وہ پرم اکشر مطلب پورن برہم پرمیشور تو اُس سے بھی بڑا ہے سبھی شر پرش اور اکشر پرش ان کے لوکوں میں اور ست لوک اور ان لوکوں میں جتنے بھی پرانی ہیں اس پورن پرماتما پرم اکشر پرش کا ایک پیر ہے مطلب ایک انش ماتر ہے اُس پرمیشور کے تین دیویہ لوک ہیں جیسے ست لوک، الکھ لوک، اگم لوک، اویناشی دوسرا پیر ہے مطلب جو بھی سب برہمانڈوں میں اُتپن ہے وہ ست پُرش پورن پرماتما کا ہی انش یا انگ ہے۔

تشریح: اس اُوپر کے منتر 2 میں موجود اکشر پُرش (پر برہم) کی تو اِتنی ہی مھیما ہے اور وہ پورن پُرش کویردیو تو اس سے بھی بڑا ہے مطلب سرو شکتی مان ہے، اور برہمانڈ اسی کے انش ماتر پر ٹھہرے ہیں اس منتر میں 3 لوکوں کا ذِکر اس لئے ہے کیوں کہ چوتھا انامی (انامیہ) لوک دوسری رچنا سے پہلے کا ہے یہی 3 پربھو (شر پرش۔ اکشر پُرش اور ان دونوں سے الگ پرم اکشر پرش) کا ذِکر

شریمد بھگوت گیتا ادھیائے15 شلوک سنکھیا16.17 میں ہے{اسی کا پرمان آدرنیہ غریب داس جی کہتے ہیں:غریب:۔

جا کے اردھ روم پر سکل پسارا۔ ایسا پورن برہم ہمارا
اننت کوٹی برہمانڈوں کا ایک رتی نہیں بھار۔ ست گرو پُرش کبیر ہے کُل کا سرجنہار

اسی کا پرمان آدرنیہ دادو صاحب جی کہہ رہے ہیں کہ۔

جن موکوں نج نام دیا سوئی ست گرو ہمار دادو دوسرا کوئی نہیں کبیر سرجنہار

اس کا پرمان آدرنیہ نانک صاحب دیتے ہیں کہ؛

یک ارج گُفتم پیش تو درکوں کرتار۔ حقا کبیر کریم تو بے عیب پروردگار
(شری گروگرنتھ صاحب پرشٹ نمبر721 مہلا نمبر1 راگ تلنگ)

" کُن کرتار" کا ارتھ ہوتا ہے سب کا رچنہار۔ مطلب اپنی شبد شکتی سے رچنا کرنے والا شبد سروپی پربھو۔ حقا کبیر کا ارتھ ہے ست کبیر۔ کریم کا ارتھ دیالو پروردگار کا ارتھ پرماتما ہے۔

منڈل نمبر10 سکت90 منتر4

تِرپاد ھردھو اُدیتُ پُرشہ پادوسیہ ھا ابوَتُ پُنھا
تتو وشوَڈ وِیاکرامتُ سہ شنان شنہ ابھی

ترجمہ:(پُـرشـہ) یہ پرم اکشر برہم ارتھات اویناشی پرماتما(اُردھرو)اُوپر(تِر) تین لوک جیسے ست لوک الکھ لوک۔ اگم لوک۔ رُوپ(پـاد) پاؤں مطلب اُوپر کے حصے میں(اُدیـت) پرگھٹ ہوتا ہے مطلب براجمان ہے(اسیـہ)اسی پرمیشور پورن برہم کا(پـادہ)ایک پاؤں مطلب ایک حصہ جگت رُوپ(پُنھـا) پھر(اِھ) یہاں(ابوَت)پرگھٹ ہوتا ہے(تتـہ)اس لئے(سہ)وہ اویناشی پورن پرماتما(اشنـا نشنہ) کھانے والے کال ارتھات شر پُرش اور نہ کھانے والے پر برہم مطلب اکشر پُرش کے بھی(ابھـی)اُوپر(وِش وَڈ)ہر طرف (وِیـاکـرامـتُ)حاظر ناظر ویاپت ہے، مطلب اسی کی بادشاہت سب برہمانڈوں اور سب پربھوؤں پر ہے وہ کُل کا مالک ہے جس نے اپنی شکتی کو سب کے اُوپر پھیلایا ہوا ہے۔

تشریح: یہی سب سرشٹی کا رچنہار پربھو اپنی رچنا کے اُوپر کے حصے میں تینوں اِستھانوں پر(ست لوک۔ اگم لوک۔ الکھ لوک) میں تین رُوپ میں سوئیم پرگھٹ ہوتا ہے مطلب سوئیم ہی براجمان ہوتا ہے۔ یہاں انامیہ لوک کا ذِکر اس لئے نہیں کیا کیوں کہ انامی لوک میں کوئی رچنا نہیں ہے اور اکہہ(انامیہ)لوک بقایا رچنا سے پہلے کا ہے پھر کہا ہے کہ اسی پرماتما کے ست لوک سے بچھڑ کر نیچے کے پر برہم کے لوک اُتپن ہوتے ہیں اور وہ پورن پرماتما کھانے والے برہم مطلب کال سے

(کیوں کہ برہم کال ویراٹ شاپ وش ایک لاکھ انسان شریر دھاری پرانیوں کو کھاتا ہے)اور نہ کھانے والے پر برہم مطلب اکشر پُرش سے (پر برہم پرانیوں کو کھاتا نہیں لیکن جنم مرتیو کرم ڈنڈ جیوں کا تیوں بنا رہتا ہے) بھی اُوپر ہر جگہ موجود ہے، مطلب اس پورن پرماتما کی حکمرانی سب کے اُوپر ہے کبیر پرمیشور ہی کُل کا مالک ہے جس نے اپنی شکتی کو سب کے اوپر پھیلایا ہوا ہے جیسے سورج اپنے پرکاش کو سب کے اوپر پھیلا کر اثر انداز کرتا ہے ایسے پورن پرماتما نے اپنی شکتی کو سب برھمانڈوں کو قابو میں رکھنے کیلئے چھوڑا ہوا ہے جیسے موبائل فون کا ٹاور ہوتا ہے مطلب موبائیل فون کی رینج چاروں طرف پھیلائے رکھتا ہے اسی طرح پورن پرماتما نے اپنی نرا کار شکتی ہر جگہ پھیلائی ہوئی ہے جس سے پورن پرماتما سب برہمانڈوں کو ایک جگہ پر بیٹھ کر قابو میں رکھتا ہے۔

اسی کا پرمان (ثبوت) آدرنیہ سنت غریب داس جی مہاراج دے رہے ہیں (امرت وانی راگ کلیان)۔

تین چرن چنتامنی صاحب ۔ شیش بدن پر چھائے
ماتا پِتا کُل نہ بندھو ۔ نہ کینہیں جننی جائے

منڈل10 سکت90 منتر5:

(تسماتُ، وراٹ اجایت، وراجہ ادھی پرشا سہ جاتا
اتیری چیتہ پشچاتُ بھومیمُ اتھاپُرا۔)

ترجمہ:(تسمات)اس کے بعد اُس پرمیشور ست پُرش کی شبد شکتی سے (ویراٹ)وِیراٹ مطلب برہم جسے شر پُرش اور کال بھی کہتے ہیں (اجایت)اُتپن ہوا ہے (پشچات)اس کے بعد (وراجہ)ویراٹ رُوپ کال بھگوان سے (ادھی)بڑے (پُرشا)پرمیشور نے (بھومیمُ)پرتھوی والے لوک کال برہم اور پر برہم کے لوک کو (اتیری چیتہ)اچھی طرح بنایا (اتھہ)پھر (پُرا) دوسرے چھوٹے چھوٹے لوک (سہ)اس پورن پرماتما نے ہی (جاتا)پیدا کیئے مطلب بنائے۔

تشریح : اُوپر والے منتر4 میں بتائے گئے تینوں لوکوں (ست لوک ۔اگم لوک اور الکھ لوک) کی بناوٹ کے بعد پورن پرماتما نے جیوتی نرنجن کو پیدا کیا مطلب اُسی سروَشکتی مان پرماتما پورن برہم کبیر دیو سے ہی ویراٹ مطلب برہم کال کی اُتپتی (پیدائش) ہوئی یہی ثبوت گیتا ادھیائے 3 منتر15 میں ہے کہ پرم اکشر پرش مطلب اویناشی پربھو سے برہم پیدا ہوا۔ یہی ثبوت اتھروید کانڈ4 انواک1 سُکت3 میں ہے کہ پورن برہم سے برہم کی اُتپتی ہوئی اُسی پورن برہم نے دھرتی وغیرہ چھوٹے بڑے تمام لوکوں کی رچنا کی ، وہ پورن برہم اس ویراٹ بھگوان مطلب برہم سے بھی بڑا ہے یعنی اس کا بھی مالک ہے۔

منڈل نمبر10 سُکت90 منتر15

سپت اسیہ آسنُ پریدھیہ تِرسپت سمیدہ کرتا
دیوا یَتُ یگیم تنوانا ابدھننُ پُرشوم پشُوم

ترجمہ:(سپت)سات سنکھ برھمانڈ تو پر برہم کے اور (تِرسپت)اکیس برھمانڈ کال برہم کے (سمیدہ) کرم ڈنڈ دُکھ روپی آگ سے دُکھی (کرتا) کرنے والے (پریدھیہ) گولا کار گھیرا اور سیما میں (آسن) وگھمان ہے (یَتُ) جو (پُرشوم)پورن پرماتما کی (یگیم)سہی طریقے سے دھارمک کرم مطلب پوجا کرتا ہے (پشُوم)۔اور قربانی کے جانور کی طرح قید میں کرم بندھن میں بندھے (دیوا) بھکت آتماؤں کو (تنوانا) کال دُوارہ بنائے ہوئے پاپ کرم بندھن جال سے (ابدھنن) آزاد کرتا ہے مطلب بندھی چھُڑانے والا بندھی چھوڑ ہے۔

تشریح: سات سنکھ برھمانڈ پر برہم کے اور اکیس برھمانڈ برہم کے ہیں، جن میں گولا کار سیما میں بند پاپ کرموں کی آگ میں جل رہے پرانیوں کو اصلی پوجا ویدھی بتا کر سہی اُپاسنا کرواتا ہے جس کارن سے بلی دیئے جانے والے جانور کی طرح جنم اور موت کے کال (برہم) کے کھانے کے لئے تپت شیلا کی تکلیف سے دکھی بھکت آتماؤں کو کال کے کرم بندھن کے پھیلائے جال کو توڑ کر آزاد کرتا ہے ،مطلب بندھن کاٹنے والا بندھی چھوڑ ہے۔اسی کا ثبوت پویتر یجُر وید ادھیائے5 منتر32 میں ہے کہ " کویرانگھارِیسی" (کویر) کبیر پرمیشور (انگھ) پاپ کا (اری) شترو (اسی) ہے،مطلب پاپ وِنا شک کویر ہے۔بمبھاریسی (بمبھاری) بندھن کا شترو یعنی بندھی چھوڑ کبیر پرمیشور ہے۔

منڈل10 سکت90 منتر16؛

یگین یگمُ ا یجنت دیو ہ تانی دھرمانی پرتھمانی آسنُ تہ ھے
ناکمُ مھیمانہ سچنت یتر پُروے سادھیہ سنِت دیوا

ترجمہ:(دیو ہ)جو نِروِیکار دیو رُوپ بھکت آتمائیں (ایگم)ادھُوری غلط دھارمک پوجا کی جگہ پر (یگین)ست بھکتی دھارمِک کرم کے آدھار پر (ا یجنت)پوجا کرتے ہیں (تانی)وہ (دھرمانی)دھارمِک شکتی سمپن (پرتھمانی)مکھیہ مطلب اُتم (آسنُ)ہے (تہ ھے)وہ ہی اصل میں (مھیمانہ)مہان بھکتی شکتی سے بھر پور ہو کر (سادھیہ)سپھل بھکت جن (ناکم)پوری راحت دینے والے پرمیشور کو (سچنت) بھکتی نیمیت کارن مطلب ست بھکتی کی کمائی سے پراپت ہوتے ہیں وہ وہاں چلے جاتے ہیں (یتر)۔ جہاں پر (پُروے) پہلے والی سرشٹی کے (دیوا) پاپ رہیت دیورُوپ بھکت آتمائیں (سنِت)رہتی ہیں۔

تشریح: جو نِروِیکار (جنہوں نے گوشت ،شراب ،تمباکو، استعمال کرنا بند کر دیا ہے اور دوسری

برائیوں سے بچے ہوئے ہیں وہ) دیوُروپ بھکت آتمائیں شاستر میں بتائے ہوئے طریقہ مطابق پوجا کرتے ہیں وہ بھکتی کی کمائی سے امیر ہوکر کال کے قرض سے مُکت ہوکر اپنی سچی بھکتی کی کمائی سے اُس سبھی سُکھدائی پرماتما کو حاصل کرتے ہیں مطلب ست لوک میں چلے جاتے ہیں جہاں پر سب سے پہلے بنائی ہوئی دُنیا کے دیوُروپ مطلب پاپ سے مکت ہنس آتمائیں رہتی ہیں۔

جیسے کچھ آتمائیں تو کال کے جال میں پھنس کر یہاں آگئیں اور کچھ پر برہم کے ساتھ سات سنکھ برھمانڈوں میں آگئیں اور پھر بھی ان گنت آتمائیں جن کا بھروسہ پورن پرماتما میں اٹل رہا جو پتی ورتا پد سے نہیں رِگریں وہ وہیں ست لوک میں رہ گئیں۔ اس لئے یہاں پر وہی بات پویتر ویدوں نے بھی سچ بتائی ہے یہی ثبوت گیتا ادھیائے 8 کے شلوک سنکھیا 8 سے 10 میں بھی بتایا ہے کہ جو سادھک پورن پرماتما کی سچی سادھنا شاستر طریقے سے بتائی ہوئی کرتا ہے، وہ بھکتی کی کمائی طاقت سے اُس پورن پرماتما کو پراپت ہوتا ہے مطلب اُس کے پاس چلا جاتا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تین پربھو ہیں برہم، پر برہم، پورن برہم۔ انہی کو نمبر 1 برہم، ایش، شر پُرش 2 پر برہم، اکشر پُرش، اکشر برہم، ایشور اور 3 پورن برہم، پرم اکشر برہم، پرمیشور، ست پُرش وغیرہ ناموں سے جانا جاتا ہے۔

یہی ثبوت رُگوید منڈل 9 سکت 96 منتر 17 سے 20 میں واضح ہے کہ پورن پرماتما کوِیردیوَ (کبیر پرمیشور) چھوٹے بچے کا رُوپ دھار کر پرگھٹ (نازل) ہوتا ہے۔ اور اپنا نِرمل گیان مطلب تتو گیان کبیر وانی کے دُوارہ اپنے چیلوں کو بول بول کر سُناتا ہے۔ وہ کبیر دیو برہم (شر پُرش) کے دھام اور پر برہم کے دھام سے الگ جو پورن برہم کے تیسرے رِت دھام (ست لوک) میں آکار میں براجمان ہے اور ست لوک سے چوتھا انامی لوک ہے۔ اُس میں بھی وہی کویردیوَ انامی پُرش رُوپ میں مَنُش جیسے آکار یعنی ظاہر میں رہتا ہے۔

پویتر شریمد دیوی مہا پُران میں سرشٹی رچنا کا پرمان

(برہما، وشنو، شیو کے ماتا پِتا)

(دُرگا اور برہم کے مِلن سے برہما، وشنو، اور شیوَ کا جنم)

پویتر شریمد دیوی مہاپُران تیسرا اسکند، ادھیائے 1 سے 3 (گیتا پریس گورکھپور سے پرکاشیت: ترجمہ کار شری ہنومان پرساد پودار اور چمن لال گوسوامی جی، پرشٹ نمبر 114 سے)

پُرشٹ نمبر 114 سے 118 تک لکھا ہے کہ، کتنے ہی آچاریئے بھوانی کو سمپورن منو کامنائیں پوری کرنے والی بتاتے ہیں وہ پرکرتی کہلاتی ہے اور برہم کے ساتھ ابھید سمبندھ ہے

جیسے پتنی کو اَردھانگنی بھی کہتے ہیں اور دُرگا برہم (کال) کی پتنی ہے ایک برہمانڈ کی سرشٹی رچنا کے بارے میں راجا شری پریکشت کے پوچھنے پر شری ویاس جی نے بتایا کہ میں نے شری نارد جی سے پوچھا تھا کہ اے دیو رِشی! اس برہمانڈ کی بناوٹ کیسے ہوئی؟ میرے اس سوال کے جواب میں شری نارد جی نے کہا کہ میں نے اپنے پِتا شری برہما جی سے پوچھا تھا کہ اے پِتا شری! اس برہمانڈ کی بناوٹ کرنے والے آپ ہیں یا شری وشنو جی ہیں یا شیو جی؟ سچ سچ بتانے کی کرپا کریں تب میرے پوجیہ پِتا شری برہما جی نے بتایا کہ بیٹا نارد! میں نے اپنے آپ کو کنول کے پھول پر بیٹھا پایا تھا مجھے نہیں معلوم اس گہرے سمندر کے پانی میں میں کہاں سے پیدا ہوگیا۔ ایک ہزار وَرش (سال) تک پرتھوی (زمین) کو تلاش کرتا رہا۔ کہیں پانی کا اوَرچھور نہیں پایا، پھر آکاش وانی ہوئی کہ تپ کرو تب میں نے ایک ہزار ورش تک تپ کیا پھر سرشٹی رچنا (دنیا بنانے کی) آکاشوانی ہوئی۔ اتنے میں مدُھو اور کیٹبھ نام کے دو راکشس آئے ان کے خوف سے میں کنول کا ڈھنٹھل پکڑ کر نیچے اُترا وہاں بھگوان وشنو جی شیش ناگ کے بستر پر بے ہوش پڑے تھے اُن میں سے ایک اِستری (پریت وت پرویشٹ دُرگا) نکلی وہ آسمان میں آبھوشن پہنے دِکھائی دینے لگی۔ تب بھگوان وشنو ہوش میں آئے اب میں اور وشنو جی دو تھے اتنے میں بھگوان شنکر بھی آگئے دیوی نے ہمیں ویمان میں بٹھایا اور برہم لوک میں لے گئی وہاں ایک برہما ایک وشنو اور ایک شیو اور دیکھا پھر ایک دیوی دیکھی اُسے دیکھ کر وشنو جی نے ویویک سے پوچھا (برہم کال نے بھگوان وشنو کو چیتنا پردھان کر دی اس کو اپنے بچپن کی یاد آئی تب بچپن کی کہانی سُنائی)

پرشٹ نمبر 120-119 پر بھگوان وشنو جی نے شری برہما جی اور شیو جی سے کہا کہ یہ ہم تینوں کی ماتا ہے یہی جگت جننی (دنیا پیدا کرنے والی) پرکرتی دیوی ہے۔ میں نے اس دیوی کو تب دیکھا تھا جب میں چھوٹا سا بالک تھا یہ مجھے پالنے میں جھُلا رہی تھی۔

تیسرا اسکند پرشٹ نمبر 123 پر:

شری وشنو جی نے شری دُرگا جی کی استوتی (تعریف) کرتے ہوئے کہا تم شُدھ سرُوپا ہو یہ سارا سنسار تم ہی سے اُدھ بھاشیت ہو رہا ہے میں (وشنو) برہما اور شنکر ہم سب ہی تمہاری کرپا سے ہی وِگھمان ہیں۔ ہمارا آویر بھاؤ (جنم) اور ریتر و بھاو (موت) ہوا کرتا ہے مطلب ہم تینوں دیو ناشوان ہیں صرف تم ہی نِت (اوِیناشی) ہو دنیا پیدا کرنے والی ہو پرکرتی دیوی ہو۔

بھگوان شنکر بولے دیوی اگر بھگوان وِشنو تُم ہی سے پیدا ہُوا ہے تو اِن کے بعد پیدا ہونے والا برہما بھی تمہارے ہی بچے ہوئے پھر میں تموگُنی لیلا کرنے والا شنکر کیا تمہاری اولاد نہیں ہوا؟ مطلب مجھے بھی پیدا کرنے والی تم ہی ہو۔

وِچار کریں!! اوپر بتائے ہوئے گیان سے معلوم ہوا کہ شری برہما جی، شری وشنو جی، شری شیو جی ناشوان (فانی) ہیں۔ مرتیونجیہ (اجرامر) اور سرویشور نہیں ہیں اور دُرگا کے پُتر ہیں۔ اور برہم (کال سداشیو) ان کا پِتا ہے۔

تیسرا اسکند پرشٹ نمبر 125 پر برہما جی کے پوچھنے پر کہ اے ماتا!! ویدوں میں جو برہم کہا ہے وہ آپ ہی ہیں یا کوئی اور پربھو ہے؟ اس کے جواب میں یہاں تو دُرگا کہہ رہی ہے کہ میں اور برہم ایک ہی ہیں۔ پھر اسی اسکند کے پرشٹ نمبر 129 پر کہا ہے کہ اب میرا کاریہ (کام کاج) سدھ کرنے کے لئے ویمان پر بیٹھ کر تم لوگ جلدی چلے جاؤ کوئی مشکل کام آنے پر جب تم مجھے یاد کرو گے تب میں تمہارے سامنے آجاؤں گی۔ دیوتاؤ! میرا اور برہم کا دھیان تمہیں سدا کرتے رہنا چاہیے۔ ہم دونوں کو یاد کرتے رہو گے تو تمہارے کام ٹھیک ہونے میں ذرا بھی مشکل نہیں آئے گی۔

اوپر بتائے ہوئے گیان سے ظاہر ہے کہ دُرگا (پرکرتی) اور برہم (کال) ہی تینوں دیوتاؤں کے ماتا پِتا ہیں اور برہما، وشنو، شیو جی یہ ناشوان (فنا) ہونے والے ہیں۔ اور پورن شکتی یُکت نہیں ہیں۔

تینوں دیوتاؤں (برہما، وشنو مہیش) کی شادی دُرگا نے کروائی۔ پرشٹ نمبر 129-128 پر تیسرے اسکند میں۔ گیتا ادھیائے نمبر 7 کا شلوک نمبر 12:۔

یے چَئیوَ ساتوِکا، بھاوا، راجساہ، تامَسا، چَہ یے

مَتّ، ایو، اِیتی، تان، وِدھی، نہ، توُ، اَھمُ، تیش ُ، تے مَیِی۔

ترجمہ: (چَ) اور (اِیو) بھی (یی) جو (ساتوِکا) ستوگُن وشنو جی سے اُستھیتی (بھاوا) ہونے والے بھاؤ ہیں اور (یی) جو (راجساہ) رجوگُن برہما جی سے پیدا (چَہ) اور (تامَسا) تموگُن شیو سے سنہار ہیں (تان) ان سب کو تو (مَتّ ایو) مجھ سے طے شدہ اصول کے مطابق ہی ہونے والے ہیں (اِتی)۔ ایسا (وِدھی) جان (تُو) لیکن اصل میں (تیشُ) اُن میں (اُھم) میں اور (تےُ) وہ (مییَ) مجھ میں (نہِ) نہیں ہیں۔

پویتر شیو مہا پُران میں سرشٹی رچنا کا ثبوت

(کال برہم اور دُرگا سے برہما، وشنو، مہیش کی پیدائش)

اسی کا ثبوت پویتر شری شیو پُران گیتا پریس گورکھپور سے پرکاشیت انوادکرتا شری ہنومان پرساد پوداراس کے ادھیائے نمبر 6 رُدرسنہیتا پرشٹ نمبر 100 پر کہا ہے کہ جو مورتی رہیت (نراکار) برہم ہے اسی کی مورتی بھگوان سداشیو ہے ان کے شریر سے ایک شکتی نکلی وہ شکتی، امبیکا، پرکرتی، دُرگا تِری دیو جننی (برہما، وشنو مہیش کو پیدا کرنے والی ماتا) کہلاتی ہے جس کی آٹھ

بھُجائیں (بازو) ہیں اور جو سداشیو ہے، انہیں شِیو شمبھو اور مہیشور بھی کہتے ہیں (پرشٹ 101 پر) وہ اپنے سارے انگوں میں بھسم رمائے رہتے ہیں۔ اس کال روپی برہم نے ایک شیولوک نام سے شیتر (علاقہ) بنایا پھر دونوں نے پتی پتنی کا ویوھار کیا جس سے ایک پُتر پیدا ہوا اُس کا نام شیو رکھا۔ (پرشٹ نمبر 102)۔

پھر رُدِرسنہیتا ادھیائے نمبر 7 پرشٹ نمبر 103 پر برہما جی نے کہا ہے کہ میری پیدائش بھی بھگوان سداشیو (برہم کال) اور پرکرتی دُرگا کے ملن سے مطلب پتی پتنی کے ویوھار سے ہی ہوئی ہے۔ پھر مجھے بے ہوش کر دیا۔

پھر رُدِرسنہیتا ادھیائے نمبر 9 پرشٹ نمبر 110 پر کہا ہے کہ، اس پرکار برہما، وشنو اور رُدِر اَن تینوں دیوتاؤں میں گُن ہیں۔ لیکن شیو (کال برہم) گُناتیت (ان گنت گنوں والے) مانے جاتے ہیں۔

یہاں پر چار باتیں سِدھ ہوئی ہیں کہ، سداشیو (کال برہم) اور پرکرتی سے ہی برہما، وشنو، مہیش اُتپن (پیدا) ہوئے ہیں۔ تینوں بھگوانوں (شری، برہما، شری وشنو، شری شیو جی) کے ماتا پِتا شری دُرگا جی اور جیوتی نرنجن برہم ہیں یہی تینوں بھگوان رجگُن برہمہ، ست گُن وشنو اور تم گُن شیو ہیں۔

پویتر شریمد بھگوت گیتا جی میں سِرشٹی رچنا کا پرمان

اسی کا پرمان گیتا جی ادھیائے نمبر 14 شلوک نمبر 3 سے 5 تک ہے:۔

برہم (کال) کہہ رہا ہے کہ پرکرتی (درگا) تو میری پتنی ہے میں برہم (کال) اس کا پتی ہوں ہم دونوں کے ملن سے سب مخلوق سمیت تینوں گُن (رج گُن برہمہ، تم گُن شنکر، ست گُن وشنو) کی پیدائش ہوئی ہے۔ میں (برہم کال) سب پرانیوں (مخلوق) کا باپ ہوں۔ اور پرکرتی (دُرگا) اِن کی ماتا ہے۔ میں اس کے پیٹ میں بیج استھاپت کرتا ہوں۔ جس سے سب مخلوق کی پیدائش ہوتی ہے۔ پرکرتی (درگا) سے پیدا تینوں گُن (رج گُن برہمہ، تم گُن شنکر، ست گُن وِشنو) سب جانداروں کو کرم آدھار سے جسم میں باندھتے ہیں۔

یہی ثبوت گیتا ادھیائے نمبر 1 سے 4 اور 17-16 میں بھی ہے۔

گیتا ادھیائے نمبر 15 کا شلوک نمبر 1:۔

اُدھر، مَوُلم، اَدھِ، شاکمُ، اَشوَتَتھمُ، پُراھُ، اَوُیَیَمُ

چَھندانسِی، یَسُیَہ، پَرنانی، یہ، تمُ، وید، سَہ، ویدوِتُ۔

ترجمہ: (اُدھر مَوُلم) اوپر کو پورن پرماتما آدی پُرش پرمیشور روپی جڑ والا (اَدھِ شاکھمُ) نیچے

کوشاخاوالا (اَوُیَیَم) اویناشی (اَشوَتَتُھم) وِسترت وَرکش ہے۔گھوڑے جیسا مضبوط (یَسیَہ) جس کے (چھندانسِی) چھوٹے چھوٹے حصے یاٹہنیاں (پَرنانی) پتے (پُر اھو) کہے ہیں (تمُ) اُس سنسارروپی ورکش کو (یَہ) جو (وید) سب انگوں سہیت جانتا ہے (سَہ) وہی (ویدوِت) پورن گیانی مطلب تتو درشی ہے۔

گیتاادھیائے نمبر 15 شلوک نمبر 2:۔

اَدَھہ ،چ، اُرُدوَمُ پرسرتا،تسیہ، شاکھا، گُن پُرَوَردھا۔ وشیَۃ پُروالا،
اَدشچہ، موُلا نیَ انسنتَتانی ،کَرما نُبندھِینی، مَنُشیَۃ لوکی۔

ترجمہ:(تسیہ) اس ورکش کے (اَدھ) نیچے (چہ) اور (اُد رُوَم) اوپر (گُن پُرَوَردھا) تینوں گُن (رج گُن برہما،تم گُن شنکر،ست گُن وشنو) روپی (پرسرتا) پھیلی ہوئی (وشیَہ پُروالا) وِیکار،کام،کرودھ،موہہ،لوبھ،اہنکار،روپی کوپل (شاخا) ڈالی برہما،وشنو،شیو،(کَرما نُبندھِینی) جیوکوکرموں میں باندھنے کی (موُلا نی) جڑیں مطلب مکھیہ کارن ہیں (چہ) اور (مَنُشیَۃ لوکے) منُش لوک مطلب پرتھوی لوک میں (اَد) نیچے نرک چوراسی لاکھ یونیوں میں (اُدرُوَمُ) اُوپر سرگ لوک وغیرہ میں (انسنتَتانی) بندوبست کئے گئے ہیں۔

گیتااھیائے نمبر 15 شلوک نمبر:3

نہ، روُپم ،اسیہ اھہ تتھا اُوپَلبھُیَتے،نہ انتہ، نہ، چہ، آدی نہ چہ
سَمپُرتِیشٹھا،
اَشوَتھم،اِنم ،سویرُ ڈھمولم، اسنگ شسترین، دُرڈھین، چھیتوا۔

ترجمہ:(اسیہ) اس رچنا کی (نہ) نہ ہی (آدی) شروعات (چہ) اور (نہ) نہ ہی (انتا) انت ہے (نہ)۔نہیں (تتھا) ویسا (روُپم) رُوپ (اُوپَلبھُیَتی) پایا جاتا ہے (چہ) اور (اھہ) یہاں وِچار کال میں مطلب میرے دُوارہ دیئے جارہے گیتا گیان میں صحیح جانکاری مجھے بھی (نہ) نہیں ہے (سَمپُرتِشٹھا،) کیونکہ سب برہمانڈوں کی رچنا کی اچھی طرح معلومات کا مجھے بھی گیان نہیں ہے (اَنم)۔اس (سویرُ ڈھ مولم) اچھی طرح استھائی استھیتی والا (اشوتتھم) مضبوط سرُوپ والے سنسارروپی ورکش کے گیان کو (اسنگ شسترین) پورن گیان روپی (دُرڈھین) درڑھ سوکشم وید مطلب تتو گیان کے دُوارہ جانکر (چھیتوا۔) کاٹ کر مطلب نرنجن کی بھکتی کوشن بھنگر (عارضی) جان کر برہما، وشنو،شیو برہم اور پر برہم سے بھی آگے پورن برہم کی تلاش کرنی چاہیے۔

گیتاادھیائے نمبر 15 شلوک نمبر:4

تَتَہ پَدمُ تت پَریمار گِیتَویَمُ یَسمِین گتا نہ نِوَر تنتِی بھویہ
تَم ایوَ چہ ادیَم پُرُشمُ پُرپَردییَتہ پُرورتِی پُرَسُرتا پُرانیَ

ترجمہ: جب تتو درشی سنت مل جائے (تَتَہ) اُس کے بعد (تت) اس پرماتما کے (پَدمُ) پدستھان (ست لوک) کو (پَرمار گِتَویَم) اچھے طریقے سے کھوجنا چاہیے (یَسمِن) جس (گتا) میں گئے ہوئے سادھک (بھویہ) پھر (نہ نِوَر تنتِی) لوٹ کر سنسار میں نہیں آتے (چا) اور (یَتہ) جس پرماتما (پرم اکشر برہم) سے (پُرانیَ) آدی (پُرورتِہ) رچنا (پُرَسُرتا) پیدا ہوئی ہے۔(تمُ) اگیات (ادیَم) میں کال نرنجن (پُرُشمُ) پورن پرماتما کی (ایوَ) ہی (پُرپَردیی) شرن میں ہوں مطلب اُسی کی پوجا کرتا ہوں۔

گیتاادھیائے نمبر 15 شلوک نمبر 16:۔

دُوو امئوُ پُرُشَئو لوکی شَرا چہ اَکشَرُا ایوچہ،
شرا سَروانِی بھوتانی کوُٹسُتھَہ اکھشر اُچِیَتی۔

ترجمہ:(لوکے) اس سنسار میں (دُووِ) دوپرکار کے (شر) ناشوان (چہ) اور اویناشی (اَکشَرُا) بھگوان ہیں (پُرُشَئو) اسی پرکار (ایو) ان دونوں بھگوانوں کے لوکوں میں (امئو) سب ہی (سَروانِی) پرانیوں کے (بھوتانی) شریر (جسم) تو (شر) ناشوان (چہ) ہیں اور (کوُٹسُتھَہ) جیوآتما (اکھشر) اویناشی (اُچِیَتی) کہا جاتا ہے۔

گیتاادھیائے نمبر 15 شلوک نمبر 17:۔

اُتَمَہُ پُرُشہ تُوَانیہ پَرَ ماتم اِتی اداھُرتَہ ،
یو لوکَ تریَم اوشیہ، ببھرتی اَوُیَیہَ اِیشورَہ۔

ترجمہ:(اُتَمَہُ) اُتم (پُرشُ) پربھو (تو) تو (اَنیہ) اوپر والے دونوں پربھوؤں (شر پرش اور اکشر پرش) سے بھی اور ہی ہے (اتی) یہ اصل میں (پَرَ ماتم) پرماتما (اداھُرتَہ) کہا جاتا ہے (یہَ) جو (لوکَ تریَم) تینوں لوکوں (اوشیہ) میں پرویش کرکے (ببھرتی) سب کا دھارن پوشن کرتا ہے۔اور (اَوُیَیہَ) اویناشی (اِیشورَہ) اِیشور (پربھوؤں میں سریشٹ مطلب طاقتور بھگوان) ہے۔

تشریح: گیتا گیان داتا پربھو نے صرف اتنا ہی بتایا ہے کہ یہ سنسار اُلٹے لٹکے ورکش جیسا جانو اوپر جڑیں تو پورن پرماتما ہے نیچے ٹہنیاں وغیرہ دوسرے حصے جانو اس سنسارروپی ورکش کے ہر ایک حصے کا الگ الگ گیان جو سنت جانتا ہے وہ تتو درشی سنت ہے جس کے بارے میں گیتا ادھیائے 4 شلوک نمبر 34 میں کہا ہے اور گیتا ادھیائے نمبر 15 شلوک نمبر 3-2 میں صرف اِتنا ہی بتایا ہے

کہ تین گن روپی شاخائیں ہیں یہاں وچار کال میں مطلب گیتا میں آپ کو میں (گیتا گیان داتا) پوری جانکاری نہیں دے سکتا کیوں کہ مجھے اس سنسار کی رچنا کی شروعات اور اَنت کا گیان نہیں ہے۔ اس کے لئے گیتا ادھیائے 4 شلوک نمبر 34 میں کہا ہے کہ کسی تتو درشی سنت سے اُس پورن پرماتما کا گیان جانو اس گیتا ادھیائے نمبر 15 شلوک نمبر 1 میں تتو درشی سنت کی پہچان بتائی ہے کہ وہ سنسار روپی ورکش کے سب ہی حصے کا گیان بتائے گا اُسی سے پوچھو۔ گیتا ادھیائے نمبر 15 کے شلوک نمبر 4 میں کہا ہے کہ اُس تتو درشی سنت کے مل جانے کے بعد اُس پرم پد پرمیشور کی کھوج کرنی چاہیے مطلب اُس تتو درشی سنت کے بتائے گیان انوسار سادھنا کرنی چاہیے جس سے پورن موکش (اَنادی موکش) کو پراپت ہوتا ہے۔ گیتا ادھیائے نمبر 15 شلوک نمبر 16-17 میں واضح کیا ہے کہ تین پربھو ہیں ایک شر پُرش (برہم) دوسرا (اکشر پُرش) پر برہم تیسرا پرم اکشر پُرش (پورن برہم) شر پُرش اور اکشر پُرش اصل میں اوِناشی نہیں ہیں وہ اوِناشی پرماتما تو ان دونوں سے کوئی اور ہی ہے وہی تینوں لوکوں میں پرویش کر کے سب کا دھارن پوشن کرتا ہے۔

اوپر والے شریمد بھگوت گیتا ادھیائے نمبر 15 شلوک نمبر 1 سے 4 اور 16-17 سے یہ ثابت ہوا ہے کہ اُلٹے لٹکے ہوئے سنسار روپی ورکش کی مول (جڑ) تو پرم اکشر برہم مطلب پورن برہم ہے۔ جس سے سارے ورکش کا پالن ہوتا ہے۔ اور ورکش کا جو حصہ پرتھوی کے اوپر اور باہر زمین کے ساتھ دِکھائی دیتا ہے وہ تنا ہوتا ہے، اُسے اکشر پُرش مطلب پر برہم جانو۔ اُس تنے سے اوپر چل کر دوسری موٹی ڈالی نکلتی ہے۔ ان میں سے ایک ڈالی کو برہم مطلب شر پُرش جانو۔ اور اسی ڈالی سے اور تینوں شاخائیں نکلتی ہیں انہیں برہما، وشنو، اور شیو جانو، شاخوں سے آگے پتے رُوپ میں سنساری مخلوق جانو۔ گیتا ادھیائے نمبر 15 شلوک نمبر 16-17 میں واضح ہے کہ شر پُرش (برہم) اور اکشر پُرش (پر برہم) اور ان دونوں کے لوکوں میں جتنے پرانی (مخلوق) ہیں ان کے شریر تو ناشوان ہیں اور جیو آتما اوِناشی ہے۔ مطلب دونوں پربھو اور ان کے انترگت سب پرانی (مخلوق) ناشوان ہیں۔ بھلے ہی اکشر پُرش (پر برہم) کو اوِناشی کہا ہے۔ لیکن اصل میں اوِناشی پرماتما تو ان دونوں سے کوئی اور ہے۔ وہ تینوں لوکوں میں داخل ہو کر سب کا پالن پوشن کرتا ہے۔ اس گیان میں تینوں پربھوؤں کا الگ الگ بیان دیا ہے۔

پوجیہ کبیر پرمیشور (کبیر دیوجی) کی امرت وانی میں سرشٹی رچنا

خاص: نیمن امرت وانی سن 1403ء سے (جب پوجیہ کبیر دیو (کبیر پرمیشور) اپنی شکتی سے بنائے ہوئے شریر میں پانچ ورش کے ہوئے) سن 1518ء (جب کبیر دیو، کبیر پرمیشور مگھر کی ریاست سے جسم کے ساتھ ست لوک گئے) کے بیچ میں لگ بھگ 600 ورش پہلے پرم پوجیہ کبیر پرمیشور جی کے دُوارہ اپنے نجی سیوک (خدمتگار، داس، بھکت) سنت دھرم داس صاحب جی کو سُنائی تھی۔ اور دھنی دھرم داس جی نے لکھی تھی۔ لیکن اُس وقت کے پوِتر ہندوؤں کے نادان گروؤں (نیم حکیموں) نے کہا کہ یہ دھانک (جولاہا) کبیر جھوٹا ہے، کسی بھی ست گرنتھ میں شری برہما جی، شری وشنو جی اور شری شیو جی کے ماتا پِتا کا نام نہیں ہے۔ یہ تینوں پربھو اوِناشی (لافانی) ہیں۔ جن کی جنم موت نہیں ہوتی، نہ ہی پوِتر ویدوں اور پوِتر آسمانی کتابوں میں کبیر پرمیشور کا پرمان ہے، اور پرماتما کو نراکار لکھا ہے۔ ہم روزانہ پڑھتے ہیں۔ بھولی آتماؤں نے اِن چُتر گروؤں پر وِشواس (اعتبار) کرلیا کہ سچ مُچ یہ کبیر دھانک تو ان پڑھ ہے، اور ہمارے جو گرو جی بتاتے ہیں، وہ سچی بات ہوگی۔ آج وہی سچائی پرکاش میں آرہی ہے (سامنے آرہی ہے) اور اپنے سب پوِتر دھرموں کی پوِتر کتابیں ضامن ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ پورن پرمیشور سرو سرشٹی رچن ہار، کُل کلتار، ہر جگہ حاضر وَ ناظر کویر دیو (کبیر پرمیشور) ہی ہے۔ جو کاشی (بنارس) میں کنول کے پھول پر پرکٹ ہوئے، اور 120 سال تک اصل تیجومئے (نورانی) شریر کے اوپر انسانی جسم ہلکی روشنی والا بنا کر اور اپنے دُوارہ رچی سرشٹی (بنائی دنیا) کا ٹھیک ٹھیک (اصلی تتو) گیان دے کر شریر کے ساتھ ست لوک چلے گئے۔ کرپیا پریمی پاٹھک پڑھیں نیمن امریت وانی پرمیشور کبیر صاحب کے دُوارہ اُچاریت:۔

دھرم داس یہ جگ بورانا ، کوئی نہ جانے پد نروانا
یہی کارن میں کتھا پسارا، جگ سے کہیو رام نیارا
یہی گیان جگ جیو سناؤ، سب جیووں کا بھرم نشاؤ
اب میں تم سے کہوں چِتائی ، تِری دیون کی اُتپتی بھائی
کچھ سنکشیپ کہوں گہرائی ، سب سنشئے تمرے مِٹ جائی
بھرم گئے جگ وید پُرانہ ،آدی رام کا بھید نہ جانا
رام رام سب جگت بکھانے، آدی رام کوئی بیرلا جانے
گیانی سُنے سوء ہردے لگائی، مورکھ سُنے سو گمیہ نہ پائی
ماں اشٹنگی، پِتا نرنجن، وے جمدارُن وَنشن انجن
پہلے کین نرنجن رائی، پیچھے سے مایا اُپجائی

مایا رُوپ دیکھ اتی شوبھا، دیو نرنجن تن من لوبھا
کامدیو دھرم رائے ستائے ، دیوی کو تُرنت ہی دھر کھائے
پیٹ سے دیوی کری پکارا ، صاحب میرا کرو اُبارا
ٹیر سنی تب ہم تہاں آئے ، اشٹنگی کو بندھ چھڑائے
ستلوک میں کینہ دُراچاری، کال نرنجن دینا نکاری
مایا سمیت دیا بھگائی، سولہ سنکھ کوس دوری پر آئی
اشٹنگی اور کال اب دوئی، مند کرم سے گئے بھگوئی
دھرم رائے کو حکمت کینا، نکھ ریکھا سے بھگ کر لینا
دھرم رائے کینا بھوگ وِلاسا، مایا کو رہی تب آسا
تین پُتر اشٹنگی جائے، برہما، وشنو ، شیو نام دھرائے
تین دیو وستار چلائے ، ان میں یہ جگ دھوکہ کھائے
پُرش گمیہ کیسے کوئی پاوے، کال نرنجن جگ بھرماوے
تین لوک اپنے سُت دینا، سُن نرنجن باسا لینا
الکھ نرنجن سُن ٹھکانہ، برہما، وشنو، شیو بھید نہ جانا
تین دیو سو ان کو دھیاویں، نرنجن کاوے پار نہ پاویں
الکھ نرنجن بڑا بٹ پارا، تین لوک جیو کین آہارا
برہما، وشنو، شیو نہیں بچائے، سکل کھائے پُن دھوڑ اڑائے
تن کے سُت ہیں تینوں دیوا، آندھڑ جیو کرت ہیں سیوا
آکال پُرش کا ہو نہیں چینا، کال پائے سب ہی گہہ لینا
برہم کال سکل جگ جانے ، آدی برہم کو نہ پہچانے
تینوں دیو اور اوتارا، تاکو بھجے سکل سنسارا
تینوں گُنوں کا یہ وستارا ، دھرم داس میں کہوں پکارا
گُن تینوں کی بھگتی میں، بھول پڑیو سنسار
کہے کبیر نج نام بناء ، کیسے اُتریں پار

اُپروکت (اوپر دی گئی) امرت وانی میں پرمیشور کبیر صاحب جی اپنے نجی سیوک شری دھرم داس صاحب جی کو کہہ رہے ہیں کہ، دھرم داس یہ سب سنسار تتو گیان کے ابھاؤ سے وِچلت (پریشان) ہے۔ کسی کو پورن موکش مارگ اور پورن سرشٹی رچنا کا گیان نہیں ہے۔ اس لئے میں

آپ کو میرے دُوارہ رچی سرشٹی کی کتھا سُناتا ہوں۔ بدھی مان انسان تو جلد ہی سمجھ جائیں گے، لیکن جو سب پرمانوں (ثبوتوں) کو دیکھ کر بھی نہیں مانیں گے تو وہ نادان انسان کال پربھاؤ سے پربھاویت ہیں۔ وہ بھگتی کے لائق نہیں اب میں بتاتا ہوں تینوں گُنوں (بھگوانوں) برہما، وشنو، مہیش کیسے پیدا ہوئے، ان کی ماتا تو اشٹنگی دُرگا ہے، اور پِتا جیوتی نرنجن (کال) ہے۔ پہلے برہم کی پیدائش انڈے سے ہوئی۔ پھر دُرگا کی پیدائش ہوئی۔ دُرگا کے رُوپ پر عاشق ہو کر کال برہم نے غلطی (چھیڑ چھاڑ) کی تب دُرگا (پرکرتی) نے اس کے پیٹ میں شرن لی۔ میں وہاں گیا جہاں جیوتی نرنجن کال تھا۔ تب بھوانی کو برہم کے پیٹ سے نکال کر 21 برہمانڈ سمیت سولہ سنکھ کوس کی دوری پر بھیج دیا۔ جیوتی نرنجن (دھرم رائے) نے پرکرتی دیوی (دُرگا) کے ساتھ بھوگ ویلاس کیا۔ ان دونوں کے ملن سے تین گُن (رجگُن برہمہ، ست گُن وشنو، تم گُن شیو جی) کی پیدائش ہوئی ان ہی تینوں گُنوں کی سادھنا کر کے سب پرانی کال جال میں پھنسے ہیں۔ جب تک اصلی منتر نہیں ملے گا پورن موکش کیسے ہوگا؟۔

خاص: پریہ پاٹھک وِچار کریں!! کہ شری برہما جی، شری وشنو جی، اور شری شیو جی کی استھیتی اوِیناشی بتائی گئی تھی۔ سب ہندو سماج ابھی تک تینوں بھگوانوں (رجگُن برہم، ست گُن وشنو، تم گُن شیو جی) کو اجر امر اور جنم مرتیو سے بچا ہوا مانتے ہیں۔ جب کہ یہ تینوں ناشوان (فانی) ہیں۔ ان کے پِتا کال روپی برہم اور ماتا دُرگا (پرکرتی اشٹنگی) ہے۔ جیسے آپ نے پورن پرمانوں میں پڑھا یہ گیان اپنے شاستروں میں بھی موجود ہے لیکن ہندو سماج کے کلیوگی گروؤں، رِشیُوں، سنتوں کو گیان نہیں ہے۔ جو معلم اپنے سلیبس (نصاب) سے ہی ناواقف ہو وہ معلم ٹھیک نہیں۔ شاگردوں کے بھویشیہ (مستقبل) کا دشمن ہے۔ اسی پرکار جن گروؤں کو ابھی تک یہ نہیں پتہ کہ، شری برہما، شری وشنو، شری شیو جی کے ماتا پِتا کون ہیں؟ تو وہ گرو رِشی، سنت لاعلم ہیں۔ جس کارن سے سب بھگت سماج کو شاستر وِرودھ گیان لوک وید مطلب داستان سُنا سُنا کر اگیان سے بھر دیا ہے شاستر ویدھی وِیرُودھ بھگتی سادھنا کرا کے پرماتما کے سچے لابھ (پورن موکش) سے ونچت (دور) رکھا۔ سب کا مانو جنم نشٹ کرا دیا۔ کیوں کہ شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 16 شلوک 23-24 میں یہی پرمان ہے کہ، جو شاستر ویدھی چھوڑ کر من مانا آچرن پوجا کرتا ہے۔ اُسے کوئی لابھ نہیں ہوتا۔ پورن پرماتما کبیر جی نے سن 1403ء سے ہی سب شاستروں کا گیان اپنی امرت وانی (کبیر وانی) میں بتانا شروع کیا تھا۔ لیکن ان اگیانی گروؤں نے یہ گیان بھگت سماج تک نہیں جانے دیا۔ جو ورتمان میں اسپشٹ (ظاہر) ہو رہا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ کبیر دیو (کبیر پربھو) تتو درشی سنت رُوپ میں سوئم پورن پرماتما ہی آئے تھے۔

آدرنیہ سنت غریب داس صاحب جی کی امرت وانی میں سرشٹی رچنا(دنیا کا بننا) کا پرمان

آدی رمینی (سد گرنتھ پرشٹ نمبر 690 سے 692 تک)۔

آدی رمینی ادلی سارا، جا دن ہوتے دھوں دھوں کارا
ست پُرش کینا پرکاشا ، ہم ہوتے تخت کبیر خواسا
من موہنی سرجی مایا، ست پُرش ایک خیال بنایا
دھرم رائے سیرجے دربانی ، چونسٹھ جگ تپ سیوا ٹھانی
پُرش پرتھوی جاکوں دینی ، راج کرو دیوا آدھینی
برہمنڈ اکیس راج تم دینا، من کی اِچھا سب جُگ لینا
مایا مول رُوپ اِک چھاجا ، موہی لئے جنہوں دھرم راجا
دھرم کا من چنچل چت دھریا، من مایا کا رُوپ وِیچارا
چنچل چیری چپل چراغا ، یا کے پرسے سربس جاگا
دھرم رائے کیا من کا بھاگی ،ویشئے واسنا سنگ سے جاگی
آدی پُرش ادلی انوراگی، دھرم رائے دیا دل سے تیاگی
پُرش لوک سے دیا دھائی ، اگم دوئپ چلی آئے بھائی
سہج داس جس دیپ رہنتا ، کارن کون کون کل پنتھا
دھرم رائے بولے دربانی ، سنو سہج داس برہم گیانی
چونسٹھ یُگ ہم سیوا کینی، پُرش پرتھیوی ہم کو دینی
چنچل رُوپ بھیا من بورا ، من موہنی ٹھگیا بھورا
ست پُرش کے نہ من بھائے ، پُرش لوک سے ہم چلے آئے
اگر دیپ سنت بڑھ بھاگی ، سہج داس میٹو من پاگی
بولے سہج داس دل دانی، ہم تو چاکر ست سہدانی
ست پُرش سے عرض گذاروں ، جب تمہارا بیوان اُتاروں
سہج داس کو کیا پیانا ، ستیہ لوک لیا پروانا
ست پُرش صاحب سربنگی ، اویگت ادلی اچل ابھنگی
دھرم رائے تمہارا دربانی ،اگردیپ چلی گئے پرانی
کون حکم کری ارج اواجا، کہاں پٹھاوو اس دھرم راجا

بھئی اواج ادلی اک ساچا ، ویشیہ لوک جا تینوں باچا
سہج ویمان چلے ادھیکائی، چھن میں اگر دوئپ چلے آئی
ہم تو ارج کرے انراگی ، تم وشیہ لوک جاؤ بڑ بھاگی
دھرم رائے کے چلے ویمانا، مان سروور آئے پرانا
مان سروور رہن نہ پائے ، درے کبیرا تھانہ لائے
بنکنال کی ویشمی باٹی ، تاں کبیرا روکی گھاٹی
ان پانچوں ملی جگت بندھانا ، لکھ چوراسی جیو سنتانا
برہما ، وشنو ، مہیشور مایا ، دھرم رائے کا راج پٹھایا
یو کھوکھاپور جھوٹی بازی ، بہیستی بئیکنٹھ ، دگاسی ساجی
کریتم جیو بھلانے بھائی، نج گھر کی تو خبری نہ پائی
سوا لاکھ اُپجیں نت ہنسا ، اِک لاکھ وِنیسیں نت انسا
اُپتی کھپتی پرلئے پھیری، ہرش شوک جورا جم جیری
پانچوں تتو ہیں پرلئے ماہیں، ست گُن ، رجگُن ، تمگُن جھاہیں
آٹھوں انگ ملی ہے مایا، پنڈ برہمانڈ سکل بھرمایا
یا میں سُرتی شبد کی ڈوری، پنڈ برہمانڈ، لگی ہے کھوری
شواسا پارس من گیھ راکھو، کھولی کپاٹ، امیرس چاکھو
سناؤں ہنس شبد سُن داسا، اگم دیپ ہے اگ ہے باسا
بھئوساگر جم ڈنڈ جمانا، دھرم رائے کا ہے طلبانہ
پانچوں اوپر پد کی نگری ، باٹ بیہنگم بنکی ڈگری
ہمرا دھرم رائے سوں دعویٰ بھئوساگر میں جیو بھرماوا
ہم تو کہیں اگم کی بانی، جہاں اویگت ادلی آپ بنانی
بندھی چھوڑ ہمارا نام ، اجر امر ہے اِستھیر ٹھام
جگُن جگُن ہم کہتے آئے ، جم جورا سے ہنس چھُٹائے
جو کوئی مانے شبد ہمارا، بھئوساگر نہیں بھرمے دھارا
یامیں سُرتی شبد کا لیکھا ، تن اندر من کہو کینہی دیکھا
داس غریب اگم کی بانی ، کھوجا ہنسا شبد سہدانی

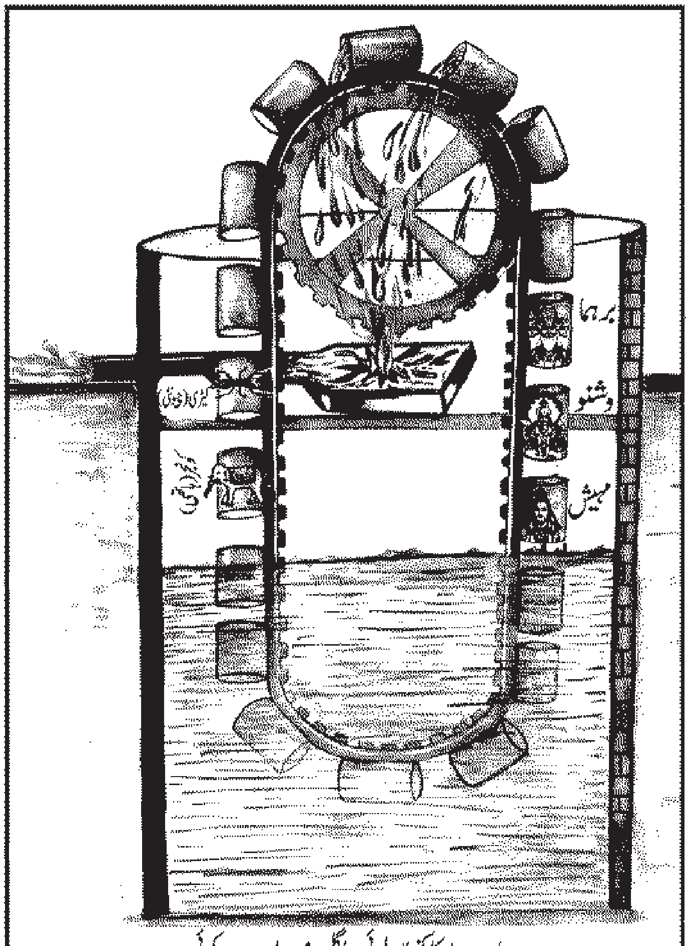

یو ہرہٹ کا کنواں لوئی، یا گل بندھیا ہے سب کوئی
کیڑی، کونجر اور اوتارا، ہرہٹ ڈوری بندھے کئی بارا

کال لوک میں جنم مرن روپی ہرہٹ (چکر)

اوپر لکھی امرت وانی کا بھاوٗارتھ ہے کہ سنت غریب داس صاحب جی کہہ رہے ہیں کہ یہاں پہلے صرف اندھکار تھا، اور پورن پرماتما کبیر صاحب جی ست لوک میں تخت یعنی سنگھاسن پر براجمان تھے، ہم وہاں چاکر (نوکر) تھے، پرماتما نے جیوتی نرنجن کو اُتپن کیا۔ پھر اُس کے تپ کے بدلے 21 برہمانڈ دے دیئے۔ پھر مایا (پرکرتی) کی پیدائش کی۔ جوان اور خوبصورت دُرگا کے رُوپ پر موہیت (عاشق) ہوکر جیوتی نرنجن برہم نے دُرگا (پرکرتی) سے زیادتی کرنے کی کوشش کی برہم جیوتی نرنجن کو اس کی سزا ملی۔ اسے ست لوک سے نکال دیا۔ اور شاپ لگا کہ ایک لاکھ مانو شریر (انسان جسم) دھاری پرانیوں کے سوکشم شریر روزانہ کھائے گا۔ سوا لاکھ پیدا کرے گا۔ یہاں سب پرانی جنم موت کا دُکھ اُٹھا رہے ہیں، اگر کوئی پورن پرماتما کا واستوک شبد (سچا نام جاپ منتر) ہمارے سے پراپت کرے گا اُس کو کال کی قید سے چھُڑوا دیں گے۔ ہمارا بندھی چھوڑ نام ہے۔ آدرنیہ غریب داس جی اپنے گرو اور بھگوان کبیر پرماتما کے آدھار پر کہہ رہے ہیں کہ سچے منتر مطلب ست نام اور سار شبد کی پراپتی کرلو پورن موکش ہوجائے گا۔ نہیں تو نقلی نام دینے والے سنتوں اور مہنتوں اور گروؤں کی میٹھی میٹھی باتوں میں پھنس کر شاستر ودھی رہیت سادھنا کرکے کال کی قید میں رہ جاؤ گے۔ پھر تکلیف پر تکلیف اُٹھاؤ گے۔

غریب داس مہا راج کی وانی

(ست گرنتھ صاحب پرشٹ نمبر 690 سے سہا بھار)

مایا آدی نرنجن بھائی ، اپنے جائے آپ ہی کھائی
برہما ، وشنو، مہیشور چیلا ، اوم سوہم کا ہے کھیلا
سیکھر سُن ِ میں دھرم انیائی ، جن شکتی ڈائن محل پٹھائی
لاکھ ِگراس ِنت اُٹھ دُوتی، مایا آدی تخت کی کوتی
سوا لاکھ گھڑیئے ِنت بھانڈے، ہنسا اُتپتی پرلئے ڈانڈے
یہ تینوں چیلا، بٹپاری ،سیرجے پُرشا سیرجی ناری
کھوکھاپور میں جیو بھلائے ، سپنا بہیشت بئیکنٹھ بنائے
یو ہرہٹ کا کنواں لوہی، یا گل بندھیا ہے سب کوئی
کیڑی کونجر اور اوتارا، ہرہٹ ڈوری بندھے کئی بارا
ارب ایلل اندر ہے بھائی ، ہرہٹ ڈوری بندھے سب آئی
شیش مہیش گُنیشہ تاہیں ہرہٹ ڈوری بندھے سب آئی
شُکرادیک برہمادیک دیوا، ہرہٹ ڈوری بندھے سب کھیوا
کویٹک کرتا پھرتا دیکھیا ، ہرہٹ ڈوری کہوں سُن لیکھا

چترُبھجی بھگوان کہاویں ہرہٹ ڈوری بندھے سب آویں
یو ہے کھوکھا پور کا کنُواں، یا میں پڑا سو نشچیئے مُوواں

جیوتی نرنجن (کال بلی) کے وش ہوکر کے یہ تینوں دیوتا (رجگُن برہما، ست گُن وشنو، تم گُن شیو جی) اپنی مہیما دِکھا کر جیووں کو سرگ وَ نرک کے بھوَ ساگر میں (لکھ چوراسی یونیوں میں) بھٹکاتے رہتے ہیں۔ جیوتی نرنجن اپنی مایا سے، ناگن کی طرح جیووں کو پیدا کرتے ہیں اور پھر مار دیتے ہیں۔ جس پرکار ناگن اپنی دم سے انڈوں کے چاروں اور کُنڈلی بناتی ہے پھر ان انڈوں پر اپنا پھُن مارتی ہے، جس سے انڈا اپھٹ جاتا ہے اور اس میں سے بچہ نکل آتا ہے اس کو ناگن کھا جاتی ہے۔ پھن مارتے سمے کئی انڈے پھٹ جاتے ہیں کیونکہ ناگن کے کافی انڈے ہوتے ہیں۔ جو انڈے پھٹتے ہیں اُن میں سے بچے نکلتے ہیں اگر کوئی بچہ کُنڈلی (ناگن کی دُم کا گھیرا) سے باہر نکل جاتا ہے تو وہ بچہ بچ جاتا ہے نہیں تو کُنڈلی میں ناگن چھوڑتی نہیں۔ جتنے بچے اُس کنڈلی کے اندر ہوتے ہیں ان سب کو کھا جاتی ہے۔

مایا کالی ناگن، اپنے جائے کھات۔۔ کُنڈلی میں چھوڑے نہیں، سو باتوں کی بات

اسی پرکار یہ کال بلی کا جال ہے۔ نرنجن تک کی بھکتی پورے سنت سے نام لیکر کریں گے تو بھی اِس نرنجن کی کنڈلی (21 برہمانڈ) سے باہر نہیں نکل سکتے سوئم برہما وشنو مہیش آدی مایا شیراں والی بھی نرنجن کی کُنڈلی میں ہیں۔ یہ بیچارے اوتار دھار کر آتے ہیں اور جنم مرتیو (زندگی موت) کا چکر کاٹتے رہتے ہیں اس لئے وِیچار کریں سوہم جاپ جو کہ دھرُو، پرہلاد، اور شُک دیو رِشی نے جپا، وہ بھی پار نہیں ہوئے۔ کیوں کہ شری وشنو پُران کے پہلے انش کے ادھیائے 12 کے شلوک نمبر 93 پرشٹ نمبر 51 پر لکھا ہے کہ دھرو صرف ایک کلپ مطلب ایک ہزار چترُ یُگ تک ہی مُکت ہے۔ اس لئے کال لوک میں ہی رہے، اور اوم نمہ بھگوتے واسودیوائے منتر جاپ کرنے والے بھکت بھی کرشن تک کی بھکتی کر رہے ہیں۔ وہ بھی چوراسی لاکھ یونیوں کے چکر کاٹنے سے نہیں بچ سکتے یہ پرم پوجیہ کبیر صاحب جی اور سنت غریب داس صاحب جی مہاراج کی وانی صاف ثبوت دیتی ہے۔

اننت کوٹی اوتار ھیں، مایا کے گوویند
کرتا ھو ھو اوُترے، بھُو ر پڑے جگ فند

ست پُرش کبیر صاحب جی کی بھکتی سے ہی جیو مُکت ہوسکتا ہے۔

جب تک جیو ست لوک میں واپس نہیں چلا جائے گا تب تک کال لوک میں اسی طرح کرم کرے گا اور کیئے ہوئے نام دان اور دھرم کی کمائی سرگ روپی ہوٹل میں ختم کر کے واپس کرم کرنے کے لئے چوراسی لاکھ پرکار کی یونیوں کے شریر میں کشٹ اُٹھانے والے کال لوک میں چکر

کاٹتا رہے گا۔ مایا دُرگا سے پیدا ہوکر کروڑوں گووِیند (برہما، وشنو، مہیش) مر چکے ہیں۔ بھگوان کا اوَتار بن کر آئے تھے پھر کرم بندھنوں میں بندھ کر کرموں کو بھوگ کر چوراسی لاکھ یونیوں میں چلے گئے۔ جیسے بھگوان وشنو جی کو دیورِشی نارد کا شاپ لگا وہ شری رامچند ررُوپ میں ایودھیا میں آئے پھر شری رام جی رُوپ میں بالی کو بھی مار دیا۔ اس کرم کا ڈنڈ سہنے کے لئے شری کرشن جی کی پیدائش ہوئی، پھر بالی والی آتما شکاری بنی اور اپنا بدلہ لیا۔ شری کرشن جی کے پاؤں میں زہر سے بھرا ہوا تیر مار کر مار ڈالا۔ مہاراج غریب داس جی اپنی وانی میں کہتے ہیں کہ:۔

برہما وشنو مہیشور مایا اور دھرم رائے کہیے
ان پانچوں مِل پرپنچ بنایا ، وانی ہمری لہیئے
ان پانچوں مل جیو اٹکائے ، جگُن جگُن ہم آن چھٹائے
بندھی چھوڑ ہمارا نام ،اجر امر ہے اَاِستھیر ٹھام
دھرم رائے کی دھوما دھامی، جم پر جنگ چلاؤں
جورا کو تو جان نہ دونگا، باندھ ادل گھر لاؤں
کال آکال دوؤں کو موسوں ، مہاکال سر مونڈوں
میں تو تخت ہجوری حُکمی ، چور کھوج کوں ڈھونڈوں
مُولا مایا مگھ میں بیٹھی ، ہنسا چُن چُن کھائی
جیوتی سروپی بھیا نرنجن ، میں ہی کرتا بھائی
سہس اُٹھاسی دیپ منیشور ، بندھے مُولا ڈوری
ایتیاں میں جم کا تلبانا، چلیئے پُرش کِشوری
مُولا کا تو ماتھا داگوں، ست کی مہر کروں گا
پُرش دیپ کوں ہنس چلاؤں ، درا نہ روکن دونگا
ہم تو بندھی چھوڑ کہاواں ، دھرم رائے ہے چکوے
ستلوک کی سکل سناواں، وانی ہمری اکھوے
نو لکھ پٹن اوپر کھیلوں ، سہادرے کو روکوں
دوادس کوٹی کٹک سب کاٹوں، ہنس پٹھاؤں موکھوں
چودھا بھون گمن ہے میرا، جل تھل میں سربنگی
خالق خلق خلق میں خالق، اویگت اچل ابھنگی
اگر ایلل چکر ہے میرا ، جِت سے ہم چل آئے

پانچوں پر پروانہ میرا ، بندھی چھٹاون دھائے
جہاں اوم کار نرنجن ناہیں، برہما وشنو وید نہیں جاہیں
جہاں کرتا نہیں جان بھگوانا ، کایا مایا پنڈ نہ پرانا
پانچ تتو تینوں گُن ناہیں، جورا کال دیپ نہیں جاہیں
امر کروں ست لوک پٹھاؤں تاتے بندھی چھوڑ کہاؤں

کبیر پرمیشور (کوِیردیوَ) کی مہیما بتاتے ہوئے سنت غریب داس جی کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پربھو کویر (کبیر دیو) بندھی چھوڑ ہیں۔ بندھی چھوڑ کا مطلب ہے کہ کال کی کارا گر سے چھڑانے والا، کال برہم کے 21 برہمانڈوں میں سب پرانی پاپوں کے کارن کال کے قیدی ہیں۔ پورن پرماتما کبیر صاحب گُناہوں کو ختم کر دیتے ہیں۔ پاپوں کا خاتمہ نہ برہم نہ پر برہم نہ ہی برہما وشنو شیو جی کر سکتے ہیں صرف جیسا کرم ہے، اس کا ویسا ہی پھل دے دیتے ہیں۔ اس لئے یجر وید ادھیائے نمبر 5 منتر 32 میں لکھا ہے کہ:" کبیر انگھاریرسی" کوِیردیوَ (کبیر پرمیشور) پاپوں کا دشمن ہے "بمبھاریرسی" بندھنوں کا شترو مطلب بندھی چھوڑ ہے۔

ان پانچوں (برہما، وشنو، شیو، مایا اور دھرم رائے) سے اوُپر ست پرُش پرماتما کبیر دیو ہے۔ جو ست لوک کا مالک ہے۔ باقی سب پر برہم، برہم اور برہما، وشنو، مہیش جی اور آدی مایا یہ سب ناشوان (فانی) ہیں۔ مہا پرلئے (قیامت) میں یہ سب اور ان کے لوک ختم ہو جائیں گے۔ عام انسان سے کئی ہزار گُنا زیادہ لمبی ان کی عمر ہے لیکن جو وقت مقرر ہے وہ ایک دن پورا لازمی ہوگا۔ سنت غریب داس جی مہاراج کہتے ہیں کہ:۔

شیو برہما کا راج ، اِندر گنتی کہاں چار مُکتی ، وَیکنٹھ سمجھ، ایتا لہیا
سنکھ جُگن کی جونی ، عمر بڑ دھاریہ جاجننی قربان سو کاغذ پاریہ
ایتی عمر بلند مرے گا، انت رے ست گرو لگے نہ کان، نہ بھینٹے سنت رے

چاہے اَن گِنت یگُوں کی لمبی عمر بھی کیوں نہ ہو اِک دن ختم ضرور ہوگی۔

اگر ست پُرش پرماتما کبیر صاحب کے نمائندے پورن سنت جو تین نام کا منتر (جس میں ایک اوم، تت ست جو اشارہ ہے) دیتا ہے اور اُسے سچے سنت دُوارہ نام دان کرنے کا آدیش ہے۔ اس سے اُپدیش لیکر نام کی کمائی کریں گے تو ہم ست لوک کے ادھیکاری ہنس ہو سکتے ہیں ست سادھنا بناء بہت لمبی عمر کوئی کام نہیں آئے گی کیونکہ نرنجن کے اس لوک میں دُکھ ہی دُکھ ہیں۔

کبیر صاحب: جیونا تو تھوڑا ہی بھلا ،جے ست سُمرن ہوئے
لاکھ ورش کا جیونا لیکھے دھرے نہ کوئے

کبیر صاحب اپنی جانکاری خود ہی بتاتے ہیں کہ ان بھگوانوں سے اُوپر انگِنت بھوجاؤں (بازوؤں) کا پرماتما ست پُرش ہے جو ست لوک (سچ کھنڈ، ست دھام) میں رہتا ہے اور اس کے نیچے سب لوک (برہم کال کے اکیس برھمانڈ اور برہما، وشنو، شیو شکتی کے لوک اور پر برہم کے سات سنکھ برہمانڈ اور دوسرے سب برہمانڈ آتے ہیں) اور وہاں پر ست نام سار نام کے جاپ دُوارہ پہنچا جائیگا، جو پورن گرو سے پراپت ہوتا ہے سچ کھنڈ (ست لوک) میں جو آتما چلی جاتی ہے اُس کا دوسرا جنم نہیں ہوتا ست پُرش کبیر صاحب ہی دوسرے لوکوں میں خود ہی الگ الگ ناموں سے موجود ہیں۔ جیسے الکھ لوک میں الکھ پُرش، اگم لوک میں اگم پُرش اور اکہہ لوک میں انامی پرُش رُوپ میں موجود ہیں۔ یہ تو اپماتمک نام ہیں لیکن اصلی نام اُس پورن پُرش کا کوِیردیوَ (بھاشا الگ ہونے سے کبیر صاحب) ہے۔

"آدرنیه نانک صاحب جی کی وانی (نصیحت) میں سرشٹی رچنا کا سنکیت (اشارہ)"

شری نانک صاحب جی کی امرت وانی ،مہلا ایک راگ بلاول انش ایک (گروگرنتھ پرشٹ 839)

آپے سچ کیا کر جوڑی انڈج پھوڑی جوڑی وچھوڑ
دھرتی آکاش کیئے بیسن کوں تھاؤں
راتی دن تو کیئے بھوٗ بھاوٗ جن کیئے کری ویکھن ہارا
تِریتیا برھما بسنو مہیسا دیوی دیو اُپائے ویسا
پون پانی اگنی بسراؤں تاہی نرنجن ساچو ناؤں
تسو مہی مُنوا رہیا لِو لائی پرنوَتی نانکوُں کال نہ کھائی

اُوپر کی امرت وانی کا مطلب ہے کہ سچے پرماتما نے خود ہی اپنے ہاتھوں سے سب سرشٹی کی رچنا کی ہے اسی نے انڈا بنایا پھر پھوڑا اور اس میں سے جیوتی نرنجن نکلا اسی پورن پرماتما نے سب پرانیوں کے رہنے کے لئے دھرتی آکاش پون پانی وغیرہ پانچ تتو رَچے اپنے دُوارہ رچی دنیا کا خود ہی شاہد ہے دوسرا کوئی صحیح جانکاری نہیں دے سکتا پھر انڈے کے پھوٹنے سے نکلے ہوئے نرنجن کے بعد تینوں شری برہما، شری وشنو اور شیو کی پیدائش ہوئی اور دوسرے دیوی دیوتا پیدا ہوئے اور اَن گِنت مخلوق کی پیدائش ہوئی جس کے دیگر دیوتاؤں کے جیون چریتر اور دوسرے رِشیُوں کے انبھو کے 6 شاستر اور 18 پُران بن گئے پورن پرماتما کبیر دیو کے سچے نام کی سادھنا من سے کرنے سے اور گرو مریادہ میں رہنے والے بھکت کو گرونانک صاحب جی کہتے ہیں کہ کال نہیں کھاتا۔

راگ مارو (انش) امرت وانی مہلا 1 گروگرنتھ پرشٹ نمبر 1037 :۔

سنو برہما وشنو مہیش اُپائے ، سنیں برتے جُگ سبائے
اس پد بچارے سوجنو پورا ، تس ملئے بھرمو چکائی دا
سامو ید رگو ججرو اتھرونو ، برہمے مکھ مایا ہے ترے گُن
تا کی قیمت کہی نہ سکے کو تیئوں بولے جیوں بلائی دا

اوپرلکھی امرت وانی کا مطلب ہے کہ جوسنت پورن سرشٹی رچنا (تخلیق کائنات) سُنادے گا اور بتائے گا کہ انڈے کے دو حصے ہو کر کون نکلا۔ جس نے پھر برہم لوک کی سُن میں مطلب گُپت جگہ پر برہما، وشنو، شیو جی کی پیدائش کی اور وہ پرماتما کون ہے جس نے برہم کال کے منہ سے چاروں ویدوں (رگ وید، یجروید، سامو ید، اتھر وو ید) کو اُچارن (بیان) کروایا۔ وہ پورن پرماتما جیسا چاہے ویسے ہی ہر ایک پرانی کو بلواتا ہے۔ اس سب گیان کو پورن (درست) بتانے والا سنت مل جائے تو اس کے پاس جایئے اور جو سب ہی شنکاؤں کو صحیح طریقے سے دور کرتا ہے وہی پورن سنت مطلب تتو درشی ہے۔

شری گروگرنتھ صاحب پرشٹ نمبر 929 امرت وانی شری نانک صاحب جی کی راگ رام کلی مہلا 1 دکھنی اوھنکار:۔

اوہنکاری برہما اُتپتی اہنکارو کیا جن چت ، اوہنکاری سیل جگ بھئے
اوہنکاری بھید نرمئے ، اوہنکاری شبدی ادھرے ، اوہنکاری گرومُکھی ترے
اونم اکھر سُن بچارو ، اونم اکھر تربھون سارو

اوپرلکھی امرت وانی میں شری نانک صاحب جی کہہ رہے ہیں کہ اوم کار مطلب جیوتی نرنجن کال سے برہما جی کی پیدائش ہوئی۔ کئی یگوں مستی مار کر اوم کار (برہم) نے ویدوں کی اُتپتی کی جو برہما جی کو ملے۔ تین لوک کی بھگتی کا صرف ایک اوم منتر ہی اصل میں جاپ کرنے کا ہے۔ اس اوم لفظ کو سچے سنت سے اُپدیش لیکر گرو دھارن کر کے جاپ کرنے سے اُدھار ہوتا ہے۔

خاص : شری نانک صاحب جی نے تینوں منتروں (اوم + تت + ست) کا جگہ جگہ پر حیرت انگیز بیان دیا ہے۔ اس کو صرف سچا سنت (تتو درشی) ہی سمجھ سکتا ہے۔ اور تینوں منتروں کے جاپ کو اُپدیشی بھکت کو سمجھایا جاتا ہے۔

(پرشٹ نمبر 1038):

اُتم ستگرو ، پُرش نرالے ، سبدی رتے ہری رس متوالے
رِدھی بدھی ، سدھی ، گیان گرو تے پایئے ، پورے بھاگ ملائیدہ
ستگرو تے پایئے بیچارہ ، سُن سمادھی سچے گھر بارہ

نانک نرمل ، ناد سبد دھنی سچ رامے نامی سمائیدہ

اوپرلکھی امرت وانی کا مطلب ہے کہ سچا گیان دینے والے ست گرو تو نرالے ہی ہیں وہ صرف نام جاپ کو جپتے ہیں۔ دوسری ہٹھ یوگ سادھنا نہیں بتاتے۔ اگر آپ کو دھن دولت پد بُدھی، یا بھگتی شکتی بھی چاہیے تو وہ بھگتی مارگ کا گیان سچا سنت ہی پردھان کرے گا۔ ایسا سچا سنت بڑے بھاگیہ سے ہی ملتا ہے وہی سچا سنت بتائے گا کہ اُوپر سُن (آکاش) میں اپنا اصلی گھر ست لوک پرمیشور نے بنا رکھا ہے۔

جس میں ایک واستوک (سچا) سار نام کی دُھن ہو رہی ہے، اُس آنند میں اویناشی پرمیشور کے سار شبد سے سمایا جاتا ہے مطلب اُس سچے سُکھدائی استھان میں واس ہو سکتا ہے، دوسرے ناموں اور ادھورے گروؤں سے نہیں ہو سکتا۔

آنشق امرت وانی مہلا پہلا (شری گروگرنتھ پرشٹ 360-359)

شِیونگری میں آسنی بیسوں کلپ تیاگی بادم
سینڈھی شبد سدا دُھنی سوھے اہی نیسی پورے نادم
ہری کیِرتی رہے راسی ہماری گرو مُکھ پنتھ اتیت

سگلی جیوتی ہماری سینمیاں نانا ورن انیکم ، کہہ نانک سونی بھرتھری جوگی پار برہم لیوا ایکم

اُوپرلکھی امرت وانی کا بھاوارتھ ہے کہ شری نانک صاحب جی کہہ رہے ہیں کہ اے بھرتھری یوگی آپ کی سادھنا بھگوان شیو تک ہے۔ اس سے آپ کو شیونگری (لوک) میں جگہ ملے گی اور شریر میں جو سینگی شبد وغیرہ ہو رہا ہے وہ انہی کملوں کا ہے اور ٹیلی ویژن کی طرح ہر اک دیو کے لوک سے شریر میں سنائی دے رہا ہے ہم تو ایک پرماتما پار برہم مطلب سب سے پار جو پورن پرماتما ہے، دوسرے کسی اور ایک پرماتما میں لو (لگن) لگاتے ہیں۔

ہم اوپری دِکھاوا (بھسم لگانا ہاتھ میں ڈنڈا رکھنا) نہیں کرتے۔ میں تو سب پرانیوں کو ایک پورن پرماتما (ست پُرش) کی سنتان (اولاد) سمجھتا ہوں۔ سب اُس شکتی سے چلائے مان ہیں۔ ہماری مدیرا تو سچا نام جاپ گرو سے حاصل کرنا ہے اور شما (رحم) کرنا ہمارا بان (لباس) ہے۔ میں تو پورن پرماتما کا اُپاسک ہوں اور پورن ست گرو کا بھگتی مارگ اس سے الگ ہے۔

امرت وانی راگ آسا مہلا 1 (شری گروگرنتھ پرشٹ نمبر 420)

جن نام ویساریا ، دوجے بھرمے بھلائی
مُول چھوڑی ڈالی لگے کیا پاوہی چھائی
صاحب میرا ایک ہے، اور نہیں بھائی

کرپا تے سُکھ پایا، ساچے پرتھائی
گرو کی سیوا سو کرے جس آپ کرائے
نانک سِرُو دے چھوٹیے دُرگا پتی پائے

اوپرلکھی وانی کا مطلب ہے کہ شری نانک صاحب جی کہہ رہے ہیں جو سچے پرماتما کا سچا نام بھول کر دوسرے بھگوانوں کے ناموں کے جاپ میں بھرم رہے ہیں وہ تو ایسا کر رہے ہیں۔ جیسے مول (پورن پرماتما) کو چھوڑ کر ڈالیوں تینوں گُن (رج گُن برہما، ست گُن وشنو، تم گُن شیو جی) کی پوجا (سینچائی) کر رہے ہیں۔ اس سادھنا سے کوئی سُکھ نہیں ہوسکتا۔ مطلب پودا سوکھ جائے گا تو چھایا میں نہیں بیٹھ پاؤ گے مطلب کہ شاستر ودھی رہیت سادھنا کرنا بیکار کوشش ہے۔ کوئی فائدہ نہیں، اسی کا ثبوت پویتر گیتا، ادھیائے 16 شلوک 24-23 میں بھی ہے۔ اس پورن پرماتما کو حاصل کرنے کیلئے من مکھی (من مانی) سادھنا تیاگ کر (چھوڑ کر) سچے گرودیو کو سمرپن کرنے سے اور سچے نام کے جاپ سے ہی موکش سمبھو ہے۔ نہیں تو مرنے کے بعد نرک میں جائے گا۔

شری گروگرنتھ صاحب پرشٹ نمبر 844-843:

بلاول مہلا 1:۔

میں من چاہوں گھنا ساچے وگاسی رام ، موہی پریم پرے پربھو ابھیناسی رام
اویگتو ہری ناتھو ناتھ، تسے بھاوے سو تھیئے، کرپالو سدا دیالو داتا، جیا اندری توں جیئے
میں آدھاروں تیرا، توں کھسمو میرا، میں تانوں تکیا تیرو، ساچی سچا سدا نانک گرسبدی جگرو نبیرو

اوپرلکھی وانی میں شری نانک صاحب جی کہہ رہے ہیں کہ اویناشی پورن پرماتما ناتھوں کا بھی ناتھ ہے، مطلب دیووں کا بھی دیو ہے۔ میں تو سچے نام کو ہردے میں سما چُکا ہوں۔ اے پرماتما سب پرانیوں کا جیون آدھار بھی آپ ہی ہو۔ میں آپ کے آشریت (آسرے) ہوں آپ میرے مالک ہو۔ آپ نے ہی گرو رُوپ میں آکر ست بھکتی کا سچا گیان دیکر سب جھگڑا ختم کر دیا۔ مطلب سب شک دور کر دیئے۔

(شری گروگرنتھ صاحب پرشٹ نمبر 721 راگ تلنگ مہلا 1)

یک ارج گفتم پیش تو در کن کرتار، حکہ کبیر کریم توں ، بے عیب پروِرد گار
نانک بھگوید جن تُرا، تیرے چاکراں پا خاک

اوپرلکھی وانی میں شری نانک صاحب جی نے ظاہر کر دیا ہے کہ (حقا کبیر) آپ ست کبیر (کُن کرتار) شبد شکتی سے رچنا کرنے والے شبد روپی پربھو مطلب سب دنیا کے پیدا کرنے والے ہو۔ آپ ہی بے عیب نروکار پروردگار سب کے پالن کرتا دیالو پربھو ہو۔ میں آپ کے داسوں کا بھی داس ہوں۔

(شری گروگرنتھ صاحب پرشٹ نمبر 24 راگ سیری مہلا 1)

تیرا ایک نام تارے سنسار ، میں ایہا آس
اہو آدھار، نانک نیچ کہے بیچار ، دھانک رُوپ رہا کرتار

اوپرلکھی وانی میں واضح کیا ہے کہ جو کاشی میں دھانک (جولاہا) ہے وہی (کرتار) کل کا سرجنہار ہے۔ اتی آدھین ہو کر شری نانک صاحب جی کہہ رہے ہیں کہ میں سچ کہہ رہا ہوں کہ یہ دھانک مطلب کبیر (جولاہا) ہی پورن برہم ست پُرش ہے۔

خاص: اوپر لکھے ثبوتوں کے سانکیتک مختصر گیان سے ثابت ہوا کہ سرشٹی رچنا کیسے ہوئی؟ اب پورن پرماتما کی پراپتی کرنی چاہیے۔ جو پورن سنت سے نام لیکر ہی ممکن ہے۔

دوسرے سنتوں کی طرف سے سرشٹی رچنا کی دنت کتھا:

دوسرے سنتوں دُوارہ جو سرشٹی رچنا کا گیان بتایا ہے وہ کیسا ہے؟ کرپیا پڑھیں سرشٹی رچنا کے بارے میں رادھاسوامی پنتھ کے سنتوں کے اور دھن دھن ست گرو پنتھ کے سنت کے وچار۔

پویتر پُستک جیون چریتر، پرم سنت بابا جیمل سنگھ جی مہاراج:۔ پرشٹ نمبر 102-103 سے سرشٹی کی رچنا (ساون کرپال پبلیکیشن دِلی)۔

پہلے ست پُرش نراکار تھا۔ پھر آکار (شکل) میں آیا تو اوپر کے تین نرمل منڈل (ست لوک، الکھ لوک، اگم لوک) بن گئے اور پرکاش اور منڈلوں کا ناد (دُھنی) بن گیا۔

پویتر پُستک سار وچن (نثر) پرکاشیت رادھاسوامی ست سنگ سبھا، دیال باغ آگرہ، "سرشٹی کی رچنا پرشٹ نمبر 81۔

پرتھم دھوں دھوں کار تھا۔ اُس میں پُرش سُن سمادھی میں تھے۔ تب کچھ رچنا نہیں ہوئی تھی، پھر جب موج ہوئی تب شبد پرگھٹ ہوا اور اُس سے سب رچنا ہوئی۔ پہلے ست لوک اور پھر ست پُرش کی کلا سے تین لوک اور سب وستار ہوا۔

یہ گیان تو ایسا ہے جیسے ایک سمے کوئی بچہ نوکری لینے کے لئے انٹرویو کے لئے گیا۔ نوکری دینے والے نے پوچھا کہ آپ نے مہابھارت پڑھی ہے۔ لڑکے نے جواب دیا کہ انگلیوں پر رٹ رکھا ہے۔ نوکری دینے والے نے سوال کیا کہ پانچ پانڈووں کے نام بتاؤ؟ لڑکے نے جواب دیا کہ ایک بھیم تھا، ایک اس کا بڑا بھائی تھا، ایک اس سے چھوٹا تھا، ایک اور تھا اور ایک کا نام میں بھول گیا ہوں۔ اوپرلکھی سرشٹی رچنا کا گیان تو ایسا ہے۔

ست پُرش اور ست لوک کی مہیما بتانے والے پانچ نام: (اوم کار، جیوتی نرنجن، رنکار،

سوہم، ستیہ نام) دینے والے اور تین نام (اکال مورتی، ست پرش، شبدروپی رام) دینے والے سنتوں دُوارہ رچی پُستکوں سے کچھ نچوڑ۔

سنت مت پرکاش بھاگ 3 پرشٹ نمبر 76 میں لکھا ہے کہ سچ کھنڈ یا ست نام چوتھا لوک ہے۔ یہاں پر ست نام کو استھان (جگہ) کہا ہے۔ پھر اس پویتر پستک کے پرشٹ نمبر 79 پر لکھا ہے کہ ایک رام دشرتھ کا بیٹا دوسرا رام من، تیسرا رام برہم، چوتھا رام ست نام ہے۔ یہ اصلی رام ہے۔ پھر پویتر پُستک سنت مت پرکاشیت پہلا بھاگ پرشٹ نمبر 17 پر لکھا ہے کہ وہ ست لوک ہے۔ اسی کو ست نام کہا جاتا ہے۔

پویتر پُستک (کتاب) ساروچن (نثر) یعنی وارتیک کا پرشٹ نمبر 3 پر لکھا ہے کہ اب سمجھنا چاہیے کہ رادھا سوامی پد سب سے اونچا مقام ہے جس کو سنتوں نے ست لوک اور سچ کھنڈ اور سار شبد اور ست شبد، ست نام، ست پُرش کر کے بیان کیا ہے۔

پویتر پستک ساروچن (نثر) آگرہ سے پرکاشیت پرشٹ نمبر 4 پر بھی جیوں کا تیوں بیان ہے۔

پویتر پُستک سچ کھنڈ کی سڑک پرشٹ نمبر 226 سنتوں کا دیش سچ کھنڈ یا ست لوک ہے اسی کو ست نام، ست شبد سار شبد، کہا جاتا ہے۔

خاص: اوپر لکھی ویاکھیہ (تعریف) ایسی لگی جیسے کسی نے جیون میں نہ تو شہر دیکھا نہ کار دیکھی نہ پیٹرول دیکھا ہے نہ ڈرائیور کی معلومات ہو کہ ڈرائیور کسے کہتے ہیں؟ اور وہ انسان اپنے ساتھیوں سے کہے کہ میں شہر میں جاتا ہوں کار میں بیٹھ کر آنند (سکون) مناتا ہوں۔ پھر ساتھیوں نے پوچھا کہ کار کیسی ہوتی ہے؟ پیٹرول کیسا ہوتا ہے، ڈرائیور کیسا ہوتا ہے؟ اور شہر کیسا ہوتا ہے؟۔ اس گرو جی نے جواب دیا کہ شہر کہو کہ کار کہو ایک ہی بات ہے شہر بھی کار ہی ہے۔ پیٹرول بھی کار کو ہی کہتے ہیں۔ ڈرائیور بھی کار کو کہتے ہیں اور سڑک کو بھی کار ہی کہتے ہیں۔

آؤ ذرا سوچیں! ست پُرش تو پورن پرماتما ہے۔ ست نام دو منتر کا نام ہے۔ جس میں ایک اوم + تت جو سانکیتیک ہے اور اس کے بعد سار نام سادھک کو پورن گرو سے دیا جاتا ہے۔ یہ ست نام اور سار نام دونوں سُمرن کرنے کے نام ہیں۔ ست لوک وہ استھان ہے جہاں ست پُرش رہتا ہے۔ اچھی آتمائیں خود فیصلہ کریں سچ اور جھوٹ کا۔

کون اور کیسا ہے کُل کا مالک:

جِن جِن سچے انسانوں نے پرماتما کو حاصل کیا اُنہوں نے بتایا ہے کہ کُل کا مالک ایک ہے۔ اور مانو (انسان) جیسا ہی تیجو مئے (نورانی) شریر یکت (مجسم) ہے جس کے ایک روم کوپ کا پرکاش کروڑوں سورج اور کروڑوں چندرما کی روشنی سے بھی زیادہ ہے۔ اُسی نے مختلف رُوپ بنائے

ہیں۔ پرمیشور کا واستوک (اصلی) نام اپنی اپنی زبانوں میں کبیر دیو (ویدوں کی سنسکرت زبان میں) اور حقا کبیر (شری گرو گرنتھ صاحب میں پرشٹ نمبر 721 شیتری زبان میں) اور ست کبیر (شری دھرم داس جی کی وانی میں) اور بندھی چھوڑ کبیر (سنت غریب داس جی کے گرنتھ میں) دیسی زبان میں ہے، اس پورن پرماتما کے اُپماتمک نام انامی پُرش، اگم پُرش، الکھ پُرش، ست پُرش، آکال مورتی شبد سروپی رام، پورن برہم، پرم اکشر برہم وغیرہ ہیں۔ جیسے ملک کے وزیر اعظم کا اصلی نام کچھ اور ہوتا ہے اور پوسٹ کا نام وزیر اعظم ہی ہوتا ہے اور پرائم منسٹر جی الگ ہوتا ہے۔ جیسے بھارت دیش کا پردھان منتری جی اپنے پاس کوئی اور عہدہ رکھ لیتا ہے۔ جب وہ اُس وبھاگ کے دستاویزات پر دستخط کرتے ہیں تو وہاں گرہ منتری کا کردار کرتا ہے، اور اپنا پد (عہدہ) بھی گرہ منتری لکھتا ہے، دستخط وہی ہوتے ہیں۔ اس طرح ایشوری ستا کو سمجھنا ہے۔

جن سنتوں اور رِشیُوں کو پرماتما پراپت نہیں ہوا، انہوں نے اپنا آخری انبھو بتایا ہے کہ پربھو کا صرف پرکاش دیکھا جا سکتا ہے۔ پربھو دِکھائی نہیں دیتا۔ کیوں کہ اس کا کوئی آکار (شریر، جسم) نہیں ہے۔ اور شریر میں دُھنی سُنتا وغیرہ پربھو بھکتی کی پراپتی ہے۔

آؤ ویچار کریں! جیسے کوئی اندھا دوسرے اندھوں میں اپنے آپ کو آنکھوں والا سِدھ کیئے بیٹھا ہو اور کہتا ہے کہ راتوں میں چندرما کی روشنی بہت سہانی اور من بھاونی ہوتی ہے۔ میں دیکھتا ہوں، تو دوسرے اندھے شِشیوں (چیلوں) نے پوچھا کہ گرو جی چندرما کیسا ہوتا ہے۔ اس چالاک اندھے نے جواب دیا، کہ چندرما نراکار ہے۔ وہ دِکھائی تھوڑی دے سکتا ہے۔ کوئی کہے سورج نراکار ہے وہ دکھائی نہیں دیتا سورج بہت روشنی والا ہے اس کی صرف روشنی ہی دیکھ سکتے ہیں۔ گرو جی کے بتائے انوسار شیشیہ 2:1/2 گھنٹے صبح 2: 1/2 گھنٹے شام آسمان میں دیکھتے ہیں لیکن کچھ دِکھائی نہیں دیتا۔ خود ہی سوچتے ہیں کہ گرو جی تو صحیح کہہ رہے ہیں۔ ہماری سادھنا پوری ڈھائی گھنٹے نہیں ہو پاتی اس لئے ہمیں سورج اور چندرما کا پرکاش دِکھائی نہیں دے رہا۔ چالاک گرو جی کے بتائے گیان پر یقین کر کے اُس چتُر اندھے (بے عقل) کی باتوں کو سُنتے کروڑوں اندھے (گیان ہین) ہو چکے ہوں، پھر اُنہیں آنکھوں والا (تتو درشی سنت) بتائے کہ سورج آکار میں ہے۔ اور اُسی سے پرکاش نکل رہا ہے اس پرکار چندرما سے پرکاش نکل رہا ہے اندھو! چندرما کے بغیر رات میں روشنی کیسے ہو سکتی ہے۔ جیسے کوئی کہے کہ ٹیوب لائٹ دیکھی، پھر کوئی پوچھے کہ ٹیوب لائٹ کیسی ہوتی ہے؟ جس کی آپ نے روشنی دیکھی ہے؟ جواب ملے کہ ٹیوب تو نراکار ہونے کے کارن دِکھائی نہیں دیتی صرف پرکاش دیکھا جا سکتا ہے۔ ویچار کریں ٹیوب بنا، روشنی کیسی؟۔

اگر کوئی کہے کہ ہیرا سوپرکاشیت ہوتا ہے۔ اور پھر یہ بھی کہے کہ ہیرے کا صرف پرکاش

دیکھا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ ہیرا تو نرا کار ہے۔ وہ دِکھائی تھوڑی دیتا ہے۔ تو وہ انسان ہیرے سے ناواقف ہے۔ مفت میں ہی جوہری بنا ہے جو پرماتما کو نراکار کہتے ہیں، اور صرف پرکاش دیکھنا اور دُھنی سُننا ہی پربھو پراپتی مانتے ہیں وہ پورن رُوپ سے پربھو تتھا بھگتی سے ناواقف ہیں۔ جب ان سے پرارتھنا کی کہ کچھ نہیں دیکھا ہے تم نے اپنے چیلوں کو بھرمت کر کے قصوروار ہو رہے ہو نہ تو آپ کے گرو دیو کی تتو گیان روپی آنکھیں اور نہ ہی آپ کی آنکھیں ہیں۔ اس لئے دنیا کو بھرمت نہ کرو۔ اس بات پر سب گیان روپی آنکھوں کے اندھوں نے لاٹھی اُٹھالی کہ ہم تو جھوٹے اور تو ایک ہی سچا ہے!!۔ آج وہی حالت سنت رام پال جی مہاراج کے ساتھ ہے۔

اس جھگڑے کا حل کیسے ہو کہ کس سنت کے ویچار صحیح ہیں اور کس کے غلط ہیں؟۔ مان لیجئے جیسے کسی اپرادھی کے بارے میں پانچ وکیل اپنا اپنا ویچار بیان کر رہے ہیں۔ ایک کہہ رہا ہے کہ کیس مجرم پر قانون کی دھارا 301 لگے گی دوسرا کہے 302 تیسرا کہے 304 چوتھا کہے 305 اور پانچواں وکیل 307 کو صحیح بتائے۔

یہ پانچوں تو ٹھیک نہیں ہو سکتے صرف ایک ہی ٹھیک ہو سکتا ہے اگر اُس کی باتیں اپنے دیش کے پویتر سنویدھان (قانون) سے ملتی ہیں اگر اُس کی ویاکھیہ بھی سنویدھان (قانون) کے مخالف ہے تو پانچوں وکیل غلط ہیں۔ اس کا حل دیش کا پویتر سنویدھان (قانون) کرے گا۔ جس کو سب مانتے ہیں۔ اسی طرح الگ الگ ویچار دھاراؤں میں اور سادھناؤں میں سے کونسی شاستر انوکُل (مطابق) ہے یا کونسی شاستر وِرُودھ (مخالف) ہے؟۔ اس کا حل پویتر ست گرنتھ ہی کریں گے جس کو سب مانتے ہیں (یہی پرمان پویتر شریمد بھاگوت گیتا ادھیائے 16 شلوک 23-24) میں ہے جن آنکھوں والوں (پورن سنتوں) نے سوریہ (پورن پرماتما) کو دیکھا ان میں سے کچھ کے نام ہیں:۔

ا۔ آدرنیہ دھرم داس صاحب جی۔ ۲ آدرنیہ دادو صاحب جی۔ ۳۔ آدرنیہ ملوک داس صاحب جی ۴۔ آدرنیہ غریب داس صاحب جی ۵ آدرنیہ نانک صاحب جی ۶ آدرنیہ گھیسا داس صاحب جی وغیرہ۔

1۔ آدرنیہ دھرم داس صاحب جی باندھوگڑھ مدھیہ پردیش والے:۔ جن کو پورن پرماتما جندہ مہاتما کے رُوپ میں متھورا میں ملے ست لوک دکھایا، وہاں ست لوک میں دو رُوپ دِکھا کر جندہ والے رُوپ میں پورن پرماتما والے سنگھاسن پر براجمان ہو گئے، اور آدرنیہ دھرم داس صاحب جی کو کہا کہ میں ہی کاشی (بنارس) میں نیرو نیما کے گھر گیا ہوا ہوں۔ وہاں دھانک (جولاہے) کا کام کرتا ہوں۔ آدرنیہ شری رامانند جی میرے گرو جی ہیں۔ یہ کہہ کر شری دھرم داس جی کی آتما کو واپس شریر میں بھیج دیا۔ شری دھرم داس جی کا شریر دو دن بے ہوش رہا۔

تیسرے دن جب ہوش آیا تو کاشی میں کھوج کرنے پر پایا کہ یہ ہی کاشی میں آیا دھانک ہی پورن پرماتما (ست پُرش) ہے۔ آدرنیہ دھرم داس صاحب جی نے پویتر کبیر ساگر، کبیر ساکھی، کبیر بیجک، نام کے ست گرنتھوں کی آنکھوں دیکھی اور پورن پرماتما کے پویتر مُکھ کمل سے نکلے امرت وچن روپی ویورن سے رچنا کی۔ امرت وانی میں پرمان:۔

آج موہے درشن دِیو جی کبیر (ٹیک)
ست لوک سے چل کر آئے، کاٹن جم کی زنجیر
تھارے درشن سے، مارے پاپ کٹت ہیں
نرمل ہوئے جی شریر، امرت بھوجن
مارے ست گرو جیمے، شبد دودھ کی کھیر
دھرم داس کی ارج گوسائیں، بیڑا لنگھائیو پرلے تیر

2۔ آدرنیہ دادو صاحب جی (امرت وانی میں پرمان) کبیر پرمیشور کے ساکشی (گواہ):

آدرنیہ دادو صاحب جب سات ورش کے بالک تھے تب پورن پرماتما جندہ مہاتما کے رُوپ میں ملے اور ست لوک لے گئے، تین دن تک دادو جی بے ہوش رہے۔ ہوش میں آنے کے بعد پرمیشور کی مہیما کی آنکھوں دیکھی بہت سی امرت وانی سُنائی ہیں:۔

جن موکوں نج نام دیا، سوہی ستگرو ہمار
دادو دوسرا کوئی نہیں کبیر سرجن ہار
دادو نام کبیر کی، جے کوئی لیوے اوٹ
ان کو کبھوں لاگے نہیں، کال بجر کی چوٹ
دادو نام کبیر کا، سُن کر کانپے کال
نام بھروسے جو نر چلے، ہوے نہ بانکا بال
جو جو شرن کبیر کے، تر گئے انت اپار
دادو گُن کیتا کہے، کہت نہ آوے پار
کبیر کرتا آپ ہے دوجا ناہیں کوئے
دادُو پورن جگت کو بھگتی درڑھاوت سوئے
ٹھیکہ پورن ہوئے جب، سب کوئی تجے شریر
دادو کال گنجے نہیں، جپے جو نام کبیر
آدمی کی آیو گھٹے تب یم گھیرے آئے

سُمرن کیا کبیر کا ، داؤو لیا بچائے
میٹی دیا اپرادھ سب ، آئے ملے چھن مانہہ
داؤو سنگ لے چلے ، کبیر چرن کی چھانہہ
سیوک دیو نج چرن کا داؤو اپنا جان
بھرنگی ستیہ کبیر نے کینا آپ سمان
داؤو انترگت سدا ، چھن چھن سُمرن دھیان
واروں نام کبیر پر ، پل پل میرا پران
سُن سُن ساکھی کبیر کی ، کال نواوے ماتھ
دھن دھن ہو تین لوک میں داؤو جوڑے ہاتھ
کیہری نام کبیر کا، ویشم کال گجراج
دادو بھجن پرتاپ تے بھاگے سنت آواج
پل اک نام کبیر کا ، دادو من چت لائے
ہستی کے اسوار کو سوان کال نہیں کھائے
سمرت نام کبیر کا ، کٹے کال کی پیر
دادو دِن دِن اونچے ، پرمانند سُکھ سیر
دادو نام کبیر کی جو کوئی لیوے اوٹ
تن کو کبھی نہ لاگے ، کال بجر کی چوٹ
اور سنت سب کُوپ ہیں ، کہتے جھریتا نیر
دادو اگم اپار ہے ، دریا ستیہ کبیر
ابھی تیری سب مٹے ، جنم مرن کی پیر
سوانس اُسوانس سمیر لے دادو نام کبیر
کوئی سرگن میں ریجھ رہا ، کوئی نرگن ٹھہرائے
دادو گتی کبیر کی ، مونتے کہی نہ جائے
جن موکوں نج نام دیا ، سو ہی ستگرو ہمار
دادو دوسرا کوئی نہیں کبیر سرجن ہار

3۔ آدرنیہ ملوک داس صاحب جی کبیر دیو کے ساکشی (گواہ):۔

42 ورش کی عمر میں شری ملوک داس صاحب جی کو پورن پرماتما ملے اور دو دن تک

شری ملوک داس جی بے ہوش رہے، پھر نیمن وانی اُچارن کی:۔

جپو رے من ستگرو نام کبیر۔ (ٹیک)
جپو رے من پرمیشور نام کبیر
ایک سمے گرو بنسی بجائی ، قالندری کے تیر
سُرنر منی تھک گئے ، رُک گیا دریا نیر
کاشی تج گرو مگھر آئے، دونوں دین کے پیر
کوئی گھاڑے ،کوئی اگنی جلاوے، ڈھونڈا نہ پایا شریر
چار داگ سے ستگرو نیارا، اجرو امر شریر
داس ملوک سلوک کہت ہیں، کھوجو کھسم کبیر

4۔ آدرنیہ غریب داس صاحب جی چھُڈانی ضلع جھجر ہریانہ والے:
امرت وانی میں پرمان پربھو کوِیر دیوَ کے ساکشی (گواہ)

آدرنیہ غریب داس صاحب جی کا جنم سن 1717ء میں ہوا اور صاحب کبیر جی کے درشن 10 ورش کی عمر میں سن 1727ء نلا نامک کھیت میں ہوئے اور ست لوک واس سن 1778 میں ہوا۔ آدرنیہ غریب داس صاحب جی کو بھی پرماتما کبیر صاحب جی سہہ شریر جندہ رُوپ میں ملے تھے۔ آدرنیہ غریب داس صاحب جی اپنے نِلا نامک کھیتوں میں دوسرے ساتھی گوالوں کے ساتھ گائے چرا رہے تھے، جو کھیت کبلاناں گاؤں کی حد سے جُڑا ہے۔ گوالوں نے جِندہ مہاتما کے رُوپ میں پرگھٹ کبیر پرمیشور سے آگرہہ (اصرار) کیا کہ کھانا نہیں کھاتے ہو تو دودھ پی لو (کیونکہ پرماتما نے کہا تھا کہ میں اپنے ست لوک گاؤں سے کھانا کھا کر آیا ہوں) تب پرمیشور کبیر جی نے کہا تھا کہ میں کنواری گائے کا دودھ پیتا ہوں۔ بالک غریب داس جی نے ایک کنواری گائے کو پرمیشور کبیر جی کے پاس لاکر کہا کہ بابا جی یہ کنواری گائے کیسے دودھ دے سکتی ہے؟ تب کبیر دیو پرمیشور نے کنواری گائے مطلب بچھیا کی کمر پر ہاتھ رکھا تو اپنے آپ کنواری گائے کے تھنوں سے دودھ نکلنے لگا اور برتن بھرنے پر رُک گیا۔ وہ دودھ پرمیشور کبیر جی نے پیا اور پرسادرُوپ میں کچھ اپنے بچے غریب داس جی کو پلایا اور ست لوک کے درشن کرائے۔ ست لوک میں اپنے دو رُوپ دِکھا کر پھر جِندہ والے رُوپ میں کُل مالک رُوپ میں سنگھاسن پر براجمان ہوگئے اور کہا کہ میں ہی 120 ورش تک کاشی میں دھانک (جولاہا) رُوپ میں رہ کر آیا ہوں۔ اور میں ہی شری نانک جی کو بیئی ندی پر جِندہ مہاتما رُوپ میں ہی ملا تھا اور چاروں پویتر ویدوں میں جو کویراگنی کوِیر دیوَ (کویرانگھاری) وغیرہ نام ہیں۔ وہ میرا ہی بودھ ہے۔

" کبیر: وید ہمارا بھید ہے ، میں ملوں ویدھن سے ناہیں
جون وید سے میں ملوں وہ وید جانتے ناہیں

میں ہی ویدوں سے پہلے بھی ست لوک میں براجمان تھا(گاؤں چُھڑانی ضلع جھجر (ہریانہ) میں آج بھی جنگل میں جہاں پورن پرماتما کا سنت غریب داس جی کو انسانی شریر میں ساکشاتکار(دیدار)ہُوا تھا،ایک یادگار ابھی بھی موجود ہے۔) آدرنیہ غریب داس جی کی آتما اپنے پرماتما کبیر بندھی چھوڑ کے ساتھ چلے جانے کے بعد اُنہیں مُردہ جان کرچِتا پر رکھ کر جلانے کی تیاری کرنے لگے۔اُس وقت آدرنیہ غریب داس صاحب جی کی آتما کو پورن پرمیشور نے شریر میں پرویش کر دیا۔ دس ورش کے بالک غریب داس زندہ ہوگئے۔اس کے بعد اُس پورن پرماتما کا آنکھوں دیکھا حال اپنی امرت وانی میں "ست گرنتھ " نام سے گرنتھ کی رچنا کی،اس امرت وانی میں ثبوت

عجب نگر میں لے گیا، ہم کو ستگرو آن
جھلکے بمب اگادھ گتی ، سُوتے چادر تان
اننت کوٹی برھمانڈ کا ایک رتی نہیں بھار
ست گرُو پرُش کبیر ہیں کل کے سرجنہار
غیبی خیال وشال ستگرو، اچل دِگمبر تھیر ہے
بھکتی ہیت کایا دھر آئے، اویگت ست کبیر ہے
ہر دم کھوج ہنوج ہاجر، ترِیوینی کے تیر ہیں
داس غریب طبیب ستگرو، بندھی چھوڑ کبیر ہیں
ہم سُلطانی ،نانک تارے ،دادو کو اُپدیش دیا
جات جولاہا بھید نہیں پایا کاشی ماہیں کبیر ہوا
سب پدوی کے مول ہیں ، سکل سدھی ہیں تیر
داس غریب ست پرُش بھجو ، اویگت کلا کبیر
جِندہ جوگی جگت گرو ، مالک مُرشد پیر
دوہوں دین جھگڑا منڈھیا ،پایا نہیں شریر
غریب جس کوں کہتے کبیر جولاہا
سب گتی پورن اگم اگھاہا۔

اُوپر لکھی وانی میں آدرنیہ غریب داس صاحب جی مہاراج نے ثابت کردیا کہ کاشی والے دھانک (جولاھے) نے مجھے بھی نام دان دے کر پار کیا وہی کاشی والا دھانک ہی (ست

پرُش)پورن برھم ہے۔

پرمیشور کبیر ہی ست لوک سے جِندہ مہاتما کے رُوپ میں آکر مجھے عجب نگر (ست لوک) میں لے کر گئے ۔ جہاں پر آنند ہی آنند ہے،کوئی چِنتا نہیں جنم اور موت بھی نہیں کوئی بھی بیماری روگ شوک تکلیف وغیرہ کچھ بھی نہیں ہے۔

کاشی میں دھانک رُوپ میں آئے ست پرُش نے الگ الگ وقت میں جگہ جگہ پر انیک رُوپ بنا کرسب کو ملے اِسی طرح پرگھٹ ہوکرآدرنیہ نانک صاحب جی کوبھی ست نام دے کر پار کیا۔وہی کبیر دیو جس کے ایک روم کُوپ (شریر کا بال) میں کروڑوں سوریہ جیسا پرکاش ہے اور انسان جیسا ہی شریر ہے اُس پرم پِتا کا بہت تیجومئے (نورانی) اپنے اصلی شریر کے اُوپر ہلکے تیج پُنج کا چولا ڈال کر ہمیں مرتیولوک میں (فانی دنیا) میں ملتا ہے کیونکہ اُس پرم پِتا کے اصلی رُوپ کے پرکاش کو چرم درشٹی (انسانی آنکھیں) سہن نہیں کرسکتی اس لئے پرماتما اپنا ہلکا تیج کا شریر بنا کر پرگھٹ ہوتے ہیں۔

آدرنیہ سنت غریب داس صاحب جی نے اپنی امرت وانی میں کہا ہے کہ:: سب کلا ست گروصاحب کی ہری آئے ہریانے نوں ؛؛ مطلب کہ پُورن پرماتما کبیر ہری (کبیر دیو) جس شیتر (علاقہ) میں آئے اُس کا نام ہریانہ مطلب پرماتما کے آنے والی پویتر جگہ جس کے کارن آس پاس کے علاقہ کو ہریانہ کہنے لگے۔

سن 1966 کو پنجاب صوبہ کے (جو انڈیا میں ہے) وِبھاجن (تقسیم) ہونے پر اُس علاقے کا نام ہریانہ پڑا۔لگ بھگ 236 ورش پہلے کہی وانی 1966 میں ظاہر ہوئی کہ وقت آنے پر یہ علاقہ ہریانہ صوبہ کے نام سے جانا جائے گا جو آج بالکل سامنے ہے۔

اس لئے گروگرنتھ صاحب پرشٹ 721 پر اپنی امرت وانی مہلا 1 میں شری نانک جی نے کہا ہے کہ۔

حقہ کبیر کریم تو، بے عیب پروردگار
نانک بگو ید جن تورا تیرے چاکراں پا خاک

(اسی کا پرمان (ثبوت) گروگرنتھ صاحب کے راگ "سیری" مہلا 1 پرشٹ 24 پر شبد 29)

شبد: ایک سُوان دوئی سوانی نال ،بھلکے بھونک ہی سدا بے آل
کُڑ چھُرا مُٹھا مرُدار ،دھانک رُوپ رہا کرتار
میں پتی کی پندھی نہ کرنی کی کار ، اُوھ بگڑے رُوپ رہا بکرال
تیرا ایک نام تارے سنسار ، میں اِہو آس اِہو آدھار
مُکھ نندا آکھان دِن رات ، پر گھر جوہی نیچ مناتی

کام کرودھ تن ، وس چنڈال ، دھانک رُوپ رہا کرتار
پھائی صورت ملوکی ویس، او ٹھگواڑا ٹھگی دیس
کھرا سیانہ، بہوتا بار، دھانک رُوپ رہا کرتار
میں کیتا نہ جاتا حرام خور، اُوھ کیا موہ دیسا دُشٹ چور
نانک نیچ کہے بیچار، دھانک رُوپ رہا کرتار
(گروگرنتھ صاحب راگ آساوری مہلا 1 کے کچھ اُنش (حصہ):

صاحب میرا ایکو ہے ،ایکو ہے بھائی ایکو ہے
آپے رُوپ کرے بھو بھانتی ، نانک بپوڑا ایب کہے
(پرشٹ نمبر 350)۔

جو تن کیا سو سچ تھیا امرت نام ستگرو دیا
(پرشٹ نمبر 352)

گرو پورے تے گتی متی پائی
(پرشٹ نمبر 353)

بوڑت جگ دیکھیا ، تؤ ڈری بھاگے
ست گرو راکھے سے بڑبھاگے ، نانک گرو کی چرنوں لاگے
(پُرش ٹ نمبر 414)

میں گرو پوچھیا آپنا ساچیا بیچاری رام
(پرشٹ نمبر 439)۔

اوپر لکھی امرت وانی میں نانک صاحب جی خود ہی مانتے ہیں کہ صاحب، (پربھو) ایک ہی ہے، اوران کا (شری نانک جی کا) کوئی انسانی رُوپ میں وقت کا گرو بھی تھا۔ اس کے بارے میں کہا ہے کہ گرو سے تو گیان حاصل ہوا اور میرے گرو جی نے مجھے امرت (نام) امر منتر مطلب پورا موکش (مکتی دینے والا) کرنے والا اُپدیش نام منتر دیا۔ وہی میرا گرو مختلف رُوپ بنالیتا ہے۔ مطلب وہی ست پُرش ہے وہی جندہ رُوپ بنالیتا ہے۔ وہی دھانک رُوپ میں بھی کاشی نگر میں براجمان ہوکر اک عام انسان کی طرح مطلب بھگت کا کردار کررہا ہے۔ شاستر ویرُودھ پوجا کر کے سارے جگت کو جنم مرتیو (زندگی موت) کرم، پھل کی آگ میں جلتے دیکھ کر جیون (زندگی) ویرتھ ہونے (بے مقصد) کے ڈر سے بھاگ کر میں نے گرو جی کے چرنوں میں شرن (پناہ) لی۔

بلیہاری گرو آپ نے۔ دیوں ہانڈی سدوار

جن مانستے دیوتا کیئے۔ کرت نہ لاگی بار
آپی نے آپ ساجیو۔ آپی نے رچیو ناؤں
دوئی قدرتی ساجیئے کرے آسن ڈیٹھو چاؤں
داتا کرتا آپے توں۔ تسی دیوہی کرہی، پساؤں
توں جانوں ئی سب سے دے، لے سہی جند کواؤں
کرے آسن ڈیٹھو چاؤں
(پرشٹ نمبر 463)

مطلب ہے کہ پورن پرماتما جِندہ کا رُوپ دھار کربیئی ندی پر آئے، مطلب جِندہ کہلائے اور خود ہی دو دنیا اوپر (ست لوک) اور نیچے برہم اور پر برہم کے لوک بنا کر اوپر ست لوک میں آکار (ظاہر رُوپ) میں آسن پر بیٹھ کر چاہ کے ساتھ اپنی بنائی دنیا کو دیکھ رہے ہو۔ اور آپ ہی سوئمبھو (بنا ماں کے پیدا ہونا) خود ہی پرگھٹ ہوتے ہو۔ یہی ثبوت پویتر یجرُ وید، ادھیائے 40 منتر 8 میں ہے کہ کبیر منیشی، سوئمبھو، پری بھو، وِویہ دھاتا۔ مطلب ہے کہ کویر پرماتما سروگھیہ (ہر جگہ موجود) ہے۔ (منیشی کا مطلب سروگھیہ) اور اپنے آپ پرگھٹ ہوتا ہے۔ وہ (پری بھو) سناتن، مطلب سب سے پہلے والا مالک ہے۔ وہ سب برہمانڈوں کا ویدھاتا (بنانے والا) الگ الگ سب لوکوں کا بنانے والا ہے۔

ایھو جیو بہوتے جنم بھرمیہ ، تا ستگرو شبد سنایا
(پرشٹ نمبر 465)۔

مطلب شری نانک صاحب جی کہہ رہے ہیں کہ میرا یہ جیو بہت سمے سے جنم اور موت کے چکر میں بھرمتا رہا۔ اب پورن ست گرو نے سچا نام دیا۔

شری نانک جی کا پہلا جنم ست یگ میں راجا امبریش، تریتا یگ میں راجا جنک ہوئے تھے اور پھر کلیوگ میں نانک جی ہوئے، اور دوسری یونیوں کے جنموں کی تو گنتی ہی نہیں ہے۔

پربھو کبیر جی نے سوامی رامانند جی کو تتو گیان سمجھایا

جس وقت کبیر پرمیشور اپنے لیلامیہ شریر میں پانچ ورش کے ہوگئے تب گرو مریادہ بنائے رکھنے کے لئے لیلا کی۔ ڈھائی ورش کے بچے کا رُوپ بنا کر صبح صبح اندھیرے میں پنچ گنگا گھاٹ کی

سیڑھیوں کے اوپر لیٹ گئے، جہاں پر سوامی رامانند جی ہر روز نہانے جایا کرتے تھے۔ شری رامانند جی چاروں ویدوں کے گیاتا اور پویتر گیتا جی کے ویدھوان مانے جاتے تھے۔ سوامی رامانند جی کی عمر 104 ورش کی ہو چکی تھی۔ کاشی میں جو پاکھنڈ پوجا دوسرے پنڈتوں نے چلا رکھی تھی۔ وہ بند کروادی تھی۔ رامانند جی شاستر انوکُل (ساشتروں میں لکھی ہوئی) سادھنا بتایا کرتے تھے، اور پوری کاشی میں اپنے باون دربار لگایا کرتے تھے۔ رامانند جی پویتر گیتا جی اور پویتر ویدوں کے آدھار پر ویدھی وت (اچھے طریقے سے) پوجا کرنا بتاتے تھے۔ اوم نام کا جاپ اُپدیش دیتے تھے۔

اُس دن بھی جب نہانے کیلئے پنچ گنگا گھاٹ پر گئے تو سیڑھیوں پر کبیر صاحب لیٹے ہوئے تھے۔ صبح پربھات کے وقت اندھیرے میں سوامی رامانند جی کو کبیر صاحب دکھائی نہیں دیئے، کبیر صاحب کو سر میں رامانند جی کے کھڑاؤں کی چوٹ لگی۔ کوِیر دیوَ (کبیر دیو) نے جیسے بالک روتے ہیں ویسے رونا شروع کر دیا۔ رامانند جی تیزی سے جُھکے اور دیکھا کہ کہیں بالک کو چوٹ تو نہیں لگ گئی اور پیار سے اُٹھایا اُسی وقت رامانند جی کے گلے کی کنٹھی (مالا) نکلی اور پرمیشور کبیر صاحب جی کے گلے میں پڑ گئی، رامانند جی نے کہا کہ بیٹا رام رام بولو، رام کا نام لینے سے دُکھ دور ہو جاتے ہیں۔ پُتر رام رام بولو، کبیر صاحب کے سر پر ہاتھ رکھا اور چھوٹے سے بچے رُوپ میں کبیر صاحب چُپ ہو گئے۔ پھر رامانند جی نہانے لگے اور سوچا کہ بچے کو آشرم میں لے جا کر جس کا ہوگا اُس کے پاس بھجوا دونگا۔ رامانند جی نے نہا دھو کر دیکھا تو بچہ وہاں پر نہیں تھا۔ کبیر صاحب وہاں سے انتر دھیان (غائب) ہو کر اپنی جھونپڑی میں آ گئے تھے۔ رامانند جی نے سوچا کہ بچہ تھا چلا گیا ہوگا اب اس کو کہاں ڈھونڈوں؟۔

کبیر پربھو دُوارہ سوامی رامانند جی کے آشرم میں دو رُوپ دھارن کرنا

ایک دن سوامی رامانند جی کا کوئی ششیہ (شاگرد) کہیں پر ست سنگ کر رہا تھا۔ کبیر صاحب وہاں پر چلے گئے، وہ رِشی جی شری وشنو پُران کی کتھا سُنا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ بھگوان وشنو جی ساری دنیا کے پیدا کرنے والے ہیں یہ ہی پالن کرتا ہیں اور یہی رام اور کرشن رُوپ اوتار میں آنے والی پرم شکتی ہیں، اجنما (ماں کے بغیر پیدا ہونے والا) شری وشنو جی کے کوئی ماتا پِتا نہیں ہیں۔ کویر ایشور نے یہ ساری چرچا سنی۔ ست سنگ کے بعد کبیر پرمیشور نے کہا رِشی جی کیا میں ایک سوال پُوچھ سکتا ہوں؟ رِشی جی نے کہا کہ ہاں بیٹا پُوچھو، وہاں سینکڑوں کی تعداد میں بھکت موجود تھے۔ کبیر دیو نے کہا کہ آپ وشنو پُران سے ست سنگ سُنا رہے تھے کہ شری وشنو جی پرماتما ہے، ان ہی سے برہما اور شیو جی کی پیدائش ہوئی ہے؟ رِشی جی نے کہا کہ میں جو سُنا تا ہوں وشنو پُران میں ایسا ہی لکھا ہوا ہے۔

کبیر صاحب نے کہا کہ رِشی جی میں نے آپ سے اپنے من میں شک دور کرنے کے لئے سوال کیا تھا۔ آپ تو ناراض ہو گئے، آپ ناراض مت ہویئے۔ اک دن میں نے شیو پُران سُنا تھا اُس میں وہ مہا پُرش سُنا رہے تھے کہ بھگوان شیو سے وشنو اور برہما کی پیدائش ہوئی۔ (پرمان پویتر شیو پران، رُدِر سنہیتا، ادھیائے 6 اور 7 میں گیتا پریس گھورکھپور سے پرکاشیت)۔ دیوی بھاگوت کے تیسرے اسکند میں لکھا ہے کہ دیوی ان تینوں برہمہ، وشنو، شیو کی ماتا ہے، یہ تینوں ناشوان (فانی) ہیں، اویناشی (لافانی) نہیں ہیں۔ رِشی جی کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا۔ وہ غصہ میں آ کر بولا کہ تو کون ہے؟؟ کس کا بیٹا ہے؟ کبیر صاحب سے پہلے ہی دوسرے بھکت جن کہنے لگے کہ یہ تو نیرو جولاھے کا پُتر ہے۔ سوامی رامانند جی کا ششیہ (شاگرد) کہنے لگا کہ تو نے گلے میں کنٹھی کیسے ڈال رکھی ہے؟۔ (وشنو سادھو تلسی کے ایک منکے کی مالا گلے میں ڈالتے ہیں، اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ اس نے وشنو پرم پرا سے اُپدیش لے رکھا ہے) تیرا گرو دیو کون ہے؟ کبیر صاحب نے کہا کہ میرے گرو دیو وہی ہیں جو آپ کے گرو دیو ہیں۔ وہ رِشی بہت غصے میں آ گیا اور بولا کہ اے نادان! تو اچھوت جولا ہے کا بچہ اور میرے گرو دیو کو اپنا گرو دیو کہتا ہے۔ میرے گرو دیو کا پتہ ہے وہ کون ہیں؟۔ شری شری 1008 پنڈت رامانند جی آچاریہ۔ تو جولاھے کا بالک وہ تو تیرے جیسے اچھوتوں کے درشن بھی نہیں کرتے اور تو کہہ رہا ہے کہ میں نے اس سے نام لیا ہے۔ دیکھ لو بھائی بھکت جنوں یہ جھوٹا کپٹی ہے۔ ابھی گرو دیو کے پاس جاؤں گا اور اُن کو تیری ساری کہانی بتاؤں گا۔ تو چھوٹی ذات کا بچہ ہمارے گرو دیو کی بے عزتی کرتا ہے۔ کبیر صاحب بولے کہ ٹھیک ہے گرو دیو جی کو جا کر بتا دو۔ اس رِشی نے جا کر شری رامانند جی کو بتایا کہ گرو دیو ایک جولاھے ذات کا لڑکا ہے اس نے تو ہماری ناک کاٹ دی۔ وہ کہتا ہے کہ سوامی رامانند جی میرے گرو دیو ہیں۔ اے بھگوان ہمارا تو باہر نکلنا مشکل ہو گیا ہے۔ سوامی رامانند جی بولے کہ کل صبح اس کو بلا کر لاؤ۔ کل دیکھنا میں تمہارے سامنے اُس کو کیسی سزا دوں گا۔

سوامی رامانند جی کے من کی بات بتانا :

اگلے دن صبح صبح کبیر صاحب کو دس نادان لوگوں نے پکڑ کر شری رامانند جی کے سامنے کھڑا کر دیا۔ رامانند جی نے یہ دکھانے کے لئے کہ میں کبھی چھوٹی ذات والوں کے درشن بھی نہیں کرتا۔ یہ جھوٹ بول رہا تھا کہ اس نے مجھ سے دیکشا لی ہے۔ آگے پردہ لگا دیا۔ رامانند جی نے پردے کے پیچھے سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اور تیری کیا ذات ہے؟ اور تیرا کونسا پنتھ ہے؟ مطلب کس پرماتما کی پوجا کرتا ہے۔

رامانند ادھیکار سُنی! جولاہا اک جگدیش
داس غریب بیلمب نہ ، تاہی نواوت شیش

(407)

رامانند کوں گرو کہے ، تن سے نہیں ملات
داس غریب درشن بھئے ، پیڈھے لگی جُوں لات

(408)

پنتھ چلت ٹھوکر لگی ، رام نام کہی دین
داس غریب کسر نہیں سیکھ لئی پربین

(409)

آڑھا پردہ لائے کری رامانند بوجھنت
داس غریب کلنگ چھبی ، ادھر ڈاک گُودنت

(410)

کون جاتی ، کل پنتھ ہے ، کون تمہارا نام
داس غریب ادھین گتی، بولت ہے بلی جاؤں

(411)

جواب کبیر جی کا:

ذاتی ہماری جگت گرو، پرمیشور پد پنتھ
داس غریب لکھتی پڑے نام نرنجن کنت

(412)

رامانند جی بولے:-

رے بالک سُن دُربدھی ، گھٹ مٹھ تن آکار
داس غریب درد لگیا ، ہو بولے سرجنہار

(413)

تم مومن کے پالوا ، جولہے کے گھر واس
داس غریب اگیان گتی، ایتا دررڑھ وشواس

(414)

مان بڑائی چھانڈی کری ، بولو بالک بین
داس غریب ادھم مُکھی، ایتا تم گھٹ فین

(415)

ترک تلُوسے بولتے رامانند سُر گیان
داس غریب کُجاتی ہے ، آخر نیچ یندان

(423)

پرمیشور کبیر جی (کوِیر دیوَ) نے پیار سے جواب دیا۔

مہکے بدن خُلاص کر ، سُنی سوامی پربین
داس غریب منی مرے ، میں عاجج آدھین

(428)

میں اویگت گتی سے پرے چاری وید سے دور
داس غریب دسوں دِشا سکل سیندھ بھرپور

(429)

سکل سیندھ بھرپور ہوں خالق ہمرا نام
داس غریب اُجاتی ہوں، تیں جو کہیا بلی جاؤں

(430)

جاتی پاتی میرے ناہیں ، نہیں بستی نہیں گام
داس غریب انین گتی، نہیں ہمارے نام

(431)

ناد بیند میرے نہیں ، نہیں گدا نہیں گات
داس غریب شبد سجا، نہیں کسی کا ساتھ

(432)

سب سنگھی بچھرو نہیں، آدی انت بہو جائیں
داس غریب سکل بسوں باہر بھیتر ماہیں

(433)

اے سوامی سِرشٹا میں، سِرشٹی ہمارے تیر
داس غریب ادھر بسوں اویگت ستیہ کبیر

(434)

پوہمی دھرنی آکاش میں میں ویاپک سب ٹھور
داس غریب نہ دوسرا ہم سمتل نہیں اور

(436)

هم داسن کے داس ہیں، کرتا پُرش کریم
داس غریب اودھوت ہم، ہم برہمچاری سیم

(439)

سن رامانند رام ہم، میں باون نرسنگ
داس غریب کلی کلی ہم ہی سے کرشن ابھنگ

(440)

ہم ہی سے اِندر کُبیر ہیں ، برہمہ ، وشنو، مہیش
داس غریب دھرم دھجا، دھرنی رساتل شیش

(447)

سُن سوامی ست بھاکھوں، جھوٹ نہ ہمرے رنچ
داس غریب ہم رُوپ بن، اور سکل پرپنچ

(453)

غوطہ لاؤں سرگ سے، پھری پیٹھوں پاتال
غریب داس ڈھونڈت پھروں ہیرے مانک لعل

(476)

اس دریا کنکر بہت، لعل کہیں کہیں ٹھاو
غریب داس مانک چُگیں ہم مرجیوا ناو

(477)

مرجیوا مانک چُگیں، کنکر پتھر ڈار
داس غریب ڈوری اگم، اترو شبد ادھار

(478)

اگر میری ذات پوچھ رہے ہو تو میں جگت گرو ہوں (ویدوں میں لکھا ہے کہ جگت گرو ساری سرشٹی کو گیان دینے والے کبیر پربھو ہیں)۔ میرا پنتھ کیا ہے؟ (کس پرمیشور کا میں مارگ درشن کرتا ہوں؟)۔ اس کے جواب میں کبیر جی نے کہا، میرا پرمیشور پنتھ ہے، اِیش، اِیشور، پرمیشور، (برہم، پر برہم، پورن برہم اور شر پُرش ،اکشر پُرش، پرم اکشر پُرش)۔ میں اُسی سروَچ شکتی (سپریم پاور) پرمیشور کا مارگ درشن کرنے آیا ہوں، جو انت کوٹی برہمانڈ کے بنانے والے اور پالن پوشن

کرنے والے ہیں۔ ویدوں میں جس کو کوِیر دیوَ، کویرا گنی، وغیرہ ناموں سے جانا جاتا ہے۔

ایش اور شر پُرش تو برہم کو کہا جاتا ہے۔ جو صرف 21 برہمانڈوں کا سوامی ہے۔ پر برہم اور اکشر پُرش کو ایشور کہا جاتا ہے۔ جو سات سنکھ برہمانڈوں کا مالک ہے۔ اور پرم اکشر پُرش کو پورن برہم و پرمیشور کہا جاتا ہے۔ جو اسنکھیہ برہمانڈوں کا سوامی ہے۔ مطلب سب کا مالک ہے اور اسی لیے کبیر جی نے سوامی رامانند جی سے کہا کہ میرا پنتھ پرمیشور کی پراپتی والا ہے۔

گیتا ادھیائے نمبر 15 شلوک نمبر 17 میں لکھا ہے کہ:۔ اصل میں اویناشی پرمیشور تو کوئی اور ہی ہے اور وہی تینوں لوکوں میں پرویش کر کے سب کا پالن پوشن کرتا ہے۔ اور وہی اویناشی پرماتما پرمیشور اس نام سے جانا جاتا ہے۔ وہ پرمیشور میں ہی ہوں۔ اس بات کو سُن کر سوامی رامانند جی بہت غصے میں آ گئے اور کہا کہ ارے نکمے تو چھوٹی ذات کا چھوٹا منہ اور بڑی بات تو اپنے آپ کو بھگوان بنا کر بیٹھا ہے۔ اور بُری گالیاں بھی دیں۔ کبیر صاحب بولے اے گرودیو آپ میرے گرودیو ہیں آپ مجھے گالی دے رہے ہو تو بھی مجھے آنند آ رہا ہے۔ لیکن میں جو آپ کو کہہ رہا ہوں میں جیوں کا تیوں پورن برہم ہی ہوں۔ اس میں کوئی سنشیہ (شک) نہیں ہے۔ اس بات کو سُن کر رامانند جی نے کہا کہ ٹھہر جا تیری تو لمبی کہانی بنے گی۔ تو ایسے نہیں مانے گا۔ میں پہلے اپنی پوجا کر لیتا ہوں بعد میں تم سے نمٹوں گا۔ سوامی رامانند جی کیا کِریا کرتے تھے؟۔ بھگوان وشنو جی کی ایک کالپنک مورتی بناتے تھے، سامنے مورتی دِکھائی دینے لگ جاتی تھی، (جیسے کرم کانڈ کرتے ہیں۔ بھگوان کی مورتی کے پہلے والے سارے کپڑے اُتار کر ان کو جل سے سنان کروا کر پھر صاف کپڑے بھگوان ٹھاکر کو پہنا کر گلے میں مالا ڈال کر تِلک لگا کر مُکٹ رکھ دیتے ہیں۔) رامانند جی کلپنا کر رہے تھے، کلپنا کر کے بھگوان کی مورتی بنائی، شردھا سے جیسے ننگے پیروں جا کر آپ ہی گنگا جل لائے ہوں۔ ایسی اپنی بھاونا بنا کر ٹھاکر جی کی مورتی کے کپڑے اُتارے، پھر نہلایا اور پھر نئے کپڑے پہنا دیئے تلک لگا دیا، اور مُکھٹ رکھ دیا۔ اور مالا ڈالنی بھول گئے۔ اگر کنٹھی (مالا) نہ ڈالے تو پوجا ادھوری اور مُکھٹ رکھ دیا تو پھر اُسے اُتارا نہیں جا سکتا۔ اگر اُسی دن مُکھٹ اُتار دے تو پوجا کھنڈت (نامکمل) مانی جاتی ہے۔ سوامی رامانند جی اپنے آپ کو کوس رہے ہیں کہ اتنا جیون ہو گیا میرا، کبھی بھی ایسی غلطی نہیں ہوئی، پربھو آج کیا غلطی بن گئی مجھ پاپی سے، اگر مُکھٹ اُتاروں تو پوجا کھنڈت اس نے سوچا کہ مُکھٹ کے اوپر سے کنٹھی ڈال کر دیکھتا ہوں۔ (کلپنا (تصور) سے کر رہے ہیں، کوئی سامنے مورتی نہیں ہے اور پردہ لگا ہے، کبیر صاحب دوسری طرف بیٹھے ہیں)۔ مُکھٹ میں مالا پھنس گئی آگے نہیں جا رہی تھی، تب رامانند جی نے سوچا اب کیا کروں؟۔ اے بھگوان! آج تو میرا سارا دن ہی ویَرتھ (ضائع) ہو گیا۔ آج کی میری بھکتی کمائی ویَرتھ (ضائع) گئی۔ (کیونکہ جس کو پرماتما کی کسک ہوتی ہے اس کا ایک نتیہ نیئم بھی رہ جائے تو اُس کو درد بہت ہوتا ہے۔ جیسے انسان کی جیب کٹ جائے اور پھر بہت پچھتاوا ہوتا ہے۔ ایسے ہی پربھو کے

سچے بھکتوں کو اتنی لگن ہوتی ہے۔) اتنے میں کبیر صاحب نے کہا کہ سوامی جی مالا کی گانٹھ کھولو اور گلے میں ڈال دو، پھر گانٹھ لگا دو، مُگھٹ اُتارنا نہیں پڑے گا۔ اب رامانند کس کے مُگھٹ اُتارے تھا۔ کاہے کی گانٹھ کھولے تھا، کٹُیا (جھونپڑی) کے سامنے لگا پردہ بھی سوامی رامانند جی نے اپنے ہاتھ سے پھینک دیا اور سارے برہمن سماج کے سامنے اُس کبیر پرمیشور کو سینے سے لگا لیا۔ رامانند جی نے کہا کہ اے بھگوان! آپ کا تو اتنا کومل شریر ہے جیسے روئی ہو۔ اور میرا تو پتھر جیسا شریر ہے۔ ایک طرف تو پربھو کھڑے ہیں اور ایک طرف جاتی اور دھرم کی دیوار ہے۔ پربھو چاہنے والی سچی آتمائیں دھرم کی بناوٹی دیوار کو توڑنا اچھا سمجھتے ہیں۔ ویسا ہی سوامی رامانند جی نے کیا سامنے پورن پرماتما کو پا کر نہ ذاتی دیکھی نہ دھرم دیکھا۔ نہ چھُوا، چھات ہی دیکھا صرف آتم کلیان دیکھا، اسے برہمن کہتے ہیں۔

بولت رامانند جی ، ہم گھر بڑا سُکال
غریب داس پوجا کریں ، مُگھٹ پھی جدی مال
سیوا کروں سنبھال کر ، سُن سوامی سُر گیان
غریب داس سر مُگھٹ دھری مالا اٹکی جان
سوامی گُونڈھی کھول کر ، پھر مالا گل ڈال
غریب داس اس بھجن کوں جانت ہے کرتار
ڈیوڑھی پردہ دور کر، لیا کنٹھ لگائے
غریب داس گُجری بہت بدنے بدن ملائے

سوامی رامانند جی نے کہا کہ کبیر پربھو آپ نے جھوٹ کیوں بولا؟ کبیر صاحب جی بولے کہ کیسا جھوٹ سوامی جی؟ سوامی رامانند جی نے بولا کہ آپ کہہ رہے تھے کہ آپ نے میرے سے نام لے رکھا ہے۔ آپ نے میرے سے اُپدیش کب لیا؟ کبیر صاحب بولے ایک سمے آپ سنان کرنے کے لئے پنچ گنگا گھاٹ پر گئے تھے، میں وہاں لیٹا ہوا تھا، آپ کے پیروں کی کھڑاؤں میرے سر میں لگی تھی، تو آپ نے کہا تھا کہ بیٹا رام رام بولو، رامانند جی بولے ہاں اب کچھ یاد آیا، لیکن وہ تو بہت چھوٹا سا بچہ تھا، (کیونکہ اس وقت پانچ ورش عمر کے بچے بہت بڑے ہو جایا کرتے تھے اور پانچ ورش کے بچے کے شریر اور ڈھائی ورش کے بچے کے شریر میں دُگنا فرق ہو جاتا ہے) کبیر صاحب کہنے لگے کہ سوامی جی دیکھو میں ایسا تھا، سوامی رامانند جی کے سامنے بھی کھڑے ہیں اور ایک ڈھائی ورش بچے کا دوسرا رُوپ بنا کر کسی سیوک کی وہاں پر چارپائی بچھی تھی۔ اس کے اوپر براجمان ہو گئے۔ اب رامانند جی نے چھ بار تو ادھر دیکھا اور چھ بار اُدھر دیکھا پھر آنکھیں مل مل کر دیکھا کہ کہیں تیری آنکھیں دھوکہ تو نہیں کھا رہی ہیں اس پرکار دیکھ ہی رہے تھے کہ اتنے میں کبیر صاحب کا چھوٹے والا رُوپ اُٹھا اور بڑے

پانچ ورش والے رُوپ میں سما گیا۔ پانچ ورش والے رُوپ میں کبیر صاحب رہ گئے۔

من کی پوجا تم لکھی ، مُگھٹ مال پرویش
غریب داس گتی کو لکھے کون ورن کیا بھیس
یہ تو تم شکشا دی ، مان لیئے من مور
غریب داس کومل پُرش ، ہمرا بدن کٹھور

تب سوامی رامانند جی بولے کہ میرا اشک مٹ گیا، اے پرمیشور آپ کو کیسے پہچان سکتے ہیں، آپ کسی ذات یا لباس میں کھڑے ہو ہم نادان انسان آپ کے ساتھ واد ویواد کر کے دوشی (گناہگار) ہو گئے شما (معاف) کرنا، پورن پرمیشور کبیر دیو میں آپ کا انجان بچہ ہوں۔

سوامی رامانند جی کو ست لوک درشن :

سُن بچہ میں سورگ کی ، کیسے چھوڑوں ریت
غریب داس گدری لگی، جنم جات ہے بیت
چاری مُکتی بیکُنٹھ میں ، جن کی مورے چاہ
غریب داس گھر اگم کی، کیسے پاؤں تھاہ
ہیم رُوپ جہاں دھرنی ہے ، رتن جڑے بہو شوبھ
غریب داس بیکنٹھ کوں ، تن من ہمرا لوبھ
شنکھ چکر گدا پدم ہیں، موہن ، مدن مُراری
غریب داس مرلی بجے ، سرگ لوک درباری
دودھوں کی ندیاں بگیں ، سیت ورکش سُبھان
غریب داس منڈل مُکتی سرگاپور استھان
رتن جڑاؤ منُش ہیں ، گن گندھرو سب دیو
غریب داس اس دھام کی کیسے چھوڑوں سیو
رگ یجو، سام اتھرون، گاویں چاروں وید
غریب داس گھر اگم کی ، کیسے جانوں بھید
چاری مُکتی چِتون لگی، کیسے بچوں تا ہے
غریب داس گھپتا رگتی ، ہم کوں دیو سمجھائے
سرگ لوک بیگنٹھ ہے ، یاں سے پرے نہ اور

غریب داس شٹ شاستر چار وید کی ڈور
چار وید گاوے تسے ، سُرنر مُنی ملاپ
غریب داس دھرو پور جس مٹ گئے تینوں تاپ
پرہلاد گئے تس لوک کوں، سرگاپوری سمول
غریب داس ہری بھگتی کی میں بچھت ہوں ڈھول
بِندرابن گئے تس لوک کوں ، سرگاپوری سمول
غریب داس اُس مُکتی کوں کیسے جاؤں بھول
نارد برہمہ تس رٹیں، گاویں شیش گنیش
غریب داس بَیکنٹھ سے اور پرے کو دیش
سہس اٹھاسی جس جپیں اور تیتیسوں سیو
غریب داس جاسیں پرے اور کون ہے دیو
سُن سوامی نج مول گتی ، کہی سمجھاؤں تو ہی
غریب داس بھگوان کوں راکھیا جگت سموہی
تین لوک کے جیو سب ، وِشیہ واس بھرمائے
غریب داس ہمکوں جپیں تسکوُں دھام دکھائے
جو دیکھے گا دھام کوں ، سو جانت ہے مجھ
غریب داس توسے کہوں سُن گائتری گجھ
کرشن وشنو بھگوان کوں جیہڑائیں ہیں جیو
غریب داس تریلوک میں کال کرم شر شیو
سن سوامی توسے کہوں ، اگم دیپ کی سیل
غریب داس پیٹھے پرے پِستک لادے بیل
پوہمی دھرنی آکاش تھمب ، چلسی چندر سور
غریب داس رج برج کی، کہاں رہے گی دھور
تارائن تریلوک سب ، چلسی اندر کُبیر
غریب داس سب جات ہیں سرگ پاتال سُمیر
چاری مُکتی بَیکنٹھ بٹ ، فنا ہوا کئی بار

غریب داس الپ رُوپ مکھ ، کیا جانے سنسار
کہو سوامی کِت رہو گے ، چودہ بھوَن بھینڈ
غریب داس بیجک کہیا، چلت پران اور پنڈ
سُن سوامی ایک شکتی ہے ، اردھنگی اومکار
غریب داس بیجک تہاں ، انت لوک سنگھار
جیسے کا تیسا رہے پرلو فنا پران
غریب داس اس شکتی کوں بار بار قربان
کوٹی اِندر برہما جہاں، کوٹی کرشن کیلاش
غریب داس شیو کوٹی ہیں ، کرو کون کی آس
کوٹی وِشنو جہاں بست ہیں، اس شکتی کے دھام
غریب داس گل بہت ہیں ، الف بست نیکام
شیو شکتی جاسے ہوئے ، انت کوٹی اوتار
غریب داس اُس الف کوں، لکھے سو ہوئے کرتار
الف ہمارا رُوپ ہے ، دم دیہی نہیں دنت
غریب داس گل سے پرے ، چلنا ہے بن پنتھ
بِناء پنتھ اُس کنت کے دھام چلن ہے مور
غریب داس گتی نہ کیسی سنکھ سورگ پر ڈور
سنکھ سورگ پربرہم بیں ، سُن سوامی یہ سین
غریب داس ہم الف ہیں، یو گل پھوکٹ پھین
جو تیں کہیا سو میں لہیا بن دیکھے نہیں دھیج
غریب داس سوامی کہے کہاں الف وہ بیج
انت کوٹی برہمانڈ بھن، انت کوٹی اُدگار
غریب داس سوامی کہے کہاں الف دیدار
حد بیحد کہیں نہ کہیں نہ کہیں تھرپی ٹھور
غریب داس نج برہم کی کون دھام و پور
چل سوامی سر پر چلیں، گنگ تیر سُن گیان
غریب داس بَیکنٹھ بٹ ، کوٹی کوٹی گھٹ دھیان

تہاں کوٹی بئیکنٹھ ہیں ، نک سرور سنگیت

غریب داس سوامی سُنے ، جات انت جُگ بیت
پران پنڈ ، پُرمیں دھسو ، گئے رامانند کوٹی

غریب داس سر سورگ میں ، رہو شبد کی اوٹ
تہاں وہاں چِت، چکرت بھیا ، دیکھ فضل دربار

غریب داس سجدہ کیا ہم پائے دیدار
تُم سوامی میں بال بُدھی، بھرم کرم کیئے ناش

غریب داس نج برہم تم ہمرے درڑھ وِشواس
سُن بے سُن سے تُم پرے ، اُڑیں سے ہمرے تیر

غریب داس سربنگ میں اویگت پُرش کبیر
کوٹی کوٹی سجدے کروں ، کوٹی کوٹی پرنام

غریب داس انحد ادھر ، ہم پرسیں تُم دھام
سُن سوامی ایک گل گُجھ ، تل تاری پل جوڑی

غریب داس سر گگن میں ، سورج انت کروڑی
شہر امان انتپور، رم جھم رم جھم ہوئے

غریب داس اُس نگر کا مرم نہ جانے کوئے
سُن سوامی کیسے لکھو کہی سمجھاؤں توہی

غریب داس بِن پر اڑیں ، تن من شیش نہ ہوئے
رونپوری ایک چکر ہے ، تہان دھنجے بائے

غریب داس جیتے جنم یاکوں لیت سمائے
آسن پدم لگائے کر، بھیرنگ ناد کو کھینچی

غریب داس اچوّن کرے دیو دت کو اپچی
کالی اُن ، کولین رنگ، جاکے دوپھُن دھار

غریب داس کرمبھ شیر تاس کرے ادگار
چشمے لال گلال رنگ، تین گرہ نبھ پینچ

غریب داس وے ناگنی کوں ہونے نہ دیوے ریچ
کُمبھک ریچک سب کریں، ان کرت ادگار

غریب داس اُس ناگنی کوں جیتے کوئی کھلاڑ
کُمبھ بھرے ریچک کرے، پھر ٹوٹت ہے پون

غریب داس گگُن منڈل، نہیں ہوت ہے رون
آگے گھاٹی بند ہے اینگلا پینگلا دوئے

غریب داس سُشمن کھُلے ، تاس ملاوا ہوئے
جیوں کا تیوں ہی بیٹھ رہو، تج آسن سب جوگ

غریب داس پل بیچ پد ، سروَ سیل سب بھوگ
کوٹی کوٹی بئیکنُٹھ ہیں، کوٹی کوٹی شیو شیش

غریب داس اُس دھام میں برہما کوٹی نریش
آوا دان ، اماپور ، چلے سوامی تہاں چال

غریب داس پرلو انت بھوری نہ جھنپے کال
امر چیر تہاں پہری ہے ، امر ہنس سُکھ دھام

غریب داس بھوجن اجر ، چل سوامی نجدھام
بولت رامانندجی ، سُن کبیر کرتار

غریب داس سب رُوپ میں تُم ہی بولنہار
تُم صاحب ، تُم سنت ہو، تُم ستگرو تم ہنس

غریب داس تُم رُوپ بِن اور نہ دوجا انس
میں بھگتا مُکتا بھیہ ،کیا کرم کُند ناش

غریب داس اویگت ملے میٹی من کی باس
دوہوں ٹھور ہے ایک توں بھیا ایک سے دوئے

غریب داس ہم کارنے اُترے ہیں مگھ جوئے
گوشٹی رامانند سے کاشی نگر منجھار

غریب داس جِند پیر کے ہم پائے دیدار
بولے رامانندجی سنو کبیر سبھان

غریب داس مکتا بھئے اُدھرے پنڈ ارُو پران

کبیر صاحب نے سوامی رامانند جی سے پوچھا کہ سوامی جی آپ کیا پوجا کرتے ہو؟ سوامی رامانند جی نے کہا کہ میں ویدوں اور گیتا جی کے انوسار سادھنا کرتا ہوں۔ کبیر صاحب نے پوچھا کہ

ویدوں اور گیتا کے آدھار سے سادھنا کر کے کس لوک میں جاؤ گے؟ سوامی رامانند جی نے کہا سرگ لوک میں جاؤں گا۔ کبیر پرمیشور نے پوچھا سرگ میں کیا کرو گے داتا،؟ رامانند جی نے کہا کہ وہاں پر بہت پیارے بھگوان وشنو جی ہیں، ان کے درشن کیا کروں گا، اور وہاں پر دودھوں کی ندیاں ہیں، وہاں کوئی چنتا نہیں ہے اور کوئی فکر نہیں ہے میں وہاں سکون سے رہوں گا۔ کبیر پرمیشور نے پوچھا کہ سوامی جی کتنے دن رہو گے سرگ میں؟ وِدھوان پُرش تھے ان کو گیان تھا جلد ہی سمجھ گئے۔

سوامی جی بولے میری جتنی ہی بھکتی کی کمائی ہوگی۔ تب تک رہوں گا۔ کبیر صاحب نے پوچھا کہ پھر کہاں جاؤ گے؟ رامانند جی نے کہا کہ کرم آدھار پر نہ جانے کہاں اور کیسی یونی میں جنم ہوگا۔ کبیر صاحب نے کہا کہ یہ سادھنا تو سوامی جی آپنے اسنکھیہ بار کی ہے۔ اس سے جیومُکت نہیں ہوسکتا۔ آپ شری وشنو جی کی سادھنا کر کے سرگ لوک میں جانا چاہتے ہو، جو سادھک برہم سادھنا کر کے برہم لوک میں جاتے ہیں وہ بھی جنم اور موت کے چکر میں ہی رہتے ہیں۔ کیونکہ ایک دن مہا سرگ جو برہم لوک میں بنا ہے وہ بھی نشٹ ہو جائے گا۔ گیتا جی کے آٹھویں ادھیائے کا شلوک نمبر 16، بتاتا ہے:۔ سوامی رامانند جی تو ودھوان پُرش تھے ان کو تو شلوک انگلیوں پر یاد تھے، سوامی رامانند جی نے کہا کہ آپ ٹھیک کہتے ہو۔ ایسا ہی لکھا ہے۔ کبیر صاحب نے کہا کہ بتاؤ جی کہ پھر کہاں رہو گے؟۔ نہ آپ کے شری کرشن مُراری ہی رہیں گے یہ برہما لوک وشنو لوک وغیرہ کے سب پرانی اور شری وشنو جی وغیرہ تینوں دیوتا بھی نشٹ ہونگے، پھر آپ کہاں رہو گے گرو دیو جی۔؟ پھر رامانند جی ویچار کرنے پر مجبور ہو گئے۔ پرمیشور کبیر صاحب جی نے پوچھا سوامی جی گیتا جی کا گیان کس نے بولا؟۔ سوامی رامانند جی نے جواب دیا کہ شری کرشن جی نے پرمیشور کبیر صاحب جی نے کہا سوامی جی سنکشپت مہا بھارت دیتیہ کھنڈ (پرشٹ نمبر 1531 پرانے والا اور 667 نئے والا): میں لکھا ہے کہ شری کرشن جی تو کہہ رہے ہیں کہ اے! ارجن مجھے اب وہ گیتا والا گیان یاد نہیں ہے۔ میں دوبارہ وہی گیان نہیں سُنا سکتا۔ پرمیشور کبیر جی نے سب ثبوت بتائے۔

گیتا ادھیائے 8 شلوک نمبر 13 میں گیتا گیان داتا (برہم) کہہ رہا ہے کہ:۔

اوم، اتی، ایکا، اکشرم، برهم، وِیا هرن، مام،، ا نوسُمرن ۔

یه، پر یاتی، تجن د یهم، سه یا تی، پرمام، گتِم

اس کا ارتھ ہے کہ گیتا بولنے والا برہم، مطلب کال کہہ رہا ہے کہ (مام برہم) مجھ برہم کا تو (اِتی) یہ (اوم ایکا اکشرم) اوم ایک اکشر ہے (وِیاھرن) اُچارن کر کے (انوسُمرن) سُمرن کرنے کا (یھہ) جو سادھک (تجند یھم) شریر تیاگنے تک مطلب آخری سوانس تک (پریاتی) سُمرن سادھنا کرتا ہے (سہَ) وہ سادھک ہی میرے والی (پرمام گتم) پرم گتی کو (یاتی) پراپت ہوتا ہے۔

شری کرشنا جی کے شریر میں پریت وت (بھوت کی طرح) پرویش کر کے برہم ارتھات ہزار بھجاؤں والا جیوتی نرنجن کال کہہ رہا ہے کہ مجھ برہم کی سادھنا صرف ایک اوم نام سے آخری سوانس تک کرنے والے سادھک کو مجھ سے ملنے والا لابھ پراپت ہوتا ہے، دوسرا کوئی منتر میری بھکتی کا نہیں ہے۔

گیتا ادھیائے 8 شلوک 7-5 اور 13 میں گیتا گیان بولنے والے برہم نے اپنے بارے میں سادھنا کرنے کو بتایا ہے کہ جو میری سادھنا اوم نام کا سُمرن آخری سوانس تک کرتا ہے وہ مجھے ہی پراپت ہوگا۔ اس لئے تو لڑائی بھی کر اور میرا اوم نام کا اُچارن اونچے آواز میں کرتا ہوا سُمرن بھی کر اور یُدھ بھی کر۔

پھر گیتا ادھیائے 8 شلوک 6 میں کہا ہے کہ یہ وِیدھان ہے کہ جو جس پربھو کا آخری وقت میں سُمرن کرتا ہوا شریر چھوڑتا ہے وہ اُسی کو پراپت ہوتا ہے۔ گیتا گیان دینے والا پربھو گیتا ادھیائے 8 شلوک 8 سے 10 تک تینوں شلوکوں میں برہم سے کوئی اور پورن پرماتما (پرم دِوَیہ پُرش پرمیشور مطلب پورن برہم) کے بارے میں کہہ رہا ہے کہ اگر کوئی اُس کی سادھنا کرتا ہوا، شریر چھوڑتا ہے۔ تو اُسی پورن پرماتما پرمیشور کو پراپت کرتا ہے۔ اُسی سے پورن موکش اور ست لوک پراپتی اور پرم شانتی پراپت ہوتی ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کی شرن میں جا (گیتا ادھیائے 18 شلوک 66-62 اور ادھیائے 15 شلوک 4) میں (گیتا گیان داتا برہم) بھی اُسی کی شرن میں ہوں۔

رامانند جی نے سب ثبوتوں کو آنکھوں دیکھ کر دانتوں تلے انگلی دبائی اور سچ کو قبول کیا۔ کہا کہ بچہ بات تو شاستروں کی تو دُرست بتا رہا ہے۔ جو سچ ہے۔ ہمارے کو کسی نے ایسا گیان ہی نہیں دیا۔ ہم کیا کریں؟ کبیر صاحب نے بتایا کہ پویتر گیتا جی میں لکھا ہے۔ آٹھویں ادھیائے کا 10-9-8 شلوک اور ادھیائے نمبر 18 کا شلوک نمبر 62 پڑھ کر دیکھو۔

پویتر گیتا جی اور پویتر ویدوں کو بولنے والا برہم (کال) کہہ رہا ہے کہ اس پرماتما کی شرن میں جا ارجن پھر تیرا جنم اور مرن نہیں ہوگا۔ اس کے لئے (ادھیائے نمبر 4 شلوک نمبر 34) اُن سنتوں کو کھوجو جو اُس پرماتما کے پرم تتو کو جاننے والے ہوں۔ اُن کو ڈنڈوت پرنام کرو، اور وینمر نشکپٹ بھاؤ سے اُن کا ستکار کرو۔ جب وہ تتو درشی سنت خوش ہو جائیں پھر اُن سے دِکشا (نام) مانگو، پھر تیرا دوبارہ جنم اور موت نہیں ہوگی۔ پویتر گیتا ادھیائے 15 منتر 1 سے 4 میں کہا ہے کہ یہ اُلٹا لٹکا رہوا سنسار روپی ورکش ہے۔ اوپر کو جڑ تو آدِی پُرش مطلب سناتن پرماتما ہے۔ نیچے کو تینوں گُن (رجگُن برہما، ست گُن وشنو، تم گُن شیو) روپی شاخیں ہیں۔ اس پورن سنسار روپی ورکش، مطلب پوری سرشٹی رچنا کو میں (برہم کال) نہیں جانتا۔ یہاں ویچار کال میں مطلب گیتا جی کے گیان میں آپ کو پورا گیان نہیں دے

سکتا۔اس کے لئے کسی تتو درشی سنت کی کھوج کر (گیتا ادھیائے 4 منتر نمبر 34) پھر وہ آپ کو سب سرشٹی کی رچنا کا گیان اور سب پربھوؤں کی استھیتی صحیح بتائے گا۔اس کے بعد اُس پرم پد پرمیشور کی کھوج کرنی چاہیے۔جس میں گئے ہوئے سادھک کا پھر جنم اور موت نہیں ہوتا۔مطلب پورن موکش ہو جاتا ہے۔جس پرمیشور نے سنسار روپی ورکش مطلب سب برہمانڈوں کی رچنا کی ہے۔میں بھی اُسی پرمیشور کی شرن میں ہوں۔اس لئے اُس پرمیشور کی پوجا کرو۔سوامی رامانند جی بولے کہ لکھا ہُوا تو ایسا ہی ہے بچہ!! لیکن یہ ست لوک نہ تو کسی سے سُنا ہے جس کارن اب میرا من وشواس نہیں کر رہا ہے کہ وہ سچ ہوگا۔کبیر صاحب نے پوچھا کہ آپ کیسے سادھنا کرتے ہو؟ سوامی رامانند جی بولے کہ میں نے سارے شریر کو سادھ رکھا ہے۔یوگ ابھیاس کے ساتھ میں اندر کملوں میں سے گذر کر تریکوٹی (تریوینی) تک پہنچ جاتا ہوں۔کبیر صاحب بولے آپ ایک بار تریوینی تک پہنچو، جب رامانند جی نے سمادھی لگائی (دھیان لگایا) (کیوں کہ ان کا روز کا ابھیاس تھا) تریوینی پر جا کر تین راستے ہو جاتے ہیں۔ہر اِک برہمانڈ میں بنے برہم لوک میں پرویش کرتے ہی تین راستے ہو جاتے ہیں۔اُسی طرح 20 برہمانڈوں کے پار 21 ویں برہمانڈ میں بھی یہی جیوتی نرنجن تین رُوپ بنا کر رہتا ہے۔سامنے کا برہم ندھر تمہارے اس نام سے نہیں کھُلے گا۔یہ برہم ندُھر بھی ست نام سے کھُلے گا۔کبیر صاحب نے سانس کے دُوارہ اپنا ست نام اُچارن کیا۔سامنے کا دروازہ کھُل گیا۔کبیر صاحب نے کہا اب آپ کو کال بھگوان دِکھاتا ہوں جس کو آپ نراکار کہتے ہو۔جو گیتا میں کہتا ہے کہ میں سب کو کھاؤں گا۔میں کبھی کسی کو درشن نہیں دیتا۔میں کبھی کسی کے سامنے ظاہر نہیں ہوتا۔کبیر صاحب نے کہا کہ اب میں آپ کے سامنے اُس کال کو دِکھاتا ہوں، پہلے تو ایک برہمانڈ میں بنے برہم لوک میں چھپی ہوئی جگہ پر دِکھایا جو برہما، وشنو، مہیش، رُوپ دھارن کیئے تھا۔پھر برہم لوک کو پار کرنے کے دروازے سے نکل کر 21 ویں برہمانڈ میں لے گئے۔برہم لوک سے آگے جانے والے راستے کو بھی جو جٹا کُنڈلی سروور کے اوپر ہے، اپنی نظروں میں رکھتا ہے کہ کوئی نکل نہ جائے۔21 برہمانڈ کا جو آخری لوک آتا ہے وہ کال برہم (شر پُرش) کے اپنے رہنے کی جگہ ہے وہاں پر وہ اُسی خطرناک رُوپ میں بیٹھا ہے۔جو اُس کا اصلی رُوپ ہے۔کبیر صاحب جی نے کہا ہے کہ:۔دیکھو وہ بیٹھا ہے تمہارا نراکار بھگوان جس کو تُم نراکار کہتے ہو۔(کیوں کہ یوگیوں نے ویدوں کے آدھار پر اوم نام سے سادھنائیں مطلب اوم نام کی بھکتی کی پرماتما تو ملا ہی نہیں۔سدھیاں آ گئیں۔سرگ چلے گئے، مہا سرگ گئے پھر جانور بن گئے۔اس لئے مالک کو سبھی نے نراکار مان رکھا ہے کہ وہ دکھائی نہیں دیتا۔اور ویدوں میں لکھا ہے کہ بھگوان آکار (ظاہر) میں ہے)۔جب کال کے پاس پہنچے تو صاحب نے اپنے سارنام کے ساتھ ست نام اُچارن کیا۔اُسی سمے کال کا سر نیچے جھک گیا۔کال کے سر کے اوپر وہ دوار ہے، جہاں سے ست لوک جایا جاتا ہے اور پر برہم کے لوک میں پرویش ہوتے ہیں۔اس کے بعد ایک بھنور گُپھا

شروع ہوتی ہے۔(ایک بھنور گُپھا کال کے لوک میں بھی ہے)۔کال کے سر پر پیر رکھ کر کبیر جی کے ہنس (نروکاری سادھک) اوپر جاتے ہیں۔یہ کال اُس کی سیڑھی کا کام کرتا ہے۔پر برہم کے لوک کو پار کر کے کبیر صاحب شری رامانند جی کی آتما کو ست لوک لے گئے۔(وہاں پر بھی ایک بھنور گُپھا ہے۔) ست لوک میں جا کر شری رامانند جی نے دیکھا کہ کبیر صاحب (کوِ ریدیوَ) اپنے اصلی رُوپ میں بیٹھے ہیں۔وہاں پر کبیر صاحب کا اتنا تیج ہے کہ ایک روم کوپ میں جیسے کروڑوں سوریہ اور کروڑوں چندر ما کی جو ملی جُلی روشنی (لیکن گرمائش کے بغیر) سے بھی زیادہ ہے۔کبیر صاحب وہاں جا کر اپنے ہی دوسرے رُوپ کے اوپر چنوَر کرنے لگے۔شری رامانند جی نے سوچا کہ بھگوان تو یہ ہے جو سنگھاسن پر براجمان ہے۔اور یہ کبیر یہاں کا کوئی سیوک ہوگا۔لیکن لوک سب سے نیارا ہے۔پرماتما کا بہت تیج ہے۔ایسا سوچ ہی رہے تھے کہ اتنے میں پرماتما کا تیجو مئے (نورانی) رُوپ سنگھاسن سے اُٹھا اور پانچ ورش کے بچے کے رُوپ میں پرمیشور کبیر جی تخت پر بیٹھ گئے۔پرمیشور کا جو اصلی تیجو مئے جسم نظر آ رہا تھا وہ بالک رُوپ کبیر صاحب پر چنور کرنے لگا۔اس کے بعد کبیر صاحب کا دوسرا تیجو مئے جسم بالک والے رُوپ کبیر صاحب میں سما گیا۔اور اکیلے پانچ ورش بچے کے رُوپ میں کبیر پرمیشور تخت پر براجمان تھے۔چنوَر اپنے آپ چل رہا تھا، اتنے میں رامانند جی کی آتما کو واپس شریر میں بھیج دیا اور اُس کی سمادھی ٹوٹی سامنے دیکھا کہ کبیر صاحب پانچ ورش کے بچے کے جسم میں بیٹھے ہیں۔تب سوامی رامانند جی نے کہا کہ:۔

تہاں وہاں چت چکرت بھیہ ، دیکھی فجل دربار
غریب داس سجدہ کیا ہم پائے دیدار
تم سوامی میں بال بُدھی ، بھرم کرم کیئے ناش
غریب داس نج برہم تُم ، ہمرے دڑھ وشواس
سُن بے سُن سے تُم پرے اُڑیں سے ہمرے تیر
غریب داس سربنگ میں اویگت پُرش کبیر
کوٹی کوٹی سجدے کریں، کوٹی کوٹی پرنام
غریب داس انہد ادھر ہم پرسیں تم دھام
بولت رامانند جی ، سُن کبیر کرتار
غریب داس سب رُوپ میں تُم ہی بولنہار
تُم صاحب ، تُم سنت ہو، تُم ستگرو تُم ہنس
غریب داس تُم رُوپ بنا اور نہ دوجا انس
میں بھگتا مکتا بھیہ ، کیا کرم کُند ناش

غریب داس اویگت ملے میٹی من کی باس
دوہوں ٹھور ہے ایک توں ، بھیہ ایک سے دوئے
غریب داس ہم کارنیں اُترے ہیں مدھ جوئے
بولت رامانندجی سن کبیر کرتار
غریب داس سب رُوپ میں تو ہی بولنہار

رامانندجی نے کہا کہ اے پرمیشور کبیر پرماتما، اے کبیر کرتار، (سب سرشٹی کے رچن ہار) آپ ہی ہر جگہ حاضر ناظر سچے پرمیشور ہو۔

دوہوں ٹھور ہے ایک توں ، بھیہ ایک سے دو
غریب داس ہم کارنے آئے ہو مگ جو

اے پرمیشور کبیر آپ دونوں جگہ ست لوک میں اور میرے سامنے آپ ہی ہیں۔ اور ایک سے دوروپ بنا کر تم معمولی جیوؤں کے لئے یہاں پر آئے ہو۔

میں بھگتا مُکتا بھیہ ، کرم کند بھئے ناش
غریب داس اوِیگت ملے مٹ گئی من کی بانس

رامانند جی 104 ورش کے مہاپُرش اور پانچ ورش کے بچے کبیر پرمیشور کو کہہ رہے ہیں کہ میں آپ کا داس مُکت ہوگیا اور میرے من کی بھٹکنا، بھرمنا ختم ہوگئی۔ مجھے پرماتما کے اصلی رُوپ کا درشن ہوگیا۔ اے سچے مالک کبیر صاحب چاروں پویتر وید، پویتر گیتا جی آپ ہی کا گُن گان کررہے ہیں۔ سوئم ہی کبیر دیو نے بھی کہا ہے کہ:۔

وید ہمارا بھید ہے ، میں نہ ویدھن کے ماہیں
جس وید سے میں ملوں وید جانتے ناہیں

مطلب ہے کہ چاروں پویتر ویدوں میں گیان سچے پرماتما کا ہی ہے۔ لیکن پوجا کی ویدھی صرف برہم (جیوتی نرنجن) تک کی ہے۔ پرمیشور کبیر کی پوجا ویدھی کے گیان اور تتو گیان کے لئے پویتر ویدوں اور پویتر گیتا جی میں کہا ہے کہ اسے تو کوئی تتو درشی سنت ہی بتا سکتا ہے۔ جو سوئم پرمیشور ہی ہوتا ہے۔ یا کوئی اس کا بھیجا ہوا واستوک سنت ہوتا ہے۔ اس سے اُپدیش لیکر پورن موکش اور پرم شانتی حاصل ہوتی ہے۔

(پویتر ویدوں میں پرمان)

کبیر دیو اپنے گیان کا دُوت بن کر خود ہی آتا ہے اور اپنا سچا تتو گیان سوئم ہی کراتا ہے۔

سوئم کبیر دیو جی نے اپنی امرت وانی میں کہا ہے کہ:۔

شبد:
اویگت سے چلے آئے کوئی میرا بھید مرم نہیں پایا، (ٹیک)
نہ میرا جنم نہ گربھ بسیرا ، بالک ہو دِکھلایا
کاشی نگر جل کمل پر ڈیرا ، وہاں جولاھے نے پایا
ماتا پِتا میرے کچھ ناہیں ، نہ میرے گھر داسی (پتنی)
جولاھے کا سُت آن کہایا جگت کرے میری ہانسی
پانچ تتو کا دھڑ نہیں میرا ، جانوں گیان اپارا
ستیہ سروپی (واستویک) نام صاحب (پورن پربھو) کا سوئی نام ہمارا
ادھر دوئپ (ستلوک) گگن گُپھا میں ، تہاں نج وستو سارا
جیوت سروپی الکھ نرنجن (برہم)، بھی دھرتا دھیان ہمارا
ہاڈ چام لہو نہ میرے کوئی ، جانے ستنام اُپاسی
تارن ترن ابھئے پد داتا، میں ہوں کبیر اویناشی

اوپر لکھے شبد میں کبیر پرمیشور کہہ رہے ہیں کہ نہ تو میری کوئی پتنی ہے نہ ہی میرا پانچ تتو (ہاڈ چام، لہو مطلب ناڑیوں کے جوڑ والا) کا شریر ہے۔ میں سوئمبھو ہوں اور کاشی کے لہر تارا نامی تالاب کے جل پر کمل کے پھول پر خود ہی ظاہر ہوکر بالک رُوپ بنایا تھا۔ وہاں سے مجھے نیرو نام کا جولاہا اُٹھا کرلے گیا تھا۔ جو اصلی نام میرا ہے۔ (ویدوں میں کویراگنی، کوِیر دیوَ، گروگرنتھ صاحب میں حکہ کبیر)۔ وہی نام میرا ہے۔ میں اوپر ست لوک میں رہتا ہوں اور آپ کا بھگوان جیوتی نرنجن بھی میری پوجا کرتا ہے۔ اس کا پرمان ستیارتھ پرکاش ساتویں سمولاس میں (پرشٹ نمبر 152-153 دینانگر پنجاب سے پرکاشیت) میں بھی ہے، سوامی دیانند جی نے یجُر وید، ادھیائے 13 منتر 4 اور رُگوید منڈل 10 سُکت 49 منتر 1 کا انواد کیا ہے۔ جس میں ویدوں کو بولنے والا برہم کہہ رہا ہے کہ (رُگویدَ +5 منڈل 10 سکت 49 منتر 1 اور 6۔ یجُر وید ادھیائے نمبر 13 منتر 4 میں)۔ اے لوگو جو سرِشٹی کے پہلے سب کی پیدائش کرتا اور سب کا سوامی تھا اور ہے، آگے بھی رہے گا وہی سب سرشٹی کو بنا کر چلا رہا ہے۔ اُس سُکھ سروپ پرماتما کی بھکتی جیسے ہم (برہم اور دوسرے دیو بھی اُسی کی سادھنا) کرتے ہیں۔ ویسے ہی تم لوگ بھی کرو۔

پرمان پویتر یجر وید، ادھیائے 29 منتر 25:۔

سمیدھا ادھا منُشئو درونے دیوئو دیوانیہ یجسی جاتویدھا،
آچہ وہ متر مہش چکِت وان توَم دُوتاہ، کویراسِی پرچیتاہ۔

تشریح:۔ آج موجودہ دوَر میں جسم رُوپ محل میں دُراچار (غلط کام) پوروَک، جھوٹی پوجا میں لگے ہوئے منتشیل ویکتیوں کولگائی ہوئی آگ مطلب شاستر ویدھی رہیت ورتمان پوجا، جونقصان دہ ہوتی ہے۔ اگنی کی طرح جلا کر بھسم کردیتی ہے۔ ایسے سادھک کا جیون شاستر ویرودھ سادھنا نشٹ (ختم) کردیتی ہے۔ اس کی جگہ پر دیوتاؤں کے دیوتا پورن پرماتما ست پُرش کی سچی پوجا ہے۔ دیالوانسان کا اصلی ساتھی پورن پرماتما کے سچے گیان مطلب یتھارتھ بھکتی کوسندیش واہک رُوپ میں لیکرآنے والا اور بودھ کرانے والا آپ کبیر پرمیشور ہی ہے۔

بھاوارتھ: جس وقت بھکت سماج کوشاستر ویدھی چھوڑ کراپنامن مانا آچرن کروایا جارہا ہوتا ہے۔ اُس وقت کبیر دیو (کبیر پرمیشور) تتو گیان کو پرگھٹ کرتا ہے۔

پرمان2 (ثبوت2) پویتر سامویدسنکھیا1400 میں:۔

سنکھیانمبر 359، سامویدِ، ادھیائے4 کےکھنڈنمبر25 شلوک نمبر8:۔

پُورام ، بِندھئوو یُوا کِویر امیت اَوجا ، اَجایت

اِندر وِشوسیه کرمنه دھرتیِ وِجری پُروشدوته ،

ترجمہ:۔ پورن پرماتماسروشکتی مان کبیر دیو، وشال بھگتی یُکت مطلب سروشکتی مان ہے، تیج پُنج کا شریرمایاوی بنا کر پرگھٹ ہوکراوتاردھارکراپنے ست شبداورست نام روپی شستر (ہتھیار) سے کال برہم کے پاپ روپی بندھن روپی قلعے کوتوڑنے والاٹکڑے ٹکڑے کرنیوالا سب سُکھ دائک پرمیشور، سب جگت کے انسانوں کوتن، من، دھن کے ساتھ پاک من سے دھارمِک کرموں دُوارہ ست بھکتی سے ستوتی اُپاسنا کرنے یوگیہ ہے۔ (جیسے بچہ اور بوڑھا سب کام کرنے کے قابل نہیں ہوتے ہیں۔ جوان انسان سب کام کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ ایسے ہی پر برہم، برہم، اورتر لوکیہ، برہمہ، وشنو، شیواوردوسرے دیوی دیوتاؤں کو بچے اور بوڑھے سمجھو، اس لئے کبیر پرمیشورکو یُوا (جوان) کی اُپماویدمیں دی ہے۔

بھاوارتھ: جوکبیر دیو، تتو گیان لیکرسنسارمیں آتا ہے، وہ سروشکتی مان ہے۔ اورکال (برہم) کے کرم روپی قلعے کوتوڑنے والا ہے۔ وہ سب سُکھ داتا ہےاورسب کے لئے پوجا کرنے کے لائق ہے۔

سنکھیانمبر 1400 سامویداُتارچک ادھیائےنمبر 12 کھنڈ3 شلوک نمبر5:۔

بھدرا وَسترا سمنیه وس انه مهانُه کویر نِوَ چنانی ، شنسنهُ،

آوَ چیئسو چموئو پویه مان وَچکشنا جاگرویردیه دیوَ ویتوء

ترجمہ:۔ چتُر (چالاک) لوگوں نے اپنے وچنوں دُوارہ پورن برہم کی پوجا کونہ بتا کرغلط اُپاسنا کا مارگ درشن کرکے امرت کی جگہ آن اُپاسنا (جیسے بھوت، پریت پوجا، پِتر پوجا، تینوں گُنوں (رجگُن

برہما، ست گُن وشنو، تم گُن شیوشنکراور برہم کال تک کی پوجا) روپی مواد کوآدر کے ساتھ آچمن کرارہے غلط گیان کوپرم سکھ دائیک پورن پرماتما کبیر سہہ شریرعام لباس میں سنت بھاشامیں اسے چولابھی کہتے ہیں۔ جب کسی سنت کا دیہانت (وفات) ست لوک واس ہوجاتا ہے، تو کہتے ہیں کہ سنت جی چولا چھوڑ گئے، پرماتما اپنے ست لوک والے شریر کے جیسا دوسرا تیج پُنج کا شریر بنا کرعام انسان کی طرح زندگی گزارکرکچھ دن دنیامیں رہ کراپنی شبداولی وغیرہ کے ذریعے سے سچا گیان سُنا کرپورن پرماتما کے چھُپے ہوئے سرگُن، نرگُن گیان کوجاگرت کرتے ہیں۔

بھاوارتھ: شاستر ویدھی ویروُدھ سادھناروپی مواد مطلب گھاتک سادھنا پرآدھارت بھکت سماج کوکوِیر دیوَ (کویر پرمیشور) تتو گیان سمجھانے کے لئے اس سنسار میں آتے ہیں اُس وقت اپنے تیجومئے (پرنور) جسم پر دوسرا شریر یعنی ہلکا تیج پُنج کا شریر بنا کرآتے ہیں (کیونکہ پرمیشور کے اصل تیج والے شریرکو چرم درشٹی (انسانی آنکھیں) دیکھ نہیں سکتی کچھ دن عام انسان جیسی زندگی گزارکرلیلا کرتا ہے۔ اورست پُرش کوحاصل کرنے والے تتو گیان کواُجاگرکرتا ہے۔

رُگوید: منڈل9 سکت96 منتر17

شیشوُم جگیانم هرَیتم مُرجنتے شُبهن تے ویهن مروتو گُنین

کویر گِربهی کاویے نه کوی سنت سومهه پویتر متیے ته ریبهن

بھاوارتھ: پورن پرماتماویلکشن بچے کےرُوپ میں جان بوجھ کر پرگھٹ ہوتا ہے، اوراپنے تتو گیان کواُس وقت نرملتا کے ساتھ سُناتا ہے۔ پربھو پراپتی کی لگی ہوئی ویرھ اگنی والے بھکتوں کے لئے کویتاؤں کے دُوارہ اِتیادِھک وانی نرملتا کے ساتھ کویروانی دُوارہ اُونچے آواز سے سمبودھن کرکے بولتا ہے۔ وہ امر پُرش مطلب ست پرش ہی سنت مطلب رِشی رُوپ میں خود کوِیر دیوَ ہی ہوتا ہے۔ لیکن اس پرماتما کونہ پہچان کرکوی (شاعر) کہنے لگ جاتے ہیں۔ لیکن وہ پورن پرماتما ہی ہوتا ہے۔ اُس کا اصلی نام کوِیردیوَ ہے۔

بھاوارتھ: رُگویدمنڈل9 سکت96 منتر16، میں کہا ہے کہ آؤ پورن پرماتما کے اصلی نام کوجانیں، اس منتر17 میں اس پرماتما کا نام اورمکمل تعارف بتایا ہے۔ وید بولنے والا برہم کہہ رہا ہے کہ پورن پرماتماویلکشن منُش کے بچے کےرُوپ میں پرگھٹ ہوکراپنے واستوِک (اصلی سچے) گیان کواپنی کویروانی کےدُوارہ نرمل گیان اپنے ہنس آتماؤں کومطلب سچے انسانوں کوکویتاؤں (غزلوں) کے دُوارہ سمبودھن کرکے مطلب اُچارن کرکے سُناتا ہے۔ اُس تتو گیان کے ابھاوَ (کمی) سے اُس وقت پرگھٹ پرماتما کونہ پہچان کرصرف رِشی سنت یاکوی (شاعر) مان لیتے ہیں۔ پرماتما خودبھی کہتا ہے کہ میں پورن برہم ہوں لیکن لوک وید (دنت کتھا) کے آدھار سے پرماتما کونرا کار مانتے ہوئے

عوام نہیں پہچانتی ہے۔ جیسے غریب داس جی مہاراج نے کاشی میں پرگھٹ پرماتما کو پہچان کر اُس کی مہیما کہی اور اُس پرمیشور دُوارہ اپنی مہیما بتائی تھی اُس کا جیوں کا تیوں ورنن اپنی وانی میں کہا:۔

غریب: جاتی ہماری جگت گرو ، پرمیشور ہے پنتھ
داس غریب لکھ پڑھے ، نام نرنجن گُنت

غریب: اے سوامی سرشٹا میں ، سرشٹی ہمرے تیر
داس غریب ادھر بسوں اویگت ست کبیر

اتنا واضح کرنے پر بھی اُسے کوی یا سنت بھکت یا جولاہا کہتے ہیں۔ لیکن وہ پورن پرماتما ہی ہوتا ہے۔ اس کا واستویک نام کبیر دیو ہے۔ وہ خود ست پُرش کبیر ہی رِشی یا سنت رُوپ میں ہوتا ہے۔ لیکن تتو گیان ہین۔ رِشیُوں سنتوں اور گروؤں کے اگیان سدھانت کے آدھار پر عوام اُس وقت مہمان رُوپ میں پرگھٹ پرماتما کو نہیں پہچانتے، کیوں کہ ان اگیانی رِشیُوں، سنتوں اور گروؤں نے پرماتما کو نراکار بتایا ہوتا ہے۔

رُگویدَ منڈل نمبر 9 سُکت نمبر 96 منتر 18:

رُشی منایه رُشی کرت سو رشا ھ سھسترینتھ پدوی کوینامم،
تُرتیم دھامَ مھیشیهُ سیشاسنتسومو ، وراجمنُ وراجتے شٹُوپ

ترجمہ:۔ وید بولنے والا برہم کہہ رہا ہے کہ جو پورن پرماتما ویلکشن بچے کے رُوپ میں آکر (کوینام) پرسدھ (مشہور) کوئیوں کی اُپادھی (پدوی) پراپت کر کے مطلب ایک سنت یا رِشی کی بھومیکا (کردار) کرتا ہے۔ اُس (رِشی کرت) سنت رُوپ میں پرگھٹ ہوئے پربھو دُوارہ رچی (سہستر ینتھ) ہزاروں وانی (رِشی منا) سنت سبھاؤ والے لوگوں مطلب بھکتوں کے لئے (سورشا) سرگ تُلیہ آنند دائک ہوتی ہے۔ (سوم) وہ امر پُرش مطلب ست پُرش (تُرتیہ) تیسرے (دھام) لوک مطلب ست لوک کی انتہائی مضبوط پرتھوی کو قائم کرنے کے بعد انسان کی طرح سنت رُوپ میں ہوتا ہوا (سہٹُپ) گنبد میں اونچے ٹیلے روپی سنگھاسن پر (وراجمن راجیتے) اجول استھول آکار میں مطلب انسان جیسا تیجومئے (پرنور) شریر میں براجمان ہے۔

بھاؤارتھ:۔ منتر 17 میں کہا ہے کہ کوِیردیوَ شِشُو رُوپ دھارن کر لیتا ہے اور لیلا کرتا ہوا بڑا ہوتا ہے۔ کویتاؤں دُوارہ تتو گیان بتانے کے کارن کوی کی پدوی حاصل کرتا ہے۔ مطلب اُسے رِشی سنت اور کوی کہنے لگ جاتے ہیں۔ اصل میں وہ پورن پرماتما کبیر ہی ہے۔ اُس کے دُوارہ رچی امرت وانی، کبیر وانی، کہی جاتی ہے۔ جو بھکتوں کے لئے سرگ جیسی سُکھدائی ہوتی ہے۔ وہی پرماتما تیسرے مُکتی دھام مطلب ست لوک کی بناوٹ کر کے ایک گنبد میں سنگھاسن پر تیجومئے (پرنور) انسان جیسے شریر

میں براجمان ہے۔

اس منتر میں تیسرا دھام ست لوک کو کہا ہے۔ جیسے ایک برہم کا لوک، جو 21 برہمانڈوں کا علاقہ ہے، دوسرا پر برہم کا لوک جو سات سنکھ برہمانڈوں کا علاقہ ہے۔ اور تیسرا پرم اکشر برہم، مطلب پورن برہم کا ست لوک ہے۔ کیونکہ پورن پرماتما نے ست لوک میں ست پُرش رُوپ میں براجمان ہو کر نیچے کے لوکوں کی رچنا کی ہے۔ اس لئے نیچے کے لوکوں کی گنتی کی گئی ہے۔

یہی آنکھوں دیکھا ثبوت سنت غریب داس جی نے بتایا ہے:۔

ارش کرس پر سفید گُنبج ہے ۔ جہاں ست گرو کا ڈیرا ہے

مطلب یہ ہے کہ اوپر آسمان کے اوپری حصے پر کبیر پرمیشور جی ایک سفید گُنبد میں رہتے ہیں۔

رُگویدَ منڈل 9 سُکت 96 منتر 19

چموشت سیے نھ سکُنه وِبھرتوا گوبندُھ درپس آیودھانی بھیبھرت
اپا مور بھی، سچ مانھ سمودرم ، ترُیم دھام مھیشا وویکتے

ترجمہ: (چموست) پوِتر (گوبند) کام دھینو روپی سب منو کامنا پورن کرنے والا پورن پرماتما کبیر دیو، (وبھرتوا) سب کا پالن کرنے والا ہے۔ (سینہہ) سفید رنگ سے بھرپور (شاکنہ) شبھ لکشن بھرپور (چموستن) سروشکتی مان ہے۔ (درپس) جیسے دودھ سے دھی بنانے کی ویدھی ہوتی ہے، ایسے شاستر انوکل سادھنا سے دھی روپی پورن مُکتی داتا۔ (آیودھانی) تتو گیان روپی کال جال وِناشک دھنوش یُکت سارنگ پانی پربھو ہے۔ (سچ مانہہ) اصل (وبھرت) سب کا پالن پوشن کرتا ہے۔ (اپا موربھی) گہرے جل سے بھرپور (سمودرم) ساگر کی طرح گہرا گمبھیر مطلب وشال (تُریم) چوتھے (دھام) لوک انامی لوک میں (مہیشہ) صاف سُتھرا پرتھوی پر (وویکتے) الگ جگہ پر بھی رہتا ہے۔ یہ جانکاری کبیر دیو سوئم ہی الگ الگ کر کے وستار سے بتاتا ہے۔

بھاؤارتھ: منتر 18 میں کہا ہے کہ پورن پرماتما کبیر دیو تیسرے مُکتی دھام مطلب ست لوک میں ایک گنبد میں رہتا ہے۔ اس منتر 19 میں کہا ہے کہ اتیادھک سفید رنگ والا پورن پربھو جو کام دھینو کی طرح سب اُمیدیں پوری کرنے والا ہے۔ وہی اصل میں سب کا پالن کرتا ہے۔ وہی کبیر دیو جو مرت لوک میں شِشُو رُوپ بنا کر آتا ہے وہی جیسے دودھ سے دھی بنانے کی ویدھی ہوتی ہے، ایسے پورن موکش پراپت کرنے کی شاستر ویدھی انوسار، سادھنا بتا کر پورن موکش روپی دھی پردھان کرنے والا ہے۔ تتو گیان روپی شاستر مطلب دھنُش یُکت ہونے سے سارنگ پانی ہے اور جیسے سمندر سب جل (پانی) کا ذخیرہ ہے۔ ویسے ہی پورن پرماتما سے سب کی پیدائش ہوئی ہے۔ گیتا ادھیائے 15 شلوک 3 میں سنسار رُوپ میں ورکش کو تتو گیان ہتھیار دُوارہ کاٹ کر مطلب تتو گیان دُوارہ شک ختم کر کے اس کے بعد اُس پرم پد پرماتما کی کھوج کرنی چاہیے جہاں جانے کے بعد سادھک کبھی سنسار میں نہیں آتے مطلب پورن موکش

ہوجاتا ہے۔جس پرمیشور سے سب سنساررُوپی ورکش کی پرورتی ویستار کو پراپت ہوئی ہے وہ پورن پربھو چوتھے دھام انامی لوک میں رہتا ہے۔جیسے پہلا ست لوک، دوسرا الکھ لوک، تیسرا اگم لوک اور چوتھا انامی لوک ہے۔اسی لئے اس منتر 19 میں واضح بتایا ہے کہ کوِیردیوٗ (یعنی کبیر پرمیشور)ہی انامی پُرش رُوپ میں چوتھے دھام انامی لوک میں بھی تیجومئے رُوپ میں رہتا ہے۔

رُگویدَ منڈل 9 سکت 96 منتر 20

مریه نه ،شُوبھرستنوَم مرجانو اتیؤ،نه سرتوَا ،سَنیه دھنانام

ورشیو یوتھا پری کوشم ارشنُوکنی کر د ت چم وٗه اِیراویوش

ترجمہ: پورن پرماتما کبیر دیو جو چوتھے دھام انامی لوک میں اور تیسرے دھام ست لوک میں رہتا ہے وہی پرماتما انسان جیسا ہے لیکن ناش رہیت امر نرمل مکھ منڈل سے بھرپور ظاہر میں بہت وشال سفید شریر بنائے ہوئے ہے اور اُوپر والے لوکوں میں وگھمان ہے اور وہاں سے چل کر جس کا کسی کو پتا نہیں چلتا وہی سرُوپ پرماتما دھرتی پر الگ رُوپ بنا کر آتا ہے ست لوک اور پرتھوی لوک پر لیلا کرتا ہے بہت زیادہ لوگوں کو سچا گیان سناتن پوجا کی برسات کر کے رام نام کی کمائی کے غریبوں کو مندسوَر سے مطلب سوانس اوسوانس سے من ہی من میں اُچارن کر کے پوجا کرواتا ہے جس سے اسنکھیہ (انگنت) بھکتوں کا پوراسنگھ پہلے والے سُکھ ساگر رُوپ امرت خزانے ست لوک کو پوجا کروا کے پراپت کراتا ہے۔

تشریح: پورن پرماتما کوِیردیوٗ اُوپر تیسرے دھام ست لوک میں رہتا ہے اور وہی پرمیشور منُش رُوپ دھارن کر کے چوتھے دھام انامی لوک میں بھی رہتا ہے اور وہی پرماتما ویسا ہی منُش والا ہی رُوپ سُندر مکھ منڈل سے بھرپور سفید شریر میں یہاں پرتھوی لوک پر بھی آتا ہے اور اپنی اصلی پوجا کا طریقہ بتا کر بہت سارے لوگوں کو سچی بھکتی سے دھنی بناتا ہے۔انگنت بھکتوں کا پوراسنگ سچی بھکتی کی کمائی سے پہلے والے بہت سارے سُکھوں والے ست لوک کے خزانے کو سچی سادھنا کروا کے حاصل کرواتا ہے۔

اتھرو وید کانڈ 4 انُواک 1 منتر 7 (سنت رام پال داس دُوارہ ترجمہ)

یه اتھروانم ،پِترم ،دیو بندھوم ،بھرس پِتم،نمساو،او چه ،گچھات

توَم ،وِشویشام ،جنیتا ،یتھا سه،کوِیر دیوَ ، نه دھبایت ،سودھا وان ہ

ترجمہ: جو اچل اویناشی جگت پِتا بھکتوں کا سچا ساتھی آتما کا آدھار سب سے بڑا سوامی گیان داتا جگت گرو اور ونمر پجاری اچھے طریقے سے بھکت کو سرُکشا کے ساتھ جو ست لوک جا چکے ہیں۔ان کو ست لوک لے جانے والا سب برھمانڈوں کو بنانے والا کال کی طرح دھوکہ نہ دینے والے گُنوں والا جیوں کا تیوں ویسا ہی وہ آپ (کوِیردیوَ) یعنی کبیر پرمیشور ہے۔

تشریح: جس پرمیشور کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ۔ تمیو ماتا چه پِتا تمیو ،تمیو بندھو

چه سُکھا تمیو،تمیو ویدھا چه دروینم ،تمیو سروَم،مم دیو دیو۔ وہ جو اویناشی سب کا ماتا پِتا بھائی سکھا اور جگت گرو رُوپ میں سب کو سچی بھکتی کرا کے ست لوک لے جانے والا کال کی طرح دھوکہ نہ دینے والا سب برھمانڈوں کی رچنا کرنے والا کوِیردیوَ (کبیر پرمیشور) ہے۔

کبیر صاحب چاروں یُگوں میں آتے ھیں

ست گرو پُرش کبیر ھیں چاروں یگ پروان

جھوٹے گرو مر گئے۔ھو گئے بھوت مسان

"ست یُگ میں کوِیر دیوَ کا ست سُکرِت نام سے آنا"

تتو گیان کے ابھاو (کمی) سے شردھالو بھکت شک کرتے ہیں کے جولاہے رُوپ میں کبیر جی تو وکرمی سنوت 1455 (سن 1398ء) میں کاشی میں آئے تھے۔ویدوں میں کوِیردیوَ وہی کاشی والا جولاہا (دھانک) کیسے پورن پرماتما ہوسکتا ہے؟

اس بارے میں داس (سنت رام پال داس جی) کی پرارتھنا ہے کہ وہی پورن پرماتما کویردیو (کبیر پرمیشور) ویدوں کے گیان سے بھی پہلے ست لوک میں وِگھمان تھے اور اپنا سچا تتو گیان دینے کے لئے چاروں یگوں میں بھی سوئم ہی آتے ہیں۔ست یُگ میں ست سُکرِت نام سے،تریتا یُگ میں مُنیندر نام سے،دُواپر یُگ میں کرونا میہ نام سے اور کل یُگ میں واستوک کوِیر دیو (کبیر پربھو) نام سے پرگھٹ ہوئے ہیں۔اس کے علاوہ دوسرے کئی رُوپ دھارن کر کے کبھی بھی پرگھٹ ہو کر اپنی لِیلا کر کے انتردھیان (غائب) ہوجاتے ہیں۔اُس وقت لِیلا کرنے آئے پرمیشور کو پربھو چاہنے والے شردھالو بھکت نہیں پہچان سکے،کیونکہ سب مہرِشی اور سنت کہلانے والوں نے پربھو کو نراکار بتایا ہے۔لیکن اصل میں پرماتما آکار (ظاہر) میں ہیں۔منُش (انسان) جیسا ہی شریر ہے لیکن پرمیشور کا شریر نس ناڑیوں سے بنا ہوا پانچ تتو کا نہیں ہے۔ایک نوری تتو سے بنا ہے پورن پرماتما جب چاہے یہاں پرگھٹ ہوجاتے ہیں۔وہ کبھی ماں سے جنم نہیں لیتے کیونکہ وہ سب کو پیدا کرنے والے ہیں۔

پورن پرماتما کبیر جی ست یُگ میں ست سُکرِت نام سے سوئم پرگھٹ ہوئے تھے۔اُس سمے گروڑ جی،شری برھما جی،شری وشنو جی اور شری شیو جی وغیرہ کو ست گیان سمجھایا تھا۔شری منُو مہرشی جی کو بھی تتو گیان سمجھانا چاہا تھا۔لیکن شری منُو جی نے پرمیشور کے گیان کو سچا نہ جان کر شری برھما جی سے سُنے ہوئے وید گیان پر وِشواس کر بیٹھے اور اپنے دُوارہ نکالے ویدوں کے نچوڑ پر ہی آروڈھ (قائم) رہے۔اس کے برعکس پرمیشور ست سُکرت جی کو جھوٹا ثابت کرنے لگے کہ آپ تو سب اُلٹا گیان کہہ رہے ہو۔اس لئے پرمیشور ست سُکرِت کا نام وام دیو رکھ دِیا (وام کا ارتھ ہوتا ہے اُلٹا،جیسے اُلٹا ہاتھ ہوتا

ہے)

اس پرکار ست یُگ میں پرمیشور کبیر دیو جی جو ست سُکرت نام سے آئے تھے۔ اُس سمے کے رِشی اور سادھکوں کو تتو گیان سمجھایا کرتے تھے۔ لیکن رِشیوں نے ماننے سے انکار کر دیا۔ ست سُکرت جی کے بدلے پرم پرمیشور کو "وام دیو" کہنے لگے۔

اسی لیے یجُر وید ادھیائے 12 منتر 4 میں لکھا ہے کہ، یجر وید کے اصلی گیان کو وام دیو رشی نے صحیح جانا اور لوگوں کو سمجھایا۔ پویتر ویدوں کے گیان کو سمجھنے کے لئے برائے مہربانی وِچار کریں۔ جیسے یجر وید ہے یہ ایک پویتر پُستک ہے۔ اس کے بارے میں کہیں سنسکرت زبان میں لکھا ہو جہاں "یجو" یا یجوم وغیرہ لفظ لکھیں ہوں تو بھی پویتر پُستک یجر وید کا ہی بودھ سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح پورن پرماتما کا سچا نام کوِیر دیوَ ہے۔ اسی کو الگ الگ زبانوں میں کبیر صاحب کبیر پرمیشور کہنے لگے۔ کتنے ہی شردھالو شک کرتے ہیں کہ کویر کو کبیر کیسے سِدھ کر دیا۔ ویاکرن درشٹی سے کوی کا ارتھ سروگھیے ہوتا ہے۔ داس کی پرارتھنا ہے کہ ہر اِک لفظ کا کوئی نہ کوئی ارتھ تو بنتا ہی ہے۔ رہی بات ویاکرن کی۔ بھاشا پہلے بنی کیونکہ ویدوانی پربھو دُوارہ کہی ہے اور ویاکرن بعد میں رِشیُوں دُوارہ بنائی ہے۔ یہ غلطی ہو سکتی ہے۔ ویدانواد (ترجمہ) میں وِیاکرن ہے مطلب اسنگت اور ویرودھ بھاؤ ہے۔ کیونکہ ویدوانی منتروں دُوارہ پدوں میں ہے۔ جیسے پل وَل شہر کے آس پاس کے لوگ پل وَل کو پرَوَر بولتے ہیں اگر کوئی کہے کہ پل وَل کو کیسے پرَوَر کر دیا۔ یہی کویر کو کبیر کیسے سِدھ کر دیا۔ جیسے اُسی علاقے کے لوگوں کی زبان میں پل وَل شہر کو پرور کہتے ہیں اسی طرح کویر کو کبیر بولتے ہیں پربھو وہی ہے۔ مہرشی دیانند جی نے "ستیارتھ پرکاش "سمولاس 4 پرشٹ 100 پر (دیانند مٹھ دِینا نگر پنجاب سے پرکاشیت) "دیور کاما" کا مطلب دیور کی کامنا کرنے کیا ہے۔ دیو کو پورا "ر" لکھ کر دیور کیا ہے۔ کویر کو کویر پھر زبان الگ ہونے پر کبیر لکھنے اور بولنے میں کوئی پریشانی یا وِیاکرن کی غلطی نہیں ہے۔ پورن پرماتما کوِیر دیوَ ہے۔ یہ ثبوت یجُر ویدادھیائے 29 منتر 25 اور سام وید سنکھیا 1400 میں بھی ہے۔

یجُر وید کے ادھیائے 29 شلوک 25 میں (سنت رام پال جی کا کیا ہوا ترجمہ)

سمیدھه۔ ادھا۔ منُشه۔ دُرونے ۔دیوو ۔ دیوا ن۔یج۔ اَسِی جات ویدھا

آ ،چه۔ وَه۔َ مترا مه۔ شچِکت وان۔ توَم دُوتا۔ کویر اَسِی۔ پرِچیتا

ترجمہ: آج ورتمان میں شریر روپی محل میں دُراچار اور جھوٹی پوجا میں لِین لوگوں کو لگائی ہوئی آگ مطلب شاستروں میں نہ لکھی ہوئی پوجا جو نقصان دہ ہوتی ہے اُس کی جگہ پر دیوتاؤں کے دیوتا پورن پرماتما ست پُرش کی سچی پوجا ہے۔ اور دیالو جیو کا سچا ساتھی پورن پرماتما ہی اپنے سوستھ گیان

مطلب سچی بھکتی کا سندیش واہک (پیغام لانے والے) رُوپ میں لے کر آنے والا اور سمجھانے والا آپ کوِیردیوَ مطلب کبیر پرمیشور ہے۔

تشریح: جس وقت پورن پرماتما پرگھٹ ہوتے ہیں اس وقت سب رِشی اور سنت شاستر میں لکھے ہوئے بھکتی اور پوجا کے طریقے کو چھوڑ کر اپنا من مانا طریقہ مطلب پوجا سب بھکت سماج کو بتا کر کرا رھے ہوتے ہیں۔ تب اپنے تتو گیان کا سندیش واہک بن کر خود کوِیر دیوَ ہی آتا ہے۔

سنکھیا 1400 سام وید اُتارچک ادھیائے 12 کھنڈ 3 شلوک 5

(سنت رام پال جی کا کیا ہوا ترجمہ)

بھدرا وسترا سمنیه ا و سا نو،مھانو،کویر نروچنانی ،شنسنو

آوَ چیسو ،چموه پویه مانو ،وِچکشنو جاگر ویه دیو ویتو

ترجمہ: چالاک لوگوں نے اپنے لفظوں میں کہا ہوتا ہے کہ جو ہم کہتے ہیں اُس پر چلو اُن چالاک لوگوں نے پورن برہم کی پوجا کو نہ بتا کر غلط پوجا کا طریقہ بتا کے امرت کی جگہ پر غلط پوجا روپی مواد (جیسے بھوت پریت پوجا، پِتر پوجا تینوں گُنوں (رجگُن برھما، ست گُن وِشنو، تم گُن شنکر) اور برہم کال تک کی پوجا کو آدر کے ساتھ کرا رہے غلط گیان کو ختم کرنے کے لئے پرم سُکھ دایک (عظیم سُکھ دینے والا) مہان کبیر مطلب پورن پرماتما کبیر شریر دھارن کر کے ویش بھوَ شہ میں (جیسے سنت بھاشا میں چولا بھی کہتے ہیں اور چولا کو شریر بھی کہتے ہیں) اگر کسی سنت کی موت ہو جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ سنت جی چولا چھوڑ گئے) اپنے ست لوک والے شریر کے جیسا دوسرا شریر ہلکے تیج پُنج کا بنا کر عام انسان کی طرح زندگی گزار کر کچھ دن سنسار میں مہمان کی طرح رہ کر اپنی شبداولی کبیر وانی وغیرہ کے دوارہ سے تتو گیان سُنا کر کے پورن پرماتما کے چھُپے ہوئے سرگُن اور نرگُن گیان رُوپ دھن کو اُجاگر کرتے ہیں۔

تشریح: جیسے یجُر وید ادھیائے 5 منتر 1 میں کہا ہے کہ اگنے تنو اَسی ۔یعنی پرماتما کا شریر ہے۔ (وشنوے توَا سومسیه تنُو اَسِی) مطلب امر پربھو کا پالن پوشن کرنے کے لئے دوسرا شریر ہے یہ الگ شریر ہے۔ جو مہمان رُوپ میں کچھ دن سنسار میں آتا ہے۔ تتو گیان سے اگیان کی نیند میں سوئے ہوئے پربھو پریمیوں کو جگاتا ہے۔ وہی ثبوت اس منتر میں ہے کہ کچھ وقت کے لئے پورن پرماتما کوِیر دیوَ اپنا رُوپ بدل کر عام انسان جیسا رُوپ دھار کر پرتھوی پر پرگھٹ ہوتا ہے۔ اور " کویرنوَ چنانے شنسنو " مطلب کویر وانی بولتا ہے، جس کی مدد سے تتو گیان کو جگاتا ہے اور اُس وقت مہرشی کہلانے والے چالاک لوگ جھوٹے گیان کے آدھار پر شاستر یا شاستر میں بتائے گئے طریقے پر سچی سادھنا کی جگہ جھوٹا گیان جو شاستروں میں نہ لکھا ہوا اُسی پوجا کو شردھا کے ساتھ

کروا رھے ہوتے ہیں۔اس وقت پورن پرماتما خود پرگھٹ ہوکر تتو گیان دُوارہ شاستر میں لکھی ویدھی سے سادھنا کا گیان پردھان کرتا ہے۔

پویتر رُگوید کے منتروں میں بھی پہچان بتائی ہے کہ، جب وہ پورن پرماتما کچھ وقت سنسار میں لیلا کرنے آتا ہے تو چھوٹے بچے کا رُوپ بنایا کرتا ہے۔اُس پورن پرماتما کی پرورش (ادھنیہ دھینو) کنواری گائے دُوارہ ہوتی ہے۔پھر اپنی لیلا سے بڑا ہوتا ہے،تو اپنے ہی پانے کی اور ست لوک جانے کا سچا تتو گیان کویروانی دُوارہ کویتاؤں کے ذریعے بتاتا ہے۔جس کارن سے مشہور شاعر کہلاتا ہے۔لیکن وہ سوئم کبیر دیو پورن پرماتما ہی ہوتا ہے۔وہ تیسرے مُکتی دھام ست لوک میں رہتا ہے۔

رُگوید منڈل 9 سُکت 1 منتر 9 اور سُکت 96 منتر 18-17 میں:۔

(رُگوید منڈل 9 سُکت 1 منتر 9)

ابھی اِمم ادھنیا اُت شرینتے دھینو شیشُوم۔ سومیندرایہ پاتوئے

ترجمہ: خاص کر اُس بالک رُوپ میں آئے ہوئے پرماتما امر پُرش کی نعمتوں دُوارہ مطلب کھانے پینے دُوارہ جو شریر صحتمندی کو پراپت ہوتا ہے۔اسے صحتمند پرورش کے لئے پوری طرح جو گائے سانڈ دُوارہ کبھی بھی بھوگ نہ کی گئی ہو مطلب کنواری گائے دُوارہ پرورش کی جاتی ہے۔

تشریح: پورن پرماتما امر پُرش جب لیلا کرتا ہوا بچے کا رُوپ دھار کر خود ہی پرگھٹ ہوتا ہے۔اُس وقت کنواری گائے اپنے آپ دودھ دیتی ہے۔جس سے اُس پرمیشور کی پرورش ہوتی ہے۔

رُگوید منڈل 9 سُکت 96 منتر 17

شیشُوم جگیانم هریه تم مرجنتے شمبھنتی وھی نم رُوتا گنین

کویر گربھی کاوینہ کویر سنت سومہ پویترم اَتیتی ریبُھن

ترجمہ: پورن پرماتما مُنش کے بچے کے روپ میں جان بُوجھ کر پرگھٹ ہوتا ہے۔اور اپنے تتو گیان کو اُس وقت نِرملتا کے ساتھ اُچارن (سُنایا) کرتا ہے۔پربھو کو حاصل کرنے کی ویرھ اگنی والے وایُو (ہوا) کی طرح شیتل بھکت جن کے لئے کویتاؤں دُوارہ نِرملتا کے ساتھ کویروانی دُوارہ اُونچی آواز سے بولتا ہے۔وہ امر پُرش ست پُرش ہی سنت رُوپ میں خود کوِیر دیوَ ہی ہوتا ہے۔لیکن اُس پرماتما کو نہ پہچان کر کوی (شاعر) کہنے لگ جاتے ہیں۔

تشریح: وید بولنے والا برہم کہہ رہا ہے کے ویلکشن مُنش کے بچے کے رُوپ میں پرگھٹ ہوکر پورن پرماتما کوِیر دیوَ اپنے اصلی سچے گیان کو اپنے کویر گربھی مطلب کبیر وانی دُوارہ نرمل گیان اپنے ہنس آتماؤں مطلب سچے انسانوں کو شاعر بن کر کویتاؤں اور غزلوں کے دُوارہ سنایا کرتے

ہیں۔وہ سوئم ہی ست پُرش کبیر ہوتا ہے۔

رُگوید منڈل 9 سُکت 96 منتر 18

رُشیمنہ یہ رُشیی کرت سُورشہ سھسترانیتھ پدوی کوینام

ترتیم دھام مھشہ سِیشہ سنت سومہ ویراجمانو راجتے سھٹُپ

ترجمہ: وید بولنے والا برہم کہہ رہا ہے کہ جو پورن پرماتما ویلکشن بچے کے رُوپ میں آکر مشہور کوَیوں کی منزل پراپت کر کے سنت یا رِشیُوں کی طرح کِردار کرتا ہے۔اُس سنت رُوپ میں پرگھٹ ہوئے پرمیشور دُوارہ رچی ہزاروں وانیاں سنت سبھاؤ (مزاج) والے بھکتوں کے لئے سرگ جیسا آنند دینے والی ہوتی ہیں۔سنت رُوپ میں پرگھٹ امر پُرش ہی ہوتا ہے۔وہ سچا مالک تیسرے مُکتی لوک مطلب ست لوک کی پرتھوی کو استھاپت کر کے اُس کے بعد انسان جیسے سنت رُوپ میں گنبد میں اُونچے سنگھاسن پر اُجول (شفاف) انسان جیسے شریر میں براجمان ہے۔

تشریح: منتر 17 میں کہا ہے کے کبیر دیو چھوٹے بچے کا رُوپ دھارن کر لیتا ہے۔لیلا کرتا ہوا بڑا ہوتا ہے۔کویتاؤں دُوارہ تتو گیان سُنانے کے کارن شاعر کی پدوِی کو حاصل کرتا ہے۔مطلب اُسے کوی (شاعر) کہنے لگ جاتے ہیں۔اصل میں وہ پورن پرماتما کویر (کبیر پربھو) ہی ہے۔اُس کے دُوارہ رچی ہوئی امرت وانی کبیر وانی کہی جاتی ہے جو بھکتوں کے لئے سرگ جیسا سُکھ دینے والی ہوتی ہے۔وہی پرماتما تیسرے مُکتی دھام ست لوک کی استھاپنا کر کے ایک گنبد میں سِنگھاسن پر تیجومئے شریر میں رہتے ہیں۔

اس منتر میں تیسرا دھام ست لوک کو کہا ہے۔جیسے ایک برہم کا لوک جو اکیس برھمانڈوں کا علاقہ ہے دوسرا پر برہم کا لوک جو سات سنکھ برھمانڈوں کا علاقہ ہے۔تیسرا پرم اکشر برہم پورن برہم کا رِت دھام ست لوک ہے جو انگنت برھمانڈوں کا علاقہ ہے۔

"تریتا یُگ میں کوِیر دیوَ (کبیر صاحب) کا مُنیندر نام سے پرگھٹ ہونا"

"نل اور نیل کو شرن میں لینا"

تریتا یُگ میں سوئمبُھو (سوئم پرگھٹ ہونے والا) کوِیر دیوَ (کبیر پرمیشور) اپنا ست لوک والا شریر تبدیل کر کے مُنیندر رُشی کے نام سے آئے ہوئے تھے۔اُس سمے نل اور نیل دونوں آپس میں موسی (خالہ) کے بیٹے تھے۔ماتا پِتا کا انتقال ہو چُکا تھا نل اور نیل دونوں جسمانی اور مانسک بیماری سے پریشان تھے۔سب رُشیوں اور سنتوں کے پاس اپنا روگ ٹھیک کروانے کے لئے پرارتھنا کر چکے تھے۔سب سنتوں کا کہنا تھا کہ یہ آپ کا پراربدھ ہے۔یہ آپ کو بھوگنا ہی پڑے گا اس کا کوئی علاج

نہیں ہے۔ دونوں دوست زندگی سے بیزار ہو کر موت کا انتظار کر رہے تھے

ایک دن دونوں کو مُنیندر نام سے آئے ہوئے پورن پرماتما کا ست سنگ سُننے کا موقع ملا ست سنگ سُننے کے بعد جیسے ہی دونوں نے پرمیشور کبیر صاحب عرف مُنیندر رِشی جی کے چرن چھوئے اور پرمیشور مُنیندر جی نے سر پر ہاتھ رکھا تو دونوں کا لا علاج روگ ٹھیک ہو گیا مطلب دونوں نل اور نیل صحتمند ہو گئے۔ اس عجیب چمتکار کو دیکھ کر پربھو کے چرنوں میں گر کر گھنٹوں تک روتے رہے اور کہا آج ہمیں پربھو مل گیا جس کی تلاش تھی اور پربھو سے متاثر ہو کر نام دِکشا لے لیا اور مُنیندر صاحب جی کے ساتھ ہی سیوا میں رہنے لگے پہلے سنتوں کا ست سنگ پانی کی سہولت دیکھ کر ندی کے کنارے ہوتا تھا نل اور نیل دونوں پربھو سے پریم کرنے والی بھولی آتمائیں تھیں۔ پرماتما میں شردھا اور وِشواس بہت تھا۔ سیوا بہت کیا کرتے تھے۔ ست سنگوں میں روگی، بُزرگ اور وکلنگ (معذور) بھکت جن آتے تو اُن کی خدمت کیا کرتے اُن کے کپڑے بھی دھویا کرتے تھے اور برتن بھی صاف کیا کرتے تھے۔ لیکن وہ بہت ہی بھولے سے دماغ کے تھے۔ کپڑے دھونے لگ جاتے تو ست سنگ میں جو پربھو کی کتھا سُنی ہوتی تھی اُس کی چرچہ کرنے لگ جاتے اور وہ دونوں پربھو چرچہ میں اس قدر مست ہو جاتے کہ جو چیزیں دھونے کے لئے لاتے تھے وہ دریا میں ڈوب جاتی تھیں۔ ان کو پتا بھی نہیں چلتا تھا۔ کسی کی چار چیزیں لے جاتے، تو ان کو دو چیزیں واپس لا کر دیتے تھے۔ بھگت جن کہتے تھے کہ بھائی آپ سیوا تو بہت کرتے ہو لیکن ہمارا تو آپ نے کام ہی خراب کر دیا۔ یہ کھوئی ہوئی چیزیں ہم کہاں سے لیکر آئیں؟ آپ ہماری سیوا (خدمت) نہ کیا کرو۔ ہم اپنی سیوا خود ہی کر لیں گے، پھر نل اور نیل رونے لگ جاتے تھے کہ ہماری سیوا ہم سے نہ چھینو۔ آئندہ غلطی نہیں کریں گے۔ لیکن پھر وہی کام کرتے پھر پربھو کی چرچہ میں لگ جاتے اور چیزیں دریا کے پانی میں ڈوب جاتیں۔ بھکتوں نے رشی مُنیندر جی سے پرارتھنا (عرض) کی کہ مہربانی کر کے نل اور نیل کو سمجھاؤ یہ نہ تو ہماری بات مانتے ہیں اگر منع کرتے ہیں تو رونے لگ جاتے ہیں۔ ہماری تو آدھی بھی چیزیں واپس نہیں لاتے ہیں۔ یہ ندی کنارے ست سنگ میں سُنی بھگوان کی چرچہ میں مست ہو جاتے ہیں اور چیزیں ڈوب جاتی ہیں۔ مُنیندر صاحب نے ایک دو بار تو انہیں سمجھایا۔ وہ رونے لگ جاتے تھے کہ ہماری یہ سیوا نہ چھینی جائے۔ پھر ست گرو مُنیندر صاحب نے کہا کہ بیٹا نل اور نیل خوب سیوا کرو، آج کے بعد آپ کے ہاتھ سے کوئی بھی چیز چاہے پتھر یا لوہا بھی کیوں نہ ہو پانی میں نہیں ڈوبے گی نہ ہی بہا کرے گی۔ مُنیندر صاحب نے ان کو یہ آشیرواد دے دیا۔

آپ نے رامائن میں تو پڑھا ہی ہوگا، ایک وقت کی بات ہے کہ سیتا جی کو راون اُٹھا کر لے گیا۔ بھگوان رام کو پتا بھی نہیں کہ سیتا جی کو کون اُٹھا لے گیا؟۔ شری رام چندر جی اِدھر اُدھر کھوج کرتے

ہیں۔ ہنومان جی نے کھوج کر کے بتایا کہ سیتا ماتا لنکا پتی راون (راکشس) کی قید میں ہے۔ پتا لگنے کے بعد بھگوان رام نے راون کے پاس شانتی دُوت (پیغام دینے والے کو) بھیجا اور عرض کی کہ سیتا واپس کر دو۔ لیکن راون نہیں مانا، جنگ کی تیاری ہوئی، تب یہ مسئلہ پیش آیا کہ سمندر سے سینا کیسے پار کریں۔؟

بھگوان شری رام چندر جی نے تین دِن تک گھٹنوں پانی میں کھڑے ہو کر ہاتھ جوڑ کر سمندر سے پرارتھنا کی کہ راستہ دے دو۔ لیکن سمندر ٹس سے مس نہیں ہُوا۔ جب سمندر نہیں مانا تب شری رام چندر نے اُسے اگنی بان (آگ کے تیر) سے جلانا چاہا۔ خوفزدہ ہو کر سمندر ایک برہمن کا رُوپ دھار کر سامنے آیا اور کہا کہ بھگوان سب کی اپنی اپنی مریادہ ہے۔ مجھے جلاؤ مت میرے اندر نہ جانے کتنے جیو جنتو بسے ہیں۔ اگر آپ مجھے جلا بھی دو گے تو بھی مجھے پار نہیں کر سکتے۔ کیوں کہ یہاں پر بہت گہرا کھڈہ بن جائے گا۔ جس کو آپ کبھی بھی پار نہیں کر سکتے۔

سمندر نے کہا بھگوان ایسا کام کرو کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے، اور میری مریادہ بھی رہ جائے اور آپ کا راستہ بھی بن جائے۔ تب بھگوان شری رام چندر نے سمندر سے پوچھا کہ وہ کیا طریقہ ہے۔؟ برہمن رُوپ میں کھڑے سمندر نے کہا کہ آپ کی فوج میں نل اور نیل نام کے دو سپاہی ہیں، ان کے پاس ان کے گرو دیو سے حاصل ہوئی ایک ایسی شکتی ہے کہ ان کے ہاتھ سے پتھر بھی جل پر تیَر جاتے ہیں۔ ہر چیز چاہے وہ لوھے کی ہو تیر جاتی ہے۔ شری رامچند ر نے نل اور نیل کو بُلایا اور اُن سے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی ایسی شکتی ہے۔ نل اور نیل نے کہا کہ ہاں جی ہمارے ہاتھ سے پتھر بھی پانی میں نہیں ڈوبیں گے، تب شری رام نے ان کی آزمائش لی۔

ان نادانوں نے سوچا کہ آج سب کے سامنے ہماری بہت بڑی تعریف ہوگی۔ اُس دن انہوں نے اپنے گرو دیو بھگوان مُنیندر (کبیر صاحب) کو یہ سوچ کر یاد نہیں کیا کہ اگر ہم ان کو یاد کریں گے تو کہیں شری رام یہ نہ سوچ لے کہ ان کے پاس شکتی نہیں ہے یہ تو کہیں اور سے مانگتے ہیں۔ انہوں نے پتھر اُٹھا کر پانی میں ڈالا تو وہ پتھر پانی میں ڈوب گیا۔ نل اور نیل نے بہت کوشش کی لیکن ان سے پتھر نہیں تیرا، تب بھگوان رام نے سمندر کی جانب دیکھا اور جیسے کہنا چاہ رہا ہو کہ آپ تو جھوٹ بول رہے ہو۔ ان میں تو کوئی شکتی نہیں ہے۔ سمندر نے کہا کہ نل نیل آج تم نے اپنے گرو دیو کو یاد نہیں کیا۔ نادانوں اپنے گرو دیو کو یاد کرو۔ وہ دونوں سمجھ گئے کہ آج تو ہم نے بڑی غلطی کر دی۔ انہوں نے ست گرو مُنیندر صاحب کو یاد کیا۔ ست گرو مُنیندر وہاں پر پہنچ گئے۔ بھگوان رامچند ر نے کہا کہ اے رشیور، میری بد قسمتی ہے کہ آج آپ کے سیوکوں کے ہاتھوں سے پتھر نہیں تیر رہے ہیں۔ مُنیندر صاحب نے کہا کہ اب ان کے ہاتھوں سے پتھر تیریں گے بھی نہیں۔ کیوں کہ ان کو ابھیمان ہو گیا ہے۔ ست گرو غریب داس کی وانی میں کہا ہے کہ:۔

جیسے ماتا گربھ کو ، راکھے جتن بنائے
ٹھیس لگے تو شین ہوے ، تیری ایسے بھکتی جائے

اُس دن کے بعد نل اور نیل کی وہ شکتی ختم ہوگئی۔ شری رامچندر جی نے پرمیشور منیندر صاحب جی سے کہا کہ اے رِشیور مجھ پر بہت آپتی (مصیبت) آئی ہوئی ہے۔ دیا کرو کسی پرکار سینا (فوج) سمندر کے پار ہوجائے۔ جب آپ اپنے سیوکوں کو شکتی دے سکتے ہو تو پربھو کچھ رضا ہم پر بھی کرو۔ مُنیندر صاحب نے کہا کہ یہ جو سامنے والا پہاڑ ہے میں نے اِس کے چاروں طرف ایک ریکھا کھینچ دی ہے۔ اس کے بیچ بیچ کے پتھر اُٹھا لاؤ وہ نہیں ڈوبیں گے۔ شری رام چندر نے آزمائش کے لئے پتھر منگوایا اس کو پانی پر رکھا تو وہ تیرنے لگ گیا۔ نل اور نیل پتھروں کے کاریگر بھی تھے۔ ہنومان جی روزانہ بھگوان کو یاد کیا کرتے تھے۔ اُس نے اپنی روز کی بھکتی کی کریا بھی ساتھ رکھی۔ پتھروں پر رام رام بھی لکھتا رہا اور پہاڑوں کے پہاڑ اُٹھا کر لے آتا تھا۔ نل نیل ان کو جوڑ توڑ کر پُل میں لگا لیتے تھے۔ اس پرکار پُل بن گیا تھا۔ دھرم داس جی کہتے ہیں کہ:۔

رہے نل نیل جتن کر ہار ، تب ست گرو سے کری پکار۔
جا ست ریکھا لکھی اپار۔ سندھو پر شیلا ترانے والے ۔
دھن دھن ست گرو ست کبیر بھکت کی پیڑ مٹانے والے ۔

کوئی کہتا ہے کہ ہنومان جی نے پتھر پر رام رام لکھ دِیا تھا اس لئے پتھر تیر گئے، کوئی کہتا تھا کہ نل اور نیل نے پل بنایا تھا۔ کوئی کہتا ہے کہ شری رام چندر نے پُل بنایا تھا۔ لیکن یہ ست کتھا ایسی ہے جیسے آپ کو اوپر بتائی گئی ہے۔

(ست کبیر کی ساکھی پرشٹ 179 سے 182 تک)

پیُو پھچان کو انگ (پرمیشور پہچاننے کا طریقہ):۔

کبیر: تین دیو کو سب کوئی دھیاوے
چوتھے دیو کا مرم نہ پاوے
چوتھا چھوڑ ، پنچم کو دھیاوے
کہے کبیر سو ہم پر آوے

کبیر اوم کار نشچیہ بھیہ ، یہ کرتا مت جان
ساچا شبد کبیر کا ، پردے ماہی پہچان
رام کرشن اوتار ہیں ، ان کا نہیں سنسار
جن صاحب سنسار کیا سو کنہوں نہ جنمیہ نار

کبیر صاحب: چار بھُجا کے بھجن میں بھول پڑے سب سنت
کبیرا سُمرو تاسوں کو جا کے بھُجا انت

کبیر صاحب: سمندر پاٹ لنکا گئے ،سیتا کو بھرتھار
تاہی اگست منی پی گیو ، ان میں کو کرتار

کبیر صاحب گووردھن گری دھاریو ، کرشن جی دروناگری ہنومنت
شیش ناگ سب سرشٹی سہاری ، ان میں کو بھگونت

کبیر صاحب: کاٹے بندھن وپتی میں ، کٹھن کیا سنگرام
چینہوں رے نر پرانیاں ، گُروڑ بڑو کہ رام

کبیر صاحب: کہے کبیر چیت چینہوں ، شبد کرو نیرووار
شری رام ہی کرتا کہت ہیں ، بھولی پڑیو سنسار

کبیر صاحب: جن رام کرشن و نرنجن کیو ، سو تو کرتا نیار
اندھا گیان نہ بوجھ ہی ، کہے کبیر ویچار

دُواپُر یُگ میں کوِیر دیوَ (کبیر پرمیشور) کا کرونامیہ نام سے آنا

پرمیشور کبیر دواپر یگ میں کرونامیہ نام سے پرگھٹ ہوئے تھے۔ اُس وقت ایک بالمیک ذات میں پیدا ہوئے بھکت سودرشن سپچ (بھنگی) ان کا شِشیہ ہوا تھا۔ اُسی سودرشن جی نے پانڈوؤں کا یگیہ سپھل کیا تھا۔ جو نہ تو شری کرشن جی کے بھوجن کرنے سے سپھل ہوا تھا اور نہ ہی تینتیس کروڑ دیوتاؤں اٹھاسی ہزار رِشیُوں، 12 کروڑ برہمنوں، 9 ناتھوں 84 سدھوں وغیرہ کے بھوجن کھانے سے سپھل ہوا تھا۔ بھکت سودرشن بالمیک جی پورن گرو جی سے سچا نام تین منتر پراپت کر کے ست سادھنا گرومریادہ میں رہتے ہوئے کر رہا تھا۔

دواپُر یُگ میں اِندر متی کو شرن میں لینا:۔

دُواپُر یُگ میں چندر وجۓ نام کا ایک راجہ تھا، اُس کی پتنی اندرمتی بہت ہی دھارمک، پرورتی کی عورت تھی، سنت مہاتماؤں کا بہت آدر کیا کرتی تھی۔ اس نے ایک گرودیو بھی بنا رکھا تھا۔ اُس کے گرودیو نے بتایا تھا کہ بیٹی سادھو، سنتوں کی سیوا کرنی چاہیے، سنتوں کو بھوجن کھلانے سے بہت لابھ ہوتا ہے۔ اِیکادشی کا ورت منتر کے جاپ وغیرہ سادھنائیں جو گرودیو نے بتائی تھیں وہ بھگوت بھکتی میں شردھا سے لگی ہوئی تھی گرودیو نے بتایا تھا کہ سنتوں کو بھوجن کھلایا کرے گی تو آگے بھی رانی بن جائے گی اور تجھے سرگ پراپتی ہوگی رانی نے سوچا کے روزانہ ایک سنت

کو بھوجن اوَشئیَ (ضرور) کھلایا کروں گی ،اس نے یہ پرتیگیا (عہد) من میں ٹھان لی کہ میں کھانا بعد میں کھایا کروں گی ۔ پہلے سنت کو کھلایا کروں گی ۔اس سے مجھے یاد بنی رہے گی ۔ کہیں مجھے بھول نہ پڑھ جائے ۔ رانی روزانہ پہلے ایک سنت کو بھوجن کھلایا کرتی پھر سوئیم کھاتی ۔ ورشوں تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔

ایک سمے ہری دوار میں کُمبھ کے میلے کی تیاریاں ہوئیں ۔ جتنے بھی تریگُن مایا کے اُپاسک سنت تھے سبھی گنگا میں سنان کرنے کے لئے (پربھی لینے کے لئے) چلے گئے اس کارن سے تین دن تک رانی کو بھوجن کرانے کے لیے کوئی سنت نہیں ملا ۔رانی اندرمتی نے بھی پرتیگیا وش سوئم بھی بھوجن نہیں کھایا۔ چوتھے دن رانی اِندرمتی نے اپنی باندھی سے کہا کہ باندھی دیکھ لے کوئی سنت مل جائے تو۔نہیں تو آج تیری رانی جیویت نہیں رہے گی ۔آج میرے پران نکل جائیں گے لیکن میں کھانا نہیں کھاؤں گی وہ دین دیال کبیر پرمیشور اپنے پہلے والے بھکت کو شرن میں لینے کے لئے نہ جانے کیا کارن بنا دیتا ہے۔ باندھی نے اُوپر اٹاری پر چڑھ کر دیکھا کہ سامنے سے ایک سنت آ رہا تھا۔ سفید کپڑے تھے ۔دُواپرُ یُگ میں پرمیشور کبیر کرونامیہ نام سے آئے تھے ۔ باندھی نیچے آئی اور رانی سے کہا کہ ایک وِیکتی سادھو جیسا نظر آتا ہے ۔رانی نے کہا کہ جلدی سے بُلا لاؤ !باندھی محل سے باہر گئی اور پرارتھنا کی کہ اے مہاتما جی' آپ کو ہماری رانی نے یاد کیا ہے۔ کرونامیہ صاحب نے کہا کہ رانی نے مجھے کیوں یاد کیا ہے ۔میرا اور رانی کا کیا سمبندھ (تعلق) ہے۔نوکرانی نے ساری بات بتائی ۔ کرونامیہ (کبیر) صاحب نے کہا کہ رانی کو ضرورت پڑے تو یہاں آجائے ۔ میں یہاں کھڑا ہوں ۔ تو نوکرانی ہے اور وہ رانی ہے میں وہاں جاؤں اور اگر وہ کہہ دے کہ تم کو کس نے بُلایا تھا یا اُس کا راجہ ہی کہہ دے کہ تم کو کس نے بُلایا ہے تو بیٹی سنتوں کا انادر بہت پاپ دائق ہوتا ہے۔ نوکرانی پھر واپس آئی اور رانی سے سب بات کہہ سُنائی۔ تب رانی نے کہا کہ باندھی میرا ہاتھ پکڑ، اور چل، جاتے ہی رانی نے ڈنڈوت پرنام کر کے عرض کیا کہ اے پرمیشور چاہتی تو ہوں کہ آپ کو کندھے پر بٹھا لوں، کرونامیہ صاحب نے کہا کہ بیٹی میں یہی دیکھنا چاہتا تھا کہ تجھ میں کوئی شردھا بھی ہے یا ویسے ہی بھوکی مر رہی ہے۔ رانی نے اپنے ہاتھوں سے کھانا بنایا کرونامیہ رُوپ میں آئے ہوئے کبیر دیو نے کہا کہ میں کھانا نہیں کھاتا۔ میرا شریر کھانا کھانے کا نہیں ہے۔ تو رانی نے کہا کہ میں بھی کھانا نہیں کھاؤں گی ۔ کرونامیہ صاحب جی نے کہا کہ ٹھیک ہے بیٹی لاؤ کھانا کھاتے ہیں۔ کیونکہ سمرتھ اُسی کو کہتے ہیں کہ جو، جو چاہے سو کرے، کرونامیہ صاحب نے کھانا کھالیا۔ کرونامیہ رُوپ میں پرگھٹ کو یراگنی (کبیر پرمیشور) نے رانی سے پوچھا کہ تو جو یہ سادھنا کر رہی ہے وہ کس نے بتائی ہے۔ رانی نے کہا کہ میرے گرو دیو نے آدیش دیا

ہے۔ کبیر صاحب نے پوچھا کیا آدیش دیا ہے تیرے گرودیو نے؟ ۔اندرمتی نے کہا کہ برہما، وشنو، مہیش کی پوجا اور ایکادشی کا ورت ، تیرتھ بھرمن دیوی پوجا، شرادھ نکالنا، مندر میں جانا، سنتوں کی سیوا کرنا۔ کرونامیہ صاحب نے کہا کہ جو سادھنا تجھے تیرے گرو دیو نے دی ہے تجھے ۔وہ جنم اور موت اور سرگ نرک کے چکر میں ہی رکھے گی اور چوراسی لاکھ یونیوں کی تکلیف سے نجات نہیں دلائے گی ۔ رانی نے کہا کہ مہاراج جی جتنے بھی سنت ہیں اپنی اپنی پربھوتا آپ ہی بنانے آتے ہیں ۔ میرے گرو دیو کے بارے میں کچھ نہیں کہو گے ۔ میں چاہے مُکت ہوؤں یا نہیں ہوؤں ۔

اب کرونامیہ (کبیر) صاحب سوچتے ہیں کہ اس بھولی جیو کو کیسے سمجھاؤں ، انہوں نے جو پونچھ پکڑ لی پھر اُس کو چھوڑ نہیں سکتے مر سکتے ہیں ۔ کرونامیہ صاحب نے کہا کہ بیٹی ویسے تو تیری اِچھا ہے۔ میں نیندا نہیں کر رہا کیا میں نے آپ کے گرو دیو کو گالی دی ہے۔ یا کوئی بُرا کہا؟ میں تو بھکتی مارگ بتا رہا ہوں کہ یہ بھکتی شاستر وِرُودھ ہے تجھے پار ہونے نہیں دے گی اور نہ ہی تیرا آنے والا کرم ڈنڈ کٹے گا اور سُن لے آج سے تیسرے دن تیری موت ہو جائے گی ۔ نہ تیرا گرو بچا سکے گا اور نہ تیری یہ نقلی سادھنا بچا سکے گی ۔ (جب مرنے کی باری آتی ہے پھر جیو کو ڈر لگتا ہے ۔) رانی نے سوچا کہ سنت جھوٹ نہیں بولتے ، کہیں ایسا نہ ہو کہ میں پرسوں ہی مر جاؤں، اس ڈر سے کرونامیہ صاحب سے پوچھا کہ مہاراج کیا میری جان بچ سکتی ہے؟ کبیر صاحب نے کہا کہ بچ سکتی ہے ۔ اگر تو مجھ سے اُپدیش لے گی ۔ میری شِشیہ (چیلی) بنے گی ۔ پچھلی پوجائیں ترک کر دے گی تب تیری جان بچے گی ۔ اندرمتی نے کہا کہ میں نے سُنا ہے کہ گرو دیو نہیں بدلنا چاہیے پاپ لگتا ہے۔ کبیر صاحب نے کہا کہ !نہیں پُتری یہ تیرا بھرم ہے ۔ایک ڈاکٹر سے دوائی نہ لگے تو کیا دوسرے ڈاکٹر سے دوائی نہیں لیتے ، ایک پانچویں کلاس کا استاد ہوتا ہے، پھر ایک اونچ کلاس کا استاد ہوتا ہے ۔ بیٹی اگلی کلاس میں جانا ہوگا۔ کیا ساری عمر پانچویں کلاس میں ہی لگی رہے گی ۔اس کو چھوڑنا پڑے گا۔ تو اب آگے کی پڑھائی پڑھ، میں پڑھانے آیا ہوں ۔ ویسے تو نہیں مانتی لیکن موت دِکھنے لگی کہ سنت کہہ رہا ہے کہ کہیں بات نہ بگڑ جائے ، ایسا وِچار کر کے اندرمتی نے کہا جیسے آپ کہو گے میں ویسا ہی کروں گی ۔ کرونامیہ صاحب نے اُپدیش دیا، اور کہا کہ تیسرے دن میرے رُوپ میں کال آئے گا، تو اُس سے بولنا مت جو میں نے نام دیا ہے دو منٹ تک اس کا جاپ کرنا۔ دو منٹ کے بعد اُس کو دیکھنا ہے۔ اس کے بعد ستکار کرنا ہے۔ ویسے تو گرو دیو آ جائے تو جلد ہی چرنوں میں گر جانا چاہیے یہ میرا صرف اس بار آدیش ہے۔ رانی نے کہا کہ ٹھیک ہے جی ۔

اب رانی کو تو چنتا بنی ہوئی تھی ، شردھا سے جاپ کر رہی تھی ۔ کرونامیہ (کبیر) صاحب

کا رُوپ بنا کر گرو دیو رُوپ میں کال آیا، آواز لگائی، اندرمتی، اندرمتی!! اب اس کو تو پہلے ہی ڈر تھا، نام کا جاپ شروع کیا، کال کی طرف نہیں دیکھا، دو منٹ کے بعد جب دیکھا تو کال کا رُوپ بدل گیا۔ کال کا جیوں کا تیوں چہرہ دکھائی دینے لگا، کرونامیہ صاحب کا رُوپ نہیں رہا۔ جب کال نے اپنی طرف دیکھا کہ میرا تو رُوپ ہی بدل گیا۔ وہ جان گیا کہ اس کے پاس کوئی شکتی منتر ہے۔ یہ کہہ کر چلا گیا کہ تجھے پھر دیکھوں گا۔ اب تو تو بچ گئی، رانی بہت خوش ہوئی پھولی نہیں سمائی ، کبھی اپنی باندھیوں کو کہنے لگی کہ میری تو موت ہونے لگی تھی مگر میرے گرو دیو نے بچالیا۔ راجا کے پاس گئی اور کہا کہ آج میری موت ہونی تھی۔ میرے گرو دیو نے رکشا کردی۔ مجھے لینے کیلئے کال آیا تھا، راجا نے کہا کہ تو ایسے ہی ڈرامے کرتی رہتی ہے، کال آتا تو کیا تجھے چھوڑ جاتا۔ یہ سنت ویسے ہی بہکا دیتے ہیں۔ راجا کی بات کو رانی کیسے مانے، خوشی خوشی میں رانی اپنے بستر پر جا کر لیٹ گئی۔ کچھ دیر کے بعد سانپ بن کر کال پھر آیا اور رانی کو ڈس لیا۔ جوں ہی سانپ نے ڈسا تو رانی کو پتا چل گیا، رانی زور زور سے چلانے لگی مجھے سانپ نے ڈس لیا مجھے سانپ نے ڈس لیا!!! نوکر بھاگے دیکھتے ہی دیکھتے ایک موری (پانی نکلنے کا چھوٹا سوراخ) میں سے سانپ نکل گیا۔ اور رانی اپنے گرو دیو کو پکار کر بے ہوش ہوگئی۔ کرونامیہ صاحب وہاں پرگھٹ ہوئے، لوگوں کو دِکھانے کے لئے منتر بولا۔ (وہ پرماتما تو بغیر منتر کے زندہ کر سکتے ہیں کسی جنتر منتر کی ضرورت نہیں ہوتی ہے)۔ اندرمتی کو جیویت کر دیا۔ رانی نے بڑا شکر منایا اے بندھی چھوڑ آج آپ کی شرن میں نہیں ہوتی تو آج میری موت ہو جاتی۔ کبیر پرمیشور نے کہا کہ اندرمتی اس کال کو تیرے گھر میں گھسنے بھی نہیں دیتا۔ تیرے پر یہ حملہ بھی نہیں کرتا مگر تجھے یقین نہیں ہوتا۔ تو یہ سوچتی کہ میرے پر کوئی آپتی نہیں آنی تھی، گرو جی نے بہکا کر مجھے نام دے دیا۔ اس لئے تجھ کو تھوڑا سا جھٹکا دِکھایا ہے۔ نہیں تو بیٹی تیرے کو اعتبار نہیں ہوتا۔ اس لئے کبیر صاحب یہاں کہتے ہیں کہ:۔

دھرم داس یہاں گھنا اندھیرا ۔ بن پرچیہ جیو جم کا چیرا

کرونامیہ (کبیر صاحب) نے کہا کہ اب جب میں چاہوں گا تب تیری موت ہوگی۔

غریب داس کہتے ہیں کہ:۔

کال ڈرے کرتار سے۔ جئے جئے جئے جگدیش

جورا جوری جھاڑتی۔ پگ رج ڈارے شیش

یہ کال کبیر بھگوان سے ڈرتا ہے۔ اور یہ موت کبیر صاحب کے جوتے جھاڑتی ہے، مطلب نوکر ہے۔ پھر اُس دھول کو اپنے سر پر لگا کر کہتی ہے کہ، آپ کے بھکت کے پاس میں نہیں جاؤں گی۔

غریب داس: کال جو پیسے پیسنا ۔ جورا ہے پنہار

یہ دو اصل مجور ہیں ۔ میرے صاحب کے دربار

یہ کال جو یہاں کے اکیس برہمانڈوں کا بھگوان (برہم) ہے اور جو برہما، وشنو، مہیش کا پِتا ہے۔ یہ تو میرے کبیر صاحب کا آٹا پیستا ہے۔ مطلب پکا نوکر ہے اور جورا (موت) کبیر (پرمیشور) کے پاس پانی بھرتی ہے۔ مطلب ایک وشیش (خاص) نوکرانی ہے۔ یہ دو اصل مزدور میرے کبیر پرمیشور کے دربار میں ہیں کچھ دنوں کے بعد صاحب پھر آئے، رانی اندرمتی کو ست نام پردھان کیا پھر کچھ وقت کے بعد کرونامیہ صاحب نے رانی اندرمتی کی بہت زیادہ شردھا دیکھ کر سار نام دیا۔ شبد کی پراپتی کروائی، کبیر پرمیشور (کرونامیہ صاحب) وقت بہ وقت رانی کو درشن دینے جاتے رہتے تھے تو اندرمتی پرارتھنا کیا کرتی تھی کہ میرے پتی راجا کو سمجھاؤ، مالک یہ بھی مان جائے۔ آپ کے چرنوں میں آجائے تو میرا جیون سپھل ہوجائے۔ راجا چندر وجئے سے کرونامیہ (کبیر) صاحب نے پرارتھنا کی کہ چندر وجئے آپ بھی نام لو، یہ راج تو دو دِن کا ٹھاٹ ہے۔ پھر چوراسی لاکھ یونیوں میں پرانی چلا جائے گا۔ چندر وجئے نے کہا کہ میں تو نام نہیں لوں گا!! اور آپ کی شِشیہ کو منع نہیں کروں گا۔ چاہے سارے خزانے کو ہی دان کرو چاہے کسی پرکار کا ست سنگ کرواؤ میں منع نہیں کروں گا۔ کبیر صاحب نے پوچھا کہ آپ نام کیوں نہیں لو گے، چندر وجئے راجہ نے کہا کہ مجھے تو بڑے بڑے راجاؤں کی پارٹیوں میں جانا پڑتا ہے۔ کرونامیہ صاحب نے کہا کہ پارٹیوں میں جانے میں نام کی کیا رکاوٹ آئے گی۔ سبھا میں جاؤ وہاں کاجو کھاؤ دودھ پی لو اور شربت پی لو مگر شراب مت پیا کرو۔ شراب پینا مہا پاپ ہے۔ لیکن راجا نہیں مانا۔

رانی کی پرارتھنا پر کرونامیہ صاحب (کبیر صاحب) نے راجا کو پھر سمجھایا کہ نام کے بنا یہ جیون ایسے ہی ختم ہو جائے گا۔ آپ نام لے لو، راجا نے پھر کہا کہ گرو جی مجھے نام کے لئے مت کہنا۔ آپ کی شِشیہ کو میں منع نہیں کروں گا۔ چاہے کتنا دان کرے، کتنا ہی ست سنگ کرائے، صاحب نے اندرمتی سے کہا بیٹی اس دو دن کے سُکھ کو دیکھ راجا کی بُدھی بھرشٹ ہوچکی ہے۔ تو پربھو کے چرنوں میں لگی رہ، اپنا آتم کلیان کروا، یہاں کوئی کسی کا پتی نہیں کوئی کسی کی پتنی نہیں، پہلے جنم کے سنسکار سے دو دِن کا تعلق ہے۔ اپنا کرم بنا۔ اب اندرمتی 80 ورش کی بُڑھیا ہوگئی ہے کہاں چالیس سال کی عمر میں مرجانا تھا۔ جب شریر بھی ملنے لگا تب کرونامیہ صاحب بولے اب بول اندرمتی کیا چاہتی ہے۔ چلنا چاہتی ہے ست لوک، اندرمتی نے کہا پرمیشور میں بالکل تیار ہوں داتا۔ کرونامیہ صاحب نے کہا کہ تیری پوتے یا پوتی میں کوئی ممتا تو نہیں ہے۔ رانی نے کہا کہ بالکل

نہیں ہے پرمیشور آپ نے گیان ہی ایسا نرمل دے دیا۔ اس گندے لوک کی کیا اِچھا کروں۔ کبیر پرمیشور نے کہا کہ چل بیٹی، رانی پران تیاگ گئی۔ پرمیشور کبیر بندھی چھوڑ رانی اندرمتی کی آتما کو اوپر لے گئے۔ اسی برہمانڈ میں ایک مان سرور ہے اس مان سرور پر جا کر اس آتما کو سنان کرانا ہوتا ہے اس پرانی کو کبیر پرمیشور پورن گرو کے رُوپ میں پرگھٹ ہوکر کچھ وقت تک مان سرور پر رکھتے ہیں۔ پرمیشور کبیر بندھی چھوڑ نے اندرمتی سے پھر پوچھا کہ اس سنسار میں تیری کوئی اِچھا ہو تو دوبارہ جنم لینا پڑے گا۔ اگر من میں اِچھا رہ گئی تو ست لوک نہیں جاسکتی۔ اندرمتی نے کہا کہ صاحب آپ تو انتریامی ہو۔ کوئی اِچھا نہیں ہے آپ کے چرنوں کی اچھا ہے۔ لیکن من میں ایک شنکا بنی ہوئی ہے کہ میرا جو پتی تھا اُس نے مجھے کسی بھی دھارمک کرم کے لئے کبھی منع نہیں کیا۔ نہیں تو آج کل کے پتی اپنی پتنیوں کو بادھا کر دیتے ہیں۔ اگر وہ مجھے منع کر دیتا تو میں آپ کے چرنوں میں نہیں لگ پاتی۔ میرا کلیان نہیں ہوتا، اس کا اس شبھ کرم میں سہیوگ کا کچھ لابھ ملتا ہو تو اُس پر بھی دیا کرنا داتا۔ پرمیشور کبیر جی نے دیکھا کہ یہ نادان اپنے پتی کے پیچھے پھر لٹک گئی۔ صاحب بولے ٹھیک ہے بیٹی ابھی تو دو چار ورش یہاں رہو۔

دو ورش کے بعد راجا بھی مرنے لگا۔ کیوں کہ نام لے نہیں رکھا تھا۔ یم کے دُوت آئے، راجا چوک میں چکر کھا کر گر گیا، یم کے دوتوں نے اس کی گردن کو دبایا، راجا کی ٹٹی اور پیشاب نکل گئی۔ کرونامیہ صاحب نے رانی کو کہا کہ دیکھ تیرے راجا کی حالت کیا ہو رہی ہے؟ وہاں مان سرور سے پرمیشور کبیر جی نے دکھایا۔ یہ سب کوتک دیکھ کر اندرمتی رانی نے کہا کہ دیکھ لو داتا اگر اس کا بھکتی میں سہیوگ کا کوئی پھل بنتا ہے تو دیا کرلو، رانی کو پھر بھی تھوڑی سی ممتا بنی تھی۔ کبیر صاحب نے سوچا کہ یہ پھر کال جال میں پھنسے گی۔ یہ سوچ کر مان سرور سے وہاں گئے جہاں راجہ چندر وجئے اپنے محل میں اچیت (بے ہوش) پڑا تھا۔ یم کے دُوت اس کا پران (سانس) نکال رہے تھے۔ کبیر صاحب کے آتے ہی یم کے دُوت ایسے آکاش میں اڑ گئے جیسے مُردے سے گدھ اُڑ جاتے ہیں۔ چندر وجئے ہوش میں آگیا، سامنے کرونامیہ صاحب کھڑے تھے صرف چندر وجئے کو دکھائی دے رہے تھے۔ کسی دوسرے کو دِکھائی نہیں دے رہے تھے۔ چندر وجئے چرنوں میں گر کر یا چنا (فریاد) کرنے لگا کہ مجھے معاف کردو داتا میری جان بچاؤ، کیونکہ اب اس نے دیکھا کہ میری جان جانے والی ہے۔ (جب اس جیو کی آنکھ کھلتی ہے کہ یہ تو بات بگڑ گئی) مجھے معاف کردو داتا میری جان بچا لو مالک، کبیر صاحب نے کہا کہ راجا آج بھی وہی بات ہے اُس دن بھی وہی بات تھی نام لینا ہوگا۔ راجا نے کہا کہ میں ابھی لے لوں گا نام۔ کبیر صاحب نے نام اُپدیش دے دیا، اور کہا کہ اب میں تجھے 2 ورش کی عمر دوں گا اگر اس میں ایک سانس بھی خالی چلا گیا تو پھر کرم ڈنڈ رہ جائے گا۔

کبیر صاحب: جیونا تو تھوڑا ہی بھلا، جے ست سُمرن ہو
لاکھ ورش کا جیونا لیکھے دھرے نہ کو

شب کرم میں سہیوگ دیا ہوا پچھلا کرم اور ساتھ میں شردھا سے دو ورش کے نام جاپ سے اور تینوں نام دے کر کبیر صاحب چندر وجئے کو بھی پار کر لے گئے۔ بولو (کبیر پرمیشور) کوِیر دیوَ کی جئے جئے بندھی چھوڑ کی جئے۔

پرمیشور کبیر جی سچے بھکت کی عمر بڑھا دیتے ہیں اور اس کے پریوار کی بھی رکشا کرتے ہیں اُوپر لکھے بیان سے ظاہر ہوا۔ یہ ثبوت بہت پہلے کے ہیں۔ یعنی موجودہ وقت میں عام انسان وِشواس نہیں کرتا پوجیہ کبیر پرمیشور کی شکتی سے ست گرو رام پال جی دُوارہ ہوئی تکلیفوں کا خاتمہ اور عمر کا بڑھنا کے بہت سارے ثبوت پڑھیں اس پستک میں " بھٹکوں کو مارگ ویشیہ نام سے لکھا ہے۔

کبیر صاحب کا کل یُگ میں آنا

ویکرمی سنوت 1455 (سن 1398)

جیشٹھ مہینے کی پورنیما کو صُبح صُبح برہم مورت (صُبح 4 بجے کا سمے) میں پورن پرمیشور کبیر دیو جی سوئم اپنے مول استھان ست لوک سے آئے۔ اور کاشی میں لہر تارا تالاب میں کمل کے پھول پر ایک بالک کا رُوپ دھارن کیا پہلے میں آپ کو نیرو نیمہ کے بارے میں بتانا چاہوں گا کہ یہ کون تھے؟ دُواپُر یُگ میں نیرو نیمہ سُپچ سودرشن کے ماتا پِتا تھے۔ انہوں نے کبیر صاحب کی بات کو اس سمے ماننے سے انکار کردیا تھا۔ آخر میں سودرشن نے کرونامیہ رُوپ میں آئے ہوئے پرمیشور کبیر جی سے گزارش کی تھی کہ پربھو آپ نے مجھے اُپدیش دے دیا تو سب کچھ دے دیا آپ سے آج تک کچھ مانگنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں پڑی کیونکہ آپ نے سب منوکامنائیں پوری کردیں اور جو اصل بھکتی دھن ہے اُس سے بھی بھرپور کردیا۔ گزارش ہے اس داس کی اگر ٹھیک سمجھو تو مان لیجئے۔ میرے ماتا پِتا اگر کسی جنم میں کبھی انسانی شریر پراپت کریں تو اُن کو سنبھالنا مالک۔ یہ بہت اچھی آتمائیں ہیں لیکن آج اِن کی عقل سہی کام نہیں کررہی یہ پرماتما کی باتوں کو مان نہیں رہے۔ کبیر صاحب نے کہا پریشان مت ہو اب تو اپنے ماتا پِتا کے چکر میں یہاں اُلجھ جائے گا۔ آنے دے وہ سمے ان کو بھی سمبھالوں گا۔ ان کو بھی کال جال سے پار کرونگا۔ تو پرسُکون ہو کر ست لوک جا، سودرشن جی ست لوک چلے گئے۔

سودرشن کے ماتا پِتا کا کل یُگ میں نیرو نیما کے جنم سے پہلے بھی برہمن گھر میں ان کے دو جنم ہوئے۔ اُس سمے بھی بے اولاد ہی رہے۔ پھر تیسرا منُش جنم کاشی میں ہوا، اس وقت بھی وہ برہمن اور برہمانی گوری شنکر اور سرسوتی کے نام سے تھے اور اولاد پھر بھی نہیں تھی۔

نیرو اور نیما دونوں گوری شنکر اور سرسوتی نام کے براہمن جاتی سے تھے ۔ یہ بھگوان شیو کے پجاری، بھگوان شیو کی مہیما شیو پُران سے بغیر لالچ کے بھکتوں کو سُنایا کرتے تھے۔ کسی سے پیسے نہیں لیتے تھے، اتنی نیک آتما تھی کہ اگر کوئی ان کو اپنے آپ دِکشینا رُوپ میں کچھ پیسے دے دیتا تھا تو اُس میں سے اپنے کھانے پینے جتنے پیسے رکھ لیتے تھے اور جو بچ جاتا تھا اُس کا بھنڈارہ کر دیتے تھے۔

دوسرے لالچی براہمن گوری شنکر اور سرسوتی سے نفرت کرتے تھے۔ کیونکہ گوری شنکر بغیر پیسوں کے کتھا کیا کرتا تھا پیسے کے لالچ میں بھکتوں کو گمراہ نہیں کرتا تھا جس کی وجہ سے گاؤں والے تعریف کیا کرتے تھے۔ اُدھر مسلمانوں کو معلوم ہو گیا کہ ان کے ساتھ کوئی ہندو براھمن نہیں ہے۔ انہوں نے اس بات کا فائدہ اُٹھایا اور زبردستی ان کو مسلمان بنا دیا۔ مسلمانوں نے اپنا پانی ان کے سارے گھر میں چھڑک دیا اور ان کے منہ میں بھی ڈال دیا سارے کپڑوں پر چھڑک دیا اس سے ہندو براہمنوں نے کہا کہ اب یہ مسلمان بن گئے ہیں آج کے بعد ان کا ہم سے کوئی بھائی چارہ نہیں رہے گا۔

"نیرو نیما کو جُولاھے کی اُپادھی (درجہ) اور پرمیشور کا ملنا"

بیچارے گوری شنکر اور سرسوتی بے بس ہو گئے ۔ مسلمانوں نے گوری شنکر کا نام نیرو اور سرسوتی کا نام نیما رکھ دیا۔ پہلے ان کے پاس جو پوجا آتی تھی اُس سے ان کی روزی روٹی چل رہی تھی اور جو کوئی پیسہ بچ جاتا تھا وہ اُس کا بھنڈارہ کر دیتے تھے ۔ اب تو پوجا آنی بھی بند ہو گئی تھی انہوں نے سوچا کہ اب کیا کام کریں؟ انہوں نے ایک کپڑا بُننے کی کھڈی لگا لی اور جولاھے کا کام کرنا شروع کر دیا کپڑا بُن کر اپنا پالن پوشن کرنے لگے۔ کپڑے کی بُنائی سے گھر خرچ کے بعد جو پیسہ بچ جاتا تھا اُس کو بھنڈارے میں لگا دیتے تھے۔ ہندو براہمنوں نے نیرو نیما کا گنگا گھاٹ پر گنگا ندی میں نہانا بند کروا دیا تھا۔ کہتے تھے کہ اب تم مسلمان ہو گئے ہو۔

گنگا ندی کا جو پانی لہروں کے دُوارہ اُچھل کر کاشی میں ایک لہر تارا نام کے بہت بڑے سروور کو بھر دیتا تھا۔ بہت نرمل جل بھرا رہتا تھا اُس میں کمل کے پھول اُگے ہوئے تھے ۔ (سن 1398ء وکرمی سنوت 1455) جیشٹھ مہینے کی شد پورنماسی کو برہم مورت (صبح 4:00 بجے کا ٹائم) میں اپنے ست لوک سے سہشر یرآ کر پرمیشور کبیر (کوِیر دیوَ) بچے کا رُوپ دھار کر لہر تارا تالاب میں کمل کے پھول پر بیٹھ گئے اسی لہر تارا تالاب پر نیرو نیما صبح صبح برہم مورت میں نہانے کیلئے روزانہ جایا کرتے تھے۔ (برہم مورت کہتے ہیں سورج نکلنے سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے کے وقت کو) ایک بہت تیج پنج کا چمکیلا گولا (معصوم بچے کی صورت میں کبیر صاحب تیجو مئے شریر میں آئے تھے دوری کے کارن

پرکاش پنج (روشنی کا گولا) ہی نظر آتا ہے۔) اوپرست لوک سے آیا اور کمل کے پھول پر سمٹ گیا۔ جس سے سارا لہر تارا تالاب جگمگ جگمگ ہو گیا۔ پھر ایک کونے میں جا کر غائب ہو گیا۔ اس کرشمے کو سوامی رامانند جی کے ایک شِشیہ رشی اشٹانند جی نے آنکھوں سے دیکھا تھا۔ اشٹانند جی بھی سنان کرنے کیلئے ایک جگہ پر اسی لہر تارا تالاب پر روزانہ جایا کرتے تھے وہاں بیٹھ کر اپنی سادھنا گرو دیو نے جو منتر دیئے تھے اُس کو جپا کرتے تھے اور پرکرتی (قدرت) کا آنند لیا کرتے تھے۔ سوامی اشٹانند جی نے جب دیکھا کہ اتنی تیز روشنی جس سے آنکھیں بھی چندھیا گئیں، رِشی جی نے سوچا کہ یہ کوئی میری بھکتی کی کمائی ہے یا میری نظر کا دھوکہ ہے یہ سوچ کر سبب معلوم کرنے کیلئے اپنے گرو دیو کے پاس گئے۔

آدرنیہ رامانند جی سے اشٹانند جی نے پوچھا کہ اے گرو دیو میں نے آج ایسی روشنی دیکھی ہے جو پہلے کبھی زندگی میں نہیں دیکھی ہے۔ وہاں کی سب بات بتائی کہ آکاش سے ایک پرکاش سموح آ رہا تھا۔ اُسے میں نے دیکھا تو میری آنکھیں اُس روشنی کو برداشت نہیں کر سکیں اور بند ہو گئیں، بند آنکھوں میں ایک چھوٹے بچے کا رُوپ دکھائی دیا۔ (جیسے سورج کی طرف دیکھنے کے بعد سورج کا ایک گولا سا دِکھائی دیتا ہے۔ ایسے بالک دِکھائی دینے لگا) کیا یہ میری بھکتی کی کمائی ہے یا میری نظر کا دھوکہ تھا۔ سوامی رامانند جی نے کہا کہ بیٹا ایسے اثرات تب ہوتے ہیں جب اوپر کے لوکوں سے کوئی اوتار اُترتے ہیں۔ وہ کسی کے یہاں پرگھٹ (نمودار) ہونگے۔ کسی ماں سے جنم لیں گے پھر لیلا کریں گے ۔ (کیوں کہ اِن رِشیُوں کو اتنا ہی گیان ہے کہ ماں سے ہی جنم ہوتا ہے)۔ جتنا رِشی کو گیان تھا اپنے شِشیہ کا شک دور کر دیا۔

نیرو نیما روزانہ کی طرح اُس دن بھی سنان کرنے جا رہے تھے راستے میں نیما نے پربھو سے پرارتھنا کی کہ اے بھگوان شیو (کیوں کہ وہ بھلے ہی مسلمان بن گئے تھے لیکن اپنی وہ سادھنا من سے نہیں بھُلا پا رہے تھے جو اتنے برسوں سے کر رہے تھے)۔ کیا آپ کے گھر میں ہمارے لئے ایک بچے کی کمی پڑ گئی مجھے بھی ایک لال دے دو۔ ہمارا جیون بھی سپھل ہو جاتا۔ ایسا کہہ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اس کے پتی نیرو نے کہا کہ نیما پربھو کی اِچھا پر خوش رہنے میں ہی بھلائی ہے۔ اگر ایسے روتی رہے گی تو تیرا شریر کمزور ہو جائے گا۔ آنکھوں سے دِکھنا بند ہو جائے گا ہمارے بھاگیہ میں اولاد نہیں ہے۔ ایسے کہتے کہتے لہر تارا تالاب پر پہنچ گئے۔ تھوڑا تھوڑا اندھیرا تھا، نیما نہا کر باہر آئی۔ اپنے کپڑے بدلے نیرو نہانے کیلئے تالاب میں پرویش (داخل) کر کے غوطے مار مار کر نہانے لگا۔ نیما جب سنان کرتے وقت پہنا ہوا کپڑا دھونے کیلئے دوبارہ تالاب کے کنارے پر گئی، تب تک اندھیرا کم ہو گیا تھا۔ سورج نکلنے والا ہی تھا۔ نیما نے تالاب میں دیکھا کہ سامنے کمل کے پھول پر کوئی چیز ہل رہی ہے۔ کبیر صاحب نے بچے کے رُوپ میں ایک پاؤں کا انگوٹھا منہ میں

دے رکھا تھا اور دوسرا پاؤں کو ہلا رہے تھے۔ پہلے تو نیما نے سوچا کہ شاید کوئی سانپ نہ ہو۔ اور میرے پتی کی طرف آ رہا ہو پھر دھیان سے دیکھا تو سمجھتے دیر نہ لگی کہ یہ تو کوئی بچہ ہے، بچہ اور کمل کے پھول پر، ایک دم اپنے پتی کو آواز لگائی کہ دیکھنا بچہ ڈوبے گا، بچہ ڈوبے گا۔ نیرو بولا کہ نادان تو بچوں کے چکر میں پاگل ہوگئی ہے۔ پانی میں بھی تجھے بچے نظر آنے لگ گئے۔ نیما نے کہا کہ ہاں وہ سامنے کمل کے پھول پر دیکھو نیما کی زوردار آواز سے متاثر ہو کر جس طرف ہاتھ سے اِشارہ کر رہی تھی۔ نیرو نے اُدھر دیکھا ایک کمل کے پھول پر خوبصورت بچہ لیٹا ہوا تھا۔ نیرو اُس بچے کو پھول سمیت اُٹھا کر لائے اور نیمہ کو دے دیا۔ اور خود نہانے لگا، نیرو نہا کر باہر آیا نیما بچے کے رُوپ میں آئے ہوئے پرمیشور کو بہت پیار کر رہی تھی اور شیو بھگوان کی تعریف اور ستوتی کر رہی تھی کہ اے پربھو آپ نے میری سالوں کی خواہش پوری کر دی۔ (کیونکہ وہ شیو جی کی پجارن تھی۔) کہہ رہی تھی کہ آج ہی من سے پکار رہی تھی آج ہی سُن لی۔

اس کبیر (پرمیشور) جس کا نام لینے سے ہمارے من میں ایک خاص ہلچل سی مچ جاتی ہے۔ اُس کی محبت میں روم روم کھڑا ہو جاتا ہے۔ آتما بھر آتی ہے۔ اور جس ماتا بہن نے اُسی پرمیشور کو سینے سے لگا کر بیٹے جیسا پیار کیا ہوگا اور جو آنند اُس ماتا کو ہُوا ہوگا اُس کو بیان نہیں کر سکتے۔ جیسے انسان گُڑ کھا کر دوسروں کو اُس کی مٹھاس نہیں بتا سکتا، اس کو تو کھانے والا ہی جان سکتا ہے کہ اس میں کتنی مٹھاس ہے۔ جیسے ماں پیار کرتی ہے ایسے شِشُو رُوپ میں آئے ہوئے پربھو کے منہ کو چوم رہی ہے کبھی سینے سے لگا رہی ہے۔ اور پھر بار بار اُس کے منہ کو دیکھ رہی تھی۔ اتنے میں نیرو سنان کر کے باہر آیا۔ اس نے سوچا کہ نہ تو ابھی مسلمانوں سے ہمارا کوئی زیادہ پیار بنا ہے اور ہندو براہمن ہم سے نفرت کرتے ہیں۔ (کیونکہ انسان سماج کی طرف زیادہ دیکھتا ہے۔) پہلے اسی موقعہ کا فائدہ مسلمانوں نے اُٹھایا کہ ہمیں مسلمان بنا دیا۔ ہمارا کوئی ساتھی نہیں ہے، اگر ہم اس بچے کو لے جائیں گے تو لوگ پوچھیں گے کہ بتاؤ اس بچے کے ماتا پِتا کون ہیں؟ تم کس کا بچہ اُٹھا کر لائے ہو۔؟ اس کی ماں رو رہی ہوگی، ہم کیا جواب دیں گے، کیسے بتائیں گے۔ کمل کے پھول پر بتائیں گے تو کوئی مانے گا نہیں یہ سب وِچار کر کے نیرو نے کہا کہ اس بچے کو یہیں چھوڑ دے، نیما نے کہا کہ میں اس بچے کو نہیں چھوڑ سکتی ہوں، میری جان جا سکتی ہے میں تڑپ کر مر جاؤں گی نہ جانے مجھ پر اس بچے نے کیا جادو کر دیا ہے۔ میں اس کو نہیں چھوڑ سکتی ہوں، نیرو نے نیما کو ساری بات بتائی کہ ہمارے ساتھ ایسا ہو سکتا ہے۔ نیما نے کہا کہ اس بچے کیلئے میں دیش نکالا بھی لے سکتی ہوں لیکن اس کو نہیں چھوڑوں گی، نیرو نے اس کی نادانی کو دیکھ کر سوچا کہ یہ تو پاگل ہوگئی ہے سماج کو بھی نہیں دیکھ رہی ہے۔ نیرو نے نیما سے کہا کہ میں نے آج تک تیری کوئی بات نہیں ٹالی، کیونکہ ہمارے بچے نہیں تھے جو تو کہتی رہی میں مانتا رہا تھا۔ لیکن آج میں تیری یہ بات نہیں مانوں گا یا تو اس بچے کو یہیں پر رکھ دے نہیں تو

تجھے ابھی دو تھپڑ لگاتا ہوں، اس مہاپُرش نے پہلی بار اپنی پتنی کی طرف ہاتھ کیا تھا، اُسی وقت بچہ رُوپ میں کبیر پرمیشور نے کہا کہ نیرو مجھے گھر لے چلو تمہیں کوئی مصیبت نہیں آئے گی۔ شِشُو رُوپ میں پرمیشور کے وچن سُن کر نیرو گھبرا گیا کہیں یہ بالک کوئی فرشتہ ہو یا کوئی سدھ پُرش ہو اور تیرے اوپر کوئی مصیبت نہ آ جائے چُپ چاپ چل پڑا۔

جب بچے کو لیکر گھر آ گئے تو سب یہ پوچھنا تو بھول گئے کہ کہاں سے لائے ہو۔ کاشی کی عورتیں اور مرد بچے کو دیکھنے آئے اور کہنے لگے کہ یہ کوئی دیوتا نظر آتا ہے۔ اتنا سُندر شریر، ایسا تیجو مئے (نورانی) بچہ پہلے کبھی نہیں دیکھا کوئی کہے کہ یہ تو برہمہ، وشنو، مہیش میں سے ایک ہے۔ اور اوپر دیولوک سے برہمہ، وشنو، مہیش کہنے لگے کہ یہ تو کوئی اوپر کے لوکوں سے آئی ہوئی کوئی شکتی ہے۔ ایسے سب اپنی اپنی باتیں کر رہے تھے۔

غریب:۔ چوراسی بندھن کاٹن، کینی کلپ کبیر
بھون چتُردس لوک سب ، ٹوٹے جم جنجیر
انت کوٹی برہمانڈ میں ، بندھی چھوڑ کہائے
سو تو ایک کبیر ہے، جننی جنیا نہ مائے
شبد سروپ صاحب دھنی ، شبد سندھ سب ماہیں
باہر بھیتر رم رہا ، جہاں تہاں سب ٹھاہیں
جل تھل پرتھوی گگن میں ، باہر بھیتر ایک
پورن برہم کبیر ہے ، اویگت پُرش الیکھ
سیوک ہوئے کر اوترے ، اس پرتھوی کے ماہیں
جیو اُدھارن جگت گرو ، بار بار بلی جاہیں
کاشی پوری کست کیا ، اُترے ادھر آدھار
مومن کو مجرا ہوا جنگل میں دیدار
کوٹی کرن شِشی بھان سُدھی ، آسن ادھر بیمِان
پرست پورن برہم کو ، شیتل پنڈ رُو پران
گود لیا مُکھ چوم کر ، ہیم رُوپ جھل کنت
جگر مگر کایا کرے ، دھمکے پدم انت
کاشی اُمٹی گل بھیہ ، مومن کا گھر گھیر
کوئی کہے برہما وشنو ہے، کوئی کہے اِندر کُبیر

کوئی کہے چھل ایشور نہیں ، کوئی کِنز کہلائے
کوئی کہے گُن ایش کا، جوں جوں مات رسائے
کوئی کہے ورون دھرم رائے ہے، کوئی کوئی کہتے ایش
سولہ کلا سُبھان گتی ، کوئی کہے جگدیش
بھکتی مُکتی لے اُترے ، میٹن تینوں تاپ
مومن کے ڈیرہ لیا ، کہے کبیرا باپ
دودھ نہ پیئے نہ اَن بکھے ، نہیں پلنے جھولنت
ادھر امان دھیان میں ، کمل کلا پھولنت
کاشی میں اچرج بھیہ ، گئی جگت کی نیند
ایسے دولہے اُترے ، جیوں کنیا ور بیند
خلق ملک، دیکھن گیا ، راجا پرجا ریت
جمبو دوئپ جہان میں اُترے شبد اتیت
دھونی کہے یہ دیو ہے ، دیو کہت ہیں ایش
ایش کہے پار برہم ہے، پورن بیسوے بیس

پرمیشور کبیر جی ہی انادی پرم گرو ہے، وہی رُوپانتر (بھیس بدل کر) کر کے سنت اور رِشی بھیس میں وقت بہ وقت خود حاضر ہوتے ہیں۔ کال کے دُوتوں (نقلی سنتوں) دُوارہ بگڑے تتو گیان کو خود ہی ٹھیک کرتے ہیں۔ کبیر صاحب نے ہی برہمہ، وشنو، شیو وغیرہ دیوتاؤں، رِشی مُنی اور سنتوں کو وقت وقت پر اپنے ست لوک سے آ کر نام اُپدیش دیا۔ آدرنیہ غریب داس جی مہاراج نے اپنی وانی میں لکھا ہے جو کبیر جی نے خود بتایا ہے۔

آدی انت ہمرا ناہیں ، مدھئے ملاوا مول
برہما گیان سُنایا ، دھر پنڈا ااستھول
شوئیت بھومیکا ہم گئے ، جہاں وشمبر ناتھ
ہرئیم ہیرا نام دے ، اشٹ کنول دل سوانتی
ہم بیراگی برہم پد ، سنیاسی مہادیو
سوہم منتر دیا شنکر کوں ، کرت ہماری سیو
ہم سُلطانی نانک تارے ، دادو کوں اُپدیش دیا
جاتی جولاہا بھید نہ پایا، کاشی ماہیں کبیر ہوا

سنجگ میں ستسکرِت ، کہے ٹھیرا
تریتا نام مُنیندر میرا
دُواپُر میں کرونامیہ کہلایا
کلیگ میں نام کبیر دھرایا
چاروں یگوں میں ہم پُکاریں
کوک کہیں ہم ہیل رے
ہیرے مانک ، موتی برسیں
یہ جگ چُگتا ڈھیل رے

اوپر لکھی وانی سے ثابت ہوا ہے کہ کبیر پرمیشور ہی اویناشی پرماتما ہے۔ یہی اجرامر ہے، یہی پرماتما چاروں یگوں میں خود ہی مہمان رُوپ میں کچھ وقت کے لئے اس سنسار میں آ کر اپنا ست بھکتی مارگ (سچی بھکتی کا گیان) دیتے ہیں۔

******

پُورن سنت کی پہچان

(پویتر سدگرنتھوں سے پورن سنت کی پہچان)

وید، گیتا جی وغیرہ پویتر ست گرنتھوں میں پرمان ملتا ہے کہ جب جب دھرم کی کمی ہوتی ہے اور ادھرم بڑھتا ہے اور موجودہ وقت کے نقلی سنت اور مہنت گروؤں دُوارہ بھکتی مارگ کے سرُوپ کو بگاڑ دیا ہوتا ہے۔ تب تب پرمیشور خود آ کر یا اپنے پرم گیانی سنت کو بھیج کر سچے گیان کے دُوارہ دھرم کی دوبارہ استھاپنا کرتا ہے۔ وہ بھکتی مارگ کو شاستر کے انوسار سمجھاتا ہے۔ اس کی پہچان ہوتی ہے کہ موجودہ وقت کے دھرم گرُو اُس کے دُشمن ہو کر راجا اور پرجا کو گمراہ کر کے اُس کے اوپر ظلم کرواتے ہیں۔ کبیر صاحب جی اپنی وانی میں کہتے ہیں کہ:۔

جو مم سنت ست اُپدیش درڑاوے (بتائے)۔ وا کے سنگ سب ہی ،راڈ بڑھائے۔
یا سب سنت مُہنتن کی کرنی ۔۔ دھرمداس میں تو سے ورنی۔

کبیر صاحب اپنے پیارے شِشیہ دھرم داس کو اس وانی میں یہ سمجھا رہے ہیں کہ جو میرا سنت ست بھکتی مارگ کو بتائے گا اُس کے ساتھ سب ہی سنت اور مہنت جھگڑا کریں گے، یہ اُس کی پہچان ہوگی۔

دوسری پہچان وہ سنت سب ہی دھرم گرنتھوں کا پورن جانکار ہوتا ہے۔ پرمان ست گرو غریب داس جی کی وانی میں:

ست گرو کے للشن کہوں، مدھورے بین ونود
چار وید، شٹ شاستر کہے اُٹھارہ بودھ

ست گروغریب داس جی مہاراج اپنی وانی میں سچے سنت کی پہچان بتا رہے ہیں کہ وہ چاروں وید 6 شاستروں 18 پرانوں وغیرہ سبھی گرنتھوں کا پورا جان کار ہوگا، مطلب ان کا سار نکال کر بتائے گا۔ یجُر ویدادھیائے 19 منتر 26-25 میں لکھا ہے کہ ویدوں کے ادھورے واقیوں مطلب سانکیتک شبدوں اور ایک چوتھائی شلوکوں کے مختصر گیان کو پورا کر کے وستار سے بتائے گا، وہ تین سمے کی پوجا بتائے گا۔ صبح پورن پرماتما کی پوجا دوپہر کو سنسار کے دیوتاؤں کا ست کار اور سندھیا آرتی الگ سے بتائے گا وہ جگت کو پار کرنے والا سنت ہوگا۔

یجُر ویدادھیائے 19 منتر 25:۔

سندھی چھیدہ:

اردھہ رُچیہ، اُکتھانامُ روُپم پدیھہ ، اپنوتے نیوِیدہِ
پرن وئے شسترہ نَام روپم پَیساَہ سومہ آپَیتے

ترجمہ: جوسنت ویدوں کے اَردھ واقعِوں مطلب سانکیتک شبدوں کو پوری طرح سمجھتا ہے اور شلوکوں کے چوتھے حصوں کے آنشک واقعوں کو ستوتروں کے رُوپ میں پراپت کرتا ہے۔ مطلب ادھُورے بیان کو پورے رُوپ سے سمجھتا اور سمجھاتا ہے۔ جیسے شستروں (ہتھیاروں) کو چلانے والا اُنہیں اچھی طرح استعمال کرتا ہے۔ ایسے ہی پورن سنت اوم کاروں مطلب اوم، تت، ست منتروں کو پوری طرح سے سمجھ اور سمجھا کر دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر دیتا ہے۔ مطلب خالص دودھ جیسا تتو گیان پردھان کرتا ہے۔ جس سے امر پُرش، اویناشی پرماتما کو پراپت (حاصل) کرتا ہے۔ وہ مکمل سنت وید کو جاننے والا کہا جاتا ہے۔

تشریح: تتو درشی سنت وہ ہوتا ہے جو ویدوں کے اِشاروں کو پوری طرح وستار سے بیان کرتا ہے۔ جس سے پورن پرماتما کی پراپتی ہوتی ہے۔ وہ وید کو جاننے والا کہا جاتا ہے۔

یجُر ویدادھیائے 19 منتر 26:۔

سندھی چھیدہ:

اشوَیبھیام پراتہ سوَنم اِندرین ایندرم مادھی نِدنم
ویشوَ دیوَم سَرسَوتیا تَرتیمُ آپتمُ سَوَنمُ۔

ترجمہ: وہ پورن سنت تین سمے کی سادھنا بتاتا ہے سورج کے نکلنے اور ڈھلنے سے بنے ایک دن کے آدھار سے پرتھم سریشٹھتا سے سب دیووں کے مالک پورن پرماتما کی پوجا تو پرات کال (برہم

مورت) کرنے کو کہتا ہے۔ جو پورن پرماتما کے لئے ہوتی ہے۔ دوسری دوپہر میں کرنے کو کہتا ہے، جوسب دیوتاؤں کوخوش کرنے کیلئے ہوتی ہے۔ اور تیسری پوجا شام کو پراپت کرتا ہے، مطلب جوتینوں وقتوں میں سادھنا الگ الگ کرنے کو کہتا ہے وہ جگت کا اُپکارک سنت ہے۔

تشریح: جس پورن سنت کے بارے میں منتر 25 میں کہا ہے کہ وہ دن میں تین بار صبح، شام اور دوپہر کو سادھنا کرنے کو کہتا ہے۔ صبح تو پورن پرماتما کی پوجا ہوتی ہے دوپہر کو سب دیوتاؤں کی اور شام کو سندھیا آرتی وغیرہ کو امرت وانی کے دُوارہ کرنے کو کہتا ہے۔ وہ سب سنسار کا اُدھار کرنے والا ہوتا ہے۔

یجُر ویدادھیائے 19 منتر 30:۔

سندھی چھیدہ:

ورتین دیکھشام آپنوتی دَکھشیا، آپنوتی دکشِینامُ
دِکشینا شردھامُ آپنوتی شردھیا ستیمُ آپیَتے۔

ترجمہ: دُروِیسنو (بُری عادتوں) کا ورت رکھنے سے مطلب بھنگ، شراب، ماس، تمباکو وغیرہ کے استعمال سے بچنے والا بھکت پورن سنت سے دِیکشا کو پراپت ہوتا ہے۔ مطلب وہ پورن سنت کا شِشیہ بنتا ہے۔ پورن سنت دیکشا لئے ہوئے شِشیہ سے دان کو پراپت ہوتا ہے۔ مطلب سنت اسی سے دِیکشا لیتا ہے جو اُس سے نام لے لیتا ہے، اسی طرح طریقے کار سے گرو دُوارہ بتائے انوسار جو دان دِکشینا سے دھرم کرتا ہے۔ اُس سے شردھا کو پراپت ہوتا ہے۔ شردھا سے بھکتی کرنے سے سدا رہنے والے سُکھ اور اویناشی پرماتما کو پراپت ہوتا ہے۔

تشریح: پورن سنت اُسی انسان کو شِشیہ بناتا ہے، جو سداچاری ہو۔ غلط چیزوں کو استعمال نہ کریں نشہ آور چیزوں کے استعمال نہ کرنے کی نصیحت دیتا ہے۔ پورن سنت اُسی سے دان گرہن کرتا ہے جو اُس کا شِشیہ بن جاتا ہے۔ پھر گرو دیو سے دِیکشا پراپت کر کے پھر دان دکشینا کرتا ہے۔ اور اس سے شردھا بڑھتی ہے۔ شردھا سے ست بھکتی کرنے سے اویناشی پرماتما کی پراپتی ہوتی ہے۔ مطلب پورن موکش ہوتا ہے۔ سچے سنت بھیک اور چندہ نہیں مانگتے پھرتے ہیں۔

کبیر صاحب:

گروبِن مالا پھیرتے، گروبِن دیتے دان۔ گروبِن دونوں نشپھل ہیں، پوچھو وید پران

تیسری پہچان تین پرکار کے منتر (نام) کو تین بار میں اُپدیش کرے گا جس کا بیان کبیر ساگر گرنتھ پرشٹ نمبر 265 بودھ ساگر میں ملتا ہے۔ اور گیتا جی کے ادھیائے 17 شلوک نمبر 23 میں اور سامو وید سنکھیہ 822 میں ملتا ہے۔

کبیر ساگر میں امر مول بودھ ساگر پرشٹ نمبر :265

تب کبیر اس کہے لینا۔گیان بھید سکل کہہ دینا
دھرم داس میں کہوں بیچاری جہتے نبھے سب سنساری
پرتھم ہی شِشیہ ہوئے جو آئی ۔ تاکہیں پان دیہو تم بھائی
جب دیکھو تم درڑتا گیانا ۔ تا کہیں کہو شبد پروانا
شبد ماہیں جب نشچئے آوے۔ تا کہیں گیان اگادھ سناوے

دوبارہ پھر سمجھایا ہے:

بالک سم جاکر ہے گیانا۔ تاسوں کہوں وچن پروانا
جاکو سوکشم گیان ہے بھائی۔ تاکو سُمرن دیو لکھائی
گیان گمیہ جاکو پُنی ہوئی۔ سار شبد جاکو کہہ سوئی
جاکو ہوئے دِیویہ گیان پرویشہ۔ تاکو کہے تتو گیان اُپدیشہ

اوپر لکھی وانی سے صاف ظاہر ہے کہ، پورن سنت تین الگ الگ وقتوں میں نام دیا کرتا ہے ۔اور چوتھے وقت میں سار شبد پردھان کرتا ہوتا ہے کیونکہ کبیر ساگر میں تو ثبوت بعد میں دیکھا تھا لیکن اُپدیش کا طریقہ پہلے ہی پوجیہ دادا گرودیو اور پرمیشور کبیر صاحب جی نے ہمارے پوجیہ گرودیو کو بتادیا تھا۔جو ہمیں شروع سے ہی تین بار میں نام دان کی دِیکشا کرتے آرہے ہیں۔

ہمارے گرودیو رام پال جی مہاراج پہلی بار میں شری گنیش جی، شری برھما، ساویتری جی۔شری لکشمی وِشنُو جی۔شری شنکر، پاروتی جی اور ماتا شیراں والی کا نام کا جاپ دیتے ہیں۔جن کا واس ہمارے شریر میں بنے چکروں میں ہوتا ہے ۔مُلا دھار چکر میں شری گنیش جی کا واس ہے ۔سواد چکر میں برھما ساویتری جی کا واس ہے۔نابھی چکر میں لکشمی وِشنُو جی کا واس ہے۔ ہردے چکر میں شنکر پاروتی جی کا واس ہے۔کنُٹھ چکر میں شیراں والی ماتا کا واس ہے،اور ان سب دیوی دیوتاؤں کے آدی انادی نام منتر ہوتے ہیں جن کا موجودہ وقت کے گروؤں کو گیان نہیں ہے ان منتروں کے جاپ سے یہ پانچوں چکر کھُل جاتے ہیں ان چکروں کے کھلنے کے بعد انسان بھکتی کرنے کے لائق بنتا ہے۔ست گرو غریب داس جی مہاراج اپنی وانی میں بتانا چاہتے ہیں کہ۔

پانچ نام گُج گائتری آتم تتو جگاؤ ۔اوم کلیم، هریم، شریم ،سوهم،دھیاؤ۔

بھاوٗارتھ: پانچ نام جو گُج گائتری ہیں، ان کا جاپ کر کے آتما (روح) کو جاگرت کرو۔ دوسری بار میں دو اکشر کا جاپ دیتے ہیں۔جن میں ایک "اوم" اور دوسرا "تت" جو چھُپا ہوا ہے۔ جو صرف اُپدیشی کو بتایا جائے گا، جن کو سوانس کے ساتھ جاپ کیا جاتا ہے۔تیسری بار میں "سار نام" دیتے

ہیں۔جو کہ مکمل چھُپا ہوا ہے۔

تین بار نام جاپ دینے کا ثبوت

گیتا ادھیائے 17 کا شلوک 23:۔

اوم تت ست اِتی نردیشه، برهمنه تِر یویدسمرتے
براهمنا ، تین ویدها، چه یگهه،چه وهیته پرا

ترجمہ: "اوم" برہم کا جاپ ہے۔"تت" یہ سانکیتک منتر پر برہم کا ہے۔"ست" یہ پورن برہم کا ہے۔ایسے یہ تین پرکار کے پورن پرماتما کے نام سُمرن کا اشارہ کیا ہے،اور دنیا کے قدیم زمانے والے ودھوانوں نے بتایا ہے کہ اُسی پورن پرماتما نے وید اور یگیہ وغیرہ رچے۔

سنکھیہ نمبر 822 سام وید اُتار چک ادھیائے 3 کھنڈ نمبر 5 شلوک نمبر 8 (سنت رام پال داس دوارہ ترجمہ)

منیشی بهه، پوَتے پورُویه کویر نِربهیته پری کوشام آسی شیه دت
تِری تسیه نام جَن ینمدهُ شرن نه اِندرسیه وایوم سُکھ یایه وِردھَین ۔

ترجمہ: سناتن اویناشی کبیر پرمیشور انسانی رُوپ دھارن کر کے گرو رُوپ میں پرگھٹ ہو کر دل سے چاہنے والے شردھا سے بھکتی کرنے والے بھکت آتماؤں کو تین نام اُپدیش دیکر پویتر کر کے جنم اور موت سے آزاد کرتا ہے ۔ اور اس کے پران یعنی جیون سانسوں کو جو سنسکار وَش (مقدر میں) گنتی کے حساب سے ڈالے ہوتے ہیں۔ان کو اپنے بھنڈار سے میتر عزیز ہونے کے ناطے سے پورن رُوپ سے بڑھاتا ہے۔جس کارن سے پرمیشور کے اصلی آنند کو اپنے آشیرواد پرساد سے پراپت کرواتا ہے۔

بھاوٗارتھ: اس منتر میں واضح ہوا ہے کہ پورن پرماتما کبیر انسانی شریر میں گرو رُوپ میں پرگھٹ ہو کر پربھو پریمیوں کو تین نام کا جاپ دیکر ست بھکتی کرواتا ہے اور اس عزیز بھکت کو پویتر کر کے اپنے آشیرواد سے پورن پرماتما پراپتی کر کے پورن سُکھ پراپت کراتا ہے۔سادھک کی عمر بڑھاتا ہے ۔ یہی ثبوت گیتا ادھیائے 17 شلوک نمبر 23 میں ہے کہ:۔اوم، تت، ست ایتی، نردیش، براہمنا، تِرودسمرتا، مطلب کہ پورن پرماتما کو حاصل کرنے کا 1 اوم، 2۔تت، 3۔ست یہ منتر جاپ کرنے کا آدیش ہے۔اس نام کو تتو درشی سنت سے پراپت کرو۔تتو درشی سنت کے بارے میں گیتا ادھیائے 4 شلوک 34 میں کہا ہے اور گیتا ادھیائے 15 شلوک نمبر 4-1 میں تتو درشی سنت کی پہچان بتائی اور کہا ہے کہ تتو درشی سنت سے تتو گیان سمجھ کر اس کے بعد اُس پرم پد پرمیشور کی کھوج کرنی چاہیے۔ جہاں جانے کے بعد سادھک لوٹ کر سنسار میں نہیں آتے ۔ مطلب پورن مُکتی

ہو جاتی ہیں۔ اُسی پورن پر ماتما سے سنسار کی رچنا ہوئی ہے۔

خاص!! اوپر لکھے بیان سے واضح ہوا ہے کہ چاروں وید بھی گواہ ہیں کہ پورن پر ماتما ہی پوجا کے لائق ہے۔ اُس کا اصلی نام کوِیر دیوَ (کبیر پرمیشور) ہے۔

اور تین منتر کے نام کا جاپ کرنے سے ہی پورن موکش ہوتا ہے۔

دھرم داس جی کو تو پرمیشور کبیر جی نے سار نام دینے سے منع کر دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر سار شبد کسی کال کے دُوت کے ہاتھ لگ گیا تو درمیانی پیڈھی والے ہنس پار نہیں ہو پائیں گے۔ جیسے کل یُگ کے شروعات میں پہلی پیڈھی والے بھکت ان پڑھ تھے اور کل یُگ کی آخری پیڈھی والے بھکت بہت احسان فراموش ہو جائیں گے اور اب موجودہ وقت میں ورتمان میں سن 1947ء سے بھارت آزاد ہونے کے بعد بیچ والی پیڈھی شروع ہوئی ہے۔ سن 1951ء میں ست گرو رام پال جی مہاراج کو ست پُرش کبیر صاحب نے بھیجا ہے۔ اب سب بھکت جن شِکشِت (پڑھے لکھے) ہیں شاستر اپنے پاس موجود ہیں اب یہ ست مارگ ست سادھنا پورے سنسار میں پھیلے گا اور نقلی گرو سنت اور مہنت چھپتے پھریں گے اس لئے کبیر ساگر، جیو دھرم بودھ بودھ ساگر پرشٹ 1937 پر

دھرم داس توھے لاکھ دوھائی ۔ سار شبد کہیں باہر نہیں جائی
سار شبد باہر جو پڑھی بچلی پیڈھی ہنس نہیں ترھی

پُستک "دھنی دھرم داس جیون درشن ایوم ونش پریچیہ" کے پرشٹ 46 پر لکھا ہے کہ گیارہویں پیڈھی کو گدی نہیں ملی۔ جس مہنت جی کا نام "دھیرج نام صاحب" کوردھا میں رہتا تھا۔ اُس کے بعد بارھواں مہنت اُوگر نام صاحب نے دامہ کھیڑا میں گدی کی استھاپنا کی اور سوئم ہی مہنت بن بیٹھا اس سے پہلے داما کھیڑا میں گدی نہیں تھی۔ اس سے ظاہر ہے کہ پورے سنسار میں ست گرو رام پال جی مہاراج کے سوائے اصلی بھکتی کا راستہ کسی کے پاس نہیں ہے۔ سنت رام پال جی مہاراج اپنی تقریروں (خطبات) میں بار بار کہتے ہیں کہ سب پربھو پریمی شردھالوؤں سے پرارتھنا ہے کہ مجھے پربھو کا بھیجا ہوا داس جان کر اپنا کلیان کروائیں۔

یہ سنسار سمجھ دا ناہیں کہندا شام دوپہرے نوں
غریب داس یہ وقت جات ہے روؤگے اس پہرے نوں

بارہویں پنتھ (غریب داس پنتھ لکھا ہے، کبیر ساگر، کبیر، چریتر بودھ پرشٹ 1870 پر) کے بارے میں کبیر ساگر پرشٹ نمبر 137-136 پر وانی لکھی ہے کہ):۔

سموَت سترہ سے پچھتر ہوئی ۔ تادن پریم، پرگھٹیں جگ سوئی

ساکھی ہماری لے جیو سمجھاوے ، اسنکھیہ جنم ٹھور نہیں پاوے
بارہویں پنتھ پرگھٹ ہوئے بانی۔ شبد ہمارے کی نرنیہ ٹھانی
ااستھیر گھر کا مرم نہ پاویں ، یہ بارہ پنتھ ہم ہی کو دھیاویں
بارہویں پنتھ ہم ہی چلے آویں۔ سب پنتھ میٹی ایک ہی پنتھ چلاویں
دھرم داس موری لاکھ دوہائی ۔ سار شبد کہیں باہر نہیں جائی
سار شبد باہر جو پڑھی ۔ بچلی پیڑھی ہنس نہیں ترھی
تیتیس ارب گیان ہم بھاکھا۔ سار شبد گُپت ہم راکھا
مول گیان تب تک چھُپائی ۔ جب لگ دوادش پنتھ مٹ جائی

یہاں پر صاحب کبیر جی اپنے شِشیہ دھرم داس جی کو سمجھاتے ہیں کہ سنوت 1775 میں میرے گیان کا پرچار ہوگا۔ جو 12 واں پنتھ ہوگا، 12 ویں پنتھ میں ہماری وانی پرگھٹ ہوگی۔ لیکن صحیح بھکتی مارگ نہیں ہوگا، پھر بارہویں پنتھ میں ہم ہی چل کر آئیں گے، اور سب ہی پنتھ مٹا کر صرف ایک پنتھ چلائیں گے۔ لیکن دھرم داس تجھے لاکھ سوگندھ ہیں، کہ یہ سار شبد کسی نکمے کو مت دے دینا۔ نہیں تو بچلی پیڑھی کے ہنس پار نہیں ہو سکیں گے۔ اس لئے جب تک 12 واں پنتھ مٹا کر ایک پنتھ نہیں چلے گا تب تک میں یہ مول گیان چھُپا کر رکھوں گا۔

(سنت غریب داس کی وانی میں نام کا مہتوَ (اہمیت):

نام ابھید اونچا سنتو ، نام ابھید اونچا
رام دُھائی سانچ کہت ہوں ، ستگرو سے پوچھا
کہے کبیر پُرش بریام ، غریب داس ایک نوَکا نام
نام نرنجن نیکا سنتو ، نام نرنجن نیکا ، تیرتھ ورت تھوتھرے لاگے
جپ تپ سنجم پھیکا ، گج ترک پالکی ارتھا ، نام بناء سب دان ویرتھا
کبیر نام گہیے سو سنت سُجانا ، نام بناء جگ اُلجھانا
تاہی نہ جانے یہ سنسارا ، نام بناء سب جم کے چارا

(سنت نانک صاحب جی کی وانی میں نام کا مہتو (اہمیت):

نانک نام چڑھدی کلا ، تیرے بھانے سب دا بھلا
نانک دُکھیا سب سنسار ، سُکھیا یہ سوئی نام آدھار
جاپ ، تاپ، گیان سب دھیان، شٹ شاستر سمرت ویاکھان
یوگ ابھیاس کرم دھرم سب کریا ، سگل تیاگون مدھے پھریا

انیک پرکار کیئیے بہت یتنا ، دان پُنیہ ہومے بہو رتنا
شیش کٹائے ہومے کر راتی ، ورت نیم کرے بہوٗ بھانتی
نہیں تُلیہ رام نام ویچار ، نانک گروٗمکھ نام جپیئے ایک بار

(پرم پوجیہ کبیر صاحب کی امرت وانی)

سنتو شبدئی شبد بکھانہ (ٹیک) شبد پھانس پھنسا سب کوئی شبد نہیں پہچانا
پرتھمہیں برہم سوَم اِچھاتے پانچوں شبد اُچار، سوہم نرنجن رنرکار شکتی اور او م کارا
پانچوں تتو پرکرتی تینوں گُن اپجایا، لوک دوئیپ چاروں کھان چورا سی لکھ بنایا
شبدئی کال قلندر کہیئے ، شبدئی بھرم بھلایا، پانچ شبد کی آشا میں سروس مول گُنوایا
شبدئی برہم پرکاش مینٹ کے بیٹھے موندے دوارا
شبدئی نرگُن شبد ہی سرگُن شبدئی وید پکارا شدھ برہم کایا کے بھیتر بیٹھ کرے استھانا
گیانی یوگی پنڈت ا ورسِدھ شبد میں اُلجھانا، پانچیں شبد پانچ ہیں مُدرا ، کایا بیچ ٹھکانہ
جو جیہسنک آرادھن کرتا سو تیہی کرت بکھانہ
شبد نرنجن چانچری مُدرا ہے نینن کے مانہی ، تاکو جانے گھو رکھ یوگی مہا تیج تپ مانہی
شبد اوم کار بھوچری مُدرا تریکوٹی ہے استھانا، ویاس دیو تا ہی پہچانا چاندسوریہ تیہی جانا
سوہم شبد اگھوچری مُدرا بھنور گپھا استھانا ۔ شُک دیو مُنی تا ہی پہچانا سُن انہد کو کانا
شبد رنرکار کھیچری مُدرا دسویں دوار ٹھکانہ ۔ برہمہ ، وشنو ، مہیش آدی لور نرکار پہچانا
شکتی شبد دھیان اُنمنی مُدرا، بسے آکاش سنیہی جھل مِل جھل مل جوت دکھاوے جانے جنک ویدیہی
پانچ شبد پانچ ہیں مُدرا سونشچیہ کر جانا۔ آگے پُرش پران نی: اکشرِ تنکی خبر نہ جانا، نو ناتھ چوراسی سدھی
لو پانچ شبد میں اٹکے، مُدرا سادھ رہے گھٹ بھیتر، پھر اوندھے مکھ لٹکے
پانچ شبد پانچ ہیں مُدرا لوک دُویپ یم جالا، کہے کبیر اکشر کے آگے نی: اکشر کا اُجیالا

جیسا کہ اس شبد "سنتو شبدئی شبد بکھانہ" میں لکھا ہے کہ سب ہی سنت جن شبد (نام) کی مہیما سناتے ہیں، پورن برہم کبیر صاحب جی نے بتایا ہے کہ شبد ست پُرش کا بھی ہے۔ جو کہ ست پُرش کا پرتیک ہے اور جیوتی نرنجن (کال) کا پرتیک بھی شبد ہی ہے۔ جیسے شبد جیوتی نرنجن یہ چانچری مُدرا کو پراپت کرواتا ہے۔ اس کو گورکھ یوگی نے بہت زیادہ تپ کر کے حاصل کیا جو کہ عام انسان کے بس کی بات نہیں ہے اور پھر گورکھ ناتھ کال تک کی سادھنا کر کے سدھ بن گئے، مکت نہیں ہو پائے ، جب کبیر صاحب نے ست نام اور سار نام دِیا تب کال سے چھٹکارا گورکھ ناتھ کا ہوا۔ اس لئے جیوتی نرنجن نام کا جاپ کرنے والے کال جال سے نہیں بچ سکتے ،مطلب ست

لوک نہیں جاسکتے ۔شبد اوم کار کا جاپ کرنے سے بھونچری مُدرا کی منزل کو پراپت کرتا ہے، جو کہ وید وِیاس جی نے سادھنا کی اور کال جال میں ہی رہا۔ سوہم نام کے جاپ سے اگوچری مُدرا تک ہی پہنچتا ہے اور کال کے لوک میں بنی بھنور گپھا میں پہنچ جاتا ہے۔ جس کی سادھنا سُکھ دیو رشی نے کی اور صرف وشنو جی کے لوک میں بنے سرگ تک پہنچا۔ شبد رنرکار کھیچری مُدرا دسواں دُوار (سُشمنا) تک پہنچ جاتے ہیں۔ برہمہ، وشنو، مہیش تینوں رنرکار کو سچ مان کر کال کے جال میں اُلجھے رہے۔ شکتی (شریم) شبد یہ اُنمنی مُدرا کو پراپت کروا دیتا ہے۔ جس کو راجا جنک نے پراپت کیا۔ مگر اس کی بھی مکتی نہیں ہوئی۔ کئی سنتوں نے پانچ ناموں میں شکتی کی جگہ ست نام جوڑ دیا ہے۔ جو کہ ست نام کوئی جاپ نہیں ہے۔ یہ تو سچے نام کی طرف اِشارہ ہے۔ جیسے ست لوک کو سچ کھنڈ بھی کہتے ہیں، ایسے ہی ست نام اور سچا نام ہے۔ صرف ست نام ست نام جاپ کرنے کا نہیں ہے یہ منتر اور جاپ دونوں مختلف ہیں۔ ان پانچوں شبدوں کی سادھنا کرنے والے نو ناتھ اور چوراسی سدھ بھی انہی تک سیمیت رہے اور شریر میں ہی دُھنی سُن کر آنند لیتے رہے۔ اصل میں ست لوک استھان تو شریر (پنڈ) سے (انڈ) اور برہمانڈ سے پار ہے۔ اس لئے جتنے بھی سدھ سادھک تھے دوبارہ ماں کے گربھ میں آنا ہی پڑا۔ مطلب جنم اور موت کی تکلیف ختم نہیں ہوئی۔ جو بھی فائدہ انہیں شریر سے ہوا وہ کال (برہم) تک کا ہی ہے۔ کیونکہ پورن پرماتما کا نج استھان ست لوک ہے، اور اُسی کے شریر کا پرکاش تو پر برہم وغیرہ سے بہت زیادہ اور بہت آگے ہے۔ اس کے لئے تو پرم سنت ہی پوری سادھنا بتائے گا۔ جو پانچ ناموں سے الگ ہے۔

سنتو ستگرو موہے بھاوے ، جو نینن الکھ لکھاوے
ڈولت ڈگے نہ بولت بسرے ، ست اُپدیش درڑاوے
آنکھ نہ موندے، کان نہ روندے ، نہ انہد اُلجھاوے
پران پنج کریاؤں سے نیارا، سہج سمادھی بتاوے

گھٹ رامائن کے رچیتا آدرنیہ تلسی داس صاحب جی ہاتھ رس والے سوئم (خود) کہتے ہیں کہ (گھٹ رامائن پرتھم بھاگ پرشٹ نمبر 27)۔

پانچوں نام کال کے جانو، تب دانی من سنکہ آنو۔ سُرتی نِرتی لے لوک سدھاؤں
آدی نام لے کال گراؤں ، ست نام لے جیو اُبھاری ،اسچل جاؤں پُرش درباری
کبیر کوٹی نام سنسار میں ان سے مکتی نہ ہوئے سار نام مکتی کا داتا، واکو جانے نہ کوئے
پورا ستگرو سوہی کہاوے۔ دوئی اکشر کا بھید بتاوے
ایک چھڑاوے ایک لکھاوے ۔ تو پرانی نج گھر جاوے

گرونانک جی کی وانی میں تین نام کا پرمان:

جے پنڈت توں پڑھیا، بنا دوؤ اکھر دوؤ نامہ
پرنوت نانک ایک لنگھائے جیکر سچ سماوا
وید، کتیب سمرت سب سانست۔ اِن پڑھی مُکتی نہ ہوئی
ایک اکشر جو گرومکھ جاپے تس کی نرمل ہوئی

گرونانک جی مہاراج اپنی وانی میں سمجھانا چاہتے ہیں کہ سچا ست گرو وہی ہے جو دواکشر کے جاپ کے بارے میں جانتا ہو۔ جن میں ایک کال اور مایا کے بندھن سے چھڑاتا ہے۔ اور دوسرا پرماتما کو دکھاتا ہے، اور تیسرا جو ایک اکشر ہے وہ پرماتما سے ملاتا ہے۔

سنت غریب داس جی مہاراج کی امرت وانی میں سوانس کے نام پرمان:

غریب: سوانسا پارس بھید ہمارا۔ جو کھوجے سو اُترے پارا
سوانسا پارا آدی نشانی، جو کھوجے سو ہوئے دربانی
سوانسا ہی میں سار پد، پد میں سوانسا سار
دم دیہی کا کھوج کرو آواگمن نوار
سوانس سورتی کے مدھیہ ہے۔ نیارا کدے نہیں ہوئے
ستگرو ساکشی بھوت کوں۔ راکھو سُرتی سموئے
چار پدارتھ اُر میں جووے ، سورتی نرتی من پون سمووئے
سورتی نرتی من پون پدارتھ (نام) کرو اکتر یار
دوا دس اندر سموئے لے، دل اندر دیدار
کبیر کہتا ہوں کہہ جات ہوں ، کہوں بجا کر ڈھول
سوانس جو خالی جات ہے، تین لوک کا مول
کبیر مالا سوانس او سوانس کی، پھیریں گے نج داس
چوراسی بھرمے نہیں کٹے کرم کی پھانس

گرونانک داس جی کی وانی میں پرمان:

چھوُنکا سنگ، چھوُنکا میت۔ جامے چاری ہٹاوے نت
من پون کو راکھے بند۔ لہے تریکوٹی ترویِنی سندھ
اکھنڈ منڈل میں سُن سمانا۔من پون سچ کھنڈ ٹھکانا
پورن ست گرو وہی ہے جو تین بار میں نام دیکر سوانس کی کریا کے ساتھ سُمرن کا

طریقہ بتائے تب ہی جیو کا موکش ممکن ہے۔ جیسے پرماتما ست ہے،ٹھیک اسی پرکار پرماتما کا درشن اور موکش پراپت کرنے کا طریقہ بھی آدی آنادی اور ست ہے، جو کبھی نہیں بدلتا ہے۔ غریب داس جی مہاراج اپنی وانی میں کہتے ہیں:۔

غریب داس: بھکتی بیج پلٹے نہیں یُگ جائیں اسنکھ
سائیں سر پر راکھیو ، چوراسی نہیں شنکھ
گھیسا آئے ایکو دیش سے، اُترے ایکو گھاٹ
سمجھوں کا مارگ ایک ہے ، مورکھ بارہ باٹ
کبیر بھکتی بیج پلٹے نہیں، آن پڑے بہو جھول
جے کنچن بشٹا پڑے، گھٹے نہ تا کا مول

بہت سے مہاپُرش سچے ناموں کے بارے میں نہیں جانتے ، وہ من مکھی نام دیتے ہیں جس سے نہ سُکھ ہوتا ہے اور نہ ہی مُکتی ہوتی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ تپ، ہون، یگیہ، وغیرہ کرو اور کچھ مہاپُرش آنکھ، کان اور منہ بند کر کے اندر دھیان لگانے کی بات کرتے ہیں جو کہ یہ ان کی من مکھی سادھنا کی نشانی ہے۔ جب کہ کبیر صاحب سنت غریب داس جی مہاراج گرونانک دیو جی وغیرہ پرم سنتوں نے ساری کریاؤں کو منع کر کے صرف ایک نام جاپ کرنے کو کہا ہے۔

ایک ناسترے دمس نام کے بھوَشیہ وکتا (پیشنگوئی کرنے والے) تھے جس کی سب بھویشیہ وانیاں ست ہو رہی ہیں۔ جو لگ بھگ چار سو سال پہلے لکھی اور بولی گئی تھیں۔ اس نے کہا ہے کہ سن 2006ء میں ایک ہندو سنت پرگھٹ ہوگا۔ مطلب سنسار میں اُسی کی چرچہ ہوگی۔ وہ سنت نہ تو مسلمان ہوگا، نہ وہ عیسائی ہوگا، وہ صرف ہندو ہی ہوگا۔ اُس دُوارہ بتایا گیا بھکتی مارگ سب سے الگ اور تتھیوں پر آدھارت ہوگا۔ گیان میں کوئی اُسے ہرا نہیں سکے گا، سن 2006ء میں اس سنت کی عمر 50 اور 60 ورش کے بیچ ہوگی۔ (سنت رام پال داس جی مہاراج کا جنم 8 ستمبر سن 1951ء کو ہوا۔ جولائی سن 2006ء میں سنت جی کی عمر ٹھیک 55 ورش بنتی ہے۔ جو بھویشیہ وانی انوسار دُرست ہے) اُس ہندو سنت دُوارہ بتائے گئے گیان کو پورا سنسار، قبول کرے گا۔ اس ہندو سنت کی ادھئیکشتا میں سب سنسار میں بھارت دیش کا ساشن ہوگا۔ اور اُس سنت کی مرضی سے سب کام ہونگے، اُس کی مہیما آسمانوں سے اوپر ہوگی ناسترے دمس دُوارہ بتایا گیا اشارہ سنت رام پال جی مہاراج کی طرف ہے، جو سن 2006ء میں ظاہر ہوا ہے۔ بھلے ہی انجانوں نے برائی کر کے پرسِدھ کیا ہے، لیکن سنت میں کوئی دوش نہیں ہے۔ مندرجہ بالا نشانیاں جو بتائی ہیں وہ سب ہی تتو درشی سنت رام پال داس جی مہاراج میں موجود ہیں۔

سنت کو ستانے کی سزا

آدرنیہ غریب داس جی کا جنم پاون گاؤں چُھڈانی ضلع جھجر میں شری بلرام جی دھن کھڑ (جاٹ) کے گھر میں ہوا۔ آپ جی کو پورن برہم کبیر پرمیشور ست لوک سے سن 1727ء میں سہہ شریر آکر ملے تھے۔ آپ جی کے جیو آتما کو ست لوک لے گئے تھے۔ پیچھے سے پریوار والوں نے غریب داس جی کو مُردہ جان کر چِتا پر رکھ دیا تھا۔ اُسی وقت کبیر دیو نے آپ جی کا جیو واپس شریر میں بھیج دیا۔ اس کے بعد آدرنیہ غریب داس جی بھی پرم پوجیہ کبیر دیو (کبیر پرمیشور) کی آنکھوں دیکھی مہیما، ہر ایک انسان کو سنانے لگے۔ جو بھی دُکھی انسان آپ سے اُپدیش پراپت کرتا وہی سُکھی ہو جاتا۔ آپ جی کی بڑھتی مہیما اور تتو گیان کے سامنے دوسرے گروؤں کے اُدھورے گیان کے پول کُھلنے سے آس پاس کے سب اُدھورے گیانی گروجن آپ جی سے زیادہ تر حسد کرنے لگے۔ آسپاس کے خاص خاص چوہدریوں کو اُلٹی پٹی پڑھا دی جس سے آسپاس کے گاؤں کے عام لوگ پربھو کبیر کے پیارے بچے، غریب داس جی سے نفرت کرنے لگے۔

دِلی کے واجد پور گاؤں میں غریب داس جی کا ایک شِشیہ تھا، اُس سے بھی پورا گاؤں حسد کرتا تھا اُس کی پرارتھنا پر آپ جی کچھ دن واجد پور میں ٹھہرے، اُس وقت ٹڈھی دل نے آس پاس کی زمین میں باجرے کی فصل تباہ کر دی تھی۔ لیکن آپ جی کے سیوک کی فصل کو کوئی نقصان نہیں پہنچا، سب گاؤں والے سنت غریب داس جی مہاراج کی مہیما سے بہت پربھاوت ہوئے۔ اور گیان کو سویکار کر کے آتم کلیان کروایا۔

آپ جی کے کہنے سے آپ کے بھکت نے اُس باجرے کو پورے گاؤں میں بانٹ دیا اور غریب داس جی کے بار بار منع کرنے پر بھی کچھ باجرہ بیل گاڑی میں ڈال دیا اور کہا کہ ہر ایک پورن ماسی میں آپ بھنڈارہ کرتے ہو۔ کچھ دان آپ کے داس کا بھی ہو جائے گا، بھکتوں کی شردھا کو دیکھتے ہوئے آپ جی نے مان لیا۔ (آدرنیہ غریب داس جی کے چار لڑکے اور دو کنیائیں اولاد تھی اور لگ بھگ 13 سو ایکڑ زمین کے مالک بھی تھے)۔ اسی بیل گاڑی میں بیٹھ کر آپ گاؤں چُھڈانی کو چل پڑے، راستے میں گاؤں قانودہ کے پاس بیل گاڑی پہنچتے ہی پہلے سے حملہ آور جو لالچی گروؤں نے بھیجے تھے اُنھوں نے سنت غریب داس جی کو گھیر لیا۔ اور سب باجرہ لوٹ لیا اور اسی گاؤں کے چوہدری چھاجُو رام چھکارا کو خبر دی کہ ہم نے وہ ہندو دھرم کا دروھی پکڑ لیا ہے۔ چوہدری چھاجُو رام کے حکم سے سنت غریب داس کو چوپال میں باندھ دیا گیا۔ چوہدری چھاجُو رام جی کو سرکار کی طرف سے کچھ قانونی اختیارات حاصل تھے چھ مہینے کی سزا 500 روپے جُرمانہ اور مھادوشی (گُناہگار) کو حوالات میں ڈال کر بند کر دینے کا حکم شامل تھے۔ ان دھرم کے اگیانی

ٹھیکیداروں (گرو اور سنتوں) دُوارہ پہلے سے اُلٹی پٹی پڑھائے ہوئے چوہدری چھاجُو رام چھکارا جی نے اُس پرم سنت غریب داس جی مہاراج کو کاٹھ میں بند کر دیا۔ (کاٹھ میں بند کرنا ایک طرح کی بہت کٹھن سزا تھی، دونوں پاؤں کے گھٹنوں سے اُوپر دو لکڑی کے موٹے موٹے ڈنڈے باندھ کر دونوں ہاتھوں کو پیچھے باندھ دیا جاتا تھا، جس کارن انسان بیٹھ نہیں سکتا تھا اور تکلیف بہت ہوتی تھی۔ پاؤں سوج جاتے تھے) بیل گاڑی والا خالی گاڑی لیکر گاؤں واجد پُور واپس چلا گیا۔ جو گاؤں قانودہ سے لگ بھگ دس کلو میٹر کی دوری پر ہے۔ خبر ملتے ہی واجد پور گاؤں کے کچھ مکھیہ لوگ جلد قانودہ پہنچ گئے اور چوہدری چھاجُو رام جی سے عرض کیا اور بہت سمجھایا کہ یہ عام انسان نہیں ہے۔ یہ پرم شکتی سے بھرپور ہے۔ آپ اس سے معافی مانگ لو، چوہدری چھاجُو رام بہت ہی نیک آدمی تھا بہت ہی رحم دل تھا۔ لیکن ان لالچی گروؤں نے اس نیک آتما کو جھوٹی کہانی سنا کر پربھو کے پیارے بچے سنت غریب داس جی کے بارے میں زیادہ بھڑکا رکھا تھا۔ اس کارن سے چوہدری چھاجُو رام جی نے بناء کارن جانے ہی سزا شروع کر دی تھی۔ واجد پور کے بھکتوں کی پرارتھنا مان کر آدرنیہ غریب داس جی کو چھوڑ دیا۔ سنت غریب داس جی صاحب نے کچھ نہیں کہا اور اپنے گاؤں چُھڈانی آ گئے۔ کچھ دنوں بعد چوہدری چھاجُو رام جی روز کی طرح جنگل کے خیال (اجابت کیلئے) سے جھاڑیوں میں گیا۔ اور پھر وہاں سے تالاب پر گئے تو ان کے دونوں ہاتھ دو گھوڑے سواروں نے کاٹ دیئے اور اُسی وقت ان کے سامنے سے غائب ہو گئے۔ اس حادثے کو تالاب پر موجود کئی لوگوں نے بھی دیکھا، بہت اُپچار (علاج) کروایا۔ لیکن درد اور خون کا بہنا بند نہیں ہوا۔ کئی دن تک بری طرح تڑپتے رہے۔ پھر ایک شخص نے کہا اسی سنت غریب داس جی کے پاس جا کر معافی مانگ لو۔ وہ دیالو ہیں، چوہدری اپنے گھر والوں کے ساتھ گھوڑے پر بیٹھ کر چُھڈانی گئے۔ شری چھاجُو رام جاتے ہی سنت غریب داس کے چرنوں میں گر گئے اور معافی مانگی۔ سنت غریب داس جی نے آشیرواد دیا اور نام اُپدیش بھی دے دیا۔ اور پوری زندگی بھکتی کرنے کو کہا۔ چوہدری چھاجُو رام جی نے کہا کہ اے داتا ہمیں آپ کے بارے میں بہت زیادہ لوگوں نے بھرمت (گُمراہ) کر رکھا تھا۔

مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ پورن پرماتما آئے ہو۔ سنت غریب داس جی نے کہا کہ میں پورن پرماتما کبیر صاحب جولاھے کا بھیجا ہوا داس ہوں۔ اُن ہی کی شکتی سے آپ ٹھیک ہوئے ہو۔ میں نے آپ کو کوئی بددُعا نہیں دی تھی اور آپ کو آپ کا کرم ملا ہے۔ اگر یہاں آپ نہیں آتے تو آپ کے خاندان پر اور بھی گناہوں کا اثر ہوتا۔ اب وہ نہیں رہے گا۔ کیونکہ آپ نے اُپدیش پراپت کر لیا ہے۔ چوہدری چھاجُو رام جی نے اپنے سب پریوار کو اُپدیش دِلوایا۔ آج بھی اُسی نیک

آتما چھاجُو رام کے خاندان میں آدرنیہ غریب داس جی کی پرم پراگت پوجا کرتے ہیں۔لگ بھگ سینکڑوں پریوار ہیں جن کو چھاجُو واڑا کہتے ہیں کیونکہ

تم نے اُس درگاہ کا محل نہ دیکھیا ۔دھرم رائے کے تل تل کا لیکھہ،
رام کہے میرے سادھ کو دُکھ نہ دیجوکوئے سادھ دُکھائے میں دُکھی
میرا آپا بھی دُکھی ہوئے،۔ ہرناکشپ اُدر ودارِیا، میں ہی ماریا کنس ۔
جو میرے سادھو کو ستاوے ،واکا کھو دوں وَنش۔ سادھ ستاون کوٹی
پاپ ہے۔انگنت ہتیا اپرادھ دُرواسہ کی کلپ کال سے پرلئے ہوگئے یادوَ۔

اوپر لکھی وانی میں ست گرو غریب داس جی صاحب پرمان دے رہے ہیں کہ پرمیشور، کہتے ہیں کہ میرے سنت کو دُکھی مت کر دینا۔ جو میرے سنت کو دُکھی کرتا ہے۔سمجھو وہ مجھے دُکھی کرتا ہے۔جب میرے بھکت پرہلاد کو دُکھی کیا تب میں نے ہرناکشپ کا پیٹ پھاڑا اور میں نے ہی کنس کو مارا اور جو میرے سادھو کو دُکھی کرے گا میں اس کا وَنش مٹا دونگا۔اس لئے سنت کو ستانے کے کروڑوں پاپ لگتے ہیں، جیسے انگنت ہتیائیں کر دی ہوں۔ یہ انجان لوگ پرماتما کے ودھان (قانون) سے ناواقف ہیں اس لئے خطرناک بھول کرتے ہیں پھر ڈنڈ کے بھاگی بنتے ہیں،سادھو کو ستانے والے کو مندرجہ ذیل سزا ملتی ہے۔

اگر ایک انسان دوسرے انسان کو مار دیتا ہے تو اگلے جنم میں اسی کے ہاتھوں سے اس کی موت ہوتی ہے۔اور حساب کتاب پورا ہوتا ہے۔لیکن سنت کو ستانے کی بہت بڑی سزا ہے جو اننت جنموں میں بھی پوری نہیں ہوتی۔ست گرو اپنی وانی میں کہتے ہیں کہ:۔

اردھ مکھی گربھواس میں ہردم بارم بار
جونی بھوت پشاچ کی جب لگ سرشٹی سنہار

ایسی غلطی کرنے والے کو پرمیشور مختلف پرانیوں کی یونیوں میں بارم بار ماں کے گربھ میں ڈالتے ہیں۔مطلب جنم لیتے ہی مر جاتا ہے۔اور جب تک سرشٹی پرلئے (قیامت) نہیں ہو جاتی تب تک بھوت پشاچ کی یونی اور ماں کے گربھ میں بہت تکلیف برداشت کرتا ہے۔جو بہت تکلیف دینے والی ہوتی ہے۔اور تب تک اسے معافی نہیں ملتی جب تک ستایا ہوا سنت ہی معاف نہیں کر دیتا۔

ایک بار دُرواسا رِشی نے غرور میں آکر امبریش رِشی کو مارنے کیلئے اپنی شکتی سے ایک سُودرشن چکر چھوڑ دیا۔سُودرشن چکر امبریش رِشی کے پاؤں چھوکر واپس دُرواسا رِشی کو مارنے کیلئے درواسا کی طرف ہی چل پڑا۔درواسا رشی نے سوچ لیا کہ تم نے بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔لیکن زیادہ وقت نہ رہتے دیکھ درواسا سُودرشن چکر کے آگے آگے بھاگ لیا۔ بھاگتا بھاگتا شری برہما جی

کے پاس گیا اور بولا کہ اے بھگوان! کرپا کر کے آپ مجھے اس سودرشن چکر سے بچاؤ،اس پر برہمہ جی بولے کہ اے رِشی جی یہ میرے بس کی بات نہیں ہے۔اپنے سر پر سے بلا کو ٹالتے ہوئے کہا کہ آپ بھگوان شنکر کے پاس جاؤ وہی آپ کو بچا سکتا ہے۔یہ سُنتے ہی دُرواسا رِشی بھگوان شنکر کے پاس گیا اور بولا کہ اے بھگوان! کرپا کر کے آپ مجھے سُودرشن چکر سے بچاؤ اس پر بھگوان شیو جی نے بھی برہمہ کی طرح ٹالتے ہوئے کہا کہ آپ شری وشنو بھگوان کے پاس جاؤ وہی آپ کو بچا سکتے ہیں۔یہ سُنتے ہی بھگوان وشنو جی کے پاس جا کر دُرواسا رِشی نے کہا کہ اے بھگوان! آپ ہی مجھے اس سودرشن چکر سے بچا سکتے ہو، ورنہ یہ مجھے کاٹ کر مار ڈالے گا۔ بھگوان وشنو جی نے کہا کہ اے رشی جی یہ سُودرشن چکر آپ کو کیوں مارنا چاہتا ہے۔دُرواسا رشی نے ساری کہانی بتائی،تب وشنو جی نے کہا کہ اے دُرواسا رشی! اگر آپ اُسی امبریش رشی کے چرن پکڑ کر معافی مانگو تو یہ سُودرشن چکر آپ کی جان چھوڑ دے گا۔نہیں تو میں تو کیا کوئی بھی دیو آپ کو نہیں بچا سکتا،اس کا دوسرا کوئی چارا نہیں ہے۔مرتا کیا نہیں کرتا؟؟ تب دُرواسا رشی واپس جا کر امبریش رِشی کے چرن پکڑ کر رونے لگا اور دل سے معافی مانگی۔تب امبریش رشی نے وہ سودرشن چکر اپنے ہاتھ سے پکڑ کر درواسا رشی کو دِیا۔اور کہا کہ سنتوں رِشیوں کے ساتھ بے ادبی کبھی بھی نہیں کرنی چاہیے اس کا انجام بہت بُرا ہوتا ہے۔شری کرشن گرو، کسنی ہوئی اور بچے گا کون، جب شری کرشن جی کے گرو شری دُرواسا جیسے رِشیُوں کی یہ حالت ہے تو پھر عام آدمی کیسے بچ سکتا ہے؟

******

بھٹکوں کو مارگ ویشیہ

"بھکت سماج مالک کی سچی بھکتی سے کوسوں دور"

ست لوک آشرم کرونتھا، ضلع روہتک ہریانہ میں کبیر دیو (کبیر پرمیشور کے پرگھٹ ہونے والے دن کے موقعے پر چل رہے پانچ روزہ)(22-18 جون 2005 تک) ست سنگ سماروھ میں بھکت بسنت سنگھ سینی نے اپنی کہانی سُنائی جو کرپیا پڑھیں۔

پربھو پیاسے بھکت بسنت سنگھ سینی کو راستہ ملنا

میں بسنت سنگھ سینی گاؤں گاندھرا ضلع روہتک ہریانہ کا رہنے والا ہوں۔اور پُرانا پتہ M.N.S.161 پانڈو نگر نزدیک مدر ڈیئری یمنا پور دلی 92 میں رہتا تھا۔ ہمارے پریوار پر سمجھو دُکھوں کا پہاڑ ٹوٹا ہوا تھا۔ پھر بھی پرماتما کو پانے کی چاہت اور دُکھوں کو ختم کرنے کیلئے سنتوں اور مہنتوں کے پاس آتے جاتے رہتے تھے۔لیکن کہیں بھی دُکھوں کا خاتمہ نہیں ہوا۔آخر کار ایک

جانے مانے سنت آسارام باپو سے ملے اُس سمے باپو جی کی سنگت دلی میں لگ بھگ ایک ہزار تھی۔ جس کے کارن بہت نزدیک سے ملنے کا موقع ملا۔ ہم نے اپنے دُکھ اور پرماتما پانے کی جستجو ان کے سامنے رکھی۔ اُنہوں نے ہمیں سات منتر (اوم گرو، ہری اوم، اوم آئے نمہ، اوم نمہ شیوائے، اوم نمہ بھگوتے واسودیوائے، ہریم رامائے نمہ، اور گائتری منتر) بتائے جن میں سے ایک چھانٹنے کیلئے کہا اور ایک "سوہم" منتر جو سوانس کے دُوارہ "سو" اندر اور "ہم" باہر نکال کر جاپ کیلئے کہا۔ ایکادشی اور پورنیما کا ورت، سوموار کا ورت اور اشٹمی کا ورت کرنے کو کہا، زیادہ سے زیادہ ترِبیندھ پرانایام سدھ آسن میں بیٹھ کر دھیان لگانا اور انوشٹھان کرنا بتایا۔ ہم نے منتر لیا اور اپنے دُکھ ان کے سامنے روئے اور بتایا کہ ہمارے تاؤ جی جو چالیس ورش پہلے مر گئے تھے وہ بہت بڑا بھُوت بنا ہوا ہے۔ اس نے ہمارے دو بھائیوں کو مار دیا اور 10-8 بھینسوں اور 6-5 گائے کو مار دیا، جانوروں کا کوئی بھی بچہ زندہ نہیں رہتا۔ گھر کے سب لوگ بیمار رہتے ہیں۔ دُکھ کے کارن بے حال ہیں اور کسی کام دھندھے کو نہیں چلنے دیتا ہے۔ اب کہہ رہا ہے کہ آپ کے پتا جی کو لیکر جاؤں گا۔ ہم نے باپو جی سے عرض کیا تھا کہ ہمیں بچاؤ لیکن 6 مہینے بعد وہ پریت پِتا جی کو بھی لے گیا۔ آسارام باپو جی نے کہا کہ جو ہوا وہ تو ہونا ہی تھا، جانور وغیرہ دھن کی ہانی اور جسمانی بیماری تو پاپ کا بھوگ ہے۔ جو جیو کے پراربدھ (نصیب) میں لکھا ہوتا ہے۔ وہ تو بھوگنا ہی پڑتا ہے۔ آپ بھگتی کرو۔ باپو جی کے سمجھانے کے بعد ہم پرماتما پراپتی کے لئے پوری شردھا سے لگ گئے اور میں نے (بسنت داس) سب سے پہلے شری آسا رام باپو آشرم دلی میں 40 دن کا انوشٹھان مہنت نریندر برہم چاری کی صلاح سے کیا۔ اس کے بعد 40 دن کے 6 انوشٹھان آسارام باپو آشرم پنچیڑ رتلام مدھیہ پردیش میں مہنت کاکا جی کی دیکھ ریکھ میں کیئے۔ اس کے بعد دو انوشٹھان آسا رام آشرم سابرمتی احمد آباد گجرات کے مون مندر میں کیئے۔ جہاں پر شری آسارام باپو جی سے اچھی طرح بات کرنے کا موقع ملاتب میں نے باپو جی سے پوچھا کہ باپو جی جس پرماتما کو پانے کیلئے میں اور سارا بھکت سماج لگا ہوا ہے۔ وہ پرماتما کون ہے، کیسا ہے، اور کہاں رہتا ہے، بتانے کی کرپیا کریں۔

یہ سُن کر باپو جی نے کہا کہ آپ لگے رہو سب پتا چل جائے گا، اور بتایا کہ گیتا جی کے ایک ادھیائے کا پاٹھ روزانہ کرنا ہے اور کبھی میرے درشنوں کی اِچھا ہو تو ایک طریقہ بتاتا ہوں کہ تین دن تک ایک کمرے میں بند ہو جاؤ، کمرے میں بند ہونے سے پہلے دن کھانا پینا چھوڑ دو تاکہ شام تک لیٹرین و باتھ روم سے آزادی مل جائے اس کے بعد تین دن تک کچھ بھی کھانا پینا نہیں ہے نہ باہر نکلنا ہے۔ کمرے میں ہی رہو۔ تراٹک کرو گھر جا کر میں نے یہ تین بار کیا لیکن باپو کے درشن نہیں ہوئے۔

انوشٹھان کے سمے زندگی موت سے لڑ کر بیماری کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن پھر بھی پرماتما پانے کیلئے لگا رہا۔

ستمبر 2000ء میں سنت رام پال جی مہاراج کا ست سنگ کاٹھ منڈی روہتک میں سُنا۔ جنہوں نے تتو گیان کے آدھار پر گیتا جی کو سمجھایا اس کے بعد گیتا جی کا پاٹھ کرنے سے من میں آنے لگا کہ گیتا جی میں بھگوان کیا کہہ رہے ہیں اور آسارام باپو جی کیا بتا رہے ہیں۔ کہیں سچ مچ ہم بھگوان کے وِیرودھ تو سادھنا نہیں کر رہے۔ سنت رام پال جی کے دُوارہ بتائے گیتا جی کے انواد کو سمجھا تو انتر آتما رونے لگی اور باپو جی سے مل کر یہ سب شنکائیں (شک) پوچھنی چاہیں۔ میں باپو جی کے پاس گیتا لے کر گیا اور گیتا جی کو دِکھا کر سب شنکائیں پوچھیں لیکن باپو جی نے کسی بھی شنکا کا سمادھان نہیں کیا، میں نے باپو جی سے کہا کہ باپو جی آپ کو پرماتما کا نہیں پتا تو آپ بھکت سماج کو اپنے پاس کیوں اُلجھا رہے ہو اِس پر باپو میری طرف گھور کر بولے کہ تو کیا جانے بھگتی کے وشے میں، میں اُٹھ کر روتا ہوا اپنے گھر آ گیا۔

پرماتما کی پراپتی نہ ہونے سے اور اُلجھی ہوئی زندگی کو دیکھتے ہوئے اور ہٹھ روپی انوشٹھان اور ورت رکھنے کے کارن سے شریر کافی کمزور ہو گیا اور موت نزدیک دکھائی دینے لگی پھر دوسرے سنتوں (رادھا سوامی پنتھ، دھن دھن ست گرو، شری ستپال جی مہاراج، شری بال یوگیشور جی مہاراج، دیویہ جیوتی، برہم کماری، نرنکاری مشن، جے گرو دیو متھورا والے وغیرہ) کے پاس بھٹکا لیکن جو سچا گیان سنت رام پال جی مہاراج نے بتایا وہ ان سبھی سنتوں میں سے کسی کے پاس نہیں ملا میں پشچاتاپ کرنے لگا کہ اس وقت شاید دھرتی پر کوئی بھی ایسا سنت نہیں ہے جس کو پرماتما پراپتی ہوئی ہو۔ اور جو یہ بتا سکے کہ وہ پرماتما کون ہے؟ کیسا ہے؟ اور کہاں رہتا ہے؟ یہ وِچار کر میں پھوٹ پھوٹ کر راتوں روتا رہا۔ سنتوں سے وشواس اُٹھ گیا۔ من میں آنے لگا کہ جب شری آسا رام جی جیسے مشہور سنت ہی شاستر وِیدھی چھوڑ کر من مانا آچرن کروا رہے ہیں۔ تو کس سنت پر وشواس کیا جائے سنت رام پال جی گیان تو سہی بتا رہے ہیں لیکن ان کے پاس لوگوں کی بھیڑ کچھ بھی نہیں ہے یہ پورن سنت کیسے ہو سکتے ہیں؟ یہ شنکا من میں آئی۔ کچھ دنوں کے بعد سنت رام پال جی مہاراج کا ایک شِشیہ ہمارے گاؤں کا مِلا اور میری کہانی سُن کر اُس نے مجھے پھر سے پرماتما کے رُوپ میں پورن سنت رام پال جی مہاراج کے ست سنگ میں لا کر بٹھا دیا۔ میں نے ایک گھنٹے کا ست سنگ سُنا اور ست سنگ کے بعد روتا ہوا مہاراج رام پال جی سے مِلا مہاراج جی نے مجھے سینے سے لگا کر کہا کہ جس سنت کے پاس آپ جاتے تھے وہ شاستر وِیدھی چھوڑ کر من مانا آچرن کر اور کروا رہے ہیں۔ جیسا یہ سب پہلے سے ہی جانتے تھے کہ مجھے کیا چاہیے اور میری شنکاؤں کا سمادھان (حل) سنت رام پال مہاراج جی نے اپنے

چرنوں میں بٹھا کر اس طرح سے کیا۔

تتو درشی سنت رام پال جی مہاراج نے بتایا کہ پویتر گیتا جی ادھیائے 9 منتر 25 میں پِتر پوجنا۔ مطلب شرادھ نکالنا منع کیا ہے اور دوسرے دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرنے والوں کو بے وقوف لکھا ہے(گیتا ادھیائے 7 منتر 12 سے 15 اور 20 سے 23 تک) لیکن شری آسا رام جی "شرادھ مہیما" نام کی کتاب میں شرادھ نکالنے کا اچھا طریقہ بتاتے ہیں۔ سنت شری آسا رام جی کے سابرمتی احمد آباد آشرم سے پرکاشیت پِتر یکارِشی پرسادا نک 135 مارچ 2004ء میں لکھا ہے کہ بھوت پوجنے والے اور پتروں کو پوجنے والے اور دوسرے دیوی دیوتاؤں کو پوجنے والے کیا بنیں گے؟ پڑھیئے پتریکا کے اگلے انک میں.... اگلے انک کی پتریکارِشی پرسادا نک 136 اپریل 2004ء پرشٹ 19 میں لکھا تھا کہ بھوت پوجنے والے بھوت لوک کو جائیں گے ۔پِتر پوجنے والے پِتر لوک کو جائیں گے۔ اور شری کرشن کے پجاری بھگوان شری کرشن جی کے بیکُنٹھ لوک کو جائیں گے۔

سوچیں "شری آسا رام جی دُوارہ پرکاشیت "شرادھ مہیما" نام کی کتاب میں پِتر پوجنے کا اچھا طریقہ بھی لکھا ہے۔

کرپیا سوچیں" کوئی شخص یہ بھی کہہ رہا ہو کہ کنُویں میں گرنے والے کی موت ہو جاتی ہے، پھر خود ہی کنُویں میں گرنے کا مشورہ بھی دے رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ کنُویں میں گرنے کا اچھا طریقہ بتا تا ہوں کہ دونوں قدم اُٹھا کر ایک دم چھلانگ لگائیں۔ یہ کنویں میں گر کر مرنے کا اچھا طریقہ ہے، جو ایسا نہیں کرتا وہ گُناہگار ہے۔

کیا وہ انسان نیک ہے؟ یہ ناٹک شری آسا رام جی کر رہے ہیں کہ ایک طرف تو کہہ رہے ہیں کہ پِتر اور بھوت پوجنے والے بھوت اور پِتر بن کر بھوت لوک میں اور پِتر لوک میں جائیں گے، جہاں پر وہ بھوکے پیاسے رہتے ہیں۔ پھر شرادھوں دُوارہ ان کا پیٹ بھرا جاتا ہے ۔ایک اور سوچنے کی بات ہے کہ جب اپنے ماتا پِتا زندہ تھے تو وہ روزانہ کم سے کم دو بار کھانا کھایا کرتے تھے اب مرنے کے بعد وہ شری گیتا جی ویرودھ سادھنا کر کے دُکھدائی (دُکھ دینے والی) بھوت اور پِتر یونی کو پراپت ہو گئے۔ اب ایک دن کے شرادھ سے وہ بُھوک کیسے مِٹ سکتی ہے؟ 364 دن کیا کھائیں گے۔؟ جس کے لئے سنت اور گرو جن دوشی ہیں۔ جو بھولی بھالی آتماؤں کو گُمراہ کر رہے ہیں۔ شاستر گیان سے ناواقف سنت ہی اس جیو کو شاستر ودھی رھیت سادھنا کروا کر دُکھدائی یونیوں میں ڈلواتے ہیں۔

شری آسا رام جی شری شیو جی کی اُوپاسنا کا منتر (اوم نمہ شیوائے) اور شری وشنو جی کا منتر (اوم نمہ بھگوتے واسودیوائے) بتاتے ہیں۔ اس کے سواء ہری اوم، اوم گرو، ہری اوم وغیرہ

ناموں سے کوئی ایک منتر اپنی مرضی سے چُن لینے کو کہتے ہیں اور سوہم کے دو حصے کر کے سوانس دُوارہ سُمرن کرنا وغیرہ منتر دیتے ہیں۔ جو کسی شاستر میں لکھے ہوئے نہیں ہیں۔

وِچار کریں! کوئی روگی جس کے پیٹ میں درد ہو اُس کو ڈاکٹر کے پاس علاج کیلئے لے جائیں۔ ڈاکٹر اسکے آگے چھ پرکار کی گولیاں ڈال کر کہے کہ جو تجھے اچھی لگے ان میں سے ایک اُٹھا لے۔ کیا وہ ڈاکٹر بہتر ڈاکٹر ہو سکتا ہے۔

پویتر گیتا جی ادھیائے 8 منتر 13 میں کہا ہے کہ:۔

اوم اِتی ایک اکشرم ، برھم وھارن، مام انوسُمرن

یہ پریاتی، تجن دیھم، سھِیاتی پرما م گتیم

اس کا بھاوَارتھ ہے کہ گیتا بولنے والا برہم کال کہہ رہا ہے کہ (مام برہم) مجھ برہم کا تو (اتی) یہ (اوم ایکا اکشرم) اوم ایک اکشر ہے (ویہارن) اُچارن کر کے (انوسُمرن) سُمرن کرنے کا (یہہ) جو سادھک (تجن دیہم) شریر تیاگنے تک مطلب آخری سانس تک (پریاتی) سُمرن سادھنا کرتا ہے ۔ (سہہ) وہ سادھک ہی میرے والی (پرمام گتیم) پرم گتی کو (یاتی) پراپت ہوتا ہے۔

بھاوَارتھ: شری کرشن جی کے شریر میں پریت وَت (بھوت کی طرح) پرویش کر کے برہم ہزار ہاتھوں والا جیوتی نرنجن کال کہہ رہا ہے کہ مجھ برہم کی سادھنا صرف ایک اوم نام سے مرتے وقت تک کرنے والے سادھک کو مجھ سے ملنے والا لابھ حاصل ہوتا ہے۔ دوسرا کوئی منتر میری بھکتی کا نہیں ہے اور اپنی گتی کو بھی گیتا ادھیائے 7 منتر 18 میں:" اَنوتمام" مطلب اتی گھٹیا بتایا ہے۔ اسی کا پرمان گیتا ادھیائے 9 منتر 25-20 میں کہا ہے کہ جو تین ویدوں (رگ وید، یجروید، سام وید) میں بتائے گئے طریقے سے میری سادھنا کرتے ہیں اور دوسرے دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں ان کی زندگی موت اور سرگ نرک کا چکر بنا رہتا ہے۔ اور پتر پوجنے والے (شرادھ نکالنے والے) پِتر بن کر پِتروں کو پراپت ہوتے ہیں۔ بھوت پوجنے والے (تیرھویں، سترھویں، برسی، استھیاں وغیرہ اُٹھا کر گنگا وغیرہ میں کریا کرم کروا کر پرواح کرانا، پنڈ بھروانا وغیرہ بھوت پوجا ہے)۔ بھوت بن کر بھوت لوک میں چلے جائیں گے پھر پرتھوی پر بھی بھٹکتے رہیں گے۔ یہ پوجا کا غلط طریقہ اگیان اور من مانا آچرن ہے۔ اسلئے بیکار ہے۔ پرمان (ثبوت) گیتا ادھیائے 16 منتر 24-23 یہاں چوتھے اتھُر وید کا ذِکر اس لئے نہیں ہے کہ اس میں پوجا ودھی کم اور سرشٹی رچنا زیادہ ہے۔ اس لئے گیتا ادھیائے 18 منتر 62 میں کہا ہے کہ اس پرماتما کی شرن میں جا جس سے تیری پورن مُکتی ہوگی اور پرم شانتی تتھا شاشوَت ، استھان ست لوک کو پراپت ہوگا۔ اور گیتا ادھیائے

15 منتر 4 میں کہا ہے کہ تتو درشی سنت ملنے پر اس کے بتائے انوسار شاستر ویدھی انوسار سادھنا کرنی چاہیے، پھر اُس پرم پد پرمیشور کی کھوج کرنی چاہیے۔ جہاں جانے کے بعد سادھک کا کبھی جنم مرتیو نہیں ہوتا۔ مطلب انادی موکش پراپت ہو جاتا ہے۔ گیتا بولنے والا کال مطلب شر پُرش برہم کہہ رہا ہے کہ، میں بھی اسی آدی پُرش پرماتما کی شرن میں ہوں۔

سنت رام پال داس جی مہاراج نے بتایا کہ دوسرے سب سنت کہتے ہیں کہ پاپ کا بھوگ تو پرار بدھ میں لکھا ہونے کے کارن جیو کو بھوگنا ہی پڑتا ہے۔ بھکتی کرتے رہنا چاہیے، آنے والا دوسرا جیون سُکھی ہو جائے گا۔

کرپیا وچار کریں! کسی کے پاؤں میں کانٹا لگا ہو، جس کارن سے اُسے بہت تکلیف ہو رہی ہو۔ اس کانٹے کے درد کو دور کرنے کے لئے کسی سے پراتھنا کرے اور جواب ملے کہ کانٹا تو لگا رہنے دیں، جوتا پہن لیں، آئندہ کانٹا نہیں لگے گا۔ کیا وہ انسان ٹھیک صلاح دے رہا ہے؟ کیونکہ کانٹا لگے پاؤں میں جوتا پہنا نہیں جا سکتا، پہلے کانٹا نکلے پھر اس ڈر سے جوتا پہنے گا کہ کہیں دوبارہ کانٹا نہ لگ جائے۔ ٹھیک اسی پرکار پورن پرماتما کے پورن سنت کی شرن میں آنے سے پاپ روپی کانٹے کا درد ختم ہو جاتا ہے۔ پھر سادھک پورن پربھو کی شاستر ویدھی انوسار سادھنا روپی جوتا اس ڈر سے پہنے گا کہ پھر سے کہیں پاپ روپی کانٹا درد نہ دیدے۔

سب سنتوں نے پویتر گیتا جی کے انواد (ترجمے) میں ارتھوں کا انرتھ کر دیا ہے۔ گیتا ادھیائے 7 منتر 18 اور 24 میں انوتمام کا ارتھ، اتی اُتم کیا ہے، اور ادھیائے 18 منتر 66 میں "ورج" کا ارتھ آنا کیا ہے۔ جبکہ انوتم کا ارتھ بہت گھٹیا ہوتا ہے، اور ورج کا ارتھ جانا ہوتا ہے۔ تتو گیان کی کمی سے اور اگیانی گروؤں کے کارن ہی سب بھکت سماج شاستر ویدھی رہیت سادھنا کر کے منُش جیون برباد کر رہے ہیں۔ (پویتر گیتا ادھیائے 16 منتر 24-23 میں) سب پویتر دھرموں کی سچی آتمائیں تتو گیان سے ناواقف ہیں۔ جس کارن نقلی گرو سنتوں، مہنتوں اور رِشیوں کا داؤ لگا ہوا ہے۔ جس وقت پویتر بھکت سماج آدھیاتمک تتو گیان سے واقف ہو جائیں گے اس سے نقلی سنتوں، گروؤں اور آچاریوں کو چھُپنے کی جگہ نہیں ملے گی۔

اوپر لکھی سچائی کو آنکھوں دیکھ کر میں اور میرے پریوار کے لوگ سنت رام پال داس جی مہاراج کے چرنوں میں لگے ہیں، پورے پریوار میں کوئی بیمار نہیں رہا، اور جو بھوت کبھی پریوار کے کسی ایک فرد کو مار دیتے تھے، کسی پشو (جانور) کو مار دیتے تھے کام دھندھے کو نہیں چلنے دیتے تھے۔ وہ گھر سے تو کیا گاؤں سے بھی بھاگ گئے ہیں۔ دوسرے رشتہ داروں کے گھر چلے گئے ہیں جو اَب بھی شری آسارام کے پجاری ہیں، وہاں جا کر بھوت کہتے ہیں کہ ان کے بسنت وغیرہ کے گھر

پر تو پرماتما کا نیواس ہو گیا ہے، ان کو پرماتما سرُوپ پورن سنت مل گیا ہے۔ ہم ان کے پاس نہیں جا سکتے۔ سنت رام پال داس جی مہاراج جی سے اُپدیش کے بعد ہم پوری طرح سے صحت مند اور سُکھی زندگی جی رہے ہیں۔ ہمارے پریوار اور رشتہ داروں کے لگ بھگ دو سو (۲۰۰) لوگوں نے سنت رام پال داس جی مہاراج کا اُپدیش پراپت کر لیا ہے، جو پہلے شری آسا رام جی کے شِشیہ تھے۔ سنت رام پال داس جی مہاراج کے بتائے تتو گیان کو سمجھ کر لگ بھگ دس ہزار شری آسا رام جی کے شِشیہ بھی ست گرو رام پال داس جی مہاراج کی شرن میں آ چکے ہیں۔ وہ بھی میری طرح پچھتاوا کر رہے ہیں۔

میری بھکت سماج سے عرض ہے کہ جن کو بھی پرماتما پانے کی آرزو ہے۔ مہربانی کر کے پرماتما سرُوپ سنت رام پال داس جی مہاراج کے چرنوں میں آ کر اپنی زندگی کو سُکھی بنائیں اور پرماتما کو پراپت کریں۔

بھکت بسنت داس موبائل نمبر 00919812151088

ادبُھت (حیرت انگیز) کرشمہ

پوجنیہ گرو دیو جی ڈنڈوت پرنام۔

میں اپنے پریوار کی خوشی کی خبر آپ کو بتانا چاہتا ہوں، کہ جنوری 2000 کے شروع میں آپ کا ست سنگ تاج پور گاؤں دہلی میں شری موراری بھکت کے گھر پر چل رہا تھا۔ تو ایک دوسرے بھکت کی بیٹی نے میری پتنی شریمتی بِملا دیوی (چھاولا) سے کہا کہ چاچی جی پڑوس کے گاؤں میں جو ست سنگ چل رہا ہے اگر آپ اس مہاراج سے نام لے لو تو آپ کی لاعلاج بیماری (ریڑھ کی ہڈی میں ایک اِنچ کا فاصلہ) ٹھیک ہو سکتی ہے۔ تو میری پتنی نے اس لڑکی سے کہا کہ آل انڈیا میڈیکل انسٹیٹیوٹ آف ریسرچ سینٹر آف سائنس دہلی میں جس کا ڈھائی ورش علاج چل کر ناکام ہو چُکا ہو تو اُس ایک نام یا شبد میں کونسی شکتی ہے جو میری لاعلاج بیماری ٹھیک ہو سکے گی۔ کافی دیر تک دونوں کی بحث چلتی رہی آخر میں دھیرے دھیرے چل کر اُس ست سنگ میں جانے کی ٹھان لی پرم پوجیہ سنت رام پال داس جی مہاراج کے پویتر وچن اور امرت وانی سن کر ادھوری چھوڑی ہوئی بھکتی کا تار دوبارہ بندھی چھوڑ سے جُڑ گیا۔ اور ڈھائی ورش کے علاج سے فائدہ نہ پا کر صرف نام کے سُمرن سے پانچ دن کے اندر ہی لاعلاج روگ ٹھیک ہو گیا۔ اس سے پہلے ڈاکٹروں نے انہیں بیٹھنے اور کھڑا ہونے کی سخت منع کی ہوئی تھی۔ جو آج بھی ٹریٹمنٹ سلپ پر لکھا ہے اور وہ ایک اِنچ کے فاصلے کے ایکسرے بھی موجود ہیں۔ سب سے بڑا مسئلہ میری پتنی کو یہ تھا کہ ان سے بیٹھ کر کھانا نہیں کھایا جاتا تھا۔ اور ہاتھ دھوتے وقت تو دس پندرہ منٹ رونا پڑتا تھا۔ کیونکہ زیادہ جھُکنے

پر بہت زیادہ درد ہوتا تھا اب وہ پرم پوجیہ ست گرورام پال جی مہاراج جی کے آشیرواد سے پچاس کلو کا وزن اپنے آپ اُٹھا سکتی ہے اور مکمل صحت مند ہے میری سب بھلتوں سے پرارتھنا ہے کہ پرمیشور تُلیے سنت رام پال داس جی مہاراج جی جو کبیر دیو جی کے پورن کر پا پاتر ہیں سے جلد ہی مفت نام پراپت کر کے کلیان کروائیں۔اور پورن موکش مطلب ست لوک پراپت کریں۔

آپ کا سیوک بھکت نھتو رام

گاؤں چھاولا، دہلی رابطہ 0091-20913936

"انھونی کی پرمیشور نے"

میں بھکت سُریندر داس گاؤں گاندھرا، تعلقہ سامپلہ ضلع روھتک کا رہنے والا ہوں، میری عمر 31 ورش ہے، اور بچپن سے ہی پرماتما کی کھوج میں لگا ہوا تھا اور من مُکھی پوجا (مندروں میں جانا، ورت رکھنا، شرادھ نکالنا) بھی کرتا تھا لیکن شاریرک کشٹ اور مانسک بے سکونی لگاتار بنی ہوئی تھی۔ پھر بھی پرماتما میں وِشواس اور پرماتما پانے کی تڑپ برقرار تھی، یہی تڑپ مجھے سن 1995ء میں سنت آسا رام باپو کے پاس لے گئی۔ میں نے ان سے نام اُپدیش لیا اور جیسی بھکتی کرنے کا باپو جی نے بتایا، ڈٹ کر سادھنا کی لیکن نہ تو کوئی شاریرک کشٹ (جسمانی تکلیف) دور ہوا، اور نہ ہی کوئی ادھیاتمِک گیان کی پراپتی ہوئی۔ بلکہ تکلیف بڑھتی ہی چلی گئی۔ میں آسا رام باپو کے بتائے انوسار سادھنا کرتا تھا۔ جیسے 250 گرام دودھ صبح اور 250 گرام دودھ شام کو پیتا تھا، اور میرے منتر میں جتنے اکشر تھے اتنے لاکھ جاپ کرنا اور سمادھی لگانا چالیس دن کا یہ کام تھا۔ جو کہ یہ ایک انوشٹھان ہوتا ہے۔ ایسے ایسے میں نے 14 انوشٹھان کیئے۔

ایک بار میں نے باپو جی کے ست سنگ میں سُنا کہ سات دن تک بغیر کچھ کھائے رہ کر منتر جاپ کرنے سمادھی لگانے اور پرانایام کرنے سے ایشور پراپتی ہوگی۔ان وچنوں کو سچ مان کر ایسا ہی کیا، لیکن پرماتما پراپتی کے بجائے بھوکا رہنے کی وجہ سے موت کے قریب پہنچ گیا اور پرانایام کرنے سے دماغی مریض ہو گیا تھا۔

اسی دوران مجھ پر ستگرو پورن سنت رام پال داس جی مہاراج کی کرپا درشٹی ہوئی اور مجھے ستمبر 2000 میں پوجیہ گرودیو سنت رام پال داس جی مہاراج سے نام اُپدیش پراپت ہوا۔ اُپدیش ملتے ہی مجھے ایسا لگا جیسے دیپک میں گھی ڈال دیا ہو، اور میرا جیون شانتی محسوس کرنے لگا۔ پورن سنت پاپ کرموں کو ختم کر سکتا ہے۔اس کا پرمان (ثبوت) میری زندگی میں تب پیش آیا۔ جب میں مئی 2004 میں اورنگا آباد مہاراشٹر میں سنت رام پال داس جی مہاراج کے سنت سنگ

کے لئے تمبو کی سیوا کرتے ہوئے پچیس فٹ اوپر سے نیچے پتھریلی زمین پر گر گیا۔ یہاں پرمیشور کو کچھ اور ہی منظور تھا، میری ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی اور میرے شریر کے نیچے کے حصے میں اردھانگ مار گیا۔اسی وقت میں نے سنت رام پال داس جی مہاراج کو یاد کیا، میرے گرودیو کی دیا سے اسی وقت دونوں پیر ٹھیک کام کرنے لگ گئے۔

غریب: کال ڈرے کرتار سے، جئے جئے جئے جگدیش
جورا جوری جھاڑتی، پگرج ڈارے شیش

اس کے بعد مجھے اورنگا آباد کے نجی اسپتال میں لے جایا گیا۔ وہاں پر ڈاکٹروں نے میرے شریر کی جانچ کی اور میری ریڑھ کی ہڈی کے ایکسرے لئے، رپورٹ سے پتا چلا کہ ریڑھ کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہے۔ رپورٹ دیکھ کر ڈاکٹر بہت حیران ہو کر کہنے لگا کہ آپ کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور اس کا ایک ٹکڑا ٹوٹ کر الگ ہو گیا ہے۔ڈاکٹر بار بار میرے پیروں کو ہاتھ لگا کر دیکھتا رہا اور کہا کہ آپ پر پرماتما کی زیادہ کرپا ہے کہ آپ کے پاؤں ٹھیک کام کر رہے ہیں، کیوں کہ اس رپورٹ کے انوسار اردھنگ ہونا ضروری تھا۔ وہاں اُس اسپتال میں تین دن تک داخل رہا، اس کے بعد میں چھٹی لیکر واپس اپنے گھر ہریانہ آ گیا، یہاں روہتک میں اپنا علاج ہڈیوں کے مشہور ڈاکٹر چڈھا سے کروایا، ڈاکٹر چڈھا بھی میری رپورٹ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ آپ کیسے چل پھر رہے ہو، آپ کو رپورٹ کے انوسار اردھنگ ہونا چاہیے تھا، ڈاکٹر چڈھا نے پھر سے رنگین ایکسرے کروایا، اور کہا کہ اس کا علاج ممکن نہیں ہے۔ اور آپریشن کے دُوارہ اس کو جس حالت میں ہے وہیں روکا جا سکتا ہے۔ تاکہ ہڈی اور نہ ٹوٹ سکے، ڈاکٹر نے ہڈیوں کو طاقت دینے کیلئے انجکشن شروع کیئے اور تین مہینے میں پورے انجکشن لگ گئے پھر اس نے کہا کہ آپریشن ضرور کروانا پڑے گا نہیں تو باقی بچی ہوئی ہڈی بھی ٹوٹ سکتی ہے۔اور کہا کہ آپریشن کا خرچ دو لاکھ رُوپے آئے گا۔ پھر اُسی وقت ڈاکٹر نے بتایا کہ رپورٹ کے انوسار آپ کو تین مہینے کے اندر موت کو پراپت ہو جانا تھا۔ آج آپ پرماتما کی کرپا سے میں زندہ ہوں۔ آپریشن کا خرچ 2 لاکھ رُوپے دینے سے میں قاصر تھا۔اس لئے میں دوسرے ڈاکٹر کے پاس علاج کیلئے گیا، وہ بھی میری رپورٹس دیکھ کر حیرت میں پڑ گیا اور کہا کہ اگر آپریشن میں دیر ہو گئی تو ہڈی اور بھی ٹوٹ سکتی ہے۔اس نے بھی بتایا کہ رپورٹ کے انوسار آپ کو اردھنگ ہونا چاہیے تھا آپ چل پھر کیسے رہے ہو؟۔

آخر تھک ہار کر میں نے اپنے گرودیو سنت رام پال داس جی مہاراج کے چرنوں میں عرض کیا۔ تب میرے پوجیہ گرودیو سنت رام پال داس جی مہاراج نے مجھ پر دیا کی اور سر پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ بیٹا آپ بالکل ٹھیک ہو جاؤ گے۔اور کہا اگر آج پرمیشور کبیر جی کی شرن میں نہیں ہوتے

تو آپ کو بھگت کر مرنا تھا۔آپ کی عمر بقایا نہیں تھی۔آپ ایک بار پھر ڈاکٹر کو دکھالو، میں نے گرو جی کے آدیش انوسارا گلے ہی دن ڈاکٹر کو دکھایا، جس نے میرا ایکسرے کیا اور ایکسرے دیکھ کر ڈاکٹر حیران ہوکر رہ گیا۔اور بولا جو ہڈی ٹوٹ کر الگ ہوگئی تھی وہ اپنے آپ اوپر کو اُٹھ کر کیسے جڑ گئی۔ ڈاکٹر جی نے بتایا کہ اس ہڈی کی ایسی حالت تھی کہ جیسے کوئی گاڑی بہت زیادہ چڑھائی میں چڑھ رہی ہو کہ انجن میں خرابی ہوجائے تو پھر واپس ہی آسکتی ہے یا پہلے گیر میں ڈال کر پتھر وغیرہ پہیوں کے پیچھے لگا کر وہیں روکی جاسکتی ہے۔آگے کو نہیں چڑھ سکتی۔آپ کی ہڈی ایسی اوپر کو چڑھ کر جڑ گئی جو ڈاکٹری اتہاس سے باہر کی بات ہے۔اس سے مجھے بھی محسوس ہوتا ہے کہ کوئی شکتی ہے جو ناممکن کو بھی ممکن کرسکتی ہے۔یہ تو آپریشن سے بھی نہیں ہوسکتا تھا۔آپریشن کر کے اس میں کوئی چیز بھر کروہ فاصلہ بھرا جاسکتا تھا پھر بھی اگر آپ کوئی وزن اُٹھانے کا کام کرتے تو پھر سے ہڈی کھسک جاتی اور آپ چارپائی پر تڑپ تڑپ کر مرجاتے۔ڈاکٹر کی سمجھ میں بھی نہیں آرہا تھا میں نے کہا کہ پورن برہم کبیر صاحب کے سرُوپ میرے پوجیہ گرو دیو سنت رام پال داس جی مہاراج نے میرے پاپ کرم کاٹ کر اور میری موت کو ٹال کر اپنے کوٹے سے مجھے نئی زندگی دی ہے۔

کبیر صاحب کی وانی ہے:۔

جو میری بھکتی پچھوڑی ہوئی تو ہمرا نام نہ لیوے کوئی

اب میں بالکل صحتمند ہوں اور ست گرو سنت رام پال داس جی مہاراج کے چرنوں میں آتم کلیان چاہتے ہوئے بغیر لالچ کے سیوا کررہا ہوں۔50 کلوگرام وزن اپنے آپ اُٹھا کر چلتا ہوں، ہمارے گرو دیو سنت رام پال داس جی مہاراج کا اصل مقصد تو صرف بھکتی کروا کر جیو کو بُری عادتوں سے چھڑوا کر اپنے پرم دھام ست لوک میں لے جانا ہے۔یہاں کے چھوٹے موٹے سُکھ تو ہمارے گرو دیو اپنے خزانے سے ہی دے دیتے ہیں۔تاکہ جیو بھکتی مارگ میں لگا رہے۔اور میری سب سماج سے پرارتھنا ہے کہ ہمارے گرو دیو کے چرنوں میں آکر سچی بھکتی کریں اور سنسارک (دنیاوی) سُکھوں کے ساتھ ساتھ آتم کلیان کا مارگ بھی حاصل کریں۔ ست صاحب۔

خاص: رُگوید منڈل 10 سکت 161 منتر 2 میں پورن پرماتما نے کہا ہے کہ اے شاستر انُوکل سادھنا کرنے والے سادھک تو سمپورن بھاؤ سے میری شرن گرہن کر، مطلب شکوک سے دور ہوکر میری بھکتی کر میں تیری لاعلاج بیماری کو بھی ختم کردونگا اگر تیری عمر بھی بقایا نہیں ہے تو تیری عمر کے سوانس بڑھا کر 100 ورش کردونگا۔اوپر لکھی کتھا پربھو کی طاقت کو ظاہر کرتی ہے۔

بھگت سُریندر داس موبائل نمبر 00919992600826

پربھو نے سُنی غریبوں کی!!

میں کرم ویر ولد شری گھاسی رام ولد شری چھوٹو رام گاؤں بھران ضلع روھتک کا رہنے والا ہوں۔سب سے پہلے میں نے اور میرے پورے پریوار نے 1986ء میں نرنکاری بابا ہردیو سنگھ جی مہاراج سے نام لیا اُس وقت میں بہنوں کو چوڑیاں پہنانے کا کام کرتا تھا۔گھریلو حالت بہتر تھی، دھیرے دھیرے حالت بگڑتی چلی گئی۔پھر کچھ دنوں کے بعد میری پتنی کے جسم میں طرح طرح کی بیماریاں گھر کر گئیں۔اس کو بواسیر کی بیماری اور پت کی تھیلی میں پتھری ہوگئی تھی۔ڈاکٹر نے آپریشن میں لاگت 20 ہزار رُوپے کی بتائی تھی۔مجھ داس کے گھر میں اُس وقت بیس ہزار دانے بھی نہیں تھے اور مجھ داس کو بھی دمہ کی بیماری تھی۔میری پتنی اور میں اپنی تکلیفوں کو یاد کر کے دُکھی من سے چرچہ کرتے ہوئے ایک رکشہ میں بیٹھ کر بس اڈے جارہے تھے کہ پیسہ تو ہے نہیں آپریشن کیسے ہوگا؟ ہم تو مرہی جائیں گے اُسی رکشہ میں ایک بہن بیٹھی ہوئی تھی اُس نے ہماری ساری بات پوچھی اور کہا کہ آپ کرونتھا چلے جاؤ وہاں ایک مہاراج جی ہیں بیماری کی دوائی مفت دیتے ہیں۔میری پتنی بھگتمتی میوا دیوی 27-07-2003 کو ست لوک آشرم کرونتھا میں گئی اور بندھی چھوڑ ست گرو سنت رام پال داس جی مہاراج کو اپنی ساری بیماری اور گھر کی حالت بتائی، سنت رام پال داس جی مہاراج نے بہت پیار سے سب باتیں سُنی اور کہا کہ بیٹی یہاں پر کوئی دوائی وغیرہ نہیں دی جاتی صرف آتم کلیان کا مارگ سمجھایا جاتا ہے اور بھکتی کرنے کا طریقہ پوتر ویدوں اور گیتا جی کے انوسار سکھایا جاتا ہے۔ پورن پرماتما کبیر صاحب کی کرپا سے صرف منتر جاپ کرنے سے ہی سب تکلیفیں دور ہوجاتی ہیں اور سچا لابھ تو جنم اور موت سے پوری طرح سے اس جیو کا چھُٹکارا کروانے کا ہے۔سماج سُدھار اور دوسرے سکھ تو رونگے میں مطلب خود ہی اپنے آپ ہوجاتے ہیں۔رام نام کی دوائی دے کر میرے سارے پریوار کو سُکھوں سے بھرپور کردیا۔اب ہم پریم بھری زندگی جی رہے ہیں۔سب بیماریاں صرف نام جاپ سے اور گرو دیو کے آشیرواد سے ختم ہوگئیں۔ہم بندھی چھوڑ سے ارداس کرتے ہیں کہ داتا جیسی اچھی زندگی ہمیں دی ہے ویسی ہی سب کو بخشیں۔

بھگت کرم ویر داس ولد شری گھاسی رام
گاؤں بھرام تعلقہ مہم ضلع روھتک

"بھگوان ہو تو ایسا"

میں بھگت مہاویر سنگھ ولد شری قہر سنگھ گاؤں ڈرانا ضلع جھجر (ہریانہ) کا رہنے والا ہوں پہلے میں شیو کا کٹر بھگت تھا میرے جگر اور گُردے میں پیپ پڑ گئی تھی اور مجھ کو میرا بھائی بھگت مہندر سِنگھ میڈیکل میں علاج کروانے کے لئے لے گیا اُس سے پہلے بھی کافی پیسہ لگ گیا تھا لیکن کوئی آرام نہیں تھا میڈیکل کے اندر الٹراساؤنڈ کے بعد تین آپریشن بول دیئے۔میں گھبرا گیا میں نے

آپریشن کروانے سے انکار کردیا۔ کھانا بھی نہیں کھایا جاتا تھا۔ حالت بالکل نازک سی ہوچکی تھی۔ میرا بڑا بھائی مہندر کہا کرتا تھا کہ آپ رام پال جی سے اُپدیش لےلو وہ پورن پرماتما کے اوتار آئے ہیں کبیر پرمیشور پورن برہم ہیں میں کہتا تھا کہ شیو جی بھگوان کے سامنے تیرے کبیر جولاھے (دھانک) کی کیا اوقات ہے۔ کبیر تو ایک شاعر تھا وہ بھگوان نہیں ہوسکتا پہلے میرے بڑے بھائی مہندر سنگھ ولد شری قہر سنگھ کا پریوار بھی اُجڑا ہوا تھا۔ سنت رام پال جی مہاراج کی شرن میں جانے سے پورا پریوار خوش ہے۔ اُنہوں نے سب پہلے والی پوجائیں چھوڑ رکھی ہیں، وہ پھر بھی بہت سُکھی ہیں۔ میں بھی مانتا تھا لیکن پھر بھی میں اپنے بھگوان شیو جی سے زیادہ کسی کو نہیں مانتا تھا میرا بڑا بھائی مہندر مجھے کہتا تھا کہ مہاویر یہی بھول سب کو لگی ہے۔ پورن برہم کبیر دیو ہی ہیں۔ ان کی شکتی کے سامنے برھما، وشنو، شیو اور برہم پر برہم بھی کچھ نہیں ہیں۔ جیسے دیش کے پردھان منتری (وزیراعظم) اور راشٹر پتی (صدر) کے سامنے صوبہ کے منتری (وزیراعلیٰ) کی شکتی ہوتی ہے اتنا فرق پرمیشور کبیر جی کی شکتی میں اور برھما، وشنو، مھیش، برہم اور پر برہم کی شکتی میں ہے۔ اب آپ خود ہی ویچار کریں کہ کہاں کبیر دیو اور کہاں شیو جی۔ سنت رام پال جی مہاراج نے سب گرنتھوں کا گہرا ابھیاس کیا ہے اور بھگتی شکتی سے اور اپنی سوچ ویچار سے سب سہی بتایا ہے۔ تبھی تو اپنی J-E کی نوکری چھوڑ کر بھگتی میدان میں آئے ہیں۔ آج سب سنتوں اور مہنتوں آچاریوں کو پچھاڑ کر رکھ دیا ہے۔ اخباروں میں بھی کھلم کھلا سب کو للکارا ہے کوئی نہیں بولتا آریہ سماج کے کچھ نادانوں نے جھگڑا کیا تھا جن کو منہ کی کھانی پڑی کیونکہ مہاراج رام پال جی ثبوتوں کے ساتھ بتایا کرتے ہیں، اور دوسرے جو ویرودھی ہیں صرف نرادھار دنت کتھاؤں (سُنی سُنائی باتوں) کے آدھار پر ہی مارگ درشن کر رہے ہیں۔ سچ کے سامنے جھوٹ نہیں ٹک سکتا۔

بڑے بھائی مہندر کی باتیں سُن کر من میں آتا تھا کہ لڑ پڑوں۔ لیکن بڑا بھائی ہونے کے ناطے نہیں بولتا تھا کوئی اور کہہ دیتا کہ کہاں راجہ بھوج (کبیر صاحب) اور کہاں گنگو تیلی (شیو جی) تو میں لازمی ہی لڑائی کر دیتا لیکن اب پتا چلا کہ سچ مچ کبیر جی پورن پرمیشور ہی ہیں۔ مرتا کیا نہیں کرتا؟ اُس دن میں نے اپنے بھائی مہندر سے کہا کہ میری جان بچالے۔ میرے بھائی مہندر نے کہا کہ کرونتھا آشرم میں چل تیری جان وہیں سے بچے گی۔ مجھے آپریشن تھیٹر میں لیجانے کے لئے ٹرالی میں لٹا دیا گیا تھا اور آپریشن والے کپڑے بھی پہنا دیئے گئے تھے، میں اُٹھ کر چل پڑا اور کپڑے اُتار کر اپنے کپڑے پہن کر اپنے بھائی کو کہا کہ میں نام لے لوں گا۔ ہم گاڑی کر کے میڈیکل سینٹر سے سیدھے بندھی چھوڑ ست گرو رام پال داس جی مہاراج کی شرن میں گئے اور نام اُپدیش لیا اُس وقت آشرم میں، میں نے بھوجن کیا۔ میں پھر میڈیکل میں گیا اور جانچ کروائی

ڈاکٹر پریشانی میں پڑ گئے اور میری کوئی تکلیف نہیں پائی میں صحت مند مفت میں ہوگیا۔ میرا سارا پریوار دیوی دیوتاؤں کی پوجا کیا کرتا تھا۔ لیکن، اُپدیش لینے کے بعد سب چھوڑ دی۔ پہلے سے زیادہ سُکھی اور صحت مند ہوگئے۔ بندھی چھوڑ پورن پرماتما سنت گرو رام پال داس جی مہاراج کا دن رات گُن گان کرتے ہیں۔

سنت گرو رام پال داس جی مہاراج کا خاص مقصد تو نام اُپدیش دیکر بھگتی کروا کے کال کے جال سے مُکت کروانا ہے۔ سماج سُدھار اور سنساری سُکھ تو اپنے آپ ہی ہوجاتے ہیں ست صاحب۔ (بھگت مہاویر)

"لُٹے پٹوں کو سہارا"

میں بھگت جے رام ولد شری گنیش رام گاؤں ڈرانا کا رہنے والا ہوں، مجھے اور میری پتنی کو لاعلاج بیماری تھی ڈاکٹروں نے TB بتائی تھی۔ ہم نے ڈاکٹروں سے کافی علاج کروایا اور دیوی دیوتاؤں کی بہت پوجا کی اور یوپی، ہریانہ راجستھان بالا جی وغیرہ میں بھی علاج کیلئے گئے کافی پیسہ لگ گیا۔ دس بارہ ورش تک ایسے ہی بھٹکتے رہے ہم نے کم سے کم دو لاکھ روپے لگا دیئے، لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ہم بہت تنگ ہوگئے تھے اور میں بہت غریب ہوگیا 50 روپے کماتا اور 100 روپے خرچ ہوجاتے تھے۔ کئی بار خودکشی کرنے کی سوچی۔ ھون بھی کروایا، ھون کرتے وقت پنڈت ڈر گیا اور پنڈت نے بتایا کہ اس میں بہت بڑا جن ہے۔ میں پھر سے ہون کروں گا اور پھر بتاؤں گا بھگت مہیندر ولد شری قہر سنگھ (جو میرے گاؤں کے ہیں) جنہوں نے سنت رام پال داس مہاراج سے نام اُپدیش لے رکھا تھا مجھے کئی بار کہتا تھا کہ جئے رام کہیں بھی گھوم لے اور ٹھگوں کے پاس لُٹ لے، سنت گرو رام پال داس جی مہاراج کے سوا دُکھ دور نہیں ہوسکتے۔ میں بھی بھٹک اور لُٹ کر ست گرو رام پال داس جی مہاراج جی کے آشیرواد سے اور ان کے دُوارہ دیئے ہوئے نام سے اُجڑ کر بسا ہوں۔ میں بھگت مہندر سے کہتا تھا کہ کرونتھا والا آشرم تو ابھی بنا ہے، میں تو بہت بڑے بڑے مندروں میں جا چکا ہوں آخر کار تنگ آنے کے بعد بھگت مہیندر سے ملا، ہم نے بھگت مہیندر کے ساتھ جا کر ست گرو رام پال داس جی مہاراج سے مفت نام اُپدیش لیا اور نام اُپدیش لینے کے بعد ہم بالکل صحتمند ہوگئے، ہمیں نام لیئے لگ بھگ 2 ورش ہوگئے ہیں، اب میرا پورا پریوار صحت مند ہے اب ہم رات دن پورن پرماتما بندھی چھوڑ ست گرو رام پال داس جی مہاراج کا گُن گان کرتے ہیں۔

ست گرو رام پال داس جی مہاراج کا خاص مقصد تو نام اُپدیش دیکر بھگتی کروا کے کال کے جال سے مُکت کروانا ہے۔ سماج سُدھار اور سنساری سُکھ تو اپنے آپ ہی ہوجاتے ہیں۔

(بھگت جئے رام)۔۔۔۔

سنت ہو تو ایسا !!!

میں شِشی پربھاء پردھان آچاریہ (پرنسپل) راجکیئے ورِشٹ مادھیمک ویدھیالیہ ڈنگانہ ضلع جِند میں کام کرتی ہوں۔ میں اپنے گھر کے لڑائی جھگڑے، ذہنی تناؤ کے کارن لگ بھگ پینتیس ورش سے پریشان تھی۔ پتی مارتا بھی تھا ساری تنخواہ بھی چھین لیتا تھا اور جتنا اُس سے پریشان کیا جاتا وہ کرتا تھا۔ بتیس ایکڑ زمین کا مالک ہوتے ہوئے بھی، ہمیں ہمیشہ کتوں کی طرح روٹی دیتا تھا۔ میں نے اُس کے اور اپنے سب ہی رشتہ داروں اور سماج میں رہنے والے پنچائتی لوگوں سے بھی مدد مانگی میرا کسی نے بھی ساتھ نہیں دیا۔ یہ سوچ کر کہ سنت بگڑے کاموں کو بھی سنوار دیا کرتے ہیں۔ میں نے آنند پور مدھیہ پردیش (بینا) والے کو گرو بنایا لیکن گھر میں وہی تکلیف تھی۔ لڑکیاں پرماتما کی دیا سے اپنے دم پر پڑھائیں اور اب شادی نہیں ہو پارہی تھی۔ باپ نے رشتہ ڈھونڈنا بند کر دیا، اب اسی اُلجھن کے کارن میں بالاجی گئی۔ راجستھان دھولی دھار، ہماچل پردیش گئی۔ پیر فقیر گرودوارے کا سہارا لیا۔ گھر میں جب اکیلی ہوتی تھی تب روتی تھی کہ دھرتی پر پرماتما ہے ہی نہیں۔ ظلم اور ناانصافی سہن کرتے کرتے میری حالت پاگلوں جیسی ہوگئی تھی۔

پھر ایک دن یہ دُکھی آتما اُس پرماتما کے دربار تک پہنچی جو دُکھ کو دور کرتا ہے۔ میرے پڑوس میں پاٹھ ہُوا، میری پڑوسن مجھے پرساد دینے کے لئے مجھے گھر پر بلانے آئی۔ جانے کے بعد بات چیت ہوئی۔ پاٹھ کے بارے میں بتایا کہ پاٹھ پرماتما کی سچی وانی ہے۔ جس سے دُکھ کٹتے ہیں۔ لیکن یہ پاٹھ صرف سنت گرو رام پال داس مہاراج کی آگیہ انوسار کرانے سے ہی لابھ ہوتا ہے۔ اور کسی سے پاٹھ کرانے سے کوئی لابھ نہیں ہوتا۔ جیسے راجا پریکشت کو کتھا سُنانے کے وقت کسی بھی رِشی نے پاٹھ کرنے کی ہمت نہیں کی۔ کیونکہ وہ اَن ادھیکاری تھے، اور ساتویں دن پرینام (نتیجہ) ملنا تھا۔ اس لئے سرگ سے رشی سُکھ دیو آئے، اُنہوں نے راجہ پریکشت کو نام دیکر (ششیہ بنا کر) سات دن تک کتھا کی تب راجا پریکشت کو کچھ راحت ملی۔ موجود وقت میں کوئی بھی سچے گیان اور سچی سادھنا سے واقف نہیں ہے۔ اس لئے کوئی بھی پاٹھ کر دیتا ہے جس سے سادھک کو کوئی لابھ نہیں ہوتا۔ وہ بہن جس سے میری چرچہ ہوئی سنت گرو رام پال داس جی مہاراج کے ویچار سُنایا کرتی تھی، ان پڑھ ہوتے ہوئے بھی شاستروں کا چھپا ہوا گیان سنت جی سے سُنا ہوا سُنایا کرتی تھی۔ میں پردھان آچاریہ (پرنسپل) ہوتے ہوئے بھی حیران تھی ایسا لگا کہ جیسے پرماتما میرا ہاتھ پکڑنے جا رہے ہیں۔ بہن نے بتایا کہ ہمارے گرو جی دُکھوں کو ختم کر دیتے ہیں۔ میں نے اُس کو عرض کیا کہ آپ مجھے اپنے گرودیو سنت گرو رام پال

داس جی مہاراج کے درشن کروا سکتی ہیں۔ مالک کی دیا سے اگلے دن میں نے ست گرو رام پال داس جی مہاراج کو سادھارن سی کُرسی پر بیٹھا پایا، میں نہیں جانتی تھی کہ سنت کیا ہوتے ہیں ان کی مہیما کیا ہوتی ہے۔ جو جتنا اونچا ہوتا ہے وہ اتنا ہی عام دِکھتا ہے۔ ہماری جگہ تو دھرتی سے بھی نیچے ہے۔ ہم پرماتما کی مہیما کو کیا سمجھیں۔ میرے گرو جی نے میری تکلیف سُنی اور کہا کہ آپ نام اُپدیش لے لو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اگلے دن مجھے اُپدیش دیا۔ ایک مہینے کے اندر اندر لڑکی کا رشتہ آیا پھر اُس کی شادی ہوگئی۔ مجھے ایسا لگا کہ کچھ انہونی سی ہو رہی ہے۔ وہی پتی جو رشتہ بھی نہیں کروا رہا تھا آج شادی کروا رہا ہے۔ پھر کچھ وقت بعد میری بڑی لڑکی کے پیٹ میں رسولی ہوگئی بچہ ابھی تھا نہیں پھر چِنتا بنی، میں نے اپنے لڑکے کو کہا کہ تم نے دیکھا ہے کہ جب ہم فلم دیکھتے ہیں تو اِدھر سے پرماتما کی پرارتھنا کی جاتی ہے اور اُدھر سے کسی انسان کا آپریشن چل رہا ہوتا ہے، اور وہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ وہ میری بات سے سہمت ہو گیا اور میں تاجپور (دلی) ست گرو کے ست سنگ میں سیوا میں چلی گئی وہاں سے میں لڑکی کے پاس اسپتال گئی۔ آپریشن ٹھیک ہو گیا جو خطرہ کینسر کا تھا وہ ٹل گیا۔ کچھ عرصے بعد لڑکی اُمید سے (Pregnant) ہوگئی۔ اتنے میں جمائی کے ساتھ ایک ٹریکٹر موٹر سائیکل کے ایکسیڈنٹ کی خبر ملی مجھے تو میرے پوجیہ گرو دیو جی کے سواء کچھ نہیں سُوجھتا، مالک کی جتنی تعریف کروں تھوڑی ہے۔ اس زبان سے جتنی میں اپنے گرو دیو کی مہیما لوگوں کو سناؤں کم ہے۔ ڈیڑھ مہینے کے اندر ٹھیک ہو کر جمائی گھر آ گیا۔ دنیا کیا سمجھے کہ میری پرارتھنا پرماتما سُنتا ہے۔

جس دن سے میں نے یہ اُپدیش لیا، میں نے اُن نقلی سنتوں کی فوٹو اپنے آنگن میں ڈال کر جلا دیں۔ اُس دن سے میری یہ زندگی کی گاڑی پٹڑی پر چلنے لگی، 23 ستمبر کو میں نے اپنی جاگتی آنکھوں سے چار پانچ بجے کو ایک بھیانک آکرتی دیکھی اتنا بھیانک منظر تھا کہ اگر نام نہ لے رکھا ہوتا، تو میرا دل پھٹ جاتا۔ لیکن مجھے اُس سمے تو ڈر نہیں لگا۔ لیکن یہ احساس ہو گیا تھا کہ یہ یم دُوت ہے۔ اگلے دن میں نے اپنے گرو جی ست گرو رام پال داس جی مہاراج کو بتایا جنہوں نے یہ ثابت کیا کہ میرے اُس دن کو سانس پورے ہو گئے تھے۔ اب میں اپنے پرماتما سرُوپ گرو جی کی دیا سے ہی جی رہی ہوں۔ ان ہی کی کرپا سے چھوٹی لڑکی کی شادی ایک انجینئر لڑکے سے پچھلے ورش ہوئی۔ دو تین بار میری نوکری جانے کا بھی خطرہ ہوا۔ لیکن پھر میرے پرماتما نے مجھے سنبھالا میری دوبار ترقی ہوئی۔ ست گرو رام پال داس جی مہاراج کہتے ہیں کہ راجا بھی پربھو کا ہی بچہ ہوتا ہے۔ اس میں بھی پربھو کی شکتی کام کرتی ہے۔ پرمیشور ہی اپنے سادھک کے لئے راجا میں پریرنا کر کے سب پھیر بدل کرا دیتا

ہے۔کرتا ہوا تو راجا ہی دکھائی دیتا ہے، لیکن کراتا پرماتما ہی ہے۔کوئی میرے ست گرو رام پال داس جی مہاراج کا سہارا تو لیکر دیکھو، لینے والوں کے اسی طرح سے کانٹے نکلیں گے۔ جیسے میرے نکلے ہیں پرماتما سچ مچ بے سہاروں کو سہارا دیتے ہیں۔آتما کی پکار سُنتے ہیں میرے ساتھ ان چند ورشوں میں جو ہُوا اُسے صرف پرماتما ہی کر سکتا ہے میرے ست گرو رام پال داس جی مہاراج کی تعریف کرنے کے لئے میرے پاس کوئی الفاظ نہیں ہیں یہ خود ہی کبیر صاحب کے اوتار ہیں جو پرماتما کا دیدار چاہتا ہے، وہ کرونتھا آنا نہ بھولے، مجھ چھوٹے سے جیو کو آپ نے کیسے اُبھارا! آپ کا میں شکر کن لفظوں میں بیان کروں اور آپ کی تعریف کروں۔ان ہی شبدوں کو پاٹھک اپنے دل میں اُتار لو اور لابھ اُٹھاؤ۔

"ناچیز بھکت متی ششی"

اپنے بھکت کو دھرم راج کے دربار سے چھُڑوانا:۔

میں بھکت اوم پرکاش ولد شری ماتا دین نجف گڑھ دہلی کا رہنے والا ہوں مجھے پرم سنت رام پال جی مہاراج سے نام لئے ڈیڑھ ورش ہو گیا ہے میری نجف گڑھ میں حلوائی کی دکان ہے 19 مئی 2005ء میں رات کو 9:30 بجے مجھے دکان پر پیٹ میں شدید درد ہوا درد کے کارن میری حالت بالکل خراب ہو گئی تھی میں گرو جی کا نام جپتے جپتے گھر پہنچا گھر میں گھُستے ہی سامنے گرو جی کی تصویر کے سامنے ڈنڈوت پرنام کیا میں ڈنڈوت پرنام کر کے کھڑا ہوا تو مجھے پیٹ کا درد محسوس نہیں ہوا پھر میں چارپائی پر لیٹ گیا چارپائی پر لیٹتے ہی میں بیہوش ہو گیا میرے چاروں طرف یم کے دُوت چکر لگانے لگے اور مجھے ڈرانے لگے۔میں ڈر کے مارے بیہوش ہو گیا تب یم کے دوتوں نے میرے اوپر سفید چادر ڈالی اور مجھے اُٹھا کر یمراج کے دربار میں لے گئے یمراج کے دربار میں دیکھا کہ وہاں پر لائن لگی ہوئی تھی جب میرا نمبر آیا تو یمراج نے کہا کہ اس کو تالاب میں پھینک دو میں نے تالاب کی طرف دیکھا تو مجھے تالاب میں مگرمچھ ہی مگرمچھ دِکھائی دیئے میں مگرمچھوں کو دیکھ کر ڈر گیا تب میں نے اپنے پرم پوجیہ گرودیو سنت رام پال جی مہاراج کو یاد کیا اُس وقت دھرم راج کے دُوت مجھے تالاب میں پھینکنے کیلئے تیار ہو گئے تھے۔میں نے گرو جی کو پکار کی کہ "اے گرو دیو بچاؤ" تب میں نے دیکھا کہ گرو جی کبیر صاحب کے رُوپ میں آئے اور مجھے تالاب میں گرنے سے پہلے ہی باہر نکال لیا یمراج نے کبیر صاحب کے چرنوں میں گر کر ڈنڈوت پرنام کیا۔پھر گرو جی اپنے رُوپ میں آ گئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ تو کس لیئے ڈر رہا ہے اب میں تیرے ساتھ ہوں، تب میرا ڈر دور ہو گیا۔دھرم راج نے گرو جی سے بحث کی کہ آپ اس کو بار بار کیوں بچاتے ہو یہ تو میرا بھوجن ہے آپ نے اس کو پہلے بھی دو بار مرتے مرتے بچایا ہے۔پہلی بار تو موٹر سائیکل اور جیپ کی

آمنے سامنے ٹکر ہونے پر بھی مجھے خراش تک نہیں آئی تھی اور دوسری بار موٹر سائیکل سلپ ہونے کے بعد میں چلتی ٹرک کے نیچے جا گرا۔گرودیو نے مجھے اس ٹرک کے نیچے سے بچایا۔

تب گرودیو نے دھرم راج کو کہا اس نے میری پچھلے جنم کی بھکتی کی ہوئی تھی اس لئے میں نے اِسے بچایا پھر دھرم راج نے کہا کہ اب کی بار آپ نے اس کو کیوں بچایا، جبکہ میں نے اس کا نام تُڑوا رکھا تھا پھر گرو جی نے کہا کہ اس کا نام آپ نے تُڑوایا تھا، اس نے اپنی مرضی سے نہیں توڑا۔اس لئے میں نے بچایا، یہ میری بھکتی کرتا ہے۔تب کال نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ اسے کب تک بچاتے ہو پھر گرو جی نے کہا کہ میں پل پل اس کے ساتھ ہوں تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔اب کی بار اس کو کسی پرکار کی تکلیف پہنچائی تو جیسے تو لوگوں کو ستاتا ہے اُس سے بُرا حال تیرا کرونگا۔

اس کے بعد ست گرودیو جی مجھے دھرم راج کے دربار سے نیچے لے کر آئے اور مجھ سے کہا کہ تو جلد سے جلد اپنے گھر والوں کو بتا دے کہ میں بالکل ٹھیک ہوں، اور مجھ کو گھر لے چلو۔دو ڈاکٹر تو منع کر چکے تھے کہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے میرے گھر والے مجھے (میڈیکل) ہسپتال میں لے کر جا رہے تھے میں نے گھر والوں سے کہا کہ مجھے جلد سے جلد گھر لے چلو میں بالکل ٹھیک ہوں جو میرے ساتھ تھے وہ ایک دم حیران ہو گئے کہ یہ تو مر گیا تھا اس کو ہوش کیسے آ گیا؟ یہ ایسے باتیں کیسے کر رہا ہے پھر میرے گھر والے راستے میں سے واپس گھر کی طرف آنے لگے تو مجھے ست گرودیو کمل کے پھول پر بیٹھے ہوئے دِکھائی دِیئے۔کبھی تو گرو جی رُوپ میں اور کبھی کبیر صاحب جی کے رُوپ میں دِکھائی دے رہے تھے اور میری طرف ہاتھ ہلاتے ہوئے جاتے دِکھائی دیئے۔میں پھر زور زور سے رونے لگا کہ میرے گرو جی جا رہے ہیں میرے گرو جی جا رہے ہیں ہمارے گھر والے پھر گھبرا گئے کہ یہ ایسے کیسے کر رہا ہے۔پھر میڈیکل کی طرف جانے لگے تب گرو جی نے آواز لگائی کہ بھکت تو یہ کیا کر رہا ہے میں نے تجھ کو کہا ہے گھر چلا جا جلدی سے جلدی۔پھر میں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں بالکل ٹھیک ہوں مجھے میرے گرو جی دکھائی دیئے تھے، تب ہمارے گھر والے مجھے گھر لے کر گئے اور ایک دم حیرت میں پڑ گئے کہ یہ تو مر گیا تھا زندہ کیسے ہو گیا۔میں نے اپنے گھر والوں کو اپنے ساتھ بیتی ساری کہانی بتائی کہ میرے ساتھ ایسے ایسے ہوا تھا اور میرے گرودیو جی مجھے گھر چھوڑ کر چلے گئے۔

بھکت اوم پرکاش داس RZ-15 B,Block,
گلی نمبر 2 مقصود آباد کالونی نجف گڑھ نئی دہلی
موبائل نمبر-0091-09812166044

"پورن پرماتما بھکت کو خطرناک روگ سے چُھڑوا کر عمر بڑھا دیتا ھے "

بھکت ڈاکٹر اوم پرکاش ہُڈا (C.M.O) کا پرمان

پرمان رُگوید منڈل 10 سکت 161 منتر 2-1 اور 5 جس میں پرمیشور کہتا ہے کہ اگر کسی کو ظاہری یا چھپی ہوئی .T.B (تپ دِق) روگ ہو اُسے بھی ٹھیک کرتا ہوں اور اگر کسی بیمار انسان کی سوانسیں کمزور ہو چکی ہوں جس کی عمر بقایا نہ رہی ہو تو بھی اُس کے سوانسوں کی رکشا کروں گا اور اُس کی عمر سوورش کر دونگا اور سب سُکھ دے دونگا۔ منتر پانچ میں کہا ہے کہ نیا جنم حاصل کرنے والے انسان تو پورن بھاؤ سے میری شرن میں آجا اگر پاپ کرم ڈنڈ کے کارن تیری آنکھوں کی روشنی بھی چلی جائے تو بھی میں تیری دوبارہ تا حیات آنکھیں روشن کر دونگا تجھے روگ مُکت کر کے سب انگ دے دونگا۔ اور تم سے آکر ملوں گا۔

جم جورا جاسے ڈریں، مٹیں کرم کے لیکھ
ادلی ادل کبیر ہیں، کُل کے ستگرو ایک

اوپر لکھے ہوئے شلوک میری زندگی میں مکمل طور سے سچ ثابت ہوئے۔

میں بھکت ڈاکٹر اوم پرکاش ہُڈا C.M.O- M.B.B.S,M.S آنکھوں کا اسپیشلسٹ 18 اے سرکیولر روڈ روھتک میں رہتا ہوں۔ میرا موبائل نمبر +91-9813045050 ہے۔ میرا جنم 12 اپریل 1953 کو گاؤں کلوئی ضلع روھتک میں ہوا تھا۔ میری پانچویں سے بارھویں کلاس تک کی پڑھائی D.A.V اسکول اور DAV کالج امرتسر میں ہوئی میرے بڑے بھائی D.A.V اسکول میں لائبریرین کے عہدے پر فائز تھے۔ وہاں کے جانکار لوگ انہیں ماسٹر جی اور مجھے پیار سے چھوٹے ماسٹر جی کہتے تھے۔ جب میں چھٹی کلاس میں پڑھتا تھا تو مجھے ایک مہاتما نے جو کہ دُرگا مندر میں سیوک تھا۔ اُس نے میری ہاتھ کی ریکھا دیکھ کر بتایا کہ چھوٹے ماسٹر جی آپ ڈاکٹر بنو گے اور تمہاری عمر صرف 50 سال ہے۔ یہ کہتے ہوئے اُس یوگی کو یہ ڈر ہوا کہ بچے کو یہ سچائی بتا کر غلط کر دیا۔ لیکن میں نے مہاتما کی باتوں کو ایک بچے کی طرح سُنی اَن سُنی کر دی۔ میں بڑا ہو کر ڈاکٹر بنا اور میں نے MBBS اور MS اور (آنکھوں کا اسپیشلسٹ) PGI MS بھی روہتک سے کی ہے۔

ٹھیک 50واں ورش جب پورا ہونا تھا یعنی 10/11-04-2003 کی رات 12:00 بجے کے قریب اُس دن میں پریوار کے ساتھ روھتک میں ہی تھا۔ مجھے دونوں ہاتھوں میں درد اور سینے میں بھاری پن شروع ہوا۔ اور ہم اپچار کے لئے PGI MS چلے گئے اُس سے پہلے مجھے نہ ہی بلڈ پریشر رہتا تھا اور نہ ہی مجھے شوگر کی بیماری تھی۔ میں نے نام لینے سے پہلے

25 سال لگاتار سگریٹ نوشی ضرور کی تھی وہاں ڈیوٹی پر تعینات ڈاکٹر کو میں نے اپنا تعارف بھی دیا کہ HCMSI (Group-A) شرینی میں ایک SMO کے عہدے پر تعینات ہوں۔ (اُس وقت SMO اب CMO ہے)۔

تعارف دینے کے بعد ڈاکٹر نے جلد ہی اچھی طرح سے چیک اپ کیا۔ اور میرا علاج شروع کر دیا۔ Intensive care unit میں شفٹ کرنے تک مجھے سب ہی یادداشت تھی۔ لیکن I.C.U میں داخل کرنے کے کچھ وقت بعد مجھے کچھ معلوم نہیں کہ آگے کیا ہوا؟ لگ بھگ ڈیڑھ دو گھنٹے کے بعد مجھے ایسا محسوس ہوا کہ مجھے کال کے دُوت چاروں طرف سے گھیر کر کھڑے ہیں۔ اور مجھے کہہ رہے ہیں کہ چلو تمہارا وقت پورا ہو چکا ہے۔ ہم تم کو لینے آئے ہیں۔ میں اُن کو کچھ بھی نہیں کہہ پایا تب ہی کبیر پرمیشور میرے ست گرو تتو درشی سنت رام پال داس جی مہاراج کے رُوپ میں میرے بیڈ کے پاس نازل ہوئے۔ تو وہ کال کے دُوت جن کا چہرہ ڈراونا تھا اور شریر ڈھیل ڈھول تھا۔ مہاراج جی کو دیکھتے ہی غائب ہو گئے۔

میرے ست گرو نے مجھے آشیرواد دیا اور کہا کہ کبیر پرمیشور نے آپ کی عمر اپنے کوٹے (شکتی) سے بڑھا دی ہے۔ تاکہ آپ اپنی بھکتی کر سکیں اور ست لوک جا سکیں میں نے رو کر کہا کہ مالک آپ ہی سوئم پرمیشور ہو۔ آپ نے اس چولے میں اپنے آپ کو چھُپا رکھا ہے۔ پرمیشور بھکتی بھی آپ ہی کروانے والے ہو۔ میں بھکتی کرنے والا کون ہوتا ہوں۔ اتنا کہہ کہ کر میری آنکھیں کُھل گئیں اور میری آنکھوں میں آنسوؤں کے سوا کچھ نہیں تھا۔ تین دِن بعد جب مجھے ICU سے وارڈ میں لایا جا رہا تھا تو میں اُٹھ کر پیدل چلنے لگا، تو ایک ڈاکٹر نے بھاگ کر مجھے پکڑ لیا اور کہا کہ آپ کیا کر رہے ہو۔ آپ نے پیدل بالکل نہیں چلنا ہے، آپ کو دل کا دورہ پڑا ہے۔

اسپیشل وارڈ میں داخل کرنے کے بعد ڈاکٹر نے مجھے بتایا کہ ہم حیران ہیں کہ 10/11 تاریخ کی رات کو آپ کی ECG اور BP رپورٹ بہت زیادہ خراب بتا رہی تھی کہ آپ بچنے والے نہیں ہو۔ لیکن صبح آپ کی ECG رپورٹ پھر بہتر ہو گئی۔

میں نے 25-12-1999 کو تتو درشی سنت رام پال داس جی مہاراج سے نام اُپدیش لیا تھا۔ اس سے پہلے میں برہما کماری جنئی رادھا سوامی کا شِشیہ تھا۔ اور DAV اسکول کالج کا شاگرد ہونے کی وجہ سے آریہ سماج کی انمٹ چھاپ مجھ پر تھی۔ گائتری منتر کا جاپ کئی لاکھ بار کیا ہوگا۔ گھر میں لگ بھگ سینکڑوں تصویریں سبھی دیوی دیوتاؤں کی تھیں۔ نام دان کے بعد سب ہی دیوی دیوتاؤں کی تصویریں پانی میں بہا دیں اور سب پرکار کی غلط پوجائیں کرنا چھوڑ دیں۔ سنت رام پال داس جی مہاراج کے آدیش انوسار پورن پرماتما کبیر پرمیشور کی بھکتی شروع کر دی۔ کیونکہ ست گرو نے کہا ہے کہ:۔

ایکے سادھے سب سدھیں، سب سادھے سب جائے، مالی سینچے مول کو، پھلے پھُولے اگھائے

ایک کبیر پرمیشور کی بھگتی میں لگے رہنے سے وہ بھی صرف تتو درشی سنت سے نام لینے کے بعد لابھ یہ ہوا کہ سنت رام پال جی مہاراج نے اپنی شکتی سے میری عمر بڑھادی۔ یہ باتیں میں نے اور میرے پریوار کے لوگوں نے P.G.I.M.S میں کام کرنے والے ڈاکٹر اور دوسرے اسٹاف کے لوگوں کو بتائیں۔ لیکن ان کی سمجھ میں ایک بھی نہ آئی۔ کیونکہ یہ باتیں سمجھ میں اُسی کو آئیں گی جن کا چینل پرمیشور آن کرے گا۔ ورنہ ممکن نہیں ہے کوئی اس گیان کو سمجھ سکے۔

میں نے 25-12-1999 کو تتو درشی سنت رام پال داس جی مہاراج سے نام لیا تو مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہی پورن پرماتما کبیر صاحب کے اوتار آئے ہوئے ہیں۔ لیکن جب میرے ساتھ جو حادثہ ہوا تو مجھے اعتبار ہو گیا کہ:۔

مانسا گھٹے نہ تل بڑھے، ودھنا لکھے جو لیکھ، سانچا ست گرو میٹ کر، اُوپر مارے میکھ

کبیر پرمیشور سنت رام پال داس جی مہاراج کے رُوپ میں آئے ہوئے ہیں، جو سچے ست گرو ہیں جو نصیب میں لکھے ہوئے پاپ کرم روپی لیکھ کو مٹا کر اپنی شکتی سے نئے لیکھ لکھ دیتے ہیں۔

بھکت متی سُشیلا کی آنکھ ٹھیک کرنا

اسی طرح میری پتنی سُشیلا ہُڈا کو 06-12-2004 کو دائیں آنکھ سے دو دو چیزیں نظر آنے لگی تھیں .P.G.I.M.S روہتک میں سبھی ٹیسٹ MRI اور Angio MRI Graphy وغیرہ کروانے اور سب ہی اچھے ڈاکٹروں کو دکھایا اور علاج بھی کیا۔ پرائیوٹ ڈاکٹر ایشور سنگھ وغیرہ کو بھی دکھایا لیکن کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا۔ یہ سب ہم نے ست گرو کی آگیہ لینے کے بعد کیا تھا، لیکن جب دوائیوں سے کوئی فائدہ نہیں ہوا تو ہم نے ست گرو سے پرارتھنا کی کہ پرمیشور آپ عمر بھی بڑھا سکتے ہو، تو آپ کے لئے یہ کیا مشکل ہے۔ کرپیا آپ اپنے بچوں پر یہ بھی کرپیا کر دیں۔ ست گرو دیو نے کرپیا کی اور سر پر ہاتھ رکھتے ہی دائیں آنکھ بالکل سیدھی ہو گئی اور دو دو چیزیں نظر آنا بند ہو گئیں۔ جیسے پہلے تھی بالکل جیوں کی تیوں ہو گئی تھی، اب ان کو پورن پرماتما پاپ کرموں کو جلا کر ختم کرنے والے بھگوان نہ کہیں تو کیا کہیں؟ کرپیا پاٹھک سوئم وِیچار کر فیصلہ لیں اور بہت جلد آپ بھی اپنی مان بڑھائی اور شاستر ودھی رھیت غلط سادھنا چھوڑ کر ست لوک آشرم بروالا میں آ کر پرم پوجیہ ست گرو رام پال داس جی مہاراج سے نام اُپدیش لیکر اپنا اور اپنے پریوار کا کلیان کروائیں۔ ست صاحب

فقط بھکت ڈاکٹر اوم پرکاش ہُڈا۔

"تین تاپ کو پورن پرماتما ھی ختم کر سکتا ھے"

بھکت رام کمار ڈھاکا، (سابق ہیڈ ماسٹر .M.A&B.Ed) کا پرمان:۔

میں رام کمار داس ڈھاکا ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر دہلی .MA&B.Ed گاؤں سنڈھانا، آزاد نگر ضلع روھتک میں رہتا ہوں (موبائل نمبر 9813844747-91+)۔ سن 1996 سے میری پتنی اور دونوں لڑکوں کو ایک بہت خطرناک بیماری تھی اُس بیماری سے اتنے تنگ ہو گئے تھے کہ دونوں لڑکے کہنے لگے کہ نوکری نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس بیماری سے گلا بند ہو جاتا تھا اور سانس آنا بند ہو جاتی تھی۔ فوراً ڈاکٹر لے کر آتے جو نشے کا ٹیکہ دیتے، لیکن رات کو ڈیوٹی پر ہوتے، تب کہاں لے جائیں بہت ہی پریشان ہو جاتے تھے، افسران بھی مجھے بلا لیتے تھے اور میں ان کو بتاتا تو کہتے کہ علاج کرواؤ، جب گھر پر ہوتے تو گھر پر ڈاکٹر کو رات میں دو دو بار بھی آنا پڑتا تھا۔ کیوں کہ کبھی کسی گھر کے فرد کو تو کبھی کسی کو اور اگر کسی کو شک ہو تو۔ ڈبل پھاٹک پر ڈاکٹر سچ دیوا کا دواخانہ ہے۔ اُن سے پوچھ لو کہ ماسٹر جی کے گھر کی کیا حالت تھی۔

جس نے بھی جہاں پر بتایا میں وہیں پر گیا۔ اُتر پردیش میں کرانا شاملی کے پاس کھیکھڑا راجستھان میں بالا جی کئی بار گئے۔ اور کھاٹو شام جی اور بھی کئی جگہ جنتر منتر کرنے والوں کے پاس ہریانہ میں میں نے تو کوئی جگہ نہیں چھوڑی۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کریلا کے پاس کھیڑا گنجی بھوتاں والا، گووانا کے پاس نگر، سمچانا سکندر پور، کھڑوالی وغیرہ انیک جگہ گیا۔ اور لگ بھگ تین لاکھ رُوپے خرچہ ہو گیا۔ کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

میں تھک گیا اور میرا پریوار برباد ہونے لگا۔ میری پتنی نے مجھ سے کہا کہ میری زندگی ختم ہونے والی ہے اور بھکت سبھاش ولد مہیندر پولیس والا جس سنت رام پال جی کی مہیما سُناتا ہے مجھے اُسی سنت سے نام دلا دو۔ پہلے میں کسی پر اعتبار نہیں کرتا تھا اور گرو بنانا تو بہت ہی غلط سمجھتا تھا۔ کہا کرتا تھا کہ تیرا گرو تو میں ہی ہوں۔ میں MA B.Ed میرے سے زیادہ کون گرو ہوگا۔ لیکن حالات نے مجھے بے بس کر دیا اور میں نے یہ بھی مان لیا اور اپنی پتنی کو اجازت دے دی کہ آپ نام لے لو۔ آپ کی زندگی باقی نہیں ہے۔ کیونکہ اس وقت میری پتنی کا وزن 50 کلوگرام رہ گیا تھا۔ پہلے 80 کلوگرام وزن تھا اٹھنے بیٹھنے سے بھی رہ گئی تھی۔ میں نے کہا کہ مر تو چکی ہے۔ اب نام لیکر اپنے من کی یہ بھی خواہش پوری کر کے دیکھ لے۔ اب میں تجھ کو نہیں روکوں گا۔ کیونکہ سنت رام پال داس جی سے نام لینے کیلئے کہنے کو دوسرے تیسرے مہینے سبھاش ہمارا بھتیجا آتا تھا اور کہتا تھا تائی نام لے لو نہیں تو مر جاؤ گی۔ میں کہتا تھا کہ کوئی ڈاکٹر چھوڑا نہیں ہم نے بالا جی اور سب تانتریکوں کے پاس سر مار لیا تو آپ کا سنت کیا کر لے گا؟

لیکن تنگ آ کر کہیں بات نہ بنی تب نام لینے بھیج دیا، کیوں کہ میں بھی اپنے پریوار کا آشرم میں جانے کے سخت مخالف تھا میری پتنی نے 16 جنوری 2003 کو نام لیا اور " گہری نظر گیتا میں "نام کی کتاب ساتھ لیکر آئی۔ ایک مہینے میں جیسے دیپک میں تیل ڈال دیا اسی طرح روشنی ہوگئی ہر مہینے 3 کلو وزن بڑھنے لگا۔

تب بڑے لڑکے کو بھی بغیر نام لیے ہی اپنی ماں کے نام لینے سے اچھی نیند آنے لگی۔ تب ہی اس نے اپنی پتنی کو نام دلوایا پھر میں نے ''گہری نظر گیتا میں'' پُستک پڑھی، تب میں بھی گہرائی میں گیا تو پایا کہ ایسا گیان کبھی نہیں پڑھا اور سنا تھا پھر میں نے بھی اپریل 2003 میں نام لیا۔ آج میرے گھر میں بڑے سے بچوں تک سب نے نام لے لیا ہے۔ جب یہ بیماری ہوتی تھی تب سارا گھر کانپ اُٹھتا تھا۔ لڑائی جھگڑا نوکری میں رکاوٹ، ڈاکٹروں کا آنا جانا، یا میڈیکل میں ایمرجنسی میں لیکر پہنچتے تھے۔ آج ہمارا گھر سرگ کے سمان ہے اور ست لوک جانے کی تمنا ہے۔

ایک ماہ قبل سپنے میں پرمیشور کبیر صاحب جی گُڑگاؤں سیکٹر 57 میں پلاٹ بک کروانے کا کہہ گئے، جب میں نے پلاٹ بک کروایا تو وہی پلاٹ نمبر ملا جو سپنے میں کبیر پرمیشور نے بتایا تھا۔ صبح اخبار میں پڑھا تو وہی پلاٹ نمبر الاٹ تھا۔

ہمارے یہاں ایسی بیماری تھی کہ کوئی اتنا دُکھی نہیں ہوگا جتنے ہم تھے اب سنت رام پال داس جی مہاراج سے اُپدیش پراپت کرنے کے بعد بہت تھوڑے دنوں میں ہم بہت سُکھی ہو گئے ہیں۔

میرے گھر میں جن پرگھٹ ہوا، اس نے کہا میں آپ کے آشرم میں جاتا ہوں اور سب کچھ دیکھ کر آتا ہوں، لیکن میں شِیشُوں میں نہیں جاتا۔ جہاں سنت جی بیٹھ کر ست سنگ کرتے ہیں۔ کیونکہ مجھے سب باتوں کا پتا ہے۔ اگر وہاں جاؤں گا تو وہاں میری پٹائی ہوگی، اس لئے میں واپس باہر آجاتا ہوں اور تم کہیں تانتریکوں کے پاس تو کیا چاہے بالا جی کے پاس چلے جاؤ، میں اندر آیا ہی نہیں کرتا باہر رہ جاتا ہوں، مجھ کو کوئی باندھنے والا نہیں ہے۔ میرے ساتھی ڈرپوک تھے وہ بھاگ گئے ہیں۔ میں نہیں جاؤں گا مجھ کو پڑھ کر چھوڑ رکھا ہے میں نے تیرے اور تیری لڑکی کے گھر کی اینٹ سے اینٹ بجانی ہے۔ مجھے اس پرکار پڑھ کر چھوڑ رکھا ہے کہ ایک کے بعد ایک سب ہی کو ختم کر دونگا چاہے کہیں بھی بھاگ لو۔

کچھ دن کے بعد وہی پریت گھر میں پھر پرگھٹ ہوا۔ اور زور زور سے بولنے لگا کہ کہاں ہے تیرا گرو رام پال۔؟ کہاں ہے تیرا مالک کبیر پرمیشور؟ جب بھی وہ پرگھٹ ہوتا تھا انسان کی طرح بات چیت کرتا تھا۔ تب ہی میری پتنی ہمارے گھر پر بنے پوجا استھل پر چلی گئی اور ڈنڈوت پرنام کیا اُس دن سے ہی جن کی پٹائی شروع ہوگئی اور کہنے لگا کہ پٹائی کیا کرتے ہو۔ ان

دیواروں کو اب گِرا دونگا۔ اس کی اچھی پٹائی ہوئی اور وہ کہنے لگا کہ ہائے یہ تو دیوار نہیں لوہے کا جال ہے۔ یہ مالک رام پال جی کہاں سے آ گئے۔ یہ تو بروالا ست سنگ کرنے گئے ہوئے تھے۔ (اُس دن سنت رام پال داس جی مہاراج بروالا ضلع حسار میں ست سنگ کرنے گئے ہوئے تھے) میں تو اس لئے آیا تھا کہ مالک یہاں پر ہے ہی نہیں۔

جِن نے کہا کہ میں آیا تھا تمہاری اینٹ سے اینٹ بجانے لیکن میری اینٹ سے اینٹ بج گئی مجھ کو نرک میں ڈال دیں گے مجھے چھڑوالو میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔ کرونتھا آشرم میں سنت رام پال جی بیٹھے ہیں ان کو عام آدمی مت سمجھنا پورن پرماتما آئے ہوئے ہیں۔ ان کو مت چھوڑ دینا۔ نہیں تو خطا کھا جاؤ گے۔ ایسے ہی کھیڑا انچنی والا پنڈت بھی علاج کرتا تھا۔

جب میں کھیڑا انچنی میں گیا تو اُس پنڈت نے بتایا کہ آپ کا پریوار ایک ایک کر کے ختم ہو جائے گا۔ میں نے نہیں مانی لیکن شاہپور میں ہی بھائی کی لڑکیوں کی شادی کر رکھی ہے۔ اور وہ پنڈت بھی شاہپور کا ہی ہے۔ پھر پنڈت جی نے ہمارے چوہدری کو بتایا کہ روھتک والے چوہدری رام کمار کے یہاں بہت خطرناک بیماری ہے اور سارا خاندان ختم ہو جائے گا۔ اُن کو بلا کر لاؤ۔ تب ہمارے چوہدری صاحب نے ڈاکیے کو میرے پاس بھیجا ہمارے ڈاکیہ جلے سنگھ نے بتایا اور وہ ساتھ لیکر گیا۔ بلانا تو آسان تھا لیکن پھر علاج بہت مشکل ہو گیا تھا۔ اس کے قابو میں نہیں آیا۔ منگل اور شنیوار کی رات کے سمے پانچ پانچ چوکیاں آتی تھیں، اُنہیں اُتارتا اور ساتھ میں تالاب میں ڈال دیتا۔ یہ کام چار سال تک چلتا رہا۔ لیکن بعد میں ہاتھ کھڑے کر دیئے۔

میں بھوتاں والا ایک سیانے کے پاس پہنچا، اس نے کہا کہ تیری بیماری میں کاٹ دونگا۔ آپ کی بیماری کا مجھے پتا ہے۔ وہ ہمیں کئی بار بالا جی بھی لے گیا نہ اُس سیانے کے قابو میں آیا نہ اُس کے مندر میں کیونکہ منگل اور شنیوار کو چوکیوں کے آنے نے اس کو اتنا تنگ کر دیا کہ وہ بھی ہاتھ کھڑے کر گیا۔ کیونکہ چوکیاں جب آتی تھیں تو میرے پاس بھی سندیش آجاتا تھا۔ کہ رات 9 سے 2 بجے تک آگ جلا کر پانی کا لوٹا اور لاٹھی لیکر جاگتے رہنا ہے۔ یہ کام سن 1996 سے 2002 تک چلتا رہا۔ بھوتاں والے کے پاس جب چوکی آئی تو اُس میں ایک پرچی ملی تھی۔ بھوتاں والے سیانے کو کہا تھا کہ بیچ سے ہٹ جا تیرے کو پچاس ہزار رُوپے دے دینگے ورنہ تیری بھی خیر نہیں ہے۔ اس نے ڈر کے کارن مجھے انکار کر دیا میں دن میں دہلی نوکری کرنے جاتا اور رات کو پہرا دیتا کبھی رات کو ڈاکٹر کو بُلا کر لاتا۔ میری بہت ہی حالت خراب تھی۔ میں اوپر کے کام سے اور سارا پریوار بیماری سے بہت تنگ تھا۔ کسی کو کہتے تو وہ مذاق کرتے تھے کسی نے بھی ساتھ نہیں دیا۔ بہت پیسے لگے، لگ بھگ تین لاکھ خرچہ ہو گیا تھا۔

میری پتنی کو تھائیرائیڈ ہوگئے تھے۔ جنوری 2003 میں ڈاکٹراو، پی گپتا نے تھائیرائیڈ کے لئے تیمار پور دلی اسپتال میں داخل کروانے کیلیئے ریفر کردیا۔لیکن وہاں نہ جا کر میں میڈیکل سینٹر میں ڈاکٹر چگ اس کا اسپیشلسٹ تھا، ان سے علاج کروایا اُس نے کہا کہ ساری عمر دوائی کھانی پڑے گی۔لیکن اب 2003 میں نام لینے کے بعد دوائی کھانا بالکل ختم کردیا ہے۔ میں نے ڈاکٹر چگ کو بھی چیک کروایا تو وہ حیران ہوگئے یہ کیسے ہوا۔ساری بات بتائی اب میرے لڑکے اور میری پتنی کی سب ہی بیماریاں بندھی چھوڑ نے ٹھیک کردیں تھیں۔ بڑے لڑکے کا نام سریندر کمار ، اور چھوٹے لڑکے کا نام منوج کمار ہے۔ دونوں ہریانہ پولیس میں نوکری کرتے ہیں جب وہ دونوں ہی جن سے پریشان تھے تب کال نے بھی ان پر کئی بار حملہ کیا تھا۔لیکن نام اُپدیش لے رکھا تھا اس لئے ان کو پرماتما کبیر صاحب جی نے بچالیا۔

تو درشی سنت جگت گرو رام پال داس جی مہاراج ہمارے لئے ہی اُترے ہوئے ہیں، کیونکہ جس پریوار میں دولڑکے نوکری پر ہوں اور دونوں میں ہی جن کا سایہ ہو تو اُس گھر میں کیا بیتتی ہوگی۔جس عورت کے دونوں لڑکوں کے ساتھ ایسا کھلواڑ ہوا اور خود میں بھی جن ہو تو کیا زندگی ہے۔جو لوگ کرونتھا آشرم کے بارے میں گیان آرجت نہیں کرتے وہ لوگ اندھیرے میں ہیں۔ کیونکہ پرماتما نے پڑھنے کیلیئے دماغ دیا ہے۔ پڑھیے اور سوچیں کہ سچائی کیا ہے۔

ہمارا پریوار برباد ہوگیا تھا ، میرے بچے اور میری پتنی جب ٹھیک ہوگئیں تب ہی میں نے اپنے آپ کو ست گرو رام پال کے چرنوں میں پیش کردیا۔ میرا کچھ نہیں ہے۔ یہ تن، من ،دھن سب ہی گرو جی کے قدموں میں پیش کرتا ہوں۔ میری لڑکی اور داماد نے بھی نام لے لیا آج میری بیٹی کا گھر بھی سرگ ہوگیا ہے۔ میرا داماد شراب پیتا تھا اُس نے شراب بھی چھوڑ دی، میری لڑکی کی پرموشن پلاٹ مکان وغیرہ چند دنوں میں ہی مل گیا۔اور اب سب کی موج ہو رہی ہے۔

سن 2003 میں بندھی چھوڑ گرو رام پال داس جی مہاراج نے ہمارے پاپ کرموں روپی سوکھی گھاس کے ڈھیر کو، ست نام روپی اگنی سے جلا کر ختم کردیا ہے۔ نہ کوئی گنڈہ نہ کوئی ڈوری ، نہ راکھ نہ تعویز وغیرہ کچھ نہیں۔ بس صرف بندھی چھوڑ کے منتر (نام اُپدیش) سے سب روگ ختم ہوگئے۔ منتر تو موکش پراپتی کیلیئے سب ہی بندھنوں سے چھٹکارا پا کر ست لوک لے جانے کا ہے۔ یہ سب ہی بیماریاں تو مفت میں کبیر دیو کی کرپا سے ہی ختم ہو جاتی ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو بھکتی سے وِشواس اُٹھ جاتا ہے۔ اب ہم بہت سُکھی ہیں۔ اب چاہے کچھ بھی کوئی کرے ہمارے گھر پر کچھ نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ ہم بندھی چھوڑ کبیر صاحب کے ہنس ہیں، میں بھی نہیں مانتا تھا ان باتوں کو جھوٹا سمجھتا تھا لیکن جب میں ایک ایک کر کے سب کو ڈاکٹروں کے

پاس لے جاتا تھا۔ اور بیماری میں پیسے بھی ختم ہوگئے اور تنگی بھی ہوئی تب آنکھیں کھلیں ، اصل میں کال کے جال میں پھنسا رکھا تھا۔ اس لئے اپنے اس بھرم کو بھلا دینا کہ بھوت پریت کچھ نہیں ہے، میں کہتا ہوں کہ بکواس نہیں یہ باتیں سچی ہیں۔ کیونکہ تکبر میں میں نے اپنے گھر کو برباد کردیا تھا۔ اس لئے میں سب ہی بھکتوں سے عرض کرتا ہوں کہ آپ بھی اپنے سب ہی دُکھوں سے چھٹکارا پانے اور سچی بھکتی کرنے کیلیئے ست لوک آشرم بروالا میں پرم پوجیہ رام پال داس جی مہاراج سے مفت اُپدیش پراپت کر کے اپنی زندگی کو سپھل بنائیں۔

فقط دعا گو ہیڈ ماسٹر رام کمار (MA,B.Ed)

اوپر لکھی کچھ بھکت آتماؤں کی کتھائیں آپ نے پڑھیں ایسے ایسے بھکت ہزاروں لاکھوں ہیں جو اپنی آتم کتھا پستکوں میں لکھانا چاہتے ہیں لیکن یہاں پر جگہ نہ ہونے کے کارن ہم کچھ ایک بھکتوں کی آتم کتھا دے پائے ہیں اگر سب ہی بھکتوں کی آتم کتھا ہم لکھنے بیٹھ جائیں تو شاید سینکڑوں کتابیں چھپ جائیں۔ اس لئے سمجھدار انسان کو اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔

بھکتی میں بھید: بھکتی بھکتی میں بہت بھید ہوتا ہے، آپ چاھے کسی دیوی یا دیوتاؤں کی بھکتی کریں اس کا پھل لازمی ملے گا جو کہ ناشوان ہوگا۔ لیکن مُکتی نہیں ہو پائے گی۔ اور پاپ کرم بھی ختم نہیں ہو پائیں گے۔ جن کو بھوگنے کیلیئے بار بار جنم لیتے رہنا پڑے گا۔ مُکتی تو صرف پورن سنت کے پاس جا کر اُن سے نام اُپدیش لیکر پورن پرماتما کی بھکتی کرنے سے ہی ہو پائے گی، وگرنہ نہیں۔

یہ سنسار سمجھدا ناہیں ، کہندا شام دوپہرے نوں
غریب داس یہ وقت جات ہے، روؤگے اس پہرے نوں

*****

کبیر صاحب کی کال سے بات چیت !!!

جب پرمیشور نے سب برہمانڈوں کی رچنا کی اور اپنے لوک میں آرام کرنے لگے اس کے بعد ہم سب ہی کال کے برہمانڈ میں رہ کر اپنا کیا ہوا کرم ڈنڈ، بھوگنے لگے اور بہت دُکھی رہنے لگے۔ سُکھ اور شانتی کی کھوج میں بھٹکنے لگے اور ہمیں اپنے نج گھر ست لوک کی یاد ستانے لگی۔ اور وہاں جانے کیلیئے بھکتی شروع کی۔ کسی نے چاروں ویدوں کو زبانی یاد کیا تو کوئی مشکل تپ کرنے لگا۔ اور کوئی ہوَن، یگیہ، دھیان سمادھی وغیرہ کرنے لگے۔ لیکن اپنے نج گھر ست لوک نہیں جا سکے کیوں کہ ان سب کرموں کو کرنے سے اگلے جنم میں اچھی زندگی کو حاصل ہو کر (جیسے راجا، مہاراجا، بڑا بیوپاری، دیو اور مہادیو، سرگ اور مہاسرگ وغیرہ) پھر لکھ چوراسی بھوگنے لگے۔ بہت پریشان رہنے لگے، اور پرم پِتا پرمیشور سے پرارتھنا کرنے لگے کہ اے دیالو ہمیں نج گھر کا راستہ دِکھاؤ ہم من سے

آپ کی بھکتی کرتے ہیں، آپ ہمیں درشن کیوں نہیں دے رہے ہو؟

یہ قصہ کبیر صاحب نے دھرم داس جی کو بتاتے ہوئے کہا کہ دھرم داس ان جیوؤں کی پکار سُن کر میں اپنے ست لوک سے جوگجیت کا رُوپ بنا کر کال لوک میں آیا تب 21 ویں برہمانڈ میں جہاں کال کا نج گھر ہے۔ وہاں پر تپت شیلا پر جیووں کو بھون کر شوکشم شریر سے گند نکالا جا رہا تھا۔ میرے پہنچنے کے بعد اُن جیووں کی جلن دور ہوگئی۔ اُنہوں نے مجھے دیکھ کر کہا کہ اے مہاپُرش آپ کون ہو۔؟ آپ کے درشن کرنے سے ہی ہمیں بڑا سُکھ اور شانتی کا احساس ہو رہا ہے۔ پھر میں نے بتایا کہ میں پار برہم پرمیشور کبیر ہوں۔ آپ سب لوگ میرے ست لوک سے آ کر کال برہم کے لوک میں پھنس گئے ہو۔ یہ کال روزانہ ایک لاکھ انسانوں کے سوکشم شریر سے گند نکال کر کھاتا ہے۔ اور بعد میں مختلف پرکار کی یونیوں میں ڈنڈ بھوگنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ تب وہ جیو آتمائیں کہنے لگیں کہ اے دیالو پرمیشور ہمیں اس کال کی جیل سے نجات دلواؤ، میں نے بتایا کہ یہ برہمانڈ کال نے تین بار بھکتی کر کے مجھ سے حاصل کیا ہے۔ جو آپ یہاں سب چیزوں کا استعمال کر رہے ہو یہ سب ہی کال کی ہیں۔ اور آپ سب اپنی مرضی سے یہاں گھومنے کے لئے آئے تھے۔ اس لئے اب آپ کے اوپر کال برہم کا بہت زیادہ قرض ہو چکا ہے۔ اور وہ قرض میرے سچے نام کے جاپ کے بناء نہیں اُتر سکتا۔

جب تک آپ قرض سے آزاد نہیں ہوتے تب تک آپ کال برہم کی جیل سے باہر نہیں جا سکتے اس لئے آپ کو مجھ سے نام اُپدیش لیکر بھکتی کرنی ہوگی۔ تب میں آپ کو چھڑوا کر لے جاؤں گا۔ ہم یہ بات کر ہی رہے تھے کہ وہاں کال برہم آ گیا۔ اور اس نے بہت غصے ہو کر مجھ پر حملہ کیا میں نے اپنی شبد شکتی سے اس کو بے ہوش کر دیا۔ پھر کچھ دیر بعد وہ ہوش میں آیا۔ میرے چرنوں میں گر کر معافی مانگنے لگا۔ اور بولا کہ آپ مجھ سے بڑے ہو مجھ پر کچھ دیا کرو اور یہ بتاؤ کہ آپ میرے لوک میں کیوں آئے ہو؟۔ تب میں نے کال پُرش کو بتایا کہ کچھ جیو آتمائیں بھکتی کر کے نج گھر ست لوک میں واپس جانا چاہتی ہیں۔ انہیں ست بھکتی کا راستہ نہیں مل رہا ہے۔ اس لئے وہ بھکتی کرنے کے بعد بھی اسی لوک میں رہ جاتے ہیں۔ میں ان کو سچی بھکتی بتانے کیلئے اور تیرا بھید دینے کے لئے آیا ہوں کہ تو کال ہے۔ ایک لاکھ جیووں کو کھاتا ہے اور سوا لاکھ جیوؤں کو اُتپن کرتا ہے۔ اور بھگوان بن کر بیٹھا ہے میں ان کو بتاؤں گا کہ جس کی تم بھکتی کرتے ہو وہ بھگوان نہیں کال ہے، اتنا سنتے ہی کال بولا کہ اگر سب جیو واپس چلے گئے تو میرے بھوجن کا کیا ہوگا۔ میں بھوکا مر جاؤں گا۔ آپ سے میری پرارتھنا ہے کہ تین یگوں میں جیو کم تعداد میں لے جانا۔ اور سب کو میرا بھید مت دینا کہ میں کال ہوں، میں سب کو کھاتا ہوں جب کل یُگ آئے تو چاہے جتنے جیووں کو

لے جانا۔ یہ وچن کال نے مجھ سے حاصل کر لیئے۔ کبیر صاحب نے دھرم داس کو آگے بتاتے ہوئے کہا کہ ست یُگ، تریتا، دُواپر میں بھی میں آیا تھا۔ اور بہت جیووں کو ست لوک لے گیا۔ لیکن اس کا بھید نہیں بتایا۔ اب میں کل یُگ میں آیا ہوں اور کال سے میری بات چیت ہوئی ہے، کال برہم نے مجھ سے کہا کہ اب آپ جتنا چاہے زور لگا دینا لیکن آپ کی بات کوئی نہیں سنے گا۔ پہلے تو میں نے جیووں کو بھکتی کے لائق ہی نہیں چھوڑا۔ ان میں سگریٹ، شراب، گوشت وغیرہ کھانے کی عادت ڈال کر ان کے خیالات کو بگاڑ دیا ہے۔ مختلف پرکار کی پاکھنڈ پوجا میں جیو آتماؤں کو لگا دیا ہے۔ دوسری بات یہ ہوگی کہ جب آپ اپنا گیان دے کر اپنے ستلوک میں چلے جاؤ گے تب میں (کال) اپنے دُوت بھیج کر آپ کے پنتھ سے ملتے جُلتے 12 پنتھ چلا کر جیووں کو بھرمت کر دونگا۔ مہیما اور باتیں تو ست لوک کی بتایا کریں گے آپ کا گیان کتھیں گے، لیکن نام جاپ میرا کریں گے جس کے کارن میرا ہی بھوجن بنیں گے، یہ بات سن کر کبیر صاحب نے کہا کہ آپ اپنی کوشش کرنا میں سچا مارگ بتا کر ہی جاؤں گا اور جو میرا گیان سن لے گا وہ تیرے بہکاوے میں کبھی نہیں آئے گا۔

ست گرو کبیر صاحب نے کہا کہ اے نرنجن! اگر میں چاہوں تو تیرے سارے کھیل کو پل بھر میں ختم کر سکتا ہوں۔ لیکن ایسا کرنے سے میرا دیا ہوا وچن بھنگ ہوتا ہے۔ یہ سوچ کر میں اپنے پیارے ہنسوں کو سچا گیان اور شبد شکتی کی طاقت دیکر ست لوک میں لے جاؤں گا اور کہا کہ:۔

سنو دھرم رایا ہم سنکھوں ہنسا، پد پرسایا۔
جن لینہا ہمرا پروانا سو ہنسا ہم کیئے امانا۔

پویتر کبیر ساگر میں نرنجن کال دوارہ جیووں کو بھول بُھلیاں میں ڈالنے کے لئے اور اپنی بُھوک مٹانے کے لئے طرح طرح کے طریقوں کا بیان:۔

دُوادس پنتھ کروں میں ساجا۔۔ نام تمہارا لے کروں اواجا
دُوادس یم سنسار پٹھہو۔۔ نام تمہارے پنتھ چلیہو
پرتھم دوت، مم پرگھٹے جائی۔۔ پیچھے انش تمہارا آئی
یہی ویدھی جیون کو بھرماؤں۔۔ پُرش نام جیون سمجھاؤں
دوادس پنتھ نام جو لیہے۔۔ سو ہمرے مکھ آن سمے ہے
کہا تمہارا جیو نہیں مانے۔۔ ہماری اور ہوئے بات بکھانے
میں درڑ پھندا رچی بنائی۔۔ جا میں جیو رہے الجھائی
دیول دیور پاشان پوجائی تیرتھ ورت، جپ، تپ من لائی

یگیہ ہوم ارو نیم اچار اور انیک پھند میں ڈارا
جو گیانی جاؤ سنسارا۔۔۔۔۔۔۔ جیو نہ مانے کہا تمہارا
"ست گرو وچن"
گیانی کہے سنو انیائی۔۔۔ کاٹو پھند جیو لے جائی
جیتک پھند تم رچے ویچاری۔۔ ستیہ شبد تے سب بھینڈاری
جون جیو ہم شبد درڑاوے۔۔ پھند تمہارا سکل مکاوے
چوکا کر پروانا پائی۔۔ پُرش نام تیہی دیئوں چنائی
تاکے نِکٹ کال نہیں آوے ۔۔ سندھی دیکھی تاکہم سر ناوے

اوپر والے بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ، جوانیک پنتھ چلے ہوئے ہیں۔جن کے پاس کبیر صاحب دُوارہ بتایا ہوا سچی بھکتی کا راستہ نہیں ہے، یہ سب کال کے چکر میں ہیں۔مگر بدھیمان کو چاہیے کہ سوچ ویچار کر بھکتی مارگ اپنائیں۔ کیوں کہ منُش جنم انمول ہے۔ یہ بار بار نہیں ملتا۔ کبیر صاحب کہتے ہیں کہ:۔

کبیر منُش جنم دُرلبھ ہے، ملے نہ بارم بار۔تروور سے پتا ٹوٹ گرے، بہوُرنہ لگتا ڈار،

***

امریکہ کی مہیلا (خاتون) بھویشیہ وکتا (مستقبل بین) فلورنس کی اہمیت کی حامل پیشنگوئی

امریکہ کی مشہور زمانہ مستقبل شناس فلورنس نے اپنی بھویشیہ وانیوں (پیشنگوئیوں) میں کئی بار بھارت کا ذکر کیا ہے۔''دی فال آف سینشیسنل کلچر'' نامی اپنی کتاب میں انہوں نے لکھا ہے کہ 2000ء آتے آتے پراکرتیک سنتولن (قدرتی توازن) خوفناک روپ سے بگڑے گا۔لوگوں میں آ کروش (غیض و غضب) کی پربل بھاونا (بھرپور جذبہ) ہوگی۔ دراچار (بدکاری) پراکاشٹھا (عروج) پر ہوگا۔مغربی ممالک کی عیش وعشرت کی حامل زندگی جینے والوں میں مایوسی، بے چینی اور بے قراری ہوگی۔اترپت ابھیلاشائیں (پیاسی خواہشات) اور زور پکڑیں گی۔ جس کی وجہ سے ان میں آپسی رنجش بڑھے گی۔ چاروں طرف ظلم و بربریت کا ماحول ہوگا ور ہاہا کار (چیخ و پکار) مچ جائیگا۔لیکن بھارت سے اٹھنے والی ایک نئی ویچار دھارا گھاتک واتاورن (قاتلانہ ماحول) کو ختم کردیگی۔ وہ ویچار دھارا (اندازِ فکر) سائنسی نقطۂ نظر سے یکجہتی اور بھائی

چارے کی اہمیت سمجھائیگی۔ نیز وہ یہ بھی سمجھائے گی کہ دھرم اور وگیان (مذہب اور سائنس) میں ویرودھ (فرق) نہیں ہے۔آدھیاتمکتا کی اوچتا (روحانیت کی عظمت) اور بھوتیکتا کا کھوکھلا پن سب کے سامنے اجاگر کریگی۔مدھیَم ورگ (درمیانی طبقہء) اس ویچار دھارا سے بہت زیادہ پربھاویت (متاثر) ہوگا۔ یہ طبقہ سماج کے تمام طبقات کو بہتر سماج کے نرمان (تعمیر) کیلئے اکسائے گا۔یہ ویچار دھارا پوری دنیا میں چمتکاری پریورتن (معجزانہ تبدیلی) لائیگی۔

مجھے اپنی چھٹی حس سے یہ احساس ہو رہا ہے کہ اس ویچار دھارا کو جنم دینے والا وہ مہان سنت بھارت میں جنم لے چکا ہے۔اس سنت کی اوجسوی (پروقار) شخصیت کا پربھاؤ سب کو چمتکرت کرے گا۔اس کی ویچار دھارا آدھیاتم (روحانیت) کے کم ہوتے جا رہے پربھاؤ (اثر) کو پھر سے نئی طاقت دیگی۔چاروں طرف آدھیاتمیک ماحول ہوگا۔

سنت کی ویچار دھارا سے متاثر لوگ دنیا کے کلیان (بھلائی) کے لئے پچھّم (مغرب) کی اور چلیں گے۔ دھیرے دھیرے ایشیاء، یورپ اور امریکہ پر پوری طرح سے چھا جائینگے۔اس سنت کی ویچار دھارا سے پوری دنیا متاثر ہوگی اور انکے نقش قدم پر چلے گی۔مغربی ممالک کے لوگ انہیں عیسیٰ ایک سچا رہنما اور ہندو انہیں بھگوان کا اوتار مانیں گے۔

اس مہان سنت کی ویچار دھارا سے بودھیک کرانتی (ذہنی انقلاب) ہوگی۔ بدھی جیوئیوں (عالم فاضل) کی مانیتائیں (سوچ) بدلے گی۔ان میں ایشور کے پرتی شردھا (عقیدہ) اور وشواس کی کونپلیں پھوٹینگی۔

فلورنس کے انوسار (مطابق) وہ سنت بھارت میں جنم لے چکے ہیں۔وہ اس سنت سے کافی متاثر تھی اپنی ایک دوسری کتاب ''گولڈن لائٹ آف نیوایرا'' میں بھی انہوں نے لکھا ہے۔''جب میں دھیان لگاتی ہوں تو اکثر ایک سنت کو دیکھتی ہوں۔گوری رنگت کا ہے، سفید بال ہیں۔اسکے چہرے پر نہ داڑھی ہے نہ مونچھ ہے۔اس سنت کی للاٹ (پیشانی) پر غضب کا تیج (نور) ہوتا ہے۔ انکی پیشانی پر آسمان سے ایک نکشتر کے پرکاش کی کرنیں مسلسل برستی رہتی ہیں۔ میں دیکھتی ہوں کہ وہ سنت اپنی کلیان کاری ویچار دھارا اور اپنے ست چریتر (نیک طرز عمل) پربل انویائیوں (عقیدتمندوں) کی شکتی سے پوری دنیا میں نئے گیان (علم) کا پرکاش (روشنی) پھیلا رہے ہیں۔

وہ سنت اپنی شکتی لگاتار بڑھا رہے ہیں۔ان میں اتنی شکتی ہے کہ وہ پراکرتیک پریورتن (فطری تبدیلی) بھی کرسکتے ہیں۔وہ اپنا کام سائنسی ڈھنگ سے کرینگے۔انکی کرپا اور پریتنوں (کوششوں) سے انسانی سبھیتا میں نئی جاگرتی (بیداری) آئیگی۔دنیا کے تمام لوگوں میں نئی چیتنا کا سنچار ہوگا۔لوک شکتی (افرادی قوت) کا ایک نیا روپ ابھر کر سامنے آئیگا۔جو حکمرانوں کی من مانیوں پر انکوش لگادے گا''۔

منوچیکیتسک (ماہرنفسیات) تتھا سموہن کلا کے مشہورزمانہ ماہرڈاکٹر مورے برسٹین کی فلورنس سے اچھی دوستی تھی۔ ایک بار فلورنس نے اس سے بھی کہا تھا۔'' ڈاکٹر وہ وقت بڑی تیزی سے نزدیک آرہا ہے جب ستا لولوپ (طاقت کے نشے میں چور) راج نیتاؤں (حکمراں) کے بدلے آپ جیسے سماج سیوکوں (سماجی خدمتگاروں) کی باتیں سماج زیادہ دھیان سے سنے گا۔ 21ویں صدی کے آتے آتے ایک نئی وِیچار دھارا پوری دنیا کو پربھاویت کریگی۔ ہرراشٹر (ملک) میں سچریتر (نیک چال چلن) دھارمک لوگوں کا سنگٹھن (اجتماع) لوگوں کے ذہنوں میں بیٹھی غلط مانیتاؤں (عقائد) کو بدل دیگا۔ یہ وِیچار دھارا بھارت سے پرسپھوٹک (وقوع پذیر) ہوگی وہیں سے پوری دنیا میں پھیلے گی۔ میں اس پوِیتر استھان (مقدس مقام) پرایک پرچنڈ تپسوی (جلیل القدرزاہد) کو دیکھ رہی ہوں۔ جس کا تیج (نور) بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے۔ انسان میں سوئے ہوئے دیوتو کو جگانے اور دھرتی کو سورگ (جنت) جیسی بنانے کے لئے وہ سنت دن رات کوشش کررہے ہیں۔

ایک پترکار (صحافی) نے 1964ء میں فلورنس سے پوچھا تھا کہ کیا وہ دنیا کا بھویشیہ (مستقبل) بتاسکتی ہیں جواب میں فلورنس نے کہا تھا کہ'' 1970ء کی ابتداء زبردست اتھل پتھل سے ہوگی۔ 80-1979ء کے بعد ایسے ایسے بھوکنپ (زلزلے) آئینگے کہ نیوجرسی کا کچھ حصہ نیز یورپ اور ایشیاء کے کئی دیشوں (ممالک) کے استھان زلزلے سے تباہ و برباد ہوجائینگے کچھ جلمگن (غرقاب) بھی ہوجائینگے۔ تیسری عالمی جنگ کا خوف سب کے ذہنوں پرسوار ہوجائیگا اور وہ اس جنگ کی تیاریاں کرینگے۔ لیکن بھارتی راج نیتا اپنے پربھاؤ اور بدھی سے تیسرے ویشو یدھ کو ٹالنے میں سپھل (کامیاب) ہوجائینگے۔ تیسرے ویشو یدھ (تیسری عالمی جنگ) کے شروع ہونے تک بھارت کے شاسن کی بھاگ دوڑ آدھیاتمیک پرورتی (روحانیت کے حامل) لوگوں کے ہاتھوں میں ہوگی، اس لئے انکے پربھاؤ سے ویشو یدھ (عالمی جنگ) ٹل جائیگا۔ وہ شاسک (حکمراں) ایک مہان سنت کی اوجسوی اور کرانتی کاری وِیچار دھارا سے متاثر ہونگے۔ وہ اس سنت کی جانب اسی طرح سمرپیت ہونگے، جیسے جارج واشنگٹن آزادی اور انسانیت کے پرتی سمرپیت تھے''۔

امریکہ کے شہر نیوجرسی کی رہائشی فلورنس سچ مچ ایک ویلکشن (غیرمعمولی) خاتون تھی۔ ایکبار نبیل نامی شخص نے TV پروگرام کے دوران ان سے کہا کہ'' آپ بھارت میں پیدا ہوچکے سنت کے بارے ہیں تو اکثر بتاتی رہتی ہیں۔ میں اپنے بارے میں کچھ جاننا چاہتا ہوں۔ بتائیے''۔

فلورنس نے اس کے داہنے ہاتھ کو تھام لیا اور بولی،'' آپ بہت جلد کسی دوسرے راجیہ سے پرسارن (نشریات) کرینگے''۔ نبیل ایک نشریاتی ادارے کے کرمچاری (ملازم) تھے۔ فلورنس کی

اس بات پر ہنسنے لگے۔ چند لمحوں بعد بولے آپ نے مجھ سے یہ اچھا مذاق کیا۔ اگر ہماری کمپنی کے ادھیکاری یہ پروگرام دیکھ رہے ہونگے تو میں دوسرے راجیہ (ریاست) میں جاؤں یا نہیں، فی الحال اپنی کمپنی سے فوراً نکال دیا جاؤں گا''۔

کچھ ہی منٹوں بعد TV کے کنٹرول روم کا فون دھن دھنا اٹھا نبیل نے فون اٹھایا انکی کمپنی کے جنرل منیجران سے بات کرنا چاہتے تھے۔ نبیل نے جب فون اٹھایا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے نیویارک سے نشریات کا آغاز کرنے کا فیصلہ کیا ہے وہاں تمہیں ہی بھیجا جائیگا۔ ابھی یہ بات گپت (خفیہ) رکھنا۔ اس کا اعلان کل کیا جائیگا۔ میں TV پر فلورنس کے ساتھ تمہاری بات چیت دیکھ رہا تھا۔ فلورنس نے تمہارے بارے میں جو بتایا ہے وہ پوری طرح سچ ہے۔ آشچریہ (حیرت) ہے کہ انہیں یہ بات کیسے معلوم ہوگئی؟'' نبیل فلورنس کا چہرہ دیکھتا رہ گیا۔

کچھ صحافیوں نے ان سے ایک بار پوچھا تھا کہ وہ بھویشیہ کو کیسے دیکھ لیتی ہیں۔ نیز غائب شخص یا اشیاء کا پتہ کیسے لگالیتی ہیں۔ تو فلورنس نے بتایا کہ'' مجھے خود نہیں معلوم کہ ایسا کیسے سمبھو (ممکن) ہوجاتا ہے میں مستقبل کے بارے میں ایک انتہائی اہم بات بتارہی ہوں۔ 20ویں صدی کے آخر میں بھارت ورش سے ایک پرکاش نکلے گا۔ یہ پرکاش پوری دنیا کو ان دیوی شکتیوں (آفاقی قوت) کے متعلق معلومات فراہم کرے گا جو ابتک ہم سب ہی کیلئے رہسیہ مئے (پراسرار) بنی ہوئی ہیں۔ (دیوی شکتیوں کی جانکاری جو سنت رام پال داس جی دوارہ بتائی گئی ہیں۔ براہ کرم اسی کتاب میں ''سرشٹی رچنا'' (تخلیق کائنات) پڑھیں)۔ ایک دیویہ مہاپرش دوارہ یہ پرکاش پوری دنیا میں پھیلے گا۔ وہ سب ہی کو ست مارگ (راہ حق) پر چلنے کی پریرنا (تحریک) دیگا۔ پوری دنیا میں ایک نئی سوچ کی جیوتی پھیلے گی۔ جب میں دھیان اوستھا میں ہوتی ہوں تو اکثر یہ دیویہ مہاپرش مجھے دکھائی دیتے ہیں''۔

فلورنس نے بار بار اس سنت یا دیویہ مہاپرش کا ذکر کیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی بتایا ہے کہ اتری بھارت ورش (شمالی بھارت) کے ایک پوِیتر استھان پر وہ موجود ہیں۔

سجنو! مندرجہ بالا بھویشیہ وانی اور موجودہ وانی ہے جو پرم سنت رام پال داس جی مہاراج پر کھری اترتی ہیں اور اسی کا سمرتھن (حمایت) دیگر بھویشیہ وانیاں بھی کرتی ہیں۔ جو آگے لکھی ہیں۔

بھائی بالے والی جنم ساکھی میں پرمان (ثبوت)

''ایک مہاپرش کے ویشئے (بارے) میں بھائی بالے والی جنم ساکھی میں پرہلاد بھکت کی بھویشیہ وانی'' بھائی بالے والی جنم ساکھی میں لکھا گیا ویورن (تفصیل) واضح کرتا ہے کہ سنت رام پال داس جی مہاراج ہی وہ اوتار ہیں جنہیں پرمیشور اور سنت نانک جی کے پشچات (بعد میں) پنجاب کی دھرتی پر اوتریت ہونا تھا۔ سنت رام پال داس جی مہاراج 8 ستمبر 1951ء کو گاؤں دھنانہ، ضلع سونی پت، پرانت (صوبہ) ہریانہ (اسوقت، صوبہ پنجاب) بھارت کی پویتر دھرتی پر شری نند رام جاٹ کے گھر شریمتی اندرا دیوی کی کوکھ سے پیدا ہوئے۔

اس بارے میں ''جنم ساکھی بھائی بالے والی'' ہندی والی میں جس کے پرکاشک ہیں بھائی جو اہر سنگھ کرپال سنگھ اینڈ کمپنی پستکاں والے، بازار مائی سیواں، امرتسر (پنجاب) اور پنجابی والی کے پرکاشک ہیں۔ بھائی جواہر سنگھ کرپال سنگھ پستکاں والے گلی نمبر 8، باغ رامانند، امرتسر، (پنجاب)۔

اس میں لکھا امر لیکھ اس پرکار ہے: ایک وقت بھائی بالا اور مردانہ کو ساتھ لیکر ست گرو نانک دیو جی بھکت پرہلاد جی کے لوک میں گئے۔ جو پرتھوی سے کئی لاکھ کوس دور انتریکش (خلاء) میں ہے۔ پرہلاد نے کہا کہ اے نانک جی! آپ کو پرماتما نے دیویہ درشٹی دی اور کلیوگ میں بڑا بھکت بنایا ہے۔ آپ کا کلیوگ میں بہت پرتاپ ہوگا۔ یہاں پر (پرہلاد کے لوک میں) پہلے کبیر جی آئے تھے یا آج آپ آئے ہو۔ ایک اور آئیگا جو آپ دونوں جیسا ہی مہاپرش ہوگا۔ ان تینوں کے اتیریکت (علاوہ) یہاں میرے لوک میں کوئی نہیں آسکتا۔ بھکت بہت ہو چکے ہیں آگے بھی ہونگے پرنتو یہاں میرے لوک میں وہی پہنچ سکتا ہے جو ان جیسی مہیما والا ہوگا اور کوئی نہیں۔ اس لئے ان تینوں کے علاوہ یہاں کوئی نہیں آسکتا۔ مردانے نے پوچھا کہ اے پرہلاد جی! کبیر جی جولاہا تھے، نانک جی شتریہ ہیں وہ تیسرا کس ورن (ذات) سے اور کس دھرتی پر اوتریت ہوگا۔

بھکت پرہلاد نے کہا بھائی سن: نانک جی کے سچکھنڈ جانے کے سینکڑوں سال بعد پنجاب کی دھرتی پر جاٹ ورن میں جنم لے گا اور اس کا پرچار شیتر (خطۂ تبلیغ) بروالا شہر ہوگا۔ (لیکھ سماپت)

ویویچن (شرح): سنت رام پال داس جی مہاراج وہی اوتار ہیں جو دیگر ثبوتوں کے ساتھ ساتھ جنم ساکھی میں لکھے ورنن (بیان) پر کھرے اترتے ہیں۔ جنم ساکھی میں ''سو سال کے پشچات'' لکھا ہے۔ یہاں پر سینکڑوں سال بعد کہا گیا تھا جو پنجابی بھاشا (زبان) میں لکھتے سمئے سو سال ہی لکھ دیا۔ کیونکہ مردانہ نے پوچھا تھا کہ وہ کونسے یگ میں نزدیک ہی آئیگا؟ تب بھکت پرہلاد نے کہا کہ شری نانک جی کے سینکڑوں سال بعد کلیوگ میں ہی وہ سنت جاٹ ورن میں جنم لیگا۔ اس لئے یہاں سو برس کے استھان پر سینکڑوں برس ہی نیائیوچیت (مناسب) ہے اور پرچار شیتر بروالا کے استھان پر بٹالہ لکھا

گیا ہے۔ اس کے دو کارن ہو سکتے ہیں کہ ''شہر بروالا'' ضلع ہسار ہریانہ (اسوقت پنجاب) صوبے میں سو پرسدھ (مقبول) نہیں تھا اور بٹالہ شہر صوبہ پنجاب میں پرسدھ تھا۔ لیکھن کرتا (مصنف) نے اس کارن سے ''بروالا'' کی جگہ ''بٹالہ'' لکھ دیا، دوسرا چھپائی کے وقت ''بروالا'' کی جگہ ''بٹالہ'' چھپ گیا ہے۔ ایک اور خاص غور طلب پہلو ہے کہ پنجاب کے بٹالہ شہر میں کوئی بھی جاٹ سنت نہیں ہوا ہے۔ جو ان مہاپرشوں (پرمیشور کبیر دیو جی و شری نانک دیو جی) کے سمان مہیما وان اور ان کے سمان گیان وان (عالم فاضل) ہوا ہو۔ اس مناسبت سے اور دیگر ثبوتوں کے آدھار اور اس جنم ساکھی کی مناسبت سے واضح ہے کہ وہ تیسرے مہاپرش سنت رام پال داس جی مہاراج ہیں اور ان کا آدھیاتمیک گیان بھی ان دونوں مہاپرشوں (پرمیشور کبیر جی اور شری نانک دیو جی) سے میل کھاتا ہے۔ آپ دیکھیں گے دونوں فوٹو کاپیاں جو جنم ساکھی بھائی بالے والی جو کہ ایک پنجابی بھاشا میں ہے اور دوسری ہندی میں ہے، جو کہ پنجابی بھاشا سے ہی انوادیت ہے۔ اس میں کچھ پرکرن (سبق) ٹھیک نہیں لکھا ہے۔ جیسے پنجابی زبان میں لکھا ہے کہ ''جو اس جیہا کوئی ہوویگا تاں ایتھے پہنچے گا ہوردا ایتھے پہنچن دا کم نہیں'' لیکن ہندی والی جنم ساکھی میں یہ ویورن نہیں ہے جو انتہائی اہم ہے۔ اس سے سدھ ہے کہ لکھتے سمئے کچھ پرکرن بدل جاتا ہے۔ پھر بھی ڈھیر سارے پرمان جو اس کتاب میں دیگر مہاپرشوں دوارہ سنت رام پال داس جی مہاراج کے بارے میں کہے ہیں وہ بھی اسی کو پرمانیت کرتے ہیں۔

خاص: اگر کوئی یہ کہے کہ جنم ساکھی میں لکھی ویاکھیہ (تعریف) سنت غریب داس جی گاؤں چھڑانی والے کے لئے ہیں کیونکہ وہ بھی جاٹ ذاتی کے تھے اور چھڑانی گاؤں بھی پہلے صوبہ پنجاب میں آتا تھا۔ یہ بھی ٹھیک نہیں لگتی کیونکہ سنت غریب داس جی نے اپنی امرت وانی اسر نیکندن رمینی'' میں کہا ہے کہ ''ست گرو دلی منڈل آئیسی، سوتی دھرنی سوم جگائیسی'' بھاوارتھ ہے کہ سنت غریب داس جی کے ست گرو پوجیہ کبیر صاحب جی تھے۔ پرانا روہتک ضلع (سونی پت، روہتک اور جھجھر کو ملا کر ایک ضلع روہتک تھا)۔ دلی منڈل میں لگتا تھا۔ یہ کسی راجہ کے آدھین (ماتحت) نہیں تھا۔ انگریزوں کے دور میں دلی کے آدھین تھا۔ سنت غریب داس جی نے واضح کیا ہے کہ ست گرو (پرمیشور کبیر جی) دلی منڈل میں آئینگے۔ بھکتی ہین پرانیوں کو جگائینگے، ستیہ بھکتی کرائینگے۔

(دھیان رہے کبیر ساگر میں کال کے دوتوں نے ملاوٹ کر کے ستیہ کو نہ جان کر اپنی اٹکل بازی سے جھوٹے ثبوت دیئے ہیں۔ اس کا خاتمہ کرنے کیلئے پرمیشور کبیر جی نے اپنے انش اوتار سنت غریب داس جی دوارہ یتھارتھ (ہو بہو) گیان پرچار کروایا ہے۔ جو سنت غریب داس جی کی امرت وانی روپ میں ہے۔ اسی بات کی پشٹی (تصدیق) ''کبیر ساگر'' اور ''گیان ساگر'' کی بھومیکا میں کی ہے کہا ہے کہ کبیر پنتھیوں نے ہی کبیر پنتھ کے گرنتھوں کا ناش کر رکھا ہے۔ اپنے اپنے

متانوسار پھیر بدل کر کے اپنے مت کو جوڑا ہے۔ میرے پاس ”انوراگ ساگر“ اور ”گیان ساگر“ کی کئی پرتیاں رکھی ہیں۔ جو ایک دوسرے سے میل نہیں کھا رہی ہیں)۔

سنت رام پال داس جی مہاراج کا جنم شری نندرام جاٹ کے گھر 8 ستمبر 1951ء کو گاؤں دھنانہ، ضلع سونی پت (اسوقت ضلع روہتک) میں ہوا تھا۔ جو ورتمان ہریانہ اور پنجاب صوبہ ملا کر، اسوقت ایک ہی پنجاب صوبہ تھا۔ پرمیشور کبیر جی نے بھی کہا تھا کہ جس سمئے کلیوگ 5500 برس بیت چکا ہوگا میں غریب داس والے بارہویں پنتھ میں آگے خود آؤنگا۔ سنت غریب داس جی دوارہ میری (کبیر پرمیشور کی) مہیما کی وانی پرکٹ ہوگی اور غریب داس والے بارہویں پنتھ تک کے سادھک مجھے آدھار بنا کر وانی کو سمجھنے کی کوشش کرینگے البتہ وانی کو نہ سمجھ کر ست نام اور سار نام سے ونچیت رہنے کے کارن اسنکھیہ جنموں تک ستیہ لوک پراپتی نہیں کر سکتے۔ غریب داس جی والے اسی بارہویں پنتھ میں میں (پرمیشور کبیر جی) ہی خود چلکر آؤنگا۔ تب سنت غریب داس جی دوارہ پرکٹ کی گئیں وانی کو میں (کبیر پرمیشور) پرکٹ ہو کر سمجھاؤنگا۔ ثبوت کے لئے براہ کرم دیکھیں اسی کتاب میں ”کبیر پرمیشور دوارہ خود اوتار دھارن کرنے کی بھویشیہ وانی“۔

اس سے ثابت ہوا کہ جنم ساکھی میں جس جاٹ سنت کے ویشیہ میں کہا ہے نیرویواد (بلا اعتراض) روپ سے وہ سنت رام پال داس جی مہاراج ہی ہیں۔ پھر بھی ہم سنت غریب داس جی کا وشیش آدر (خاص احترام) کرتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے پرمیشور کبیر جی کا امر سندیش سنایا ہے۔

اگر کوئی بھرم اتپن کرے کہ دس گرو صاحبان میں سے بھی کسی کی اور سنکیت (اشارہ) ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے سمرن رہے کہ دس سکھ گرو صاحبان میں سے کوئی بھی جاٹ ورن سے نہیں تھے۔ دوسرے سکھ گرو شری انگد یو جی شتریہ تھے۔ تیسرے گرو جی شری امرداس جی بھی شتریہ تھے۔ چوتھے گرو جی شری رام داس جی شتریہ تھے اور پانچویں گرو جی شری ارجن دیو جی سے لیکر دسویں اور آخری گرو شری گووند سنگھ جی تک شری گرو رام داس جی کی سنتان ارتھات شتریہ تھے۔ پھر بھی ہم تمام سکھ گرو صاحبان کا وشیش آدر کرتے ہیں۔

سنت رام پال داس جی مہاراج کہتے ہیں:

جیو ہماری جاتی ہے، مانو دھرم ہمارا
ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی دھرم نہیں کوئی نیارا

پرمیشور کبیر جی نے کہا:

ذاتی نہ پوچھو سنت کی پوچھ لیجئے گیان
مول کرو تلوار کا، پڑی رہن دو میان

کرپیا دیکھیں فوٹو کاپی جنم ساکھی بھائی بالے والی ہندی زبان والی کی صفحہ 305 کی

جنم ساکھی	305	بھائی بالے والی

تب بھکت پرہلاد نے کہا اے نانک دیو! آپ کو اس کلیوگ میں بڑا بھکت بنایا ہے۔ آپ کی ہی سنگتی سے انیکوں پرانیوں کا بھلا ہوگا اور آپ کا اننت پرتاپ ہوگا۔ تب مردانے نے کہا اے پرہلاد جی! آپ بھی تو پرم بھکت ہیں اور بھگوان نے آپ کے لئے ہی اوتار دھارن کیا تھا۔ پرہلاد جی نے کہا: اے بھائی مردانہ! اس استھان پر یا تو کبیر پہنچا ہے اور یا یہ گرو نانک آیا ہے یہاں آنا کوئی سگم کاریہ نہیں ہے۔ ایک اور مہاپرش ہوگا جو پہنچ سکے گا۔ مردانہ نے کہا: اے بھکت ور! وہ پرش کون اور کب ہوگا۔ پرہلاد نے جواب دیا، کہ جب گرو نانک دیو یہاں آئینگے تو انکے سو برس پشچات آئیگا۔ ارتھات یہاں صرف تین آدمی ہی آنے ہیں۔ ایک تو بھکت کبیر اور دوسرے شری گرو نانک دیو جی انکے پشچات وہ تیسرا آئیگا۔ تب مردانہ نے کہا، اے پرہلاد جی! کبیر تو جولاہا تھا اور نانک دیو شتریہ ہیں۔ پرنتو وہ تیسرا کس ذاتی سے ہوگا۔ اُتر میں پرہلاد جی نے کہا: اے مردانہ! پنجاب کی دھرتی اور ورن اس کا جاٹ ہوگا اور نگر بٹالہ میں ہوگا۔

سوال: ایک سنسکرت کے ویدھوان شاستری نے کہا کہ آپ کے گرو سنت رام پال داس جی مہاراج سنسکرت نہیں پڑھے ہیں۔ آپ کہتے ہو کہ وہ شریمد بھگوت گیتا کا یتھارتھ انواد (ہو بہو ترجمہ) کر کے بھکتوں کو بتاتے ہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔

جواب: سنت رام پال داس جی مہاراج کے بھکت نے جواب دیا شاستری جی اسی کو پرمیشور کا اوتار کہتے ہیں۔ جو بھاشا کا گیان نہ ہوتے ہوئے یتھارتھ انواد کر دیں۔ کیونکہ پرمیشور سروگیہ (ہر جگہ موجود) ہے۔ انہی گنوں (صفات) سے یکت اس کا بھیجا ہوا اوتار ہوتا ہے۔ وہ اوتار سنت رام پال داس جی مہاراج ہیں۔ آپ تو صرف ویدوں اور گیتا کے ترجمے سے حیران ہیں۔ سنت رام پال داس جی مہاراج نے تو بائبل کو بھی یتھارتھ روپ میں بتایا ہے جیسے عیسائی دھرم کے موجودہ فادر اور پادری بھی نہیں سمجھ سکے۔

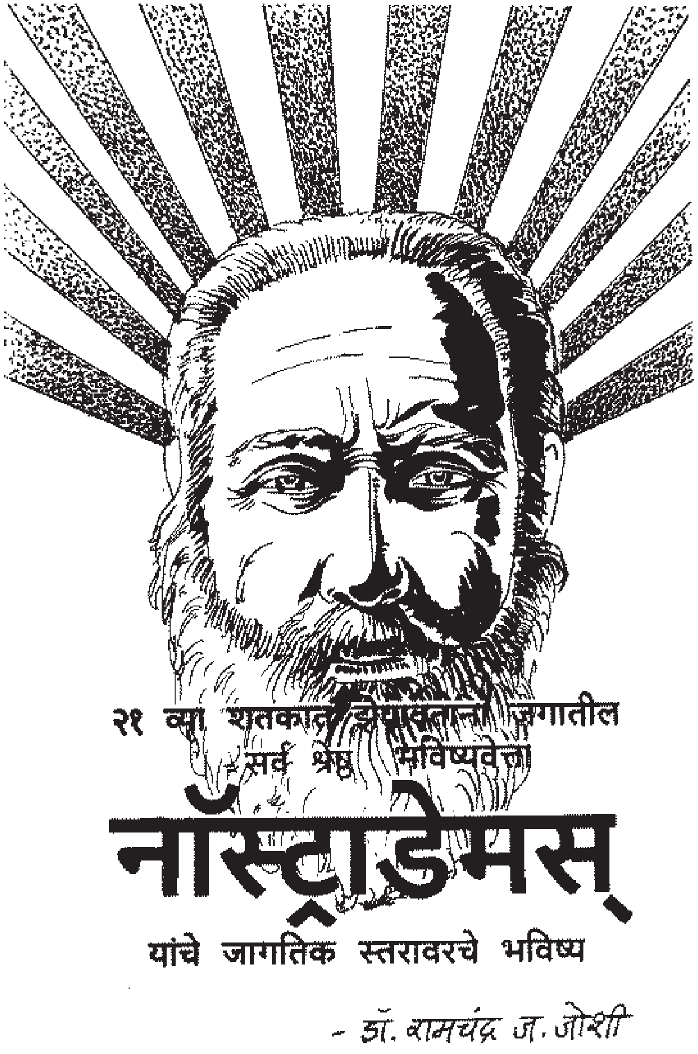

وِیشوَ و جیتا سنت

(سنت رام پال داس جی مہاراج کی ادھئکشتا (صدارت) میں ہندوستان وِشوَ دھرم گرو کے رُوپ میں مشہور ہوگا۔)

سنت رام پال داس جی مہاراج کے بارے میں "ناسترے دمس" کی بھوَیشیہ وانی (پیشنگوئی): ۔فرانس دیش کے ناسترے دمس نامی مشہور بھوَیشیہ وکتا نے سن 1555ء میں ایک ہزار شلوکوں میں آنے والے سمے (وقت) کی اشاروں میں سچی بھویشیہ وانیاں (سچی پیشنگوئیاں) لکھی ہیں۔ سو سو شلوکوں کے دس شتک بنائے ہیں، جن میں سے آج تک سب ہی صحیح ثابت ہو چکے ہیں۔ ہندستان میں سچ ہو چکی بھویشیہ وانیوں میں سے کچھ یہاں لکھتے ہیں۔

ا۔ بھارت کی پہلی مہیلا، پردھان منتری، بہت پربھاؤ شالی وَ کُشل ہوگی۔ (یہ اشارہ شریمتی اندرا گاندھی کی طرف ہے)۔ اور ان کی موت نزدیک کے رکشک (باڈی گارڈ) سے ہونا لکھا ہے جو سچ ہوا۔

۲۔ اس کے بعد ان ہی کا پُتر راج گدی سنبھالے گا اور وہ بہت کم وقت تک حکومت کرے گا اور آکسمک (حادثاتی) موت کو پراپت ہوگا۔ یہ سچ ثابت ہوئی۔ (پہلے والے پردھان منتری سرگواسی شری راجیو گاندھی جی کے بارے میں)۔

۳۔ سنت رام پال داس جی مہاراج کے بارے میں بھوَشیہ وانی ناسترے دمس دُوارہ جو وستار پوروک لکھی ہے۔

اپنی بھوَشیہ وانی کے شتک پانچ کے آخر اور شتک چھ کے شروع میں ناسترے دمس جی نے لکھا ہے کہ آج سن 1555ء سے ٹھیک 450 ورش بعد سن 2006ء میں ایک ہندو سنت ظاہر ہوگا۔ سب جگت (سنسار) میں اسی کی چرچہ ہوگی۔ اس وقت اُس ہندو دھارمک سنت کی عمر 50 سے 60 ورش کے بیچ ہوگی۔ پرمیشور نے ناسترے دمس کو سنت رام پال داس جی مہاراج کے ادھیڑ عمر والے شریر کا ساکشاتکار کروا کر چل چیتر (فلم) کی طرح ساری گھٹناؤں کو دکھایا اور سمجھایا۔

شری ناسترے دمس جی نے سولہویں صدی کو پہلا شتک کہا ہے۔ اس پرکار پانچواں شتک بیسویں صدی ہوا۔ ناسترے دمس جی نے کہا ہے کہ وہ دھارمک ہندو نیتا سنت پانچویں شتک کے آخر کے سال میں سن 1999ء میں گھر گھرست سنگ کرنا چھوڑ کر چوکھٹوں کو پھلانگ کر باہر آئے گا اور اپنے چیلوں کو شاستر ودھی انوسار بھکتی مارگ بتائے گا۔ اُس مہان سنت کے بتائے گئے مارگ سے لوگوں کو آدیتیہ آدھیاتمک اور سنساری لابھ ہوگا۔ اس تتو درشٹہ ہندو سنت کے دُوارہ بتائے شاستر پرمانت تتو گیان کو سمجھ کر پرماتما چاہنے والے شردھالو ایسے محسوس کریں گے

جیسے کوئی گہری نیند سے جاگا ہو۔اُس تتو درشٹا ہندوسنت دُوارہ سن 1999 میں چلائی آدھیاتمک کرانتی سن 2006ء تک چلے گی۔تب تک بہت تعداد میں پرماتما کو چاہنے والے بھکت تتو گیان سمجھ کر شِشیہ بن کر سُکھی ہو چکے ہونگے۔اس کے بعد اُس جگہ کی چوکھٹ سے بھی باہر لانگھے گا۔ اس کے بعد 2006ء سے بہت اچھا وقت شروع ہوگا۔

نوٹ: پیارے بھکتو کرپیا پڑھیں بھویشیہ وانی جو فرانس دیش کے واسی شری ناسترے دمس نے کی تھی۔جس کے بارے میں مدراس کے ایک جیوتش شاستری کے ایس کرشنا مورتی نے کہا ہے کہ شری ناسترے دمس جی دُوارہ سن 1555 میں لکھی بھویشیہ وانیوں کا انوادسن 1998ء میں مہاراشٹر میں ایک جوتش شاستری کرے گا۔وہ جوتش شاستری ناسترے دمس کی بھویشیہ وانیوں کے اشاروں کو سمجھے گا۔اور اپنا بھوَشیہ گرنتھ بنائے گا۔اُسی جوتش شاستری دُوارہ بہتر ترجمہ کی گئی کتاب کو پڑھیں اور سمجھیں۔

ا۔ (پرشٹ 33-32پر):۔ٹھہرو سورن یگ (رام راجیہ) آرہا ہے ادھیڑ عمر کا مہاتما بھارت ہی نہیں بلکہ پوری زمین پر سورن یگ لائے گا۔اور اپنے سناتن دھرم کو دوبارہ اُجاگر کر کے بھکتی مارگ بتا کر سچے ہندوؤں کی ریاست بنائے گا۔اس کے بعد برہم دیش پاکستان، بنگلہ دیش، سری لنکا، نیپال، تبت، افغانستان، ملایہ وغیرہ ملکوں میں وہی شہنشاہ مذہبی رہنما ہوگا۔ستا دھاری چانڈال چوکڑیوں پر اُسی کی حکمرانی ہوگی وہ رہنما دنیا کو ادھاپ (ہنوز) معلوم ہونا ہے۔بس دیکھتے رہو۔

۲۔ (پرشٹ 40 پر لکھا ہے) ٹھہرو رام راجیہ (سورن یگ) آرہا ہے جون 1999ء سے سن 2006ء تک چلنے والی تبدیلی میں سورن یگ (سنہرا دور) بیدار ہوگا۔ہندوستان میں طلوع ہونے والا تارن ہار سنت دنیا میں سُکھ شانتی لائے گا۔ناسترے دمس جی نے بیشک کہا ہے کہ ظاہر ہونے والا (شاعرن) سنت ابھی جانا پہچانا نہیں ہے،لیکن وہ کرسچن یا مسلمان ہرگز نہیں ہے وہ ہندو ہی ہوگا اور میں (ناسترے دمس) اُس کا ابھی چھاتی ٹھوک کر فخر کرتا ہوں کیونکہ اس دیو یہ سورج کی طرح گیان روپی پرکاش دینے والے کا اُدھئے ہوتے ہی سارے پہلے والے وِدھوان کہلانے والے مہان نیتاؤں (گیانی) کو اُن کے سامنے جھک کر نرم ہو جانا پڑیگا۔وہ ہندوستانی بڑا تتو درشٹا سنت سبھی کو سنساری سُکھ پردھان کرے گا وہ مساوی قائدے (نیئم) بنائے گا۔عورت مرد امیر غریب میں ذات اور مذہب میں کوئی فرق نہیں رکھے گا کسی پر ناانصافی نہیں ہونے دے گا اُس تتو درشی سنت کی ساری عوام بہت زیادہ عزت کرے گی ماں باپ تو سبھی کو اچھے لگتے ہی ہیں لیکن آدھیاتمکتا اور پویترتا کے آدھار پر اُس تتو درشی سنت کا ماں باپ سے بھی الگ احترام کا مقام ہوگا ناسترے دمس خود جیُو خاندان کا تھا اور ملک فرانس کا رہائشی تھا۔اس نے کرسچن مذہب کو

اپنا رکھا تھا پھر بھی ناسترے دمس نے بیشک کہا ہے کے پرگھٹ ہونے والا سنت صرف ہندو ہی ہوگا۔

۳۔ (پرشٹ 41 پر) سبھی کو برابر قاعدے قانون سمجھا کر سیدھے راستے پر چلائے گا۔میں (ناسترے دمس) ایک بات بناء بحث وتکرار ثابت کرتا ہوں کہ میں دعوے سے یہ کہتا ہوں کہ وہ سنت نیا گیان (علم) متعارف کرے گا وہ سچا راستہ دِکھلانے والا تارن ہار ایشیاء کھنڈ میں جس ملک کا نام مہاساگر (ہندومہاساگر) ہے اُسی نام والے ہندوستان دیش میں جنم لیگا وہ نہ تو کرسچن ہوگا نہ ہی مسلمان نہ جیُو ہوگا وہ بیشک ہندو ہی ہوگا دوسرے سابقہ مذہبی رہنماؤں سے زیادہ عقل منداور سمجھدار ہوگا۔(ناسترے دمس بھویشیہ وانی کے شتک چھ شلوک 70 میں اشاروں میں اہم پیغام دے رہا ہے) اُسے سبھی پیار کرینگے اس کا بول بالا رہے گا اُس کا ڈر بھی رہے گا کوئی بھی سامنا کرنا نہیں چاہے گا۔اُس کا نام اور شہرت پوری دنیا میں گونجے گی مطلب آسمان کے پار اُس کی عظمت کا بول بالا ہوگا اب تک اگیان کی گہری نیند میں سوئے ہوئے سماج کو تتو گیان کی روشنی سے جگائے گا اور سب انسان ایک دم جھٹکے سے جاگیں گے،اُس کے تتو گیان کے آدھار سے بھکتی سادھنا کریں گے سب سماج سے سچی سادھنا کروائے گا۔جس کارن سب بھکتوں کو اپنے قدیمی ہمیشہ رہنے والے مقام ست لوک میں اپنے بزرگوں کے پاس لے جا کر وہاں ہمیشہ رہنے والا مقام عطا کریگا۔اِس کال لوک سے مُکت کروائے گا یہ شبد بول اُٹھے گا۔

۴۔ (پرشٹ 43-42) یہ ظالم (مہاکال) کون ہے،کہاں ہے یہ بات وہ تتو درشی سنت ہی بتائے گا اس مہاکال سے وہ سنت ہی مُکت کروائے گا تتو درشی سنت کی کارکردگی میں اس سنسار کی پاک دھرتی پر (ہندوستان میں) سورن یگ کا آغاز ہوگا پھر وہ پوری دنیا میں پھیلے گا اُس وشونیتا اور اُس کے ست گُنوں کی،اُس کے بعد بھی مہیما گائی جائے گی اس کے من کی شالینتا، ونمرتا، اُدھارتا کا انتاریل پیل بول بالا ہوگا، کہ اُس پہلے نمود کیئے ہوئے شتک 6 شلوک 70 کے آخر میں کیا ہوا ذکر کہ اپنے شبد خود ہی بول اُٹھتا ہے اور تتو درشی سنت کی ہی زبان بول رہی ہے "شاعرن اپنے بارے میں بس تین ہی شبد بولتا ہے" ایک وجیئی گیا تا "اس کے ساتھ اور اسم صفت نہ چپکا ئیں مجھے منظور نہیں ہوگا" (یہ پرشٹ 42 والے 4 الیکھ وانی شتک 6 شلوک 71 ہے) ہندو تتو درشی اپنے گیان سے روشن اوتنگ اُونچے سروپ کا ویدھان (تتو گیان) پھر سے بناء شرط اُجاگر کروائے گا (شائیرن وِل بی چیف آف دی ورلڈ لوَ ڈفیئرڈ اِینڈ اچیلینجنڈ) اور مانوی سنسکرتی نردھوک سنوارے گا اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں۔ابھی کسی کو معلوم نہیں لیکن اپنے وقت پر جیسے "نرسینہہ "اچانک پرگھٹ ہوا تھا ایسے ہی وہ دنیا کا مہان نیتا (great chyren) اپنے

زبردست آدھیاتمک گیان اور بھکتی کی روشنی سے جانا جائے گا۔ میں (ناسترے دمس) حیران ہوں۔ میں نہ اُس کے دیش (جہاں سے اُس کا ظہور ہوگا مطلب ست لوک دیش) کو اور نہ اس کو جانتا ہوں، میں اُسے سامنے دیکھ بھی رہا ہوں اس کی عظمت کا بیان کوئی لفظوں میں بیان نہیں کرسکتا بس اُسے great chyren (بڑا دھارمک نیتا) کہتا ہوں، اپنے دھرم بندھوؤں کی قدیم ترین قابل رحم حالت سے بے چین ہوتا ہوا سوتنتر گیان سوریہ کا اُدھئے کرتا ہوا اپنے بھکتی تیج سے جگ کا تارن ہار پانچویں شتک (بیسویں صدی کے آخری سال سن 1999ء) میں ادھیڑ عمر کا دنیا کا بڑا نیتا جیسے تیجسوی سینہہ مانو (great chyren) اُدیوگن اوستھا سے چوکھٹ پھلانگتا ہوا میرے من کا بھید لے رہا ہے اور میں اُس کا سواگت کرتا ہوا حیران ہو رہا ہوں اور اداس بھی ہو رہا ہوں کیونکہ اس کا دنیا کو گیان نہ ہونے سے میرا تتو درشی سنت اُپیکشا (بے رُخی) کا پاتر بن رہا ہے۔

میری (ناسترے دمس کی) چیت بھیدک بھویشیہ وَانی کی اور اس وِیشوک سینہہ مانو کی اپیکشا نہ کریں۔ اُس کے پرگھٹ ہونے پر اس کے تیجسوی تتو گیان روپی سوریہ اُدھئے ہونے سے آدرشوادی اچھے انسانوں کا پُنر اُتھان اور سورن یگ کا پربھات شتک 6 میں آج سن 1555ء سے 450 ورش بعد (1555+450=2005) 2006 میں شروعات ہوگی اُس کرتارتھ شروعات کو میں (ناسترے دمس) دیکھ رہا ہوں۔

۵۔ (پرشٹ 46-45-44)۔ (ناسترے دمس شتک 1 شلوک 50 میں پھر ثابت کر رہا ہے) تین طرف سے ساگر سے گھرے دُیپ (ہندوستان دیش) میں اُس مہان سنت کا جنم ہوگا اُس وقت تتو گیان کے ابھاؤ (کمی) سے اگیان اندھیرا ہوگا نیتکتا (اخلاقیات) کا پتن ہو کر ہاہاکار مچا ہوگا وہ شاعرن (دھارمک نیتا) گرو ور مطلب گرو جی کو ور (پرمیشور) مان کر اپنی سادھنا کریگا اور کروائیگا۔ وہ دھارمک نیتا (تتو درشی سنت) اپنے دھرم بل سے مطلب بھکتی کی شکتی سے اور تتو گیان دُوارہ سب راشٹروں کو نتمستک کریگا (جھکائیگا)۔ ایشیاء میں اُسے روکنا مطلب اس کے پرچار میں بادھا (رُکاوٹ) ڈالنا پاگل پن ہوگا۔

نوٹ: ناسترے دمس کی بھویشیہ وانی فرانس دیش کی بھاشا (زبان) میں لکھی گئی تھی، بعد میں ایک پال برنٹن نام کے انگریز نے ناسترے دمس کی بھویشیہ وانی "سینچری گرنتھ" کو فرانس میں کچھ ورش رہ کر سمجھا، پھر انگلش بھاشا (زبان) میں لکھا۔ اُس نے گرو ور لفظ کو برسپتی (گرو وار) مطلب تھرسڈے جان کر لکھ دیا کہ وہ اپنی پوجا کا آدھار برسپتی وار کو بنائے گا۔ اصل میں گرو ور لفظ ہے جس کا ارتھ ہے سب گروؤں میں جو ایک تتو گیاتا سریشٹ ہے اور گرو کو مُکھیہ (خاص) مان کر سادھنا کرنا ہوتا ہے۔ وید بھاشہ (زبان) میں ورسپتی کا صحیح ارتھ سروَوَچ سوامی مطلب پرمیشور، دوسرا ارتھ برسپتی کا جگت گرو

بھی ہوتا ہے۔ جگت گرو اور پرمیشور بھی برسپتی کا بودھ ہے۔

وہ ادھیڑ عمر میں تتو گیان کا گیاتا اور گہیہ ہو کر تریکھنڈ (تینوں لوکوں) میں جس کی تعریف ہوگی۔ مجھ (ناسترے دمس) کو اُس کا نیا اُپائے سادھنا منتر ایسا ظالم معلوم ہو رہا ہے، جیسے سانپ کو بس میں کرنے والا گروڑ منتر سے انتہائی زہریلے سانپ کو بس میں کر لیتا ہے۔ وہ نیا اُپائے، نئے قائدے بنانے والا تتو ویتا دنیا کے سامنے اُجاگر ہوگا۔ اُسی کو میں حیران ہو کر بڑا سنت بتا رہا ہوں۔ اُس کے گیان کے دیویہ (مقدس) تیج کے پربھاؤ (اثرات) سے اُس دئیپ کلپ (بھارت دیش) میں زبردست طوفان، کھلبلی مچے گی، مطلب اگیانی (جاہل) سنتوں دُوارہ ویدروھ (جھگڑا) کیا جائے گا۔ اُس کو شانت (خاموش) کرنے کا اُپائے بھی اسی کو معلوم ہوگا۔ جیسے ظالم ناگن کو قابو میں کیا جاتا ہے۔ وہ شیر کے جیسا شکتی شالی اور تیج پُنج شخصیت کا مالک ہوگا۔ یہ میں (ناسترے دمس) صاف لفظوں میں بتا رہا ہوں کہ وہ کنڈلینی شکتی اختیار کیئے ہوئے ہے۔ آگے واضح لفظ یہ ہے کہ جس وقت وہ سنت جس مہاساگر میں دوئیپ کلپ ہے اُسی دیش کے نام پر مہاساگر (ہند مہاساگر) کا بھی نام ہے۔ خصوصیت یہ ہوگی کہ اُس دیش کی بھوجنگ سرپنی شکتی کا پورن پریچت True Master ہوگا۔ (مہان دھارمک نیتا) کھلے ذہن والا (اُدھارمت والا) کرپالو، دیالو، دیدپیمان سمانتا (برابری) برابر حق دینے والے سناتن سامراج ادھیکاری، آدی پُرش (ست پُرش) کا انویائی (حامی) ہوگا۔ اُس کی ستا (اختیار) پوری دنیا میں ہوگی اُس کی مہیما (عظمت) اُپائے گرو شردھا، گرو بھکتی مطلب گرو بِناء کوئی سادھنا سپھل نہیں ہوتی، اس سدھانت (اصول) کو دُرڑھ (مضبوط) کریگا۔

تتو گیان کا ست سنگ کر کے پہلے جو اگیان کی نیند میں سوئے اپنے دھرم بندھوؤں (ہندوؤں) کو جاگرت کر کے اندھوِشواس (اندھا اعتبار) کے آدھار پر سادھنا کر رہے شردھالوؤں کی شاستر ویدھی رھیت سادھنا کا بُرقعہ پھاڑ کر گہرے گیان (تتو گیان) کا پرکاش کرے گا۔ اور اپنے سناتن دھرم کا پالن کرا کر سچی شانتی کا ادھیکاری بنائے گا۔ اس کے بعد اُس کا تتو گیان پوری دنیا میں پھیلے گا۔ اس مہان تتو درشی سنت کے گیان کی کوئی بھی برابری نہیں کر سکے گا۔ مطلب اُس کا کوئی بھی ثانی نہیں ہوگا۔ اُس کے صوفیانہ گیان (تتو گیان) کے سامنے سوریہ (سورج) کا تیج بھی کم پڑے گا۔ اس لئے (ناسترے دمس) وِیشوِک سینہہ (عظیم انسان) اتنا مہان ہوگا کہ میں اس کی عظمت کو لفظوں میں نہیں بیان کر سکتا۔ میں (ناسترے دمس) اُس گریٹ شائرن کو دیکھ رہا ہوں۔

اوپر لکھے بیان کا بھاؤ ارتھ ہے کہ اُس وشو نیتا کو پچاس ورش کی عمر میں تتو گیان

شاستروں میں پرمانت ہوگا۔ مطلب وہ پچاس ورش کی عمر میں سن 2001 میں سب دھرموں کے شاستروں کو پڑھ کراُن کا گیا تا (سمجھنے والا) تتو گیانی ہوگا۔ اوراُس کے بعد اُس تتو گیان کا گیہہ (جاننے، یوگیہ (لائق) پرمیشور کا گیان دوسروں کو پردھان کرنے والا) ہوگا اوراُس کا ادھیاتمک جنم، اماوسیہ کو ہوگا۔ اِس سمے اُس کی عمر ترون مطلب 25-20-16 ورش کی نہیں ہوگی۔ وہ ادھیڑ عمر کا ہوگا اور جب وہ پرسدھ (مشہور) ہوگا تب اس کی عمر 50 سے 60 سال کے بیچ میں ہوگی۔

٦۔ (پرشٹ 47-46) ناسترے دمس کہتا ہے کہ نیسند یہہ (بیشک) پوری دنیا میں عظیم تتو گیاتا (گریٹ شائرن) کے بارے میں میری بھوِشیہ وانی کے شبدا شبد کو کسی نیتاؤں پر جوڑ کر ترک ویترک کر کے دیکھیں گے تو کوئی بھی کھرا نہیں اُترے گا میں (ناسترے دمس) چھاتی ٹھوک کر شبدا شبد کہہ رہا ہوں میرے سنت کی قابلیت اوراس کا بے حد صوفیانہ گیان (تتو گیان) ہی سب کی کھال اُتارے گا بس 2006 سال آنے دواُس وِدھان کا ایک ایک شبد کھرا کھرا سمرتھن شائرن ہی دے گا

۷۔ (پرشٹ 52) ناسترے دمس نے اپنی بھوِشیہ وانی میں کہا ہے کہ 21ویں صدی کی شروعات میں دنیا کے سٹیج (فلک) پر شائرن کا اُدھئے ہوگا۔ جو بھی بدلاؤ ہوگا، وہ میری (ناسترے دمس) اِچھا (خواہش) سے نہیں بلکہ سنت کے حکم سے نیتی کی اِچھا سے سارا بدلاؤ ہوگا ہی ہوگا۔ اُس میں سے نیا بدلاؤ مطلب ہندوستان سب سے بہترین ملک ہوگا۔ کئی صدیوں سے نہ دیکھا گیا ہندوؤں کو سُکھ سامراجیہ درشٹی گوچر ہوگا۔ اُس دیش میں پیدا ہوا دھارمِک سنت ہی تتو درشٹا، تارن ہار، جگجیتا ہوگا۔ ایشیاء کھنڈ میں رامائن، مہابھارت وغیرہ کا گیان جو ہندوؤں میں مشہور ہے اُس سے بھی الگ آگے کا گیان اُس تتو درشی سنت کا ہوگا۔ وہ ست پُرش کا انویائی (حامی) ہوگا۔ وہ ایک لاثانی سنت ہوگا۔

۸۔ (پرشٹ 74):۔ بہت سارے سنت نیتا آئیں گے اور جائیں گے۔ سب پر ماتما کے دروہی (گُناہگار) اور ابھیمانی ہونگے مجھ (ناسترے دمس) کو آنترک (اندرونی) ساکشا تکار اس سنت کا ہوا ہے۔

ہندوستان کے ہندو سنت کی آگامی اندھ کاری (بھکتی گیان کی کمی سے اندھے) پرلئے کاری (لالچی انسان بھائی بھائی کو مار رہا ہے، بیٹا باپ سے تنگ ہے، ہندو، ہندو کا دشمن) دُھوندھ کاری (دولت کی دوڑ میں بے صبرے سماج) جگت کو نیا پرکاش دینے والا سب سے اچھا دھارمک سماج سُدھارنے کے سواء اپنی کوئی ذاتی خواہش نہیں ہوگی۔ مطلب انسانوں کی بھلائی کے لئے پریشانیوں کے سوا کچھ بھی ذاتی لالچ نہیں ہوگی، نہ ابھیمان (غرور) ہوگا۔ یہ میری بھوِشیہ وانی کی گورو (فخر) کی بات ہوگی، کہ اصل میں وہ تتو درشی سنت سنسار میں لازمی مشہور ہوگا۔ اُس کے دُوارہ بتایا گیان صدیوں تک چھایا رہے گا۔ وہ سنت آدھونک وگیانکوں (جدید

سائنسدانوں) کی آنکھیں چکا چوند کرے گا، ایسے آدھیاتمک چمتکار کرے گا کہ وگیا نک بھی حیرت میں پڑ جائیں گے۔ اس کا سب گیان شاستر پرمانت (مطابق) ہوگا۔ میں ناسترے دمس کہتا ہوں کہ عقل مند لوگ اس کی اپیکشا نہ (گلا) کریں۔ اُسے چھوٹا گیان دویپ نہ سمجھیں، اُس تتو یتا مہا مانو (عظیم انسان) سنت کو سنگھاسن پر بٹھا کر پوجا کے لائق دیوَ مان کر پوجا کریں۔ وہ آدی پُرش کا (ست پُرش کا) انویائی (حامی) دنیا کا تارن ہار ہوگا۔

سنت رام پال داس جی مہاراج کے سمرتھن میں دوسرے بھوِشیہ وکتاؤں کی بھوِشیہ وانیاں:۔

ا۔ انگلینڈ کے جوتش "کیرو" نے سن 1925ء میں لکھی ہوئی کتاب میں بھوِشیہ وانی کی ہے کہ بیسویں صدی یعنی سن 2000ء کے اُترارددھ (Latter half) میں (سن 1950 کے بعد پیدا ہونے والا سنت) ہی پوری دنیا میں ایک نیا ماحول (نیا رواج) لائے گا جو پوری دنیا میں پھیل جائے گا۔ بھارت کا وہ ایک شخص جو سارے سنسار میں گیان کرانتی لا دے گا۔

۲۔ بھوِشیہ وکتا "شری وتجلینٹن" کے مطابق بیسویں صدی (Latter half) میں دنیا میں آپسی پریم کا کم ہونا انسانیت کا بگڑنا، دھن دولت کو حاصل کرنے کی بھاگ دوڑ، لوٹ مار اور سیاست دانوں کا بے ایمان ہو جانا، وغیرہ بہت سے پیدا ہونے والے قصے دیکھنے کو ملیں گے۔ لیکن بھارت سے پیدا ہوئی شانتی پریم بھاؤ اور بھائیچارے پر مشتمل نئی تہذیب دیش، صوبہ، اور ذات پات کی دیواریں توڑ کر پوری دنیا میں امن اور چین پیدا کرے گی۔

۳۔ امریکہ کی مہیلا (خاتون) بھوِشیہ وکتا "جین ڈکسن" کے مطابق 20ویں صدی کے آخر سے پہلے دنیا میں ایک گھور ہاہا کار (ہولناک خوف و ہراس) اور انسانیت کا خاتمہ ہوگا۔ ویچارک یُدھ (ذہنی تصادم) کے بعد آدھیاتمکتا (روحانی علم) پر آدھارت ایک نئی تہذیب بھارت کے دیہاتی پریوار کے وئیکتی کی نگرانی میں جمے گی اور سنسار سے یُدھ (لڑائی) کو سدا سدا کے لئے الوداع کر دے گی۔

۴۔ امریکہ کے "شری اینڈرسن" کے مطابق 20ویں صدی کے آخر سے پہلے یا 21ویں صدی کی ابتدائی دہائی میں دنیا میں اسبھتا کا ننگا تانڈو (قتل وغارت کا ننگا رقص) ہوگا۔ اس بیچ بھارت کے ایک گاؤں کا ایک دھارمک وئیکتی، ایک انسان ایک زبان اور جھنڈے کی رُوپ ریکھا کا سنویدھان (قانون) بنا کر سنسار کو سداچار اُدھارتا، انسانیت کی بھلائی اور پیار کا سبق دے گا۔ یہ مسیحا سن 1999 تک دنیا میں آگے آنے والے ہزاروں سالوں کے لئے دھرم اور سُکھ شانتی بھر دیگا۔

۵۔ ہالینڈ کے بھوِشیہ وکتا "شری گورارڈ کرائیسے" کے مطابق 20ویں صدی کے آخر

سے پہلے یا 21 ویں صدی کی ابتدائی رہائی میں خطرناک لڑائی کے سبب کئی دیشوں کا نام و نشان ہی مٹ جائے گا لیکن بھارت کا ایک مہا پُرش ساری دنیا کو انسانیت کے ایک سُوتر (دھاگے) میں باندھ دے گا اور ہینسا پھوٹ دُراچار، (دہشتگردی) کپٹ (دھوکہ) وغیرہ سنسار سے ہمیشہ کے لئے مٹا دے گا۔

۶۔ امریکہ کے بھویشیہ وکتا" چارلس کلارک" کے مطابق 20 ویں صدی کے آخر سے پہلے ایک دیش وگیان کی ترقی میں سب دیشوں کو پچھاڑ (شکست) دے گا لیکن بھارت کی پرتیشٹھا (مقبولیت) خاص طور سے اسی کے دھرم اور درشن سے ہوگی۔ جسے پورا سنسار اپنا لے گا، یہ دھارمک کرانتی (مذہبی انقلاب) 21 ویں صدی کے شروعات میں ہی ساری دنیا کو متاثر اور لوگوں کو آدھیاتمکتا (روحانی علم) پر مجبور کر دے گی۔

۷۔ ہنگری کی مہیلا (خاتون) جیوتشی "بورسکا" کے مطابق سن 2000 سے پہلے پہلے خوفناک حالات خون خرابہ اور لوٹ مار کے بیچ ہی مانوسدگنوں (انسانیت) کا وکاس بھارت کے ایک فرشتے کے دُوارہ بھوتیک واد (دنیا کے مسائل) سے سپھل سنگھرش (کامیاب جدوجہد) کے پھل سرُوپ ہوگا۔ جو دیر پا ہوگا اُس آدھیاتمک وئیکتی کے بڑی تعداد میں چھوٹے چھوٹے لوگ ہی انویائی (چیلے) بن کر بھوتیک واد (دہشتگردی) کو آدھیاتمکتا (روحانی علم) میں بدل دیں گے۔

۸۔ فرانس کے ڈاکٹر "جولرون" کے مطابق سن 1990 کے بعد یورپی دیش بھارت کی دھارمک سبھئتا (مذہبی تہذیب) کی اور تیزی سے جھکیں گے۔ سن 2000 تک دنیا کی آبادی 640 کروڑ کے آس پاس ہوگی۔ بھارت سے اٹھنے والی گیان کی دھارمک کرانتی ناستیکتا کا ناش کر کے آندھی طوفان کی طرح پوری دنیا کو ڈھک لے گی اُس بھارت کے مہان روحانی عالم شخص کے انویائی دیکھتے دیکھتے ایک بہت بڑی بھیڑ کے رُوپ میں" آتم شکتی سے "پوری دنیا پر اثر جمع لینگے۔

۹۔ فرانس کے "ناسترے دمس" کے مطابق دنیا بھر میں سئینک کرانتیوں (عسکری انقلاب) کے بعد تھوڑے سے ہی اچھے لوگ سنسار کو اچھا بنائیں گے۔ جن کا بڑا مشہور دھارمک سنت 20 ویں صدی کے آخر اور 21 ویں صدی کی شروعات میں کسی پوروی (مشرق) دیش (ملک) سے جنم لے کر بھائی چارہ اور پریم محبت کے دُوارہ ساری دنیا کو ایکتا کے دھاگے میں باندھ دے گا (ناسترے دمس شتک ایک شلوک 50 میں ثابت کر رہا ہے) تین طرف سے سمندر سے گھرے دوئیپ میں اُس مہان سنت کا جنم ہوگا اُس وقت تتو گیان کی کمی سے اگیان اندھیرا ہوگا۔ نیتکتا کا خاتمہ ہو کر ہاہا کار مچا ہوگا۔ وہ سنت (دھارمک نیتا) گرو کو سب سے عظیم مان کر اپنی سادھنا (پوجا) کرے گا اور کروائے گا۔ وہ تتو درشی سنت اپنے دھرم بل (مذہبی طاقت) مطلب

بھکتی کی شکتی اور تتو گیان سے تمام ممالک کو جھکائے گا۔ ایشیاء میں اُسے روکنا مطلب اس کے پرچار میں بادھا (رکاوٹ) ڈالنا پاگل پن ہوگا (شتک 1 ش 50) سینچوری 1 کنتا 50)

۱۰۔ اسرائیل کے پروفیسر ''حرار'' کے مطابق بھارت دیش کا ایک عظیم مہا پُرش مانوتا وادی (انسانیت) وچاروں سے 2000ء سے پہلے آدھیاتمک کرانتی (روحانی انقلاب) کی جڑیں مضبوط کر لے گا۔ اور ساری دنیا کو ان کے وچار سُننے کو مجبور ہونا پڑے گا بھارت کے زیادہ تر راجیوں میں راشٹر پتی ساشن ہوگا پر بعد میں نیتر تو (قیادت) دھرم نِشٹ ویر لوگوں کا ہوگا جو ایک دھارمک سنگٹھن کے آشرت ہوں گے۔

۱۱۔ ناروے کے "شری آنند آچاریہ" کی بھویشیہ وانی کے انوسار سن 1998 کے بعد ایک شکتی شالی دھارمک سنستھا (مذہبی تنظیم) بھارت میں پرکاش میں آئے گی جس کے سوامی ایک گرہستھ وئیکتی (شادی شدہ انسان) کی آچار سنھیتا کا پالن پوری دنیا کرے گی۔ دھیرے دھیرے بھارت صنعتی، دھارمک اور آرتھک (معاشی) طور پر ساری دنیا کی رہنمائی کرے گا اور اُس کا وگیان (آدھیاتمک، تتو گیان) ہی پوری دنیا مانے گی۔

اُوپر لکھی بھویشیہ وانیوں کے مطابق ہی آج پوری دنیا میں واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ یُگ پریورتن (وقت کی تبدیلی) پرکرتی کا اٹل سدھانت ہے۔ ویدک درشن کے انوسار چار یُگوں (ست یُگ، تریتا یُگ، دُواپر یُگ، کل یُگ) کی ویئوستھا ہے۔ جب دھرتی پر پاپیوں کا ایک چھتر سامراجیہ ہو جاتا ہے تب بھگوان دھرتی پر انسان رُوپ میں پرگھٹ ہوتا ہے۔

اسی طرح یُگ پریورتن (وقت کی تبدیلی) کی بھویشیہ وانیاں عیسائیوں کی مقدس مذہبی کتاب بائیبل بھی صاف لفظوں میں کہتی ہے۔ پویتر آتما یسوع نے سینٹ جوھن کے 15:26 اور 16:7 سے 15 میں ایک سہایک (مددگار) بھیجنے کی بھویشیہ وانی کی ہے۔ بائیبل کی بھوَیشیہ وانی کے مطابق اگر وہ مددگار بیسویں صدی کے ختم ہونے سے پہلے پیدا نہیں ہوا تو بائیبل کی بھویشیہ وانیاں جھوٹی ثابت ہو جائینگی۔ لیکن ایسا ناممکن ہے کیونکہ اُس مہان آتما یسوع نے اُس مددگار کو بھیجنے کے لئے ہی اپنی جان کی قربانی دی تھی یہ تتھیہ سینٹ جوھن کے 16:7 سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ ''تو بھی میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے اچھا ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو سہایک (مددگار) تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر میں جاؤں گا تو اُسے تمہارے پاس بھیج دونگا'' اور اپنے قول کے مطابق اس پویتر آتما نے اپنی زندگی کو اپنی مرضی سے قربان کر دیا۔

انسانیت کے اس سُدھار کا کام قدیم زمانے سے بھارت ہی کرتا آیا ہے اسی پویتر دھرتی پر اوتاروں کا اُترنا انادی کال (ازل) سے ہوتا آرہا ہے۔

لیکن کیسی وِڈمبنا ہے کہ رُشی، منیوں، مہاپُرشوں کے اوتاروں کی زندگانی میں اُس سمے کی شاسن ویئوستھا اور جنتا نے ان کی آفاقی باتوں اور آدرشوں پر دھیان نہیں دیا۔ اور ان کے پردہ کر جانے پر دُگنے جوش سے اُن کی پوجا شروع کر کے پوجنے لگ گئے۔ یہ بھی ایک وِڈمبنا ہے کہ جب وہ زندہ تھے اُس وقت ہم نے اُن کی نہیں مانی بلکہ اُن کا وِیرودھ اور اپمان ہی کرتے رہے ہیں۔ کچھ سوارتھی (مفاد پرست) لوگ عوام کو بھرم میں ڈال کر اس پرم سنت کو بدنام کر کے رُکاوٹیں ڈالتے ہیں۔ یہ واقعہ ہر یُگ میں پیش آتا رہا ہے اور آج بھی سامنے آرہا ہے۔

جو مہاپُرش ہزاروں تکلیفوں کو برداشت کر کے اپنی تپسیا اور سچائی پر ثابت قدم رہتا ہے۔ ان کی باتیں جھوٹی نہیں ہوسکتیں سچ پر قائم رہتے ہوئے شری عیسیٰ مسیح نے اپنے جسم میں کیلوں کی کربناک تکلیفوں کو جھیلا شری سقراط نے زہر کا پیالہ پیا، شری رام اور شری کرشنا جی کو بھی تکلیفوں اور مصیبتوں کا شکار ہونا پڑا۔

شری عیسیٰ مسیح نے کہا تھا کہ ''دھرتی اور آسمان ٹل سکتے ہیں سورج کا اٹل سدھانت ہے اُگنا اور ڈھلنا وہ بھی ختم ہوسکتا ہے لیکن میری باتیں کبھی جھوٹی نہیں ہوسکتی ہیں''۔

پیارے سجنو! اگر آج کروڑوں انسان اس پرم تتو کے جاننے والے سنت کو ڈھونڈ کر مان کر، ان کی بتائی ہوئی باتوں کے مطابق اپنی زندگی کے سفر کو سُدھار لینگے تو پوری دنیا میں ست بھاونا آپس میں بھائی چارہ دَیا (رحم) اور سچی بھکتی کا واتاورن (ماحول) ہوجائیگا

آج کا انسان عقل مند اور ہوشیار ہے اس لئے اُس سنت کے وِیچاروں کو لازمی مانے گا اور سُکھی ہو جائیگا۔ وہ سنت ہے جگت گرو تتو درشی رام پال جی مہاراج۔ کرِپیا پڑھیں سنت رام پال جی مہاراج کی سنکشیپت جیونی جو سب بھویشیہ وانیوں پر کھری اُتر رہی ہے۔

سنت رام پال جی مہاراج کا سنکشیپت پریچیہ (مختصر تعارف)

سنت رام پال جی کا جنم 8 ستمبر 1951ء میں گاؤں دھنانہ ضلع سونی پت ہریانہ میں ایک کسان پریوار میں ہوا۔ پڑھائی پوری کر کے ہریانہ میں سینچائی وِبھاگ (اریگیشن ڈپارٹمنٹ) میں جونیئر انجینئر کی پوسٹ پر 18 سال کام کرتے رہے۔ سن 1988ء میں پرم سنت رام دیوانند جی سے دِیکشا پراپت کی اور تن من سے بھکتی کر کے سوامی رام دیوانند جی دُوارہ بھکتی مارگ سے سادھنا کی اور پرماتما کا ساکشاتکار (درشن) کیا۔

سنت رام پال جی کو نام دیکشا 17 فروری 1988 کو فالگُن مہینے کی اُماوسیہ کو رات میں پراپت ہوئی اس سمیہ سنت رام پال جی مہاراج کی عمر 37 سال کی تھی۔ اُپدیش والے دن کو سنت

مت میں اُپدیشی بھکت کا آدھیاتمک جنم دن مانا جاتا ہے۔

اُوپر لکھی تفصیل شری ناسترے دمس جی کی اس بھویشیہ وانی سے پوری طرح میل کھاتی ہے۔ جو پرشٹ سنکھیہ 45-44 پر لکھی ہے۔ جس وقت اُس تتو درشٹا (تتو درشی سنت) کا آدھیاتمک جنم ہوگا، اُس دن اندھیری اماوسیہ ہوگی، اُس وقت اُس ویشونیتا کی عمر 25-20-16 سال نہیں ہوگی۔ وہ ترون (جوان) نہیں ہوگا، بلکہ پروڑھ (ادھیڑ) ہوگا۔ اور وہ پچاس، ساٹھ سال کی درمیانی عمر میں سنسار میں پرسدھ (مشہور) ہوگا اور وہ سن 2006ء ہوگا۔

سن 1993ء میں سوامی رام دیوآنند جی مہاراج نے آپ کو ست سنگ کرنے کی آگیہ دی تھی اور سن 1994 میں نام دان کرنے کی آگیہ پردھان کی۔ بھکتی مارگ میں لین ہونے کے کارن (J . E) کی پوسٹ سے استعفیٰ دے دیا جو ہریانہ سرکار دُوارہ لیٹر کرمانک 3500-3492 تاریخ 16-05-2000 کو منظور ہوا۔ سن 1994 سے 1998 تک سنت رام پال داس جی مہاراج نے گھر گھر، گاؤں گاؤں نگر نگر میں جا کر ست سنگ کیا۔ بہت سنکھیہ میں چیلے ہوگئے اور ساتھ ساتھ گیان ہین (بے علم) سنتوں کی مخالفت بھی بڑھتی گئی۔ سن 1999ء میں گاؤں کرونتھا ضلع روھتک (ہریانہ) میں ست لوک آشرم کرونتھا کی استھاپنا (تعمیر) کی اور ایک جون 1999 سے 7 جون 1999 تک پرمیشور کبیر جی کے پرگھٹ ہونے والے دن پر سات دن بڑے ست سنگ کا آیوجن (اہتمام) کر کے آشرم کی شروعات کی۔ اور مہینے کی ہر ایک پورنیما کو تین دن کا ست سنگ شروع کیا، دور دور سے شردھالو بھکت ست سنگ سُننے آنے لگے اور تتو گیان کو سمجھ کر بہت زیادہ تعداد میں چیلے بننے لگے۔ چند دنوں میں سنت رام پال داس جی مہاراج کے انویائی (چیلوں) کی تعداد لاکھوں میں پہنچ گئی۔ جن گیان ہین (بے علم) سنتوں اور رِشیوں کے انویائی (چیلے) سنت رام پال داس جی مہاراج کے پاس آنے لگے اور اِن کے چیلے بننے لگے پھر اُن اگیانی آچاریوں اور سنتوں سے سوال کرنے لگے کہ آپ سب گیان اپنے ست گرنتھوں سے الگ بتا رہے ہو؟۔

یجُروید ادھیائے 8 منتر 13 میں لکھا ہے کہ:۔ پورن پرماتما اپنے بھکت کے سب اپرادھ (گُناہ/پاپ) ناش کر دیتا ہے، (معاف کر دیتا ہے) آپ کی جو کتاب ہم نے خریدی ہے اُس میں لکھا ہے کہ پرماتما اپنے بھکت کے پاپ شما (ناش) نہیں کرتا۔ آپ کی کتاب "ستیارتھ پرکاش" سُملاس سات میں لکھا ہے کہ سوریہ (سورج) پر پرتھوی (زمین) کی طرح انسان اور دوسرے جاندار رہتے ہیں، اسی پرکار پرتھوی کی طرح سب چیزیں ہیں۔ باغ باغیچے، ندی، جھرنے وغیرہ کیا یہ ممکن ہے۔ پویتر یجروید ادھیائے 5 منتر ایک میں لکھا ہے کہ پرماتما سہ شریر ہے۔ اُس

امرپُرش پرماتما کا سب کا پالن پوشن کرنے کے لئے شریر ہے۔مطلب پرماتما جب اپنے بھکتوں کو تتو گیان سمجھانے کیلئے کچھ سمے مہمان کے رُوپ میں اس سنسار میں آتا ہے تو اپنے اصلی تیجو مئے شریر سے ہلکے تیج پُنج کا شریر بنا کر آتا ہے۔اس لئے اوپر لکھے منتر میں دو دو بار ثابت کیا ہے۔اس طرح کے ترق سے نروتر (لاجواب) ہوکر اپنے اگیان کا پردہ فاش ہونے کے ڈر سے اُن اگیانی سنتوں، مہنتوں اور آچاریوں نے ست لوک آشرم کرونتھا کے آسپاس کے گاؤں میں سنت رام پال داس جی مہاراج کو بدنام کرنے کے لئے غلط پرچار کرنا شروع کر دیا تھا۔ اور 12-07-2006 کو سنت رام پال داس جی مہاراج کو جان سے مارنے اور آشرم کو ختم کرنے کیلئے خود اور اپنے انو یائیوں (چیلوں) سے ست لوک آشرم پر آکرمن (حملہ) کروایا۔ پولیس نے روکنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے کچھ لوگ زخمی بھی ہوئے۔سرکار نے ست لوک آشرم کو اپنے قبضے میں کرلیا۔اور سنت رام پال داس جی مہاراج اور کچھ چیلوں پر جھوٹا کیس بنا کر جیل میں ڈال دیا۔اس طرح 2006ء میں سنت رام پال داس جی مشہور ہوگئے۔ بھلے ہی انجانوں نے جھوٹے الزام لگا کر سنت کو پریشان کیا لیکن سنت بے قصور ہے۔ پیارے بھکتو ناسترے دمس کی بھویشیہ وانی کو پڑھ کر سوچیں گے کہ سنت رام پال داس جی کو اتنا بدنام کر دیا ہے، کیسے ممکن ہوگا کہ یہ سنسار کو گیان پرچار کرے گا۔ان سے عرض ہے کہ پرماتما ایک پل میں حالات کو بدل سکتا ہے۔

کبیر: صاحب سے سب ہوت ہے۔۔ بندے سے کچھ ناہی
رائی سے پربت کرے۔۔ پربت سے پھر رائی

پرمیشور کبیر اپنے بچوں کے بھلے کیلئے جلد ہی سماج کو تتو گیان (چھُپا ہوا راز، سچا علم) دُوارہ اصلیت سے واقف کروائیں گے اور پھر پورا سنسار سنت رام پال داس جی مہاراج کے گیان کو سچا مانے گا۔

سنت رام پال داس جی مہاراج سن 2003ء سے اخباروں اور ٹی وی چینلوں کے ذریعے سے سچے گیان کا پرچار کر کے دوسرے دھرم گروؤں سے کہہ رہے ہیں کہ آپ کا گیان شاستروں سے مخالف مطلب آپ بھکت سماج کو شاستر رہیت (جو شاستروں میں نہ لکھی ہوئی ہو) پوجا کروا رہے ہیں۔اور دوشی بن رہے ہیں۔اگر میں غلط کہہ رہا ہوں تو اس کا جواب دو۔آج تک کسی بھی سنت نے جواب دینے کی ہمت نہیں کی ہے۔

سنت رام پال داس جی مہاراج کو سن 2001ء میں اکتوبر مہینے کے پہلے برسپتی (جمعرات) کو اچانک پریرنا ہوئی، (خیال آیا) کہ سب دھرموں کے ست گرنتھوں (مذہبی کتابوں) کا گہرائی سے ابھیاس کریں اس آدھار پر سب سے پہلے پویتر شریمد بھگوت گیتا جی کا ادھیئن (مطالعہ) کیا اور کتاب " گہری نظر گیتا میں" لکھی اور اسی آدھار پر سب سے پہلے راجستھان

صوبے کے جودھپور شہر میں مارچ 2002 میں ست سنگ پرارمبھ (شروع) کیا۔اس لئے ناسترے دمس جی نے کہا ہے کہ پوری دنیا کا دھارمک ہندو سنت پچاس سال کی عمر میں مطلب 2001ء میں گیہہ گیا تا (مکمل علم) کا پرچار کرے گا۔سنت رام پال داس جی مہاراج کا جنم پویتر ہندو دھرم میں سن 1951 میں 8 ستمبر کو گاؤں دھنانہ ضلع سونی پت، صوبہ ہریانہ (بھارت) میں ایک کسان پریوار میں ہوا۔اس پرکار سن 2001 میں سنت رام پال داس جی مہاراج کی عمر 50 سال بنتی ہے۔سو ناسترے دمس کے کہنے کے مطابق صحیح ہے۔اس لئے وہ پورے سنسار کا دھارمک نیتا سنت رام پال داس جی مہاراج ہی ہیں۔جن کی رہنمائی میں بھارت دیش پوری دنیا میں راج کرے گا۔پورے سنسار میں ایک ہی گیان " بھکتی مارگ " چلے گا۔ایک ہی قانون ہوگا۔ کوئی دُکھی نہیں رہے گا، سنسار میں مکمل شانتی (امن وامان) ہوگی۔ جو رُکاوٹیں کھڑی کرنے کی کوشش کریں گے، آخر میں وہ بھی پچھتاوہ کریں گے۔اور تتو گیان کو سویکار کرنے پر مجبور ہونگے اور سب انسانی سماج انسانی دھرم کا پالن کریں گے اور پورن موکش پراپت کر کے ست لوک جائیں گے

جس تتو گیان کے بارے میں ناسترے دمس جی نے اپنی بھویشیہ وانی میں ذکر کیا ہے کہ اُس وِشوَ وجیتا سنت کے دُوارہ بتائے شاستر پرمانت تتو گیان کے سامنے پوروَ (پہلے) کے سب سنت اسپھل (ناکام) ہوجائیں گے اور سب کو نمر (عاجز) ہوکر جھُکنا پڑے گا۔اس کے بارے میں پرمیشور کبیر بندھی چھوڑ اپنی امرت وانی میں پویتر ''کبیر ساگر'' گرنتھ میں (جو سنت دھرم داس جی دُوارہ لگ بھگ ساڑھے پانچ سو ورش پہلے لیپی بدھ (لکھا) کیا گیا ہے۔) کہا ہے کہ ایک سمے ایسا آئے گا جب پورے سنسار میں میرا ہی گیان چلے گا۔اور پورا سنسار پریم اور محبت سے بھکتی کرے گا۔آپس میں زیادہ پریم ہوگا اور ست یُگ جیسا سمے ہوگا۔ پرمیشور کبیر بندھی چھوڑ دُوارہ بتائے گیان کو سنت رام پال داس جی مہاراج نے سمجھا ہے۔اُسی گیان کے بارے میں کبیر صاحب جی نے اپنی وانی میں کہا ہے کہ

کبیر صاحب: اور گیان سب گیانڑی۔۔ کبیر گیان سو گیان
جیسے گولا توپ کا ۔۔۔ کرتا چلے میدان

تشریح: یہ تتو گیان اتنا پربل (طاقت ور) ہے کہ اس کے سامنے دوسرے سنتوں اور رِشیوں کا گیان ٹِک نہیں سکتا۔جیسے توپ کا گولا جہاں بھی گرتا ہے وہاں پر سب قِلعوں تک کو ختم کر کے صاف میدان بنا دیتا ہے۔

یہی پرمان (ثبوت) سنت غریب داس جی (چھُڈانی ضلع جھجھر ہریانہ والے) نے

دیا ہے کہ ست گرو (تتو درشی سنت پرمیشور کبیر بندھی چھوڑ جی کا بھیجا ہوا) دلی منڈل میں آئے گا۔

ستگرو دلی منڈل آئیسی۔۔۔ سوتی دھرنی سوم جگائیسی

پرماتما کی بھکتی بناء کنجوس ہو گئے لوگوں کو جگائے گا، گاؤں دھنانہ ضلع سونی پت پہلے دلی ریاست میں پڑتا تھا اس لئے سنت غریب داس جی مہاراج نے کہا ہے کہ ست گرو (واستوک گیان جاننے والا سنت مطلب تتو درشٹا سنت) دلی منڈل میں آئے گا پھر کہا ہے کہ:۔

صاحب کبیر تخت کھواسا ۔۔ دلی منڈل لیجے واسا

بھاؤ ارتھ ہے کہ پرمیشور کبیر بندھی چھوڑ کے تخت (دربار) کا خواص (نوکر) مطلب پرمیشور کا نمائندہ دلی منڈل میں واس کرے گا۔ مطلب وہاں پیدا ہو گا۔ پہلے اپنے ہندو لوگوں کو تتو گیان سے پریچت (واقف) کروائے گا۔ بُدھی مان ہندو ایسے جاگیں گے جیسے کوئی ہڑبڑا کر جاگتا ہے۔ مطلب اس سنت کے دُوارہ تتو گیان کو سمجھ کر بِنا دیر کئے، اُسی کی شرن گرہن کریں گے ۔ پھر پوری دنیا اُس تتو درشی سنت کے گیان کو قبول کرے گا۔ یہ بھویشیہ وانی شری ناسترے دمس جی نے بھی کی ہے۔ ناسترے دمس نے یہ بھی لکھا ہے کہ، مجھے دُکھ اس بات کا ہو رہا ہے کہ اس سے واقف نہ ہونے کے کارن میرا شائرن (تتو درشی سنت) اُپیکشا کا پاتر بنے گا۔ اے بُدھی مان انسانوں اس کی اُپیکشا (گلا) نہ کرو۔ وہ آسن پر بٹھا کر پوجا کرنے کے لائق ہے۔ وہ ہندو دھارمک سنت آدی پُرش پورن پرماتما کا انویائی (نمائندہ) جگت کا تارن ہار ہے۔

ناسترے دمس جی بھویشیہ وکتا نے کتاب کے پرشٹ 42-41 پر تین شبد کا اُلیکھ کیا ہے، کہا ہے کہ وہ سنت کال کی دُکھ دائی دھرتی سے چھڑوا کر اپنے آدی انادی پُوروجوں کے ساتھ وارث بنائے گا اور مُکتی دلائے گا۔ یہاں پر اُپدیش منتر کی طرف اِشارہ ہے کہ وہ شائرن وہ سنت صرف تین شبد (اوم، تت، ست) ہی منتر جاپ دے گا۔ ان تین شبدوں کے ساتھ مُکتی کا کوئی دوسرا شبد نہ چپکائے گا۔ یہ ثبوت پویتر رُگوید، منڈل 10 منتر 16 میں ہے۔ سام وید شلوک سنکھیہ 822 اور شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 17 شلوک نمبر 23 میں ہے کہ پورن سنت تین منتر (اوم، تت، ست جن میں تت اور ست سچے منتروں کی طرف اِشارہ ہے) دیکر پورن پرماتما کی بھکتی کروا کر جیو کو کال جال سے مُکت کرواتا ہے۔ پھر وہ سادھک کی بھکتی کمائی کے بل سے وہاں چلا جاتا ہے جہاں آدی سرشٹی کے اچھے پرانی (لوگ) رہتے ہیں۔ جہاں سے یہ جیو اپنے پُوروجوں یعنی بزرگوں کو چھوڑ کر کال کے ساتھ آ کر اس دُکھ دائی لوک میں پھنس کر کشٹ پر کشٹ اُٹھا رہا ہے۔ ناسترے دمس جی نے یہ بھی اسپشٹ کیا ہے کہ بچلی پیڑھی ہندو دھرم کا آدرش جیون جیئیں گے۔ تتو درشی سنت اپنے گیان سے سچے شاستروں میں موجود بھکتی ویدھان پھر سے بناء شرط اُجاگر کروائے گا

اور انسانیت، سنسکرتی، مانو دھرم کے لچھن نردھوک (نِشکپٹ بھاؤ) سے سنوارے گا، مدھلیہ کالات ہندو دھرماچے وھندوچیا آدرشوَت جھالیل۔ یہ مراٹھی بھاشا میں پرشٹ 42 میں لکھا ہے بھاؤ ارتھ ہے کہ بچلی پیڑھی کا اُدھار شائرن کرے گا۔ یہ اُلیکھ پرشٹ 42 کی ہندی لکھنا رہ گیا تھا اسلئے یہاں لکھ دیا ہے، اور اسپشٹی کرن بھی دیا ہے۔ یہی پرمان (ثبوت) خود پرماتما کبیر جی نے کہا ہے کہ:۔

کبیر صاحب: دھرم داس تو ھے لاکھ دُھائی۔ سار گیان وَ سار شبد کہیں باہر نہ جائی

سار نام جو باہر پڑھی۔ بچلی پیڑھی ہنس نہیں ترھی

سار گیان تب تک چھُپائی۔ جب تک دُوا دس پنتھ نہ مٹ جائی

جیسے سن 1947ء میں بھارت دیش انگریزوں سے آزاد ہوا۔ اس سے پہلے ہندوستان میں شکشا (تعلیم) نہیں تھی۔ سن 1951ء میں سنت رام پال داس جی مہاراج کو پرمیشور نے پرتھوی پر بھیجا۔ سن 1947ء سے پہلے کل یُگ کی پہلی پیڑھی جانو اور 1947 سے بچلی پیڑھی پرارمبھ (شروع) ہوئی۔ یہ ایک ہزار ورش تک ست بھکتی کرے گی۔ اس دوران جو پورن نشچیہ کے ساتھ بھکتی کرے گا وہ ست لوک چلا جائے گا۔ جو ست لوک نہیں جا سکے اور کبھی بھکتی کی، اور کبھی چھوڑ دی، لیکن گرو دروہی نہیں بنے، وہ پھر ہزاروں منُش جنم اسی کل یُگ میں پراپت کریں گے۔ کیوں کہ یہ ان کی شاستر ویدھی انوسار سادھنا کا پرینام (انجام) ہو گا۔ اس پرکار کئی ہزاروں ورشوں تک کل یُگ کا سمئے ورتمان (موجودہ وقت) سے بھی اچھا چلے گا۔ پھر آخری کی پیڑھی بھکتی رھیت (بغیر بھکتی کے) اُتپن ہو گی۔ کیوں کہ شُبھ (اچھی) کمائی جو بھکتی یُگ میں کی ہے، وہ بار بار جنم پراپت کر کے خرچ (سماپت) کر دی ہو گی۔ اس پرکار کل یُگ کے انت کی پیڑھی کرت گھنی (احسان فراموش/ ناشکری) ہو گی۔ وہ بھکتی نہیں کر سکیں گے۔ اس لئے کہا ہے کہ آج کل یُگ کی بچلی پیڑھی چل رہی ہے۔ (1947) سے وہ سنت سب کے سامنے پرگھٹ ہو چکا ہے۔ وہ ہے "سنت رام پال داس جی مہاراج"

اوپر لکھا گیان جو بچلی پیڑھی اور پہلی وَ آخری پیڑھی والا سنت رام پال داس جی مہاراج اپنے پروچنوں (خطبات) میں سالوں سے بتاتے آرہے ہیں۔ جو اَب ناسترے دمس جی کی بھویشیہ وانی نے بھی اسپشٹ کر دیا۔ اس لئے سنت غریب داس جی مہاراج نے کہا ہے کہ کبیر پرمیشور جی کی بھکتی پورن سنت سے اُپدیش لیکر کرو نہیں تو یہ اوسر پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔

غریب داس: سمجھا ہے تو سردھر پاؤں، بہور نہیں رے ایسا داؤں

تشریح: اگر آپ تتو گیان کو سمجھ گئے ہیں تو سر پر پیر رکھ کر مطلب جلدی سے تتو درشی سنت رام پال داس جی مہاراج سے اُپدیش لیکر اپنا کلیان کرواؤ۔ یہ اچھا اوسر (اچھا موقعہ) دوبارہ نہیں ملے گا۔

جیسے یہ بچھلی پیڑھی والا وقت اور آپ کا مانو شریر اور تتو درشی سنت پرگھٹ ہے۔ اگر اب بھی بھکتی مارگ پر نہیں آؤ گے تو اس کے بارے میں کہا ہے کہ:۔

یہ سنسار سمجھدا ناہی۔ کہندا شام دوپہرے نوں
غریب داس یہ وقت جات ہے۔ رووٗ گے اس پہرے نوں

تشریح: سنت غریب داس جی مہاراج کہہ رہے ہیں کہ یہ بھولا سنسار شاستر ودھی رہیت سادھنا کر رہا ہے۔ جو بہت دُکھ دائی ہے۔ اس کو سُکھ دائی کہہ رہا ہے۔ جیسے جون مہینے میں دوپہر دن کے 12 بجے دھُوپ میں کھڑا کھڑا جل رہا ہے۔ اُسی کو شام بتا رہا ہے۔ جیسے کوئی شرابی انسان شراب پی کر سڑک پر کھڑا ہے اور اس سے کوئی کہے کہ آپ دوپہر کی دھوپ میں کیوں جل رہے ہو، چھایہ میں کیوں نہیں چلے جاتے تو وہ شراب کے نشے میں کہتا ہے کہ نہیں شام ہے ٹھنڈک ہو رہی ہے، کون کہتا ہے کہ دوپہر ہے۔ اسی پرکار جو سادھک شاستر ودھی تیاگ کر من مانا آچرن کر رہے ہیں وہ اپنا جیون نشٹ (تباہ) کر رہے ہیں۔ اُسے تیاگنا (چھوڑنا) نہیں چاہتے بلکہ اُسی کو سب سے اچھا مان کر کال کے لوک کی آگ میں جل رہے ہیں۔ سنت غریب داس جی مہاراج کہہ رہے ہیں کہ اتنے پرمان (ثبوت) ملنے کے بعد بھی سچی سادھنا پورن سنت کے بتائے انوسار نہیں کرو گے تو یہ انمول مانو شریر اور بچھلی پیڑھی کا بھکتی یگ ہاتھ سے نکل جائے گا پھر اس سمے کو یاد کر کے رووٗ گے بہت پچھتاوا کرو گے پھر کچھ نہیں ملے گا۔ پرمیشور کبیر بندھی چھوڑ جی نے کہا ہے کہ:۔

کبیر: آچھے دن پاچھے گئے، ست گرو سے کیا نہ ہیت
اب پچھتاوا کیا کرے، جب چڑیا چُگ گئیں کھیت

سبھی مانو سماج سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ پورن سنت رام پال داس جی مہاراج کو پہچانو، اپنا اور اپنے پریوار کا کلیان کراؤ۔ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو بھی بتاؤ اور پورن موکش پاؤ، سورن یگ شروع ہو چکا ہے۔ لاکھوں پُنیہ آتمائیں (اچھے انسان) سنت رام پال داس تتو درشی سنت کو پہچان کر سچی بھکتی کر رہے ہیں وہ بہت خوشحال ہو گئے ہیں۔ سرو ویکار (تمام برائیاں) چھوڑ کر نرمل جیون (آسان زندگی) جی رہے ہیں۔

****

یتھارتھ (صحیح و سچا) گیان پرکاش ویشیہ
پرمیشور کے بارے میں شاستر کیا بتاتے ہیں!!

پربھو، سوامی، اِیش رام، مالک، صاحب، دیو، بھگوان، گوڈ، یہ سب شکتی بودھک شبد ہیں۔ جو الگ الگ زبانوں میں کہے اور لکھے جاتے ہیں۔

"پربھو" کی مہیما سے ہر ایک انسان مُتاثر ہے کہ جو شکتی پرم سُکھد ائیک (اعلیٰ راحت بخش) اور کشٹ نیوارک (تکلیفوں کو دور کرنے والا) ہے۔ وہ کون ہے؟ کیسا ہے؟، کہاں ہے؟ کیسے ملتا ہے؟ اِن سوالوں کے جواب ابھی تک پوری طرح سے نہیں مل پا رہے ہیں۔ یہ شنکا (شک) اس کتاب سے پورن رُوپ سے سماپت (ختم) ہو جائیگی۔

جو شکتی اندھے کو آنکھیں پردھان کرے، گونگے کو آواز، بہرے کو شرون (سماعت)۔ بانجھ کو اولاد دے، نردھن کو دھنوان بنا دے، روگی کو صحت مند کر دے، جس کے اگر درشن ہو جائیں تو بہت آنند ہو جائے۔ جو سب برہمانڈوں کا رچن ہار، پورن شانتی دائیک، جگت گرو اور سرو گھیہ (ہر جگہ موجود) ہے جس کی آگیہ (اجازت) بناء پتا بھی نہیں ہل سکتا۔ مطلب سرو شکتی مان (کامل)، جس کے لئے کچھ بھی ناممکن نہیں ہے۔ ایسے گُن (صفتیں) جس میں ہیں وہ واستو (اصل) میں پربھو، (سوامی، ایش، رام، بھگوان، مالک، گاڈ) کہلاتا ہے۔

یہاں پر ایک بات خاص سمجھنے کی ہے کہ کسی بھی شکتی کا گیان کسی شاستر سے ہی ہوتا ہے۔ اُسی شاستر کے آدھار پر گروجن اپنے انویائیوں (چیلوں) کو مارگ درشن کرتے ہیں۔ وہ شاستر (مذہبی کتاب) ہیں چاروں وید، (رُگوید، ساموید، یجروید، اتھُر وید،) شری مدبھگوت گیتا شری مدبھگوت سُدھا ساگر، 18 پُران، مہابھارت، بائبل وغیرہ پرمانت پویتر شاستر ہیں۔ چاروں وید سوئم پورن پرماتما کے آدیش سے جیوتی نرنجن (کال) نے سمندر کے اندر اپنے سوانسوں کے دُوارہ چھُپا دیے تھے اور پہلی بار ساگر منتھن کے سمے یہ چاروں وید، شری برہمہ جی کو پراپت ہوئے۔ جو برہمہ جی (شر پُرش کے بڑے بیٹے) نے پڑھے اور جیسا سمجھ سکا اُسی آدھار پر سنسار میں گیان کا پرچار اپنے ونشجوں (رِشیُوں) کے دُوارہ کروایا، پورن پرماتما نے پانچواں سوکشم وید بھی برہم (کال) کو دیا تھا۔ جو اس جیوتی نرنجن نے اپنے پاس گُپت رکھا۔ اور اُسے سماپت کر دیا۔

کچھ سمے کے بعد مطلب ایک کلپ (ایک ہزار چترُ یگ) کے بعد تین لوک (پرتھوی لوک، سرگ لوک پاتال لوک) کے سب پرانی (مخلوق) پرلئے (قیامت، ویناش) ہو جاتے ہیں۔ پھر جیوتی نرنجن (کال) کے حکم سے برہمہ اپنی رات ختم ہونے پر (برہمہ کی راتری ایک ہزار چترُ یگ کی ہوتی ہے اور اتنا ہی دن) جب دن شروع ہوتا ہے، رجوگُن سے مُتاثر کر کے

جانداروں کی پیدائش تینوں لوکوں میں شروع کرتا ہے۔

تب ست یُگ کی شروعات میں وہی چاروں وید، برہم، خود برہمہ کو پھر پردھان کرتا ہے۔اور پھر پراکرتیک (قدرتی) اُتھل پتھل کے بعد مفاد پرست لوگوں کے ذریعے ویدوں میں بدلاؤ کر کے سنسار سے اصل گیان برباد کر دیا جاتا ہے۔وہی کال (برہم جیوتی نرنجن) مہابھارت یدھ کے سمے شری کرشن میں پرویش کر کے چاروں ویدوں کا مُختصر ذِکر شریمد بھگوت گیتا کے رُوپ میں دیا۔اور کہا کہ اے ارجُن !! یہی گیان میں نے پہلے سوریہ (سورج) سے کہا تھا اُس نے اپنے پتر منُو سے اور منُو نے اپنے بیٹے عشواکُو سے کہا تھا لیکن بیچ میں یہ اُتم گیان پھر ختم ہو گیا تھا۔

اس کال (برہم جیوتی نرنجن) نے شری وید ویاس رِشی کے شریر میں پرویش کر کے چاروں وید، مہابھارت 18 پُران، شریمد بھگوت گیتا، شری سُد ھاساگر کو دوبارہ (سنسکرت زبان میں) لپی بد کروایا جو آج سب ہی کے پاس موجود ہیں۔ یہ سب شاستر سریشٹ ہیں۔اب ان شاستروں کو کل یُگ کے رِشیُوں نے زبان کے بدلاؤ ترجمہ ہندی میں کر کے اپنے خیالات جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ جو واضح طور پر غلط دکھائی دیتے ہیں اور حقیقت سے میل نہیں کھاتے ہیں۔ یہ سب شاستر مہرشی ویاس جی دُوارہ لگ بھگ 5300 (پانچ ہزار تین سو) سال پہلے دوبارہ لکھے گئے تھے۔اُس وقت ہندو دھرم، عیسائی دھرم، اسلام دھرم سِکھ دھرم، وغیرہ کچھ بھی نہیں تھے۔ ایک ویدوں کے ماننے والے آریہ ہی ہوا کرتے تھے۔کرم آدھار پر جاتی ہوتی تھی اور صرف چار ورَن (شتریہ، ویش، براہمن، اور شُودر) ہی تھے۔

اس سے ایک تو یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ سب شاستر کسی دھرم (مذہب) یا کسی خاص انسان کے لئے نہیں ہیں۔ یہ صرف انسانیت کی بھلائی کے لئے ہی ہیں دوسرا یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے پوروج (آباواجداد) ایک تھے جن کے سنسکار (رسم ورواج) آپس میں ملے جُلے تھے۔

سب سے پہلے پویتر شاستر گیتا جی پر وِچار (غور) کرتے ہیں۔

"پویتر گیتا جی کا گیان کِس نے کہا"

پویتر گیتا جی کا گیان اُس وقت بولا گیا تھا جب مہابھارت یدھ ہونے جا رہا تھا۔ارجن نے یُدھ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔یُدھ کیوں ہو رہا تھا؟ اس یدھ کو دھرم یدھ کی سنگیا (علامت) بھی نہیں دی جا سکتی کیونکہ یہ دو پریواروں (خاندان) کا جائیداد کی تقسیم کا معاملہ تھا۔کوروؤں اور پانڈوؤں کا سمپتی (جائداد) کا بٹوارہ نہیں ہو پا رہا تھا۔کوروؤں نے پانڈوؤں کو آدھا راج بھی دینے سے انکار کر دیا تھا۔دونوں پکشوں (دونوں جانب) کا سمجھوتہ کروانے کے لئے پربھو شری کرشنا جی تین بار شانتی دُوت بن کر گئے۔لیکن دونوں ہی پکش اپنی اپنی ضد پر اٹل تھے شری کرشنا

جی نے یدھ سے ہونے والے نقصان سے بھی واقف کرواتے ہوئے کہا کہ نہ جانے کتنی بہنیں ویدھوا (بیوہ) ہو جائینگی؟ نہ جانے کتنے معصوم بچے اناتھ (یتیم) ہونگے مہا پاپ کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ یدھ میں نہ جانے کون مرے، کون بچے؟ تیسری بار جب شری کرشنا جی سمجھوتہ کروانے گئے تو دونوں پکشوں نے اپنے اپنے پکش والے راجاؤں کی سینا (فوج) کے ساتھ سوچی پتر (فہرست) دکھائے اور کہا کہ اتنے راجہ ہمارے ساتھ ہیں اور اتنے ہمارے ساتھ ہیں جب شری کرشن جی نے دیکھا کہ دونوں ہی خاندان کورو اور پانڈوٹس سے مس نہیں ہو رہے ہیں۔یُدھ کے لئے تیار ہو چکے ہیں۔تب شری کرشن جی نے سوچا کہ ایک داؤ اور بھی ہے جو آج لگا کر دیکھتا ہوں۔شری کرشن جی نے سوچا کہیں پانڈو میرے سمبندھی (رشتہ دار) ہونے کے کارن اپنی ضد اس لئے نہیں چھوڑ رہے ہوں کہ شری کرشن ہمارے ساتھ ہیں، جیت ہماری ہی ہوگی (کیونکہ شری کرشن جی کی بہن سوبدھرا جی کی شادی شری ارجن جی سے ہوئی تھی) شری کرشن جی نے کہا کہ ایک طرف میری سینا (فوج) ہوگی اور دوسری طرف میں ہونگا اور اس کے ساتھ ساتھ میں وچن بدھ ہوتا ہوں کہ میں ہتھیار بھی نہیں اُٹھاؤں گا۔اس گھوشنا (اعلان) سے پانڈوؤں کے پیروں کے نیچے کی زمین کھسک گئی۔ان کو لگا کہ اب ہماری ہار لازمی ہے۔ یہ وِچار کر کے پانچوں پانڈو یہ کہہ کر سبھاء (مجلس) سے باہر گئے کہ ہم کچھ وِچار کر لیں۔ کچھ سمے بعد شری کرشنا جی کو سبھاء سے باہر آنے کی پرارتھنا کی۔ شری کرشن جی کے باہر آنے پر پانڈو نے کہا کہ اے بھگوان !! ہمیں پانچ گاؤں دِلوادو، ہم یُدھ نہیں چاہتے ہماری عزت بھی رہ جائے گی اور آپ چاہتے ہو کہ یُدھ نہ ہو یہ بات بھی رہ جائے گی۔

پانڈو کے اِس فیصلے سے شری کرشن جی بہت خوش ہوئے اور سوچا کہ بُرا وقت ٹل گیا۔ سبھاء میں صرف کورو اور ان کے سمرتھک (حامی) باقی تھے۔شری کرشن جی نے کہا دُریودھن یُدھ ٹل گیا ہے۔ میری بھی یہی دلی خواہش تھی۔آپ پانڈوں کو صرف پانچ گاؤں دے دو، وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم یُدھ کرنا نہیں چاہتے۔دُریودھن نے کہا کہ پانڈوں کے لئے سوئی کی نوک کے برابر بھی زمین نہیں دیں گے۔اگر اُنہیں چاہیے تو یُدھ کے لئے کُروشیتر کے میدان میں آجائیں۔ اس بات سے شری کرشن جی نے ناراض ہو کر کہا کہ دُریودھن تو انسان نہیں شیطان ہے !!۔کہاں آدھا راج کہاں پانچ گاؤں !؟ میری بات مان لے، پانچ گاؤں دے دو۔شری کرشن جی سے ناراض ہو کر سبھاء میں موجود سپاہیوں کو دُریودھن نے حُکم دیا کہ شری کرشن جی کو پکڑ کر جیل میں ڈال دو۔آگیہ ملتے ہی سپاہیوں نے شری کرشن جی کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔شری کرشن جی نے اپنا ''ویراٹ'' روپ دکھایا جس کارن سب سپاہی اور کورو ڈر کر کُرسیوں کے نیچے گھس گئے اور شریر کے

تیج پرکاش سے آنکھیں بند ہوگئیں اور شری کرشن جی وہاں سے نکل گئے۔

آؤ غور کریں!!! اوپر لکھے ویراٹ رُوپ دکھانے کا پرمان (ثبوت) سنکشپت مہابھارت، گیتا پریس گورکھپور سے پرکاشیت میں واضح ہے۔ جب کُروشیتر کے میدان میں پویتر گیتا جی کا گیان سُناتے وقت (ادھیائے 11 شلوک 32 میں) پویتر گیتا بولنے والا پربھو کہہ رہا ہے کہ ''اے ارجن! میں بڑھا ہوا کال ہوں، اور سب لوگوں کو کھانے کے لئے پرگھٹ (نازل) ہُوا ہوں۔'' ذرا سوچیں شری کرشن جی تو پہلے سے ہی شری ارجن جی کے ساتھ تھے اگر پویتر گیتا جی کے گیان کو شری کرشن بول رہے ہوتے تو یہ نہیں کہتے کہ اب پرورت (حاضر) ہوا ہوں۔ شری کرشن جی کال نہیں تھے ان کے درشن سے ہی انسان، جانور، پرندے خوش ہوکر شری کرشن جی کے پاس آکر پیار پاتے تھے۔ جن کے درشن بناء گوپیوں کا کھانا پینا چھوٹ جاتا تھا۔ اس لئے کال کوئی اور شکتی ہے۔ اور شری کرشن جی کے شریر میں پریت وت پرویش (بھوتوں کی طرح جسم میں داخل ہوکر) کر کے پویتر شریمد گیتا جی کے گیان کے رُوپ میں چاروں پویتر ویدوں کا سار (نچوڑ) بول گیا۔ اس کی ایک ہزار بھُجائیں (بازو) ہیں۔ شری کرشنا جی شری وشنو جی کے اوتار تھے، جن کی چار بھُجائیں ہیں۔ پھر ادھیائے 11 شلوک نمبر 21 اور 46 میں ارجن کہہ رہا ہے کہ ''اے بھگوان! آپ تو رِشیوں، دیوتاؤں اور سِدھوں کو بھی کھا رہے ہو، جو آپ ہی کا گُن گان پویتر ویدوں کے منتروں دُوارہ اُچارن کر رہے ہیں۔ اور اپنے جیون کی رکشا کے لئے منگل کامنا کر رہے ہیں۔ کچھ آپ کے دانتوں میں لٹک رہے ہیں، اور کچھ آپ کے منہ میں سما رہے ہیں۔ اے سہستر باھو (ہزار ہاتھوں والے) بھگوان! آپ اپنے اُسی چُتربھُج (چار ہاتھوں والے) رُوپ میں آیئے، میں آپ کے وکرال (بھیانک) رُوپ کو دیکھ کر دھیرج نہیں کر پا رہا ہوں۔

ادھیائے 11 شلوک نمبر 47 میں پویتر گیتا جی کو بولنے والا پربھو کال کہہ رہا ہے کہ اے ارجن! یہ میرا واستوک (اصلی) کال رُوپ ہے جس کو تیرے سوا پہلے کسی نے نہیں دیکھا تھا۔

اوپر لکھے شلوکوں سے ایک تو یہ ثابت ہوا کہ کوروں کی سبھاء میں ویراٹ رُوپ شری کرشن جی نے دکھایا تھا۔ اور یہاں یُدھ کے میدان میں ویراٹ رُوپ کال (شری کرشنا جی کے شریر میں داخل ہوکر) نے دِکھایا تھا۔ نہیں تو یہ نہیں کہتا کہ یہ ویراٹ رُوپ تیرے سوا پہلے کسی نے نہیں دیکھا ہے۔ کیوں کہ شری کرشن جی اپنا ویراٹ رُوپ کوروؤں کی سبھاء میں پہلے ہی دِکھا چُکے تھے۔

دوسری یہ بات ثابت ہوئی کہ پویتر گیتا جی بولنے والا کال (برہم، جیوتی نرنجن) ہے، نہ کہ شری کرشن جی۔ کیوں کہ شری کرشن جی نے پہلے کبھی بھی نہیں کہا تھا کہ میں کال ہوں اور بعد

میں بھی نہیں کہا، شری کرشن جی کال نہیں ہوسکتے۔ ان کے درشن ماتر کو دور دور علاقوں کے استری پُرش (مرد عورت) تڑپا کرتے تھے۔

نوٹ: ۔ ویراٹ رُوپ کیا ہوتا ہے۔؟

ویراٹ رُوپ: ۔ آپ دن کے وقت یا چاندنی رات میں جب آپ کے شریر کی چھایا چھوٹی لگ بھگ شریر جتنی لمبی ہو یا کچھ بڑی ہو۔ اُس چھایا کی سینے والی جگہ پر دو منٹ تک ٹکٹکی (دھیان) لگا کر دیکھیں، چاہے آنکھوں سے پانی کیوں نہ گرے پھر سامنے آکاش کی طرف دیکھیں۔ آپ کو اپنا ہی ویراٹ رُوپ دکھائی دے گا۔ جو سفید رنگ کا آسمان کو چھُو رہا ہوگا۔ اِس پرکار ہر ایک انسان اپنا ویراٹ رُوپ رکھتا ہے۔ لیکن جن کی بھکتی شکتی زیادہ ہوتی ہے۔ ان کا اتنا ہی تیج ادھیک (زیادہ) ہوتا ہے۔

اسی طرح شری کرشن جی بھی پہلے بھکتی شکتی کی سدھیوں سے بھرپور تھے لہٰذا اُنہوں نے بھی اپنی سِدھی شکتی سے اپنا ویراٹ رُوپ پرگھٹ کر دیا، جو کال کے تیجومئے شریر (نورانی) سے کم تیج والا تھا۔ تیسری بات یہ ثابت ہوئی کہ پویتر گیتا جی بولنے والا پربھو کال سہستر باہو (ہزار ہاتھوں والا) ہے اور شری کرشن جی تو وشنو جی کے اوتار ہیں۔ جو چار بھُجا (چار ہاتھوں والا) والے ہیں۔ شری وشنو جی سولہ کلا شکتی سے پُر ہے اور شری جیوتی نرنجن کال بھگوان ایک ہزار کلا شکتی سے پُر ہیں۔ جیسے ایک بلب watt 60 کا ہوتا ہے اور ایک بلب watt 100 کا ہوتا ہے اور ایک بلب 1000 واٹ کا ہوتا ہے۔ روشنی سب بلبوں کی ہوتی ہے، لیکن روشنی میں بہت فرق ہوتا ہے، ٹھیک اسی طرح دونوں بھگوانوں کی شکتی اور ویراٹ رُوپ کا تیج الگ الگ تھا۔

اس تو گیان کے پراپت ہونے سے پہلے جو گیتا جی کے گیان کو سمجھانے والے مہاتما جی تھے، ان سے یہ داس (رام پال داس جی مہاراج) سوال کیا کرتا تھا کہ پہلے تو بھگوان شری کرشن جی تین بار شانتی دُوت بن کر گئے تھے اور کہا تھا کہ یدھ کرنا مہا پاپ ہے۔ جب شری ارجن جی نے خود ہی یدھ کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ''اے دیوکی نندن! میں یدھ نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ سامنے کھڑے عزیزوں اور ناتیوں (رشتہ داروں) اور سئینکوں (سپاہیوں) کا ہونے والا ویناش (خاتمہ) دیکھ کر میں نے اٹل فیصلہ کر لیا ہے کہ مجھے تین لوک کا راج بھی پراپت ہو جائے تو بھی میں یدھ نہیں کروں گا۔ میں تو چاہتا ہوں کہ مجھے بغیر ہتھیار کے دریودھن وغیرہ تیر سے مار ڈالیں، تاکہ میری موت سے یدھ میں ہونے والا نقصان بچ جائے۔ اے شری کرشن میں یُدھ نہ کر کے بھیک کا اناج کھا کر گزارہ کرنا اچھا سمجھتا ہوں۔ اے کرشن! سجنوں کو مار کر تو مہا پاپ کو ہی پراپت ہونگے۔ میری بُدھی کام کرنا بند کر گئی ہے، آپ ہمارے گرو ہو۔ میں آپ کا شِشیہ

(شاگرد) ہوں۔ آپ جو ہمارے حق میں ہو وہی صلاح دیجئے۔ لیکن میں نہیں مانتا ہوں کہ آپ کی کوئی بھی صلاح مجھے یُدھ کے لئے راضی کر پائے گی، مطلب میں یُدھ نہیں کروں گا''۔ (ثبوت پوتر گیتا جی ادھیائے 1 شلوک 46-39-31 اور ادھیائے 2 شلوک 8-5)۔

پھر شری کرشن میں پرویش کیا ہوا کال بار بار کہہ رہا ہے کہ ''اے ارجُن! کائر (بزدل) مت بن یُدھ کر۔ یا تو یدھ میں مارا جا کر سرگ میں جائے گا یا یُدھ جیت کر زمین کے راج کو بھوگے گا'' وغیرہ، یہ کہہ کر ایسا خطرناک وِناش (تباہی) کروا ڈالا جو آج تک کے سنت مہاتماؤں، اور مہذب لوگوں کے چریتر (تاریخ) میں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا۔ تب وہ نادان گرو جی (نیم حکیم) کہا کرتے تھے کہ ارجن شتری دھرم کو چھوڑ رہا تھا، اس سے شتری دھرم کو نقصان اور شورویرتا کا سدا کے لئے خاتمہ ہو جاتا۔ ارجن کو شتری دھرم پالن کروانے کے لئے یہ مہابھارت کا یدھ شری کرشن جی نے کروایا تھا۔ پہلے تو میں ان کی اس نادانوں والی کہانی سے چُپ ہو جاتا تھا، کیوں کہ مجھے خود گیان نہیں تھا۔

دوبارہ غور کریں:۔ بھگوان شری کرشن جی خود شتری تھے، کنس کو مارنے کے بعد شری اُوگرسین جی نے متھُورا کی بھاگ دوڑ اپنے دوھتے (نواسے) شری کرشن جی کو سونپ دی تھی۔ ایک دن نارد جی نے شری کرشن جی کو بتایا کہ نزدیک ہی ایک گُپھا (غار) میں ایک سِدھیوں سے پُر راکشس راجا مُچکند سویا ہوا ہے۔ وہ چھ مہینے سوتا ہے اور چھ مہینے جاگتا ہے۔ جاگنے پر چھ مہینے جنگ کرتا رہتا ہے اور چھ مہینے سونے کے وقت اگر کوئی اُس کو کچی نیند سے جگا دے تو مچُکند کی آنکھوں سے اگنی بان چھوٹتے ہیں۔ اور سامنے والا جلد ہی مرتیو (موت) کو پراپت ہو جاتا ہے۔ آپ ساودھان (ہوشیار) رہنا یہ کہہ کر شری نارد جی چلے گئے۔

کچھ عرصے بعد شری کرشن جی کو چھوٹی عمر میں متھُرا کے سِنگھاسن پر بیٹھا دیکھ کر ایک کالیوَن نام کے راجا نے 18 کروڑ سینا لیکر متھورا پر حملہ کر دیا۔ شری کرشن جی نے دیکھا کہ دُشمن کی فوج بڑی تعداد میں ہے اور نہ جانے کتنے سپاہیوں کی موت ہو جائے گی۔ کیوں نہ کالیون کو مُچکند سے مروا دوں۔ یہ سوچکر بھگوان شری کرشن نے کالیون کو یُدھ کے لئے للکارا، اور سوئم میدان چھوڑ کر (شتری دھرم کو بھُول کر تباہی ٹالنا لازمی سمجھ کر) بھاگ گئے۔ اور اس گپھا میں چلے گئے جس میں مچکند سویا ہوا تھا، مُچکند کے شریر پر اپنا پتامبر (پیلی چادر) ڈال کر شری کرشن جی گپھا میں آگے گہرے جا کر چھُپ گئے۔ پیچھے پیچھے کالیون بھی اسی گپھا میں گیا، مُچکند کو شری کرشن سمجھ کر مُچکند کا پیر پکڑ کر گھما دیا اور کہا کہ کائر تجھے چھُپے ہوئے کو تھوڑی ہی چھوڑوں گا۔ تکلیف کے سبب مُچکند کی نندرا بھنگ ہو گئی، آنکھوں سے اگنی بان نکلے اور کالیون کی موت ہو گئی۔ کالیون کے سپاہی اور منتری (سپہ سالار)

اپنے راجہ کی لاش کو لیکر واپس چل پڑے، کیوں کہ یدھ میں راجا کی موت ہونے سے ہار مانی جاتی تھی اور کہا کہ ہم اپنا نیا راجا بنا کر پھر آئیں گے اور شری کرشن جی تجھے نہیں چھوڑیں گے۔

شری کرشن جی نے اپنے مکھیہ ابھینیتا (خاص وزیر) شری وِیشوکرما جی کو بلا کر کہا کہ کوئی ایسی جگہ تلاش کرو جس کے تین طرف سمندر ہو اور راستہ ایک طرف ہی ہو۔ وہاں پر جلد سے جلد ایک دواریکا (ایک گیٹ والی) نگری بنا دو، ہم جلد سے جلد یہاں سے چلے جائیں گے۔ یہ مورکھ لوگ یہاں چین سے نہیں جینے دیں گے۔

شری کرشن جی اِتنے نیک آتما اور لڑائی کے خلاف تھے کہ اپنے شتری دھرم کو بھی داؤ پر رکھ کر یُدھ کو ٹالا۔ کیا پھر وہی شری کرشن جی اپنے پیارے ساتھی وَ سمبندھی کو یُدھ کرنے کی بُری صلاح دے سکتے ہیں؟ اور خود یُدھ نہ کرنے کا وچن کرنے والے دوسرے کو یدھ کی صلاح دے سکتے ہیں؟ کبھی نہیں دے سکتے بھگوان شری کرشن رُوپ میں سوئیم شری وشنو جی ہی اوتار دھار کر آئے تھے۔

ایک سمے شری بھِرگورِشی نے آرام سے بیٹھے بھگوان شری کرشن جی کے سینے پر لات مار دی۔ شری کرشن جی نے شری بھرگورشی جی کے پیر کو سہلاتے ہوئے کہا کہ، اے رشیور! آپ کے کومل پیر کو کہیں چوٹ تو نہیں آئی۔ کیونکہ میرا سینہ تو کٹھور پتھر جیسا ہے۔ اگر شری کرشن جی کو یُدھ اچھا لگتا تو سُدرشن چکر سے شری بھِرگو جی کے اتنے ٹکڑے کر دیتے کہ گِنتی بھی نہ ہو پاتی۔

اصلیت تو یہ ہے کہ کال بھگوان جو اکیس برہمانڈوں کا مالک ہے، اُس نے پرتیگیا (قسم) کی ہے کہ میں اپنے اصلی (انسان جیسا اپنا اصلی شریر) رُوپ میں سب کے سامنے نہیں آؤں گا۔ اسی کال بھگوان نے سوکشم شریر بنا کر پریت کی طرح شری کرشن جی کے شریر میں پرویش کر کے پوتر گیتا جی کا گیان تو صحیح (ویدوں کا سار) کہا، لیکن یدھ کروانے کے لئے اٹکل بازی میں بھی کسر نہیں چھوڑی۔ کال برہم کون ہے؟ یہ جاننے کے لئے پڑھیے... سرشٹی رچنا... اس کتاب "گیان گنگا" میں۔

جب تک مہابھارت کا یدھ سماپت نہیں ہوا تب تک جیوتی نرنجن (کال، شر پُرش) شری کرشن جی کے شریر میں پرویش رہا اور یدُھیشٹھیر جی سے جھُوٹ بلُوایا کہ کہہ دو کہ اشوتھاما مر گیا، بھیم کے پوتے اور گھٹوتکچھ کے پُتر (بیٹا) ببروُ بھان کی گردن کٹوائی اور خود رتھ کے پہیئے کو ہتھیار رُوپ میں اُٹھایا، یہ سب کال ہی کا کیا کرایا اُپدھرو (ظلم) تھا، پربھو شری کرشن جی کا نہیں، مہابھارت کا یُدھ سماپت ہوتے ہی کال بھگوان شری کرشن جی کے شریر سے نکل گیا۔ شری کرشن جی شری یدُھیشٹھیر جی کو اندرپرستھ (دہلی) کی راج گدی پر بٹھا کر خود دُوارِیکا جانے کو کہا، تب ارجُن نے پرارتھنا کی کہ اے شری کرشن جی! آپ ہمارے پوجیہ گرو دیو ہو، ہمیں ایک ست سنگ سُنا کر جانا تا کہ ہم آپ کے ست وچنوں پر چل کر اپنا آتم کلیان کر سکیں۔

یہ پرارتھنا قبول کر کے شری کرشن جی نے تیتھی (دن) اور جگہ مقرر کر دی۔ نشچیت تیتھی کو شری ارجُن نے بھگوان شری کرشن جی سے کہا کہ ''اے پربھو! آج وہی پویتر گیتا جی کا گیان جیوں کا تیوں سُنانا، کیوں کہ میں بُدھی کے دوش سے بھول گیا ہوں''۔ تب شری کرشن جی نے کہا کہ اے ارجُن! تو بہت ہی بڑا اشر دھاہین ہے۔ تیری بُدھی (دماغ) اچھی نہیں ہے، ایسے پویتر گیان کو تو کیسے بھول گیا۔ پھر سوئم نے کہا کہ اب اُس پورے گیتا گیان کو میں نہیں کہہ سکتا، مطلب مجھے گیان نہیں۔ اُس وقت تو میں نے یوگ یُکت (بھگتی کی شکتی) ہو کر بولا تھا۔ سوچنے کی بات ہے کہ اگر بھگوان شری کرشن جی یُدھ کے وقت یوگ یُکت ہوئے ہوتے تو کیا شانتی کے وقت میں یوگ یُکت ہونا کٹھن (مشکل) تھا۔

جب کہ شری ویاس جی نے وہی پویتر گیتا جی کا گیان ورشوں بعد جیوں کا تیوں لکھوا دیا۔ اُس وقت وہ برہم (جیوتی نرنجن، کال) شری ویاس جی کے شریر میں پرویش کر گیا تھا اور پویتر شریمد بھگوت گیتا جی کو لیپی بدھ کروا دیا تھا۔ جواَب آپ کے پویتر ہاتھوں میں ہے۔

ثبوت کے لئے سنکشپت مہا بھارت پرشٹ نمبر 667 اور پرانے کے پرشٹ نمبر 1531 پر:۔

نہ شکیَم تنمیا بھوئستَتھا وقتوم شوشتا
پرَم ھی برھم کتھیتم یوگ یکتیتن ، تنم یا

(مہابھارت آشرو13-1612)

بھگوان بولے ''وہ سب کا سب اسی طرح پھر دوبارہ کہہ دینا میرے وس کی بات نہیں ہے۔ اس وقت میں نے یوگ یُکت (بھگتی کی شکتی سے) ہو کر پرماتم تتو کا ورنن کیا تھا''۔

(سنکشپت مہابھارت دُیتیہ بھاگ کے پرشٹ نمبر 1531 سے سہا بھار)

(شری کرشن کا ارجُن سے گیتا جی کے بارے میں پوچھنا سِدھ مہرشی ویشم پاین اور کاشیپ کا سنواد)

پانڈو نندن ارجُن شری کرشن کے ساتھ رہ کر بہت خوش تھے۔ انہوں نے ایک بار اس رمینیہ سبھا کی طرف دیکھ کر بھگوان سے یہ وچن کہے۔ ''دیو کی نندن! جس وقت یُدھ کا اوسر چل رہا تھا۔ اُس وقت مجھے آپ کے مہاتم کا گیان اور ایشوریہ سرُوپ کا درشن ہوا تھا۔ لیکن اے کیشوَ آپ نے سنیہہ وش (پیار سے) پہلے مجھے جو گیان کا اُپدیش کیا تھا وہ سب اِس وقت بُدھی کے دوش وش (کم عقل کی وجہ سے) بھول گیا ہوں، اُس گیتا گیان کو سُننے کے لئے بار بار میرے من میں تڑپ ہوتی ہے اِدھر آپ جلد ہی دُوارِیکا جانے والے ہیں لیکن دوبارہ وہی سب گیتا گیان مجھے سنا دیجئے''

وشم پاین جی کہتے ہیں کہ ارجُن کے ایسا کہنے پر وکتاؤں میں سریشٹ (بہترین مقرر)

مہا تیجسوی بھگوان شری کرشن جی نے اُنہیں گلے سے لگا کر اس طرح جواب دیا۔

شری کرشن جی بولے! ''ارجن اُس وقت میں نے تجھے بہت چھُپا ہوا گیان سُنایا تھا۔ اپنے سرُوپ بھوت دھرم سناتن پرُشوتم تتوَ، (سروسریشٹ گیان) سے واقف کروایا تھا۔ اور (شکل کرشن گتی کا نرُوپن کرتے ہوئے) نتیہ شلوکوں کا بھی ورنن کیا تھا۔ لیکن تم نے جو اپنی نا سمجھی کے کارن اُس اُپدیش کو یاد نہیں رکھا، یہ جان کر مجھے بڑا دُکھ ہوا ہے۔ اِن باتوں کا اَب پورا پورا یاد ہونا ناممکن جان پڑتا ہے۔ پانڈو نندن!! واقعی تُم بڑے شردھا ہین ہو۔ تُمہاری بُدھی اچھی نہیں جان پڑتی۔ اب میرے لئے اُس اُپدیش کو جیوں کا تیوں دوبارہ کہہ دینا مشکل ہے۔ کیوں کہ اُس وقت یوگ یُکت ہو کر میں نے پرماتم تتو کا (پرماتما کے بارے میں) ورنن کیا تھا''۔ (مزید معلومات کے لئے پڑھیں سنکشپت مہابھارت دیتیہ بھاگ)۔

ذرا غور کیجیے.... اوپر لکھے مہابھارت کے لیکھوں اور شری وِشنو پرُان کے لیکھوں وَ شریمد بھگوت گیتا جی کے لیکھوں کے پرمانوں سے ثابت ہوا کہ شری کرشن جی نے شریمد بھگوت گیتا جی کا گیان نہیں بولا۔ یہ تو کال روپی برہم (جیوتی نرنجن) مطلب مہا وشنو جی نے پریت وت (بھوت کی طرح) شری کرشن جی کے شریر میں داخل ہو کر بولا تھا)۔

دوسرے ثبوت:۔ 1.. شری وشنو پرُان (گیتا پریس گورکھپور سے پرکاشیت) چتورتھ انش ادھیائے 2، شلوک 26 میں پرشٹ نمبر 233 پر وشنُو جی (مہا وشنو مطلب کال روپی برہم) نے دیوتا اور راکشسوں کے یُدھ کے وقت دیوتاؤں کی پرارتھنا سوئیکار (قبول) کر کے کہا ہے کہ ''میں راج رِشی شِشادھ کے پُتر پُرنجئے کے شریر میں کچھ وقت کے لئے پرویش کر کے راکشسوں کا ناش کر دونگا۔

2۔ شری وشنو پُران (گیتا پریس گورکھ پور سے پرکاشیت) چتورتھ انش ادھیائے 3 شلوک 6 کے پرشٹ نمبر 242 پر شری وشنو جی نے گندھرؤں اور ناگوں (سانپوں) کے یُدھ میں ناگوں کی طرف داری کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں (مہا وشنو مطلب کال روپی برہم) مان دھاتا کے پُتر پروکرتس میں پرویش ہو کر ان سارے دُشٹ گُندھرؤں کا ناش کر دونگا۔

دوسرے ثبوت:۔ مہا بھارت یُدھ کے کچھ وقت بعد شری یدُھیشٹھیر جی کو بھیانک خواب آنے لگے۔ شری کرشن جی سے کارن اور سمادھان (سبب اور حل) معلوم کیا تو بتایا کہ تم نے یُدھ میں جو پاپ کیئے ہیں اُس نرسنہار (قتل عام) کا دوش تم کو دُکھ دائی ہو رہا ہے۔ اس کے لئے ایک یگیہ کرو۔ شری کرشن جی کے مُکھ کمل سے یہ وچن سُن کر ارجُن کو بہت دُکھ ہوا، اور من ہی من میں وِیچار کرنے لگا کہ بھگوان شری کرشن جی پویتر گیتا بولتے وقت تو کہہ رہے تھے کہ ارجُن تم کو

کوئی پاپ نہیں لگے گا تو یُدھ کر لے۔(پویتر گیتا ادھیائے 2 شلوک 38-37) اگر یُدھ میں مارا بھی گیا تو سرگ کا سُکھ بھوگے گا، نہیں تو یُدھ میں جیت کر زمین کے راج کا آنند لے گا۔ارجُن نے ویچار کیا کہ جو سمادھان دُکھ نوارن کا شری کرشن جی نے بتایا ہے اس میں کروڑوں رُوپے خرچ ہونے ہیں۔جس سے بڑے بھائی یدُھیشٹھیر کا کشٹ نوارن ہوگا۔اگر میں شری کرشن جی سے واد ویواد کروں گا کہ آپ پویتر گیتا جی کا گیان دیتے وقت تو کہہ رہے تھے کہ تم کو پاپ نہیں لگے گا، لیکن اب اُس سے اُلٹ کہہ رہے ہو، اس سے میرا بڑا بھائی یہ نہ سوچ بیٹھے کہ کروڑوں رُوپے کے خرچ کو دیکھ کر ارجن بھوکھلا گیا ہے اور میرے کشٹ نوارن سے شاید خوش نہیں ہے۔اس لئے چُپ رہنا ٹھیک سمجھ کر کہہ دیا کہ جیسے آپ کہو گے وِیسا ہی ہوگا شری کرشن جی نے اس یگیہ کی تیتھی نیر دھارت کر دی یہ یگیہ بھی شری سُو درشن سُپچ کے بھوجن کھانے سے سپھل ہوا۔

کچھ سمے بعد رِشی دُرواسہ جی کے شاپ (بددُعا) سے پورا یادوکُل ویناش ہوگیا، شری کرشن بھگوان کے پاؤں کے تلوے میں ایک شکاری (جو تریتا یُگ میں سُگر یوَ کے بھائی بالی کی آتما تھی) نے ویشا کت تیر (زہر آلود تیر) مار دیا۔تب پانچوں پانڈو جہاں بھگوان کو تیر لگا تھا وہاں جانے کے بعد شری کرشن جی نے کہا کہ آپ میرے شِشیہ ہو میں آپ کا دھارمک گرو بھی ہوں۔اس لئے میری آخری بات سنو۔ایک تو یہ ہے کہ ارجن، دوارِیکا کی سب استریوں کو اِندر پرستھ لیجانا، کیونکہ یہاں کوئی نر (مرد) نہیں بچا ہے دوسرے آپ سب پانڈوَ راج چھوڑ کر ہمالیہ میں تپ کر کے شریر کو پگھلا دینا (ختم کر دینا) کیونکہ تم نے مہا بھارت کے یُدھ کے دوران جو ہتیائیں (قتلِ عام) کی تھیں، تمہارے سروں پر وہ پاپ بہت بھیانک ہے۔اُس وقت ارجُن اپنے آپ کو نہیں روک سکا اور کہا کہ پربھو ویسے تو آپ ایسی حالت میں ہیں کہ مجھے ایسی بات نہیں کرنی چاہیے۔لیکن پربھو اگر آج میری شنکاؤں کا سمادھان نہیں ہوا تو میں چین سے مر بھی نہیں پاؤنگا۔پوری زندگی روتا رہونگا۔شری کرشن جی نے کہا کہ ارجن پوچھ لے جو کچھ پوچھنا ہے میری سوانس کی آخری گھڑیاں چل رہی ہیں۔شری ارجن نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا کہ پربھو بُرا نہ ماننا۔جب آپ نے پویتر گیتا جی کا گیان کہا تھا اُس وقت میں یُدھ کرنے سے منع کر رہا تھا۔آپ نے کہا تھا کہ ارجن تیرے دونوں ہاتھوں میں لڈو ہیں اگر یُدھ میں مارا گیا تو سرگ کو پراپت کریگا اور اگر جیت گیا تو پرتھوی کا راجیہ بھوگے گا اور تمہیں کوئی پاپ نہیں لگے گا ہم نے آپ ہی کی دیکھ، ریکھ وَ اجازت سے یُدھ کیا (پرمان پویتر گیتا ادھیائے 2 شلوک 38-37) اے بھگوان! ہمارے تو ایک ہاتھ میں بھی لڈو نہیں رہا۔نہ تو یُدھ میں مر کر سرگ کی پراپتی ہوئی اور اب راج چھوڑنے کا آدیش آپ دے رہے ہیں، نہ ہی پرتھوی کے راجیہ کا آنند ہی بھوگ سکے۔اے پربھو ایسا چھل کر

کے آپ کو کیا ملا؟ ارجن کے منہ سے یہ وچن سُن کر یدُھیشٹھیر جی نے کہا کہ ارجُن ایسی حالت میں جب کہ بھگوان آخری سوانس گن رہے ہیں آپکا شیشٹا چار رہیت وَ ہوا رشو بھا نہیں دیتا۔شری کرشن جی کہا! ارجن آج میری آخری گھڑی چل رہی ہے، تم میرے بہت پیارے ہو، آج اصلیت بتاؤنگا کہ کوئی کھل نائیک جیسی اور شکتی ہے جو ہم سب کو کٹھ پتلی کی طرح نچاتی رہتی ہے، مجھے کچھ معلوم نہیں کہ میں نے گیتا میں کیا بولا تھا، لیکن اب میں جو کہہ رہا ہوں وہ تمہارے ہِیت (فائدے) میں ہے، شری کرشن جی یہ وَچن آنسو بھری ہوئی آنکھوں سے کہہ کر پران تیاگ گئے۔

اوپر لکھی باتوں سے ثابت ہوا کہ پویتر گیتا جی کا گیان شری کرشن جی نے نہیں کہا۔یہ تو برہم (جیوتی نرنجن - کال) نے بولا ہے، جو اکیس برہمانڈوں کا مالک ہے۔کال (برہم کون ہے؟) یہ جاننے کے لئے لازمی پڑھیں اسی کتاب میں۔

شری کرشن کے ساتھ سب یادووں کا انتم سنسکار کر کے ارجن کو چھوڑ کر چاروں بھائی اِندر پرستھ (دہلی) چلے گئے۔پیچھے سے ارجن دواریکا کی استریوں کو لیے آ رہا تھا۔راستے میں جنگلی لوگوں نے سب گوپیوں کو لوٹا اور کچھ کو بھگا لے گئے۔اور ارجن کو پکڑ کر پیٹا۔ارجُن کے ہاتھ میں وہی گانڈیوَ دھنُش تھا جس سے مہا بھارت کے یُدھ میں لاتعداد ہتیائیں (قتل عام) کر ڈالی تھیں، وہ بھی نہیں چلا، تب ارجُن نے کہا کہ یہ شری کرشن اصل میں جھوٹا اور کپٹی تھا۔جب یُدھ میں پاپ کروانا تھا تب تو مجھے شکتی پردھان کر دی۔ایک تیر سے سینکڑوں سپاہیوں کو مار گراتا تھا اور آج وہ شکتی چھین لی، کھڑا کھڑا پٹ رہا ہوں۔اسی بارے میں پورن برہم کبیر صاحب (کوِیردیوَ) جی کا کہنا ہے کہ شری کرشن جی کپٹی اور جھوٹے نہیں تھے۔یہ سب ظُلم کال - جیوتی نرنجن برہم کر رہا ہے۔جب تک یہ آتما کبیر پرمیشور (ست پُرش) کی شرن میں پورے سنت (تتو درشی) کے ذریعے سے نہیں جائے گی، تب تک، کال اسی طرح کشٹ پر کشٹ دیتا رہے گا۔مکمل معلومات تتو گیان سے ہوتی ہے۔اس لئے کال کون ہے؟ یہ جاننے کے لئے اسی کتاب کے ٹائیٹل ....سرشٹی رچنا.... میں۔

غور کریں!! اوپر لکھے پرمانوں سے ثابت ہوا کہ شریمد بھگوت گیتا کا گیان شری کرشن نے نہیں بولا یہ تو شری کرشن جی کے شریر میں پریتوَت پرویش ہو کر (کال، جیوتی نرنجن) نے بولا تھا۔

"شریمد بھگوت گیتا سار"

پرمیشور کی کھوج میں آتما یگوں سے لگی ہے، جیسے پیاسے کو پانی کی تلاش ہوتی ہے۔ اس طرح یہ جیو آتما پرماتما سے بچھڑنے کے بعد بہت تکلیفیں جھیل رہی ہے۔ جو سُکھ پورن برہم (ست پُرش) کے ست لوک میں تھا، وہ سُکھ یہاں کال کے لوک میں نہیں ہے۔ آج چاہے کوئی کروڑ پتی ہے چاہے پرتھوی پتی (شہنشاہ) ہے، چاہے سرگ پتی (سرگ کا راجہ اندر) ہے، چاہے شری برہمہ، شری وشنو اور شری شیو تریلوک پتی ہیں۔ کیوں کہ جنم اور موت اور کیئے کرموں کا پھل ضرور ملتا ہے۔ (ثبوت، گیتا ادھیائے 2 شلوک 12، ادھیائے 4 شلوک 5 میں) اس لئے پویتر شریمد بھگوت گیتا کے گیان داتا پربھو، (کال بھگوان) نے ادھیائے 15 شلوک 1 سے 4 اور ادھیائے 18 شلوک 62 میں کہا ہے کہ اے ارجُن! تو سب طرح سے اُس پرمیشور کی شرن میں جا، اُسی کی ہی کرپا سے تُو پرم شانتی کو اور ست لوک (شاشوتم استھانم) کو پراپت ہوگا۔ اس پرمیشور کے تتو گیان و بھگتی مارگ کو میں (گیتا گیان داتا) نہیں جانتا۔ اس تتو گیان کو تتو درشی سنتوں کے پاس جا کر اُن کو ڈنڈوت پرنام کر اور ونمر بھاؤ سے پرشن (سوال) کر، تب وہ تتو درشی سنت آپ کو پرمیشور کا تتو گیان بتائیں گے۔ پھر اُن کے بتائے بھگتی مارگ پر اچھی طرح سے لگ جا (ثبوت گیتا ادھیائے 4 شلوک نمبر 34)۔ تتو درشی سنت کی پہچان گیتا ادھیائے 15 شلوک 1 میں بتاتے ہوئے کہا ہے کہ یہ سنسار اُلٹے لٹکے ہوئے ورکش (درخت) کی طرح ہے۔ جس کے اوپر کو مول اور نیچے کو شاخا ہے۔ جو اس سنسار رُوپ ورکش کے بارے میں جانتا ہے وہ تتو درشی سنت ہے۔ گیتا ادھیائے 15 شلوک 2 سے 4 میں کہا ہے کہ اس سنسار روپی ورکش کی تینوں گُن (رجگن برہما، ست گُن وشنو، تمگن شنکر) روپی شاخیں ہیں جو (سورگ لوک، پاتال لوک، پرتھوی لوک) تینوں لوکوں میں اوپر اور نیچے پھیلی ہیں۔ اس سنسار روپی اُلٹے لٹکے ورکش کے بارے میں مطلب سرشٹی رچنا کے بارے میں، میں اس گیتا جی کے گیان میں نہیں بتا پاؤں گا۔ یہاں موجودہ وقت میں جو گیان آپ کو بتا رہا ہوں یہ پورن گیان نہیں ہے۔ اس کے لئے گیتا ادھیائے 4 شلوک 34 میں اشارہ کیا ہے کہ مکمل گیان (تتو گیان) کے لئے تتو درشی سنت کے پاس جا، وہی بتائیں گے۔ مجھے مکمل گیان نہیں ہے۔ گیتا ادھیائے 15 شلوک نمبر 4 میں کہا ہے کہ تتو درشی کی پراپتی کے بعد اس پرم پد پرمیشور (جس کے بارے میں گیتا ادھیائے 18 شلوک 62 میں کہا ہے) اس کی کھوج کرنی چاہیے جہاں جانے کے بعد سادھک دوبارہ لوٹ کر نہیں آتا یعنی پورن موکش پراپت کرتا ہے۔ جس پورن پرماتما سے اُلٹے سنسار روپی ورکش کی پرورتی وستار کو پراپت ہوئی ہے۔ مطلب کہ جس پرمیشور نے سب برہمانڈوں کی رچنا کی ہے اور میں گیتا گیان

داتا برہم بھی اُسی آدی پُرش پرمیشور مطلب پورن پرماتما کی شرن میں ہوں۔ اُسی کی سادھنا کرنے سے انادی موکش (پورن موکش) پراپت ہوتا ہے۔

تتو درشی سنت وہی ہے جو اوپر کو مول (جڑ) اور نیچے کو تینوں گُن (رجگن برہما، ستگن وشنو، تمگن شنکر) روپی شاخوں اور تنا اور موٹی ڈالی کی معلومات دیتا ہے۔ (کرپیا دیکھیں اُلٹا لٹکا ہوا سنسار روپی ورکش کی تصویر)۔

اپنے دُوارہ رچی ہوئی سرشٹی کا پورن گیان (تتو گیان) سوئم ہی پورن پرماتما کبیر دیو نے تتو درشی سنت کی بھومیکا (کردار) کر کے (کویر گربھی، کویروانی) میں بتایا ہے۔ (ثبوت رُگویدَ منڈل 9 سُکت 96 منتر 16 سے 20 تک اور رُگویدَ منڈل 10 سُکت 90 منتر ایک سے پانچ اور اتھر وید کانڈ 4 انُواک 1 منتر 1 میں۔

کبیر: اکشر پُرش ایک پیڑ ہے۔ جیوتی نرنجن واکی ڈار
تینوں دیوا شاخا ہیں، پات رُوپ سنسار

پویتر گیتا جی میں بھی تین بھگوانوں (1.... شر پُرش، مطلب برہم۔ 2.... اکشر پُرش مطلب پر برہم اور 3.... پرم اکشر پُرش مطلب پورن برہم) کے بارے میں بتایا ہے۔ پرمان گیتا ادھیائے 15 شلوک 17-16 میں، گیتا ادھیائے 8 شلوک 1 کا جواب شلوک 3 میں ہے، وہ پرم اکشر برہم ہے، اور تینوں بھگوانوں کا ایک اور ثبوت گیتا ادھیائے 7 شلوک 25 میں گیتا کا گیان دینے والے کال (برہم) نے اپنے بارے میں کہا ہے کہ میں اوئیکت ہوں۔ یہ پہلا اوئیکت (چھُپا ہوا) پربھو ہوا، پھر گیتا ادھیائے 8 شلوک 18 میں کہا ہے کہ یہ سنسار دن کے وقت اَوئیکت (چھُپا ہوا) سے پیدا ہوا ہے۔ پھر راتری کے وقت اُسی میں سما جاتا ہے، یہ دوسرا اوئیکت ہوا۔ ادھیائے 8 کے شلوک 20 میں کہا ہے کہ اس اوئیکت سے بھی دوسرا جو اوئیکت (پورن برہم) ہے وہ پرم پُرش (سب سے بڑا بھگوان) سب مخلوق کے نشٹ ہو جانے پر بھی ختم نہیں ہوتا، یہ تیسرا اوئیکت ہوا یہی پرمان گیتا ادھیائے 2 شلوک 17 میں بھی ہے کہ نا ختم ہونے والے اُس پرماتما کو جان جس کا خاتمہ کرنے کے کوئی بھی قابل نہیں ہے۔ اپنے بارے میں گیتا بولنے والا برہم ادھیائے 4 منتر 5 اور ادھیائے 2 شلوک 12 میں کہہ رہا ہے کہ میری تو جنم اور موت ہوتی ہے اور میں ناشوان (فانی) ہوں۔

اوپر لکھے سنسار روپی درخت کی مول یعنی سنسار رُوپ میں درخت کی جڑ تو یہ پرم اکشر پُرش مطلب پورن برہم کبیر دیو ہے۔ اسی کو تیسرا اوئیکت بھگوان کہا ہے۔ درخت کی جڑ سے ہی

پورے پیڑ کو خوراک ملتی ہے، اسلئے گیتا ادھیائے 15 شلوک 17 میں کہا ہے کہ اصل میں پرماتما تو شر پُرش مطلب برہم اور اکشر پُرش مطلب پر برہم سے بھی الگ کوئی اور ہے۔ جو تینوں لوکوں میں آ کر سب کا پالن پوشن کرتا ہے، وہی اصل میں اویناشی (لافانی) ہے۔

ا۔شر پُرش :۔ مطلب ناشوان، کیوں کہ برہم گیتا گیان دینے والے نے تو خود کے بارے میں کہا ہے کہ اے ارجُن! تو اور میں تو جنم اور موت کے چکر میں ہیں، ہماری تو جنم اور موت ہوتی ہے ۔(ثبوت گیتا ادھیائے 2 شلوک نمبر 12، گیتا ادھیائے 4 شلوک نمبر 5 میں)۔

۲۔ اکشر پُرش :۔ مطلب اویناشی اس پر برہم کو یہاں بھی ہمیشہ رہنے والا کہا ہے۔لیکن یہ بھی اصل میں اویناشی نہیں ہے۔ یہ کچھ زیادہ رہنے والا ہے۔ جیسے ایک مٹی کا پیالہ ہے جو سفید رنگ کا چائے پینے کے کام آتا ہے۔ وہ تو گرتے ہی ٹوٹ جاتا ہے۔ایسی حالت برہم (کال، شر پُرش) کی جانو۔دوسرا پیالہ اسٹیل کا ہوتا ہے، یہ مٹی کے پیالے کے مقابلے میں زیادہ طاقت ور ہوتا ہے۔لیکن اس کو بھی زنگ لگ جاتا ہے اور یہ ختم ہو جاتا ہے، بھلے ہی وقت زیادہ لگے، اس لئے یہ بھی اصل میں اویناشی نہیں ہے تیسرا پیالا سونے کا ہوتا ہے، سونے کی دھات اصل میں اویناشی ہے جس کا خاتمہ نہیں ہوتا۔جیسے پر برہم (اکشر پُرش) کو اویناشی بھی کہا ہے، اور اصل میں اویناشی تو ان دونوں سے اور ہی ہے۔اس لیئے اکشر پُرش کو بھی اویناشی نہیں کہا ہے۔

سبب: سات رجگُن برہما کی موت کے بعد ایک ست گُن وشنو کی موت ہوتی ہے، اور سات ست گُن وشنو کے بعد ایک تموگُن شِیوَ کی موت ہوتی ہے، جب تموگُن شنکر کی ستر ہزار بار موت ہو جاتی ہے تب ایک شر پُرش یعنی برہم کال کی موت ہوتی ہے۔ یہ پر برہم (اکشر پُرش) کا ایک یُگ ہوتا ہے۔ایسے ایک ہزار یُگ کا پر برہم کا ایک دن اور اتنی ہی رات ہوتی ہے۔تیس دن رات کا ایک مہینہ 12 مہینوں کا ایک سال اور سو سال کی پر برہم اکشر پُرش کی عمر ہے۔تب یہ پر برہم اور سب برہمانڈ جو ست لوک سے نیچے کے حصے میں ہیں سب ختم ہو جاتے ہیں۔ کچھ وقت بعد سب نیچے کے برہمانڈوں، (برہم اور پر برہم کے لوک) کی بناوٹ پورن برہم مطلب پرم اکشر پُرش کرتا ہے۔اس طرح یہ تو گیان سمجھنا ہے۔لیکن پرم اکشر پُرش یعنی پورن برہم (ست پُرش) اور اُس کے ست لوک (رِت دھام) کے ساتھ اوپر کے الکھ لوک، اگم لوک، اور انامی لوک کبھی ختم نہیں ہوتے۔

اس لئے گیتا ادھیائے 15 شلوک 17 میں کہا ہے کہ اصل میں اُتم پربھو یعنی پُرشوتم تو برہم اور پر برہم سے الگ ہی ہے۔ جو پورن برہم (پرم اکشر برہم) ہے۔ وہی اصل میں اویناشی

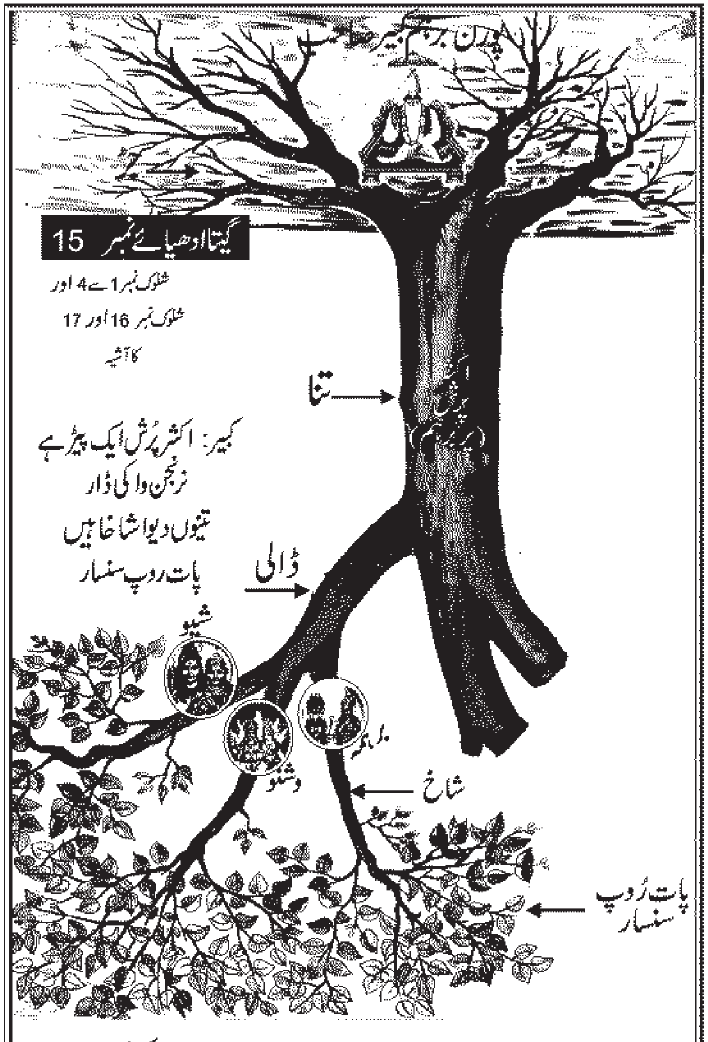

اوپر جڑ نیچے شاخا والا الٹا لٹکا ہوا سنسار روپی ورکش کا چیتر

ہے، وہی سب کا دھارن پوشن کرنے والا سنسار روپی درخت کی جڑ پورن پرماتما ہے۔ درخت کا جو حصہ زمین کے باہر نظر آتا ہے۔ وہ تنا کہلاتا ہے اُسے اکشر پُرش جانو، تنے کو بھی خوراک جڑ سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ پھر تنے سے آگے درخت کی کئی ڈالیاں ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک ڈالی برہم شر پُرش ہے اس کو بھی خوراک جڑ پرم اکشر پُرش سے ہی حاصل ہوتی ہے اس ڈالی کو شر پُرش برہم کی مانو تین گُن (رج گُن برہما، ست گُن وشنو، تم گُن شنکر) روپی شاخیں ہے انہیں بھی خوراک پرم اکشر برہم، یعنی پورن برہم سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اِن تینوں شاخوں سے پات رُوپ میں دوسری مخلوق کو خوراک حاصل ہوتی ہے۔ انہیں بھی اصل میں خوراک جڑ (پرم اکشر پُرش) سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے سب کا پوجا کے لائق پورن پرماتما ہی ثابت ہوا۔ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ پتوں تک خوراک پہنچانے میں تنا ڈالی اور شاخوں کا کوئی کام نہیں ہے۔ اس لئے سب احترام کے لائق ہیں۔ لیکن پوجا (عبادت) تو صرف مول (جڑ) ہی کی ہوتی ہے۔ احترام اور پوجا میں فرق ہوتا ہے۔ جیسے شادی شدہ پاک دامن عورت احترام تو سب کا کرتی ہے، جیسے جیٹھ کا بڑے بھائی کی طرح، دیور کا چھوٹے بھائی کی طرح لیکن پوجا اپنے پتی کی ہی کرتی ہے۔ مطلب جو خیال اپنے پتی میں ہوتا ہے وہ خیال دوسرے مردوں میں پاک دامن عورت کا نہیں ہوتا۔

دوسری مثال:۔ ایک مرتبہ ہریانہ صوبے میں سیلاب آیا تھا اُس وقت چھ سو کروڑ کا نقصان ہوا تھا، اس کی پورتی ہریانہ سرکار نہیں کر سکتی تھی، کیوں کہ ہریانہ سرکار کا پورے سال کا بجٹ صرف 9 سو کروڑ رُوپے کا تھا۔ دیش کے پردھان منتری نے اُس نقصان کی پورتی کی تھی، اُس چھ سو کروڑ روپیوں کو ہریانہ سرکار کے ادھیکاری اور کرم چاریوں (سرکاری نوکروں) نے سیلاب سے مُتاثرہ لوگوں میں بانٹا لوگوں کو جن افسروں نے امداد دی تھی لوگ اُن افسروں کو مسیحا سمجھ رہے تھے، لیکن اصل میں مسیحا تو وہ تھا جس نے فنڈ جاری کیئے، یہ افسر تو صرف کام کرنے والے تھے۔ لیکن انجان لوگ اُنہی سے آئندہ کے لئے امداد کی امید کرتے ہیں۔ اُسی کی پوجا (رشوت وغیرہ دینا) کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جو تعلیم یافتہ ہیں وہ جانتے ہیں کہ ان کارکنوں کی کتنی اوقات ہے۔ وہ احترام تو کرتے ہیں لیکن پوجا (رشوت وغیرہ) نہیں دیتے نہ ہی دوسرے کاموں کے ٹھیک ہونے کی امید کرتے ہیں۔

امداد بانٹنے کے کچھ دن بعد اُسی علاقے میں صوبائی وزیر جی آئے جنہوں نے کہا کہ میں نے آپ کے علاقے میں دس لاکھ رُوپے دیئے ہیں۔ جن جن لوگوں کو امداد فراہم کی گئی تھی اُسی گاؤں کے لوگوں کی لِسٹ سے نام پڑھ کر سنائے، مثلاً رام اوتار کو دس ہزار رُوپے دیئے وغیرہ وغیرہ ۔ پھر کچھ دن بعد صوبائی وزیرِ اعلیٰ جی اُسی گاؤں میں آئے، انہوں نے بھی وہی لِسٹ پڑھی اور کہا

کہ میں نے آپ کے گاؤں میں دس لاکھ رُوپے دیئے ہیں۔ مثلاً رام اوتار کو دس ہزار رُوپے دیئے۔ پھر اسی گاؤں میں ملک کے وزیر اعظم آئے انہوں نے بھی کہا کہ میں نے آپ کے گاؤں کو دس لاکھ رُوپے دیئے ہیں اور وہی لسٹ پڑھ کر سنائی، جس میں لکھا تھا کہ رام اوتار کو دس ہزار رُوپے دیئے۔ اب رام اوتار کہہ رہا ہے کہ یہ سب جھوٹ بول رہے ہیں۔ مجھے تو رُوپے پٹواری نے دیئے ۔ وہ انجان رام اوتار نا سمجھی کی وجہ سے گاؤں کے پٹواری جی کی ہی پوجا کر کے اپنے دوسرے کام کاج ٹھیک کرانا چاہتا ہے۔ جو پڑھے لکھے ہیں وہ جان لیتے ہیں کہ پردھان منتری (وزیر اعظم) جی امداد نہیں دیتے تو مکھیہ منتری جی اور پٹواری جی کچھ بھی نہیں دے سکتے تھے۔ اگر مکھیہ منتری جی بھی اپنے گھر سے امداد دیتے تو سو سو رُوپے مشکل سے دے پاتے جو معمولی ہے۔ اس طرح سمجھدار شخص جان لیتا ہے کہ کس کی کتنی اوقات ہے۔ اُسی حساب سے اُن میں امید رہتی ہے۔ مطلب احترام کے لائق تو سب ہی ہوتے ہیں لیکن پوجا تو سوچ سمجھ کر کرنی چاہیے۔ ٹھیک اسی طرح گیتا ادھیائے 2 شلوک نمبر 46 میں کہا ہے کہ ارجن بہت بڑے تالاب کے (جس کا پانی دس سال بھی برسات نہ ہو تو ختم نہ ہو) ملنے کے بعد چھوٹے کنُویں (جس کا پانی ایک سال برسات نہ ہونے سے بھی ختم ہو جاتا ہو)۔ میں جیسی امید رہ جاتی ہے اسی طرح پورن پرماتما سے ملنے والے لابھ کے گیان سے واقف ہونے کے بعد تیری آستھا دوسرے بھگوانوں میں ویسی ہی رہ جائے گی جیسے چھوٹے کنُویں کی امید بڑے کنُویں کے مل جانے پر رہتی ہے۔ چھوٹا کنواں برا نہیں لگتا لیکن اُس کی اوقات کا پتہ ہے کہ یہ تو کام چلاؤ (عارضی) ہے۔

گیتا ادھیائے 7 شلوک 15-12 میں کہا ہے کہ تینوں گُنوں سے جو کچھ بھی ہو رہا ہے۔ (جیسے رجگُن، برہما سے مخلوق کی پیدائش ہوتی ہے، ست گُن وشنو سے پالن پوشن اور تم گُن شنکر سے موت) اس کا خاص سبب میں (برہم کال) ہی ہوں۔ جو بھکت تینوں گُنوں (رجگُن برہما، ست گُن وشنو، تم گُن شنکر) کی پوجا کرتے ہیں، وہ راکشس سبھاؤ کو دھارن کیئے ہوئے منشوں میں نیچ دُشٹ کرم کرنے والے مُورکھ مجھ برہم کی بھکتی نہیں کرتے۔ پھر اپنی بھکتی کو اتی گھٹیا (انوتمام) کہا ہے ۔ گیتا ادھیائے 7 شلوک نمبر 18 میں، اس لئے گیتا ادھیائے 15 شلوک نمبر 4 اور گیتا ادھیائے 18 شلوک نمبر 62 میں کہا ہے کہ پورن پرماتما کی بھکتی کرنے سے ہی پورن لابھ، پورن موکش پراپت ہوتا ہے۔ جو بھکتی کرنے کا طریقہ شاستروں میں لکھا ہے، اور دوسرے بھگوانوں کی ایشٹ رُوپ میں پوجا کرنا شاستروں سے الگ ہونے سے بیکار ہے۔ (ثبوت :۔ گیتا ادھیائے 16 شلوک نمبر 24-23)

جیسے آم کا پودہ نرسری سے خرید کر اُس کی جڑ کو زمین میں کھڈا کھود کر دبائیں گے۔ پھر جڑ

کی سینچائی (پوجا) کریں گے تو پودہ بڑا ہوگا اور پیڑ بن جائے گا، پھر شاخاؤں کو پھل لگیں گے۔ اگر کوئی شاخاؤں کو زمین میں دبا کر جڑ اوپر کر کے پودے کی سینچائی کرے گا تو پودا سوکھ جائے گا (کرپیا دیکھیں سیدھا بیجا ہوا اور الٹا بیجا ہوا بھکتی روپی پودے کی تصویر اس کتاب میں۔

بھاؤ ارتھ ہے کہ سادھک کو پورن پرماتما (جڑ) مول کی سادھنا ایسٹ رُوپ میں کرنے سے اُس کا پھل تینوں گُن برہمہ، وشنو، شیو (شاخائیں) ہی پردھان کریں گی۔ کیونکہ یہ بھگوان کیئے ہوئے کرموں کا پھل جوں کا توں ہی دیتے ہیں۔

اگر آپ کو کسی کمپنی میں نوکری حاصل کرنی ہے تو پوجا کمپنی کے مالک کی کرنی ہوتی ہے اُسے درخواست دیکر نوکری حاصل کرنی پڑتی ہے۔ پھر بھی نوکری (پوجا) مالک کی ہی کرتا ہے۔ جیسے جو کام اُس نوکر کو بتایا جاتا ہے وہ اپنے ڈیوٹی کے ٹائم میں کرتا ہے۔ یہ پوجا (نوکری) مالک کی ہوئی۔ نوکری (پوجا) کی تنخواہ اُس مالک کے دوسرے نوکر مثال کے طور پر مینجر وغیرہ دیتے ہیں۔ جیسے شفٹ انچارج ڈیوٹی کے حساب سے تنخواہ بنا کر کیشئیر کے پاس بھیجتا ہے۔ وہاں سے اُس نوکر (سیوک) کو سیوا (پوجا) کا پھل حاصل ہوتا ہے۔ شفٹ انچارج اور کیشئر صرف کیئے ہوئے کام کی تنخواہ ہی دیتے ہیں۔ اس میں کوئی پھیر بدل نہیں کر سکتے ہیں۔ نہ تو ایک روپیہ کم نہ زیادہ دے سکتے ہیں۔ اگر وہ کمپنی کے مالک کا نوکر نیک نیتی سے نوکری مالک کی کرتا ہے تو مالک ہی اُسے سیوا کی تنخواہ بڑھا دیتا ہے۔ اور الگ سے انعام رُوپ میں کچھ پیسئے زیادہ دے دیتا ہے۔ اگر کوئی مالک کی نوکری (پوجا) چھوڑ کر دوسرے ادھیکاریوں کی نوکری کرنے لگ جائے تو اُس کو مالک سے ملنے والی تنخواہ بند ہو جاتی ہے۔ جس سبب سے وہ نادان غریب ہو جاتا ہے اور جو دوسرے افسر ہوتے ہیں جن کے پاس وہ نوکری کر رہا ہے وہ اتنی تنخواہ نہیں دے پاتے جتنی پہلے والا مالک دیتا تھا۔ اصلی مالک کے مقابلے میں بہت کم تنخواہ ملنے کے کارن وہ دوسرے افسروں کا سیوک (نوکر) مطلب ایک مالک کو چھوڑ کر آن اُپاسنا کرنے والا انسان مہا دُکھی ہو جاتا ہے۔ کرپیا اسی پرکار تتو گیان کے آدھار سے پویتر شریمد بھگوت گیتا جی کے گیان کو سمجھو۔

پورن برہم کُل مالک کی پوجا چھوڑ کر دوسرے دیوتاؤں کی پوجا کرنے سے سادھک کو پورا لابھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور سادھک اپنی بھکتی سادھنا کرتے کرتے بھی بہت تکلیفیں اُٹھاتا رہتا ہے۔

اس لئے پویتر گیتا ادھیائے 7 شلوک 12 سے 15 تک اور 20 سے 23 تک، تینوں گُنوں مطلب تینوں دیوتاؤں (رجگُن برہم، ست گُن وشنو، تم گُن شنکر) کی پوجا کرنے والوں کو راکشس سبھاؤ کو دھارن کئیے ہوئے منشوں میں نیچ دشٹ کرم کرنے والے مورکھ کہا ہے۔ کہ وہ میری (برہم، شر پُرش) کی پوجا نہیں کرتے، جو تینوں دیوتاؤں اور دوسرے دیوتاؤں کی پوجا

کرتے ہیں اُنہیں مورکھ اور راکشس سبھاؤ والے راکشس کہا ہے۔ جیسے جس انسان کی تنخواہ کم ہونے کے سبب گھر کی پورتی نہ ہو۔ تو وہ کچھ ہیرا پھیری لازمی ہی کرتا ہے، کبھی چوری ملاوٹ وغیرہ چھل کپٹ کا راستہ اختیار کرتا ہے۔ جس سبب وہ سماج کی نظروں میں آجاتا ہے اور غریب ہو جاتا ہے۔ اس طرح تینوں دیوتاؤں (شری برہمہ، شری وشنو، شری شیو جی) اور دوسرے دیوتاؤں کی پوجا سے پورا لابھ پراپت نہیں ہوتا۔ جس سبب سے سادھک جھوٹ کپٹ اور دوسرے ویکار بھی کرتا رہتا ہے۔ پھر پاپ کرم کا ڈنڈ بھی بھوگنا پڑتا ہے۔ اس لئے برہم یعنی شر پُرش کہہ رہا ہے کہ یہ نادان سادھک میری پوجا (نوکری) بھی نہیں کرتے میں ان برہمہ، وشنو اور شیو جی سے زیادہ تنخواہ (کیئے کرم کا پھل) دے سکتا ہوں۔ جوان، برہمہ، وشنو، مہیش کے لابھ سے زیادہ ہوتا ہے۔ پھر گیتا ادھیائے 7 شلوک 18 میں کہا ہے کہ میری پوجا بھی پوری لابھ دائیک نہیں ہے۔ اس لئے اپنی پوجا کو بھی گیتا بولنے والے برہم (شر پُرش) نے (انوتمام) اتی گھٹیا یعنی انتہائی کم درجے کی کہا ہے۔ اس لئے گیتا ادھیائے 15 شلوک 4 اور گیتا ادھیائے 18 شلوک 62 میں کہا ہے کہ اس پرمیشور کی شرن میں جا جس کی کرپا سے تو پرم شانتی اور (شاشوت استھانم) ست لوک کو پراپت ہوگا۔ وہاں جانے کے بعد سادھک کا پُنر (دوبارہ) جنم نہیں ہوتا۔ مطلب انادی موکش ہو جاتا ہے اور گیتا گیان دینے والا پربھو کہہ رہا ہے کہ میں بھی اُسی آدی پُرش پرمیشور کی شرن میں ہوں۔ گیتا ادھیائے 7 شلوک نمبر 12 سے 15، 18 اور 20 سے 23 کو سمجھنے کے لئے نیچے دیا گیا ہوا گیان دھیان سے پڑھیں:۔

"تینوں گن کیا ہیں؟ ثبوت کے ساتھ۔!"

تینوں گُن رجگُن برہما، ست گُن وشنو، تم گُن شنکر جی ہیں۔ برہم (کال) اور پرکرتی (درگا) سے ان کی پیدائش ہوئی ہے۔ اور تینوں ناشوان ہیں۔

پہلا ثبوت:۔ گیتا پریس گورکھ پور سے پرکاشیت شری "شیو مہا پران" جس کے سمپادک ہیں شری ہنومان پرساد پودار پرشٹ نمبر 110 ادھیائے 9 رُدر سہنیتا۔ اس پرکار برہما، وشنو اور شیو جی تینوں دیوتاؤں میں گُن ہیں۔ لیکن شیو (برہم کال) گُناتیت کہا گیا ہے۔

دوسرا ثبوت:۔ گیتا پریس گورکھپور سے پرکاشیت ''شریمد دیوی بھاگوت پرُان''۔ جس کے سمپادک ہیں شری ہنومان پرساد پودار، چمن لال گوسوامی تیسرا اسکند، ادھیائے 5 پرشٹ 123 پر بھگوان وشُنو نے دُرگا کی ستوتی کی: کہا کہ میں (وشنو) برہما اور شنکر تمہاری کرپا سے وگھمان ہیں۔ ہمارا تو آویربھاؤ (جنم) اور تیروبھاؤ (موت) ہوتی ہے۔ ہم نتیہ (اویناشی) نہیں ہیں۔ تم ہی نتیہ ہو، جگت جننی ہو۔ پرکرتی اور سناتنی دیوی ہو۔ بھگوان شنکر نے کہا: اگر بھگوان برہما اور بھگوان وشنو تم

ہی سے اُتپن ہوئے ہیں تو ان کے بعد اُتپن ہونے والا میں تموگنی لیلا کرنے والا شنکر کیا تمہاری سنتان نہیں ہوا؟ مطلب مجھے بھی پیدا کرنے والی تم ہی ہو۔اس سنسار کی سرشٹی ،اسیتھتی ،سنہار (پیدائش، پالن پوشن اور موت) میں تمہارے گُن سدا سرودا ہیں۔ان ہی تینوں گُنوں سے اُتپن ہم برہمہ، وشنو،شیو،نیم انوسار کاریہ (کام کاج) میں تت پر (تیار) رہتے ہیں۔

اوپر لکھا بیان صرف ہندی میں انوادِت شری دیوی مہا پران سے ہے۔جس میں کچھ تتھیوں کو چھُپایا گیا ہے۔اس لئے یہی پرمان دیکھیں ’’شریمد دیوی بھاگوت مہاپُران‘‘ سبھا شٹیکم سمہاتیم، کھیمر اج شری کرشن داس پرکاشن ممبئی،اس میں سنسکرت سہیت ہندی انواد کیا ہے۔تیسرا اسکند ادھیائے 4 پرشٹ نمبر 10 شلوک 42)

برھما--اهمُ مهیشوره ، فِلتے پربھاوا تسروے
ویم جنے یوتا نا یدھا تو نتیه ،
که انیه سراه شتمکھ پرموکھا چه نتیه
توَمیوَ جننی پرکرتا ه پُرانا ۔

ترجمہ: (وشنو جی نے کہا) اے ماتا! برہما، میں اور شیو تمہارے ہی پربھاؤ سے جنم وان ہیں۔نتیہ نہیں ہیں۔مطلب ہم اویناشی نہیں ہیں، پھر اِندر وغیرہ دوسرے دیوتا کس پرکار نتیہ ہو سکتے ہیں۔ تم ہی اویناشی ہو۔ہم سب کی جننی ارتھات اُتپن کرنے والی ماتا ہو۔ پرکرتی اور سناتنی دیوی ہو۔

پرشٹ نمبر 12-11 ادھیائے 5 شلوک 8:۔

یدھی دیا دھرمنا نا سندا بی کے کتھم وھیتا چه تموگُنه
کمل جیشچ رجوگُن سمبھوا سُوھیتا کِمُے ستو گُنوں ھری

ترجمہ: بھگوان شنکر بولے:۔اے ماتا! اگر ہمارے اوپر آپ دیا یُکت ہو تو مجھے تموگُن کیوں بنایا؟ کمل سے اُتپن برہما کو رجوگُن کس لئے بنایا اور وشنو کو ستوگُن کیوں بنایا؟ مطلب مجھے جیووں کے جنم مرتیو روپی دش کرم میں کیوں لگایا۔؟

شلوك 12:۔

رمیه سے سوپتِم پُرشوم سدا تَو گتیم نه ھی وِھی ودھوم شوے ۔

ترجمہ: اپنے پتی پُرش ارتھات کال بھگوان کے ساتھ سدا بھوگ وِلاس کرتی رہتی ہو۔آپ کی گتی کوئی نہیں جانتا۔

تیسرا اسکند پرشٹ نمبر 14 ادھیائے 5 شلوک 43:۔

ایك میوا دِوُیتیم یتو برهم ویدا ودھنتی وه

سا کِمے توَمُ واپیه سو وا کمے سندھیھم ونی ورتیه

ترجمہ: جو کہ ویدوں میں ادیتیہ کیول ایک پورن برہم کہا ہے۔کیا وہ آپ ہی ہو، یا کوئی اور ہے؟ میری اس شنکا کا نوارن کریں۔ برہمہ جی کی پرارتھنا پر دیوی نے کہا۔

دِوَیوُ واچ سدھیکتمُ ناَ بیدو ستی سرو دیومماسیه چه ؛
یو سو سا ھمھم یو سو بھیدوستے متیوی بھرماتم ؛
آویو رنترم سوکشمَمُ یووید متیما نے سا؛؛
و یمکته سچه سنسارا نموچیته ناتر سنشیه۔

ترجمہ: دیوی نے کہا:۔ یہ ہے سو میں ہوں، جو میں ہوں سو یہ ہے، متی کے وبھرم ہونے سے بھید بھاستا ہے۔ہم دونوں کا جو سوکشم انتر ہے اس کو جو جانتا ہے وہی متیمان ارتھات تتو درشی ہے، وہ سنسار سے پُرتھک ہو کر مُکت ہوتا ہے۔اس میں کوئی سندیہہ نہیں ہے۔

سُمرِنا دَھرشنمُ تُبَیُمَ داس یه ھم وشمے استھتے، سوَر توَیه ھم سدا دیوا پرماتما سناتنه اُبھیو سُمرنا دیو کاریه سدِھیر سنشیم۔ برھمو واچ ۔ اِتَیُکُتَواَ وِسُسِر جا سُماند، توا شکتی،سُنس سکرتان۔ وِشنُوے ستھ مھا لکشمی مھاکالینُ شواءِ چه ۔ مھا سرسوَتِیُ مھاھم ستھاناتسمادُوِیُسرجِیُتَا ۔

ترجمہ: سنکٹ آنے پر سُمرن سے ہی میں تم کو درشن دونگی۔ دیوتاؤ! پرماتما سناتن دیو کی شکتی رُوپ سے میرا سدا اسُمرن کرنا۔دونوں کے سُمرن سے اوشیہ کاریہ (کام) سِدھ ہونگے، برہمہ جی بولے اس پرکار سنسکار کر کے شکتی دے کر ہم کو وِداع کیا۔ وشنو کے نیمیت مہالکشمی،شیو کے نیمیت مہا کالی،اور ہم کو مہا سرسوتی دیکر وِداع کیا۔

مم چیو شَریرم وے سُتر مِتیا بھی دھی یَتے
ستھولم ، شریرمُ وکشیه مے بَرھَمنَا پرماتمَنهُ

ترجمہ: میرا شریر سُتر رُوپ کہا جاتا ہے۔ پرماتما برہم کا ستھُول شریر کہلاتا ہے۔ 83

"اوپر لکھے پُران واقعات کا سار!"

واضح ہوا کہ شری برہمہ جی رجگن ہیں، شری وشنو جی ست گُن ہیں اور شری شیو جی تم گُن ہیں۔تینوں بھگوان ناشوان ہیں اور ان کا جنم اور موت ہوتی ہے۔دُرگا کو پرکرتی بھی کہا جاتا ہے۔دُرگا کا پتی برہم (شر پُرش، کال) ہے۔یہ اس کے ساتھ پتی پتنی ویَوہار (رمن/ولاس) کرتی رہتی ہے۔دُرگا اور برہم دونوں استھول شریر میں آکار میں ہیں۔

یہی ثبوت گیتا ادھیائے 14 شلوک 3 سے 5 میں ہے۔ گیتا گیان بولنے والا برہم

(شر پُرش، کال) کہہ رہا ہے کہ پرکرتی (دُرگا) تو میری پتنی ہے میں اس کی یونی (بچہ دانی) میں بیج استھاپنا کرتا ہوں، جس سے سب پرانیوں کی پیدائش ہوتی ہے۔ میں سب (21 برہمانڈوں کے پرانیوں) کا پِتا ہوں۔ اور پرکرتی (دُرگا، اشٹنگی) سب کی ماتا ہے۔ اسی دُرگا (پرکرتی اشٹنگی) سے پیدا تینوں گُن (رج گُن برہما، ست گُن وشنو، تم گُن شنکر) دوسرے پرانیوں کو کرموں کے جال میں باندھتے ہیں۔

تِریگُن مایا (رج گُن برھما جی، ست گُن وشنو جی، اور تم گُن شیو جی) جیو کو مُکت ہونے نہیں دیتے۔

پوِتر گیتا جی کے ادھیائے 7 شلوک 1 اور 2 میں برہم کہہ رہا ہے کہ ''اے ارجُن! اب تجھے وہ گیان سناؤں گا جس کے جاننے کے بعد اور کچھ جاننا باقی نہیں رہ جاتا ہے۔

گیتا ادھیائے 7 شلوک نمبر 12: گیتا گیان بولنے والا پربھو (شر پُرش، کال) کہہ رہا ہے کہ تینوں گُنوں سے جو کچھ ہو رہا ہے، وہ مجھ سے ہی ہوا جان، جیسے رجگُن (برہما) سے اُتپتی (پیدائش) ست گُن (وشنو) سے پالن پوشن اور تم گُن (شیو) سے پرلئے (خاتمہ) کا کارن کال بھگوان ہی ہے۔ پھر کہا ہے کہ میں ان میں نہیں ہوں۔ کیوں کہ کال بہت دور (21 ویں برہمانڈ میں اپنے نج لوک میں رہتا ہے) ہے لیکن من رُوپ میں موج کال ہی مناتا ہے اور ریموٹ سے سب مخلوق اور شری برہما جی شری وشنو جی اور شری شیو جی کو ینتر (کٹھ پُتلی) کی طرح چلاتا ہے۔ گیتا بولنے والا برہم کہہ رہا ہے کہ میرے 21 برہمانڈوں کے پرانیوں کے لئے میری پوجا سے ہی شاستر انوکُل سادھنا پرارمبھ ہوتی ہے جو ویدوں میں لکھی ہے۔ میرے انترگت (حلقے میں) جتنے پرانی ہیں ان کی بُدھی میرے ہاتھ میں ہے، میں صرف 21 برہمانڈوں کا ہی مالک ہوں۔ اس لیئے (گیتا ادھیائے 7 شلوک 12 سے 15 تک) تینوں گُنوں سے (رجگُن برہم سے جیووں کی پیدائش، ست گُن وشنو سے پالن پوشن اور تم گُن شیو جی سے سنہار (موت) جو کچھ بھی ہو رہا ہے اُس کا خاص سبب میں (برہم، کال) ہی ہوں (کیوں کہ کال کو ایک لاکھ مانو شریر دھاری پرانیوں کے شریر کو مار کر میل کو کھانے کا شاپ لگا ہے۔) جو سادھک مجھ برہم کی سادھنا نہ کر کے تریگُن مئی مایا (رجگُن برہما جی، ست گُن وشنو جی، تم گُن شیو جی) کی سادھنا کر کے پل بھر کا لابھ پراپت کرتے ہیں۔ جس سے زیادہ کشٹ اُٹھاتے رہتے ہیں، ساتھ میں اِشارہ دیا ہے کہ ان سے زیادہ لابھ میں (برہم کال) دے سکتا ہوں، لیکن یہ مورکھ سادھک تتو گیان کے ابھاؤ سے، انھی تینوں گُنوں (رجگُن برہما جی، ست گُن وشنو جی، تم گُن شیو جی) تک کی سادھنا کرتے رہتے ہیں۔ ان کی بُدھی انھی تینوں پربھوؤں تک سیمیت ہے۔ اس لئے یہ راکشس سبھاؤ کو دھارن کیئے

ہوئے، منشوں میں نیچ، شاستر وِرودھ سادھنا روپی دُشٹ کرم کرنے والے، مورکھ مجھ برہم کو نہیں بھجتے۔ یہی ثبوت گیتا ادھیائے 16 شلوک نمبر 4 سے 20، 24-23 تک ادھیائے 17 شلوک 2 سے 14 اور 20-19 میں بھی ہے۔

وِیچار کریں راون نے بھگوان شیو جی کو مرتیونجیہ، اجرامر، سرویشور، مان کر بھکتی کی دس بار شیش کاٹ کر سمرپیت کر دیا، جس کے بدلے میں یدھ کے سمے دس شیش راون کو پراپت ہوئے۔ لیکن مُکتی نہیں ہوئی۔ راکشس کہلایا، یہ دوش راون کے گرودیو کا ہے۔ جس نادان (نیم حکیم) نے ویدوں کو ٹھیک سے نہ سمجھ کر اپنی سوچ سے تموگُن سے پُر بھگوان شیو کو ہی پورن پرماتما بتایا اور بھولی آتما راون نے جھوٹے گرودیو پر اعتبار کر کے جیون وَ اپنے کُل کا ناش کیا۔

ا۔ ایک بِھسما گری نام کا سادھک تھا جس نے شیو جی (تموگُن) کو ہی ایشٹ مان کر شیرشاسن (اُوپر کو پیر نیچے کو سر) کر کے بارہ سال تک تپ کیا۔ بھگوان شیو جی کو وچن بدھ کر کے بھسم کنڈ الے لیا اور بھگوان شیو جی کو ہی مارنے لگا اس کا مقصد یہ تھا کہ بھسم کنڈا حاصل کر کے بھگوان شیو جی کو مار کر پاروتی جی کو پتنی بناؤں گا۔ بھگوان شری شیو جی ڈر کے مارے بھاگ گئے پھر شری وشنو جی نے اُس بھسما سر کو گنڈھت ناچ نچا کر اُسی بھسم کنڈے سے بھسم کیا۔ وہ شیو جی (تموگُن) کا سادھک راکشس کہلایا۔ ہرنیہ کشپو نے بھگوان برہمہ جی (رجگُن) کی سادھنا کی اور راکشس کہلایا۔

۲۔ ایک سمے آج (سن 2006) سے لگ بھگ 335 سال پہلے ہری دوار میں ہر کی پیڑیوں پر (شاستر ویدھی رھیت سادھنا کرنے والوں کے) کمبھ پرب کا میلہ لگا وہاں پر سب (تریگُن سادھک) مہاتما جن سنان کرنے کے لئے پہنچے۔ گری، پوری، ناتھ، ناگا، اوگھڑ وغیرہ بھگوان شری شیو جی تم گُن کے اُپاسک اور وِشنو بھگوان جی ستوگُن کے اُپاسک ہیں۔ پہلے سنان کرنے کے مسئلے پر ناگا اور وِشنو سادھوؤں میں یُدھ ہو گیا۔ لگ بھگ 25 ہزار سادھک آپس میں لڑ کر مر گئے، جو انسان ذرا سی بات پر قتل عام کر دیتا ہے۔ وہ سادھو ہے یا راکشس خود ہی سوچیں۔ عام انسان بھی کہیں پر سنان کر رہا ہو، اور کوئی اور انسان آ کر کہے کہ مجھے بھی کچھ سنان کرنے کیلئے جگہ دیدو۔ بھائی چارے کے ناطے کہتے ہیں کہ آؤ نہا لو۔ ادھر اُدھر ہو کر آنے والے کو جگہ دے دیتے ہیں۔ اس لئے پوِتر گیتا جی ادھیائے 7 شلوک 12 سے 15 میں کہا ہے کہ جن کا میری تریگُن مئی مایا (رجگُن برہما جی، ست گُن وشنو جی، تم گُن شیو جی) کی پوجا کے دُوارہ گیان ہرا جا چکا ہے۔ وہ صرف مان بڑھائی کے بھُوکے راکشس سبھاو کو دھارن کیئے ہوئے، منشوں میں نیچ یعنی عام انسانوں سے بھی گئے گذرے سبھاؤ والے دُشٹ کرم کرنے والے مورکھ، میری بھکتی بھی نہیں کرتے۔

گیتا ادھیائے 7 شلوک 16 سے 18 تک پوِتر گیتا جی بولنے والا برہم پربھو کہہ رہا ہے کہ

میری بھکتی بھی چار قسم کے لوگ کرتے ہیں۔ایک تو...ارتھارتھی...(دھن لابھ چاہنے والے) جو وید منتروں سے ہی جنتر منتر ہوَن وغیرہ کرتے رہتے ہیں۔دوسرے...آرتھ...(تکلیف کودور کرنے کیلئے ویدوں کے منتروں کا جنتر منتر ہوَن وغیرہ کرتے رہتے ہیں۔) تیسرے...جگیاسُو...جو پرماتما کے گیان کو جاننے کی خواہش رکھنے والے صرف گیان سنگرہ کر کے وکتا بن جاتے ہیں۔اور دوسروں میں گیان شرشیٹھاکے آدھار پر اُتم بن کر گیانوان بن کر ابھیمان سے بھکتی ہین ہوجاتے ہیں۔ چوتھے گیانی وہ سادھک جنہیں یہ گیان ہوگیا ہے کہ مانو شریر بار بار نہیں ملتا اس سے پربھو سادھنا نہیں بن پائی، تو زندگی بیکار ہوجائے گی۔پھر ویدوں کو پڑھا جن سے گیان ہوا کہ برہمہ، وشنو، شیو جی تینوں گُنوں اور برہم (شر پُرش) اور پر برہم (اکشر پُرش) سے اوپر پورن پرماتما پورن برہم کی ہی بھکتی کرنا چاہیے، دوسرے دیوتاؤں کی نہیں۔اُن گیانی اچھی آتماؤں کو میں اچھا لگتا ہوں اور مجھے وہ اس لئے اچھے لگتے ہیں کہ وہ تینوں گُنوں سے اوپر اُٹھ کر میری (برہم) سادھنا تو کرنے لگے جو دوسرے دیوتاؤں سے اچھی ہے۔ لیکن ویدوں میں "اوم" نام جو صرف برہم کا سادھنا کا منتر ہے۔اسی کو وید پڑھنے والے وِدھوانوں نے اپنے آپ وِیچار کر کے پورن برہم کا منتر جان کر سالوں تک سادھنا کرتے رہے پربھو پراپتی ہوئی نہیں دوسری سِدھیاں پراپت ہوگئیں۔ کیوں کہ پویتر گیتا ادھیائے 4 شلوک 34 اور پویتر یجُر وید ادھیائے 40 منتر 10 میں بتایا ہوا تتو درشی سنت نہیں ملا، جو پورن برہم کی سادھنا تین منتر سے بتاتا ہے اس لئے گیانی بھی برہم کال کی سادھنا کر کے جنم اور موت کے چکر میں ہی رہ گئے۔

ایک گیانی اُدھار آتما مہرشی چُنک جی نے ویدوں کو پڑھا اور ایک پورن پربھو کی بھکتی کا منتر "اوم" جان کر اسی نام کے جاپ سے سالوں تک سادھنا کی۔ایک ماندھاتا چکرورتی راجا تھا (چکرورتی راجا اُسے کہتے ہیں جس کی پوری دنیا پر بادشاہت ہو) اس نے اپنے انتر گت راجاؤں کو جنگ کے لئے للکارا، ایک گھوڑے کے گلے میں پتر باندھ کر سارے راجیہ میں گھُمایا، شرط تھی کہ جس کو راجا مان دھاتا کی غلامی سویکار نہ ہو اُسے یدھ کرنا پڑے گا۔وہ اس گھوڑے کو پکڑ کر باندھ لے، کسی نے بھی گھوڑا نہیں پکڑا۔مہرشی چُنک جی کو اس بات کا پتا چلا کہ راجا بہت ابھیمانی ہوگیا ہے۔کہا کہ میں اُس راجا کے یُدھ کو سویکار کرتا ہوں۔ جنگ شروع ہوئی، مان دھاتا راجا کے پاس 72 کروڑ سینا تھی۔اُس کے چار حصے کر کے ایک حصہ (18 کروڑ) سینا سے مہرشی چُنک پر حملہ کر دیا۔دوسری اور مہرشی چُنک جی نے اپنی سادھنا کی کمائی سے چار پُتلیاں (بم) بنائیں اور راجا کی چاروں حصوں سینا کا خاتمہ کر دیا۔

خاص:۔ شری برہما جی، شری وشنو جی، شری شیو جی اور برہم (کال) وَ پر برہم کی بھکتی سے پاپ اور پُنیہ دونوں کا ہی پھل بھوگنا پڑتا ہے اچھے کرم سرگ میں اور بُرے کرم نرک میں چوراسی لاکھ جانداروں

کے شریر میں مختلف پرکار کی یاتنائیں بھوگنی پڑتی ہیں۔جیسے گیانی آتما شری چُنک جی نے جو اوم نام کے جاپ کی کمائی کی اُس سے کچھ تو سِدھی شکتی سے چار پُتلیاں بنا کر سماپت کر دیا۔جس سے مہرشی کہلایا۔ کچھ سادھنا پھل کو مہا سرگ میں بھوگ کر پھر نرک میں جائے گا اور پھر چوراسی لاکھ پرانیوں کے شریر دھارن کر کے کشٹ پر کشٹ سہن کرے گا۔جو 72 کروڑ پرانیوں (سَینکوں) کا سنہار وچن سے کیا تھا اُس کا بھوگ بھی بھوگنا ہوگا۔ چاہے کوئی ہتھیار سے ہتیا کرے چاہے وچن روپی تلوار سے دونوں کو برابر ہی ڈنڈ (سزا) پربھو دیتا ہے۔جب اُس مہرشی چُنک جی کا جیو (آتما) کتُے کے شریر میں ہوگا اُس کے سر پر زخم ہوگا، اُس میں کیڑے بن کر اُن سینکوں کے جیو اَپنا بدلے لیں گے۔کبھی ٹانگ ٹوٹے گی، کبھی پچھلے پیروں سے اردھنگ ہو کر صرف اگلے پیروں سے گھسٹ کر چلے گا، اور گرمی سردی کی تکلیف سہنی پڑے گی اور مختلف پرکار کی تکلیفیں بھوگنی ہی پڑیں گی۔

اس لئے پویتر گیتا جی بولنے والا برہم (کال) گیتا ادھیائے 7 شلوک 18 میں خود ہی کہہ رہا ہے کہ یہ سب گیانی آتمائیں ہیں تو نیک لیکن پورن پرماتما کی تین منتر کی واستوک بھکتی سادھنا بتانے والا تتو درشی سنت نہ ملنے کے کارن یہ سب میری ہی (انوتمام) اتی اسریشٹ مُکتی (گتی) کی آس میں ہی آشرت رہے، مطلب میری سادھنا بھی اسریشٹ ہے اس لئے پویتر گیتا جی ادھیائے 18 شلوک 62 میں کہا ہے کہ اے ارجن! تو سب طرح سے اُس پورن پرماتما کی شرن میں چلا جا جس کی کرپا سے ہی تو پرم شانتی تتھا سناتن پرم دھام (ست لوک) کو پراپت ہوگا۔ پویتر گیتا جی کا گیان شری کرشن جی کے شریر میں پریتوَت پرویش کر کے برہم کال نے بولا پھر کئی سالوں بعد پویتر گیتا جی اور پویتر چاروں ویدوں کو مہرشی ویاس جی کے شریر میں پریتوت پرویش کر کے برہم (شر پُرش) دُوارہ لیپی بدھ بھی خود نے کی ہے ان میں پرماتما کیسا ہے کیسے اس کی بھکتی کرنی ہے اور کیا لابھ ہوتا ہے گیان تو مکمل بتایا ہوا ہے لیکن پوجا کی ویدھی صرف برہم (شر پُرش) جیوتی نرنجن کال تک کی ہی ہے

پورن برہم کی بھکتی کے لئے پویتر گیتا ادھیائے 4 شلوک 34 میں پویتر گیتا بولنے والا برہم خود کہہ رہا ہے کہ پورن پرماتما کی بھکتی وَ پراپتی کے لئے کسی تتو گیانی سنت کو ڈھونڈ لے پھر جیسے وہ ویدھی بتائے ویسے کر۔ پویتر گیتا جی بولنے والا پربھو کہہ رہا ہے کہ پورن پرماتما کا مکمل گیان وَ بھکتی کا طریقہ میں نہیں جانتا۔اپنی سادھنا کے بارے میں گیتا ادھیائے 8 کے شلوک 13 میں کہا ہے کہ میری بھکتی کا تو صرف ایک "اوم" اکشر ہے جس کا اُچارن کر کے آخری سانس تک جاپ کرنے سے میرے والی پرم گتی کو پراپت ہوگا۔ پھر گیتا ادھیائے 7 شلوک 18 میں کہا ہے کہ جن پربھو چاہنے والی آتماؤں کو تتو درشی سنت نہیں ملا۔ جو پورن برہم کی سادھنا جانتا ہو، اس لئے وہ اُدھار آتمائیں میرے والی (انوتمام) اتی انوتم پرم گتی میں ہی آشرت ہے۔(پویتر گیتا جی بولنے

والا پر بھو خود کہہ رہا ہے کہ میری سادھنا سے ہونے والی گتی مطلب مکتی بھی اتی اسریشٹ ہے۔)

"دوسرے دیوتاؤں (رجگن برهما جی ، ست گن وشنو جی تم گن شنکر جی) کی پوجا نادان هی کرتے هیں۔!!

ادھیائے 7 کے شلوک نمبر 20 میں کہا ہے کہ جس کا تعلق ادھیائے 7 کے شلوک 15 سے لگاتار ہے۔ شلوک 15 میں کہا ہے کہ تریگن مئی مایا (رج گن برہما جی، ست گن وشنو جی، تم گن شیو جی) کی پوجا تک محدود ہے۔ اور اُنہی سے ملنے والے معمولی سُکھ کے دُوارہ جن کا گیان ہرا جا چکا ہے، ایسے اسُر سبھاؤ کو دھارن کئے ہوئے نیچ لوگ دُشٹ کرم کرنے والے مورکھ مجھے نہیں بھجتے۔ ادھیائے 7 کے شلوک 20 میں اُن اُن بھوگوں کی کامنا کے کارن جن کا گیان ہرا جا چکا ہے وہ اپنے سبھاؤ وش پریرت ہو کر اگیان اندھکار والے نیم کے آشرت دوسرے دیوتاؤں کو پوجتے ہیں۔ ادھیائے 7 شلوک نمبر 21 میں کہا ہے کہ جو جو بھکت جس جس دیوتا کے سرُوپ کو شردھا سے پوجنا چاہتا ہے، اُس اُس بھکت کی شردھا کو میں اُسی دیوتا کے پرتی استھیر کرتا ہوں۔

ادھیائے 7 شلوک 22 میں کہا ہے کہ جو بھکت پوری شردھا سے جس دیوتا کا پوجن کرتا ہے۔ کیوں کہ اس دیوتا سے میرے دُوارہ ہی دی ہوئیں کچھ منوکامنائیں پراپت کرتا ہے۔ جیسے مکھیہ منتری کہے کہ نیچے کے وزیر میرے ہی نوکر ہیں۔ میں نے ان کو کچھ ادھیکار دے رکھا ہے جو ان کے (ادھیکاریوں کے) ہی آشرت ہیں، وہ لابھ بھی میرے دُوارہ ہی دیا جاتا ہے۔ لیکن پورا لابھ نہیں ہے۔ ادھیائے 7 کے شلوک نمبر 23 میں کہا ہے کہ، لیکن ان کم عقل والوں کا وہ پھل ناشوان ہوتا ہے۔ دیوتاؤں کو پوجنے والے دیوتاؤں کے لوک کو پراپت ہوتے ہیں۔ (مند بھکت) جو ویدوں میں بتائی ہوئی بھکتی طریقے انوسار کرنے والے بھکت بھی مجھ کو پراپت ہوتے ہیں۔ مطلب کہ کال کے جال سے کوئی باہر نہیں ہے۔

خاص:۔ ادھیائے 7 کے شلوک 20 سے 23 میں کہا ہے کہ وہ جو بھی سادھنا کسی بھی پِتر، بھوت، دیوی دیوتا، آدی کی پوجا سبھاؤ وَش کرتے ہیں۔ میں (کال-برہم) ہی ان مند بُدھی (کم عقل) لوگوں کو اُسی دیوتا کے پرتی آسکت کرتا ہوں۔ وہ نادان بھکت دیوتاؤں سے جو لابھ پاتے ہیں میں نے (کال) ہی دیوتاؤں کو کچھ شکتی دے رکھی ہے۔ اُسی کے آدھار پر اُن کے (دیوتاؤں کے) پُجاری دیوتاؤں کو پراپت ہو جائیں گے۔ لیکن ان بدھی ھین (بے وقوف) سادھکوں کی وہ پوجا چوراسی لاکھ یونیوں میں جلدی لے جانے والی ہے۔ اور جو مجھے (کال) بھجتے ہیں وہ تپت شیلا پر پھر میرے مہاسرگ (برہم لوک) میں چلے جاتے ہیں اور اس کے بعد جنم مرن میں ہی رہیں گے موکش پراپت نہیں ہوگا۔ بھاؤ ارتھ ہے کہ دیوی دیوتاؤں اور برہما، وشنو، شیو اور ماتا سے بھگوان برہم کی سادھنا ادھیک لابھ دائق ہے۔ بھلے ہی مہاسرگ میں گئے سادھک کا سرگ کا سمے ایک مہا کلپ تک کا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن مہاسرگ میں شب کرموں کا سُکھ بھوگ کر پھر نرک اور دوسرے

پرانیوں کے شریر میں بھی کشٹ بنا رہے گا۔ پورن موکش نہیں مطلب کہ کال جال سے مکتی نہیں ہوگی۔

دوسرے پرمان (ثبوت)!!

"پویتر گیتا اور پویتر ویدوں میں دوسرے دیوتاؤں کی پوجا اور پِتر پوجا (شرادھ نکالنا) اور بھوت پوجا (استھیاں اُٹھانا، مطلب کہ پھول اُٹھانا، پنڈ بھروانا، مڈھیوں کی پوجا) کرنا منع کیا ہے۔"

پویتر چاروں ویدوں کے مطابق سادهنا کا نتیجه صرف سرگ ، مها سرگ پراپتی مُکتی نهیں !!!

پویتر گیتا ادھیائے 9 شلوک 20، 21 میں کہا ہے کہ جو منوکامنا پوری کرنے کے لئے میری پوجا تینوں ویدوں میں بتائی گئی سادھنا شاستر کے مطابق کرتے ہیں۔ وہ اپنے کرموں کے آدھار پر مہا سرگ میں آنند منا کر پھر جنم مرن میں آجاتے ہیں۔ مطلب یگیہ چاہے شاستروں میں بتائے گئے طریقے کے مطابق ہو، تو بھی ان کا ایک ماتر لابھ سنسارک بھوگ سرگ اور پھر نرک وَ چوراسی لاکھ یونیاں ہی ہیں۔ جب تک تینوں منتر (اوم، تت اور ست، اِشاروں میں) پورن سنت سے پراپت نہیں ہوتے۔ ادھیائے 9 کے شلوک 22 میں کہا ہے کہ جو نشکام بھاؤ سے میری شاستر میں بتائے گئے طریقے کے مطابق پوجا کرتے ہیں، اُن کی پوجا کی سادھنا کی رکشا میں خود ہی کرتا ہوں، مُکتی نہیں۔

شاستر ویدهی وِیرُودھ (جو شاستروں میں نه لکھی هوں) سادهنا پتن کا کارن

پویتر گیتا ادھیائے 9 کے شلوک 24-23 میں کہا ہے کہ جو انسان دوسرے دیوتاؤں کو پوجتے ہیں وہ بھی میری (کال جال میں رہنے والی) پوجا ہی کر رہے ہیں، لیکن ان کی پوجا کا طریقہ غلط ہے۔ مطلب شاستر کے خلاف ہے۔ (بھاؤ ارتھ ہے کہ دوسرے دیوتاؤں کو نہیں پوجنا چاہیے)۔ کیوں کہ سب ہی یگیوں کا بھوکتا (کھانے والا) اور سوامی میں ہی ہوں۔ وہ بھکت مجھے اچھی طرح نہیں جانتے، اس لئے نقصان میں جاتے ہیں۔ نرک اور چوراسی لاکھ یونیوں کی تکلیف اُٹھاتے ہیں، جیسے گیتا ادھیائے 3 شلوک 14 اور 15 میں کہا ہے کہ سب یگیوں میں پرتیشٹھیت ارتھات سمانت، جس کو یگیہ سمرپن کی جاتی ہے۔ وہ پرماتما (سروگتم برہم) پورن برہم ہے۔ وہی کرم آدھار بنا کر سب پرانیوں کو پردھان کرتا ہے۔ لیکن پورن سچا سنت نہ ملنے تک سب یگیوں کا بھوگ (آنند) کال (من رُوپ میں) ہی بھوگتا ہے۔ اس لئے کہہ رہا ہے کہ میں سب یگیوں کا بھوکتا وَ سوامی ہوں۔

شرادھ نکالنے (پتر پوجنے) والے پتر بنیں گے، مُکتی نہیں ہوگی۔

گیتا ادھیائے 9 کے شلوک 25 میں کہا ہے کہ دیوتاؤں کو پوجنے والے دیوتاؤں کو پراپت ہوتے ہیں۔ پتروں کو پوجنے والے پتروں کو پراپت ہوتے ہیں، بھوتوں کو پوجنے (پنڈ دان کرنے) والے بھوتوں کو پراپت ہوتے ہیں۔ مطلب کہ بھوت بن جاتے ہیں، شاستر انوکل (پویتر ویدوں وَ گیتا انوسار) پوجا کرنے والے مجھ کو ہی پراپت ہوتے ہیں، مطلب کال دُوارہ بنائے ہوئے سرگ ومہاسرگ وغیرہ میں کچھ زیادہ سمے موج کر لیتے ہیں۔

خاص:۔ جیسے کوئی تحصیل دار کی نوکری (سیوا پوجا) کرتا ہے تو وہ تحصیل دار نہیں بن سکتا۔ ہاں اُس سے پراپت دھن سے روزی روٹی چلے گی مطلب کہ اس کے نیچے ہی رہے گا۔ ٹھیک اسی پرکار جو جس دیو (شری برہما دیو، شری وشنو دیو، شری شیو دیو، مطلب کہ تری دیو،) کی پوجا (نوکری) کرتا ہے، تو انہی سے ملنے والا لابھ ہی پراپت ہوتا ہے۔ تریگُن مئی، مایا مطلب کہ تینوں گُنوں (رج گُن برہما، ست گُن وشنو، تم گُن شنکر) کی پوجا کو نہ کرنے کا پویتر گیتا ادھیائے 7 شلوک 12 سے 15 اور 20 سے 23 تک میں بھی ذکر ہے۔ اسی طرح کوئی پتروں کی پوجا کرتا ہے، تو پتروں کے پاس چھوٹا پِتر بن کر اُنہی کے پاس کشٹ اُٹھائے گا۔ اسی طرح کوئی بھوتوں (پریتوں) کی پوجا کرتا ہے تو بھوت بنے گا کیوں کہ ساری زندگی جس میں آسکتا بنی ہے۔ آخر میں اُنہی میں من پھنسا رہتا ہے۔ جس کارن سے اُنہی کے پاس چلا جاتا ہے۔ کچھ ایک کا کہنا ہے کہ پتر، بھوت، دیو، پوجائیں بھی کرتے رہیں گے، اور آپ سے اُپدیش لیکر سادھنا بھی کرتے رہیں گے، ایسا نہیں چلے گا۔ جو سادھنا پویتر گیتا جی میں اور پویتر چاروں ویدوں میں منع ہے، وہ کرنا شاستر کے خلاف ہے۔ جس کو پویتر گیتا ادھیائے 16 شلوک 24-23 میں منع کیا ہے۔ کہ جو شاستروں کے طریقے کو چھوڑ کر من مانا آچرن (پوجا) کرتے ہیں وہ نہ تو سُکھ کو پراپت کرتے ہیں نہ پرم گتی کو نہ ہی کوئی کام سدھ کرنے والی سدھی کو ہی پراپت ہوتے ہیں۔ مطلب جیون ضائع کرتے ہیں اس لئے ارجُن! تیرے لئے کرتوئے (جو سادھنا کے کرم کرنے یوگیہ ہیں) اور اکرتویہ (جو سادھنا کے کرم نہیں کرنے یوگیہ ہیں) کی ویئوستھا (نیم) میں شاستر ہی پرمان ہیں دوسری سادھنائیں غلط ہیں۔

اسی کا ثبوت مارکنڈے پُران (گیتا پریس گورکھپور سے پرکاشِت پرشٹ نمبر 237 پر ہے، جس میں مارکنڈے پُران اور برہم پُران ایک ساتھ ہی جِلد کئے ہیں) میں بھی ہے کہ ایک رُچی نام کا سادھک برہمچاری رہ کر ویدوں میں بتائی بھگتی سادھنا کر رہا تھا، جب وہ چالیس سال کا ہوا تب اس کو اپنے چار پُوروَج (بزرگ) جو شاستر وِرودھ سادھنا کر کے پِتر بنے ہوئے تھے، اور کشٹ بھوگ رہے تھے، دکھائی دیئے:۔ پتروں نے کہا ہے کہ بیٹا رُچی جلدی شادی کر کے

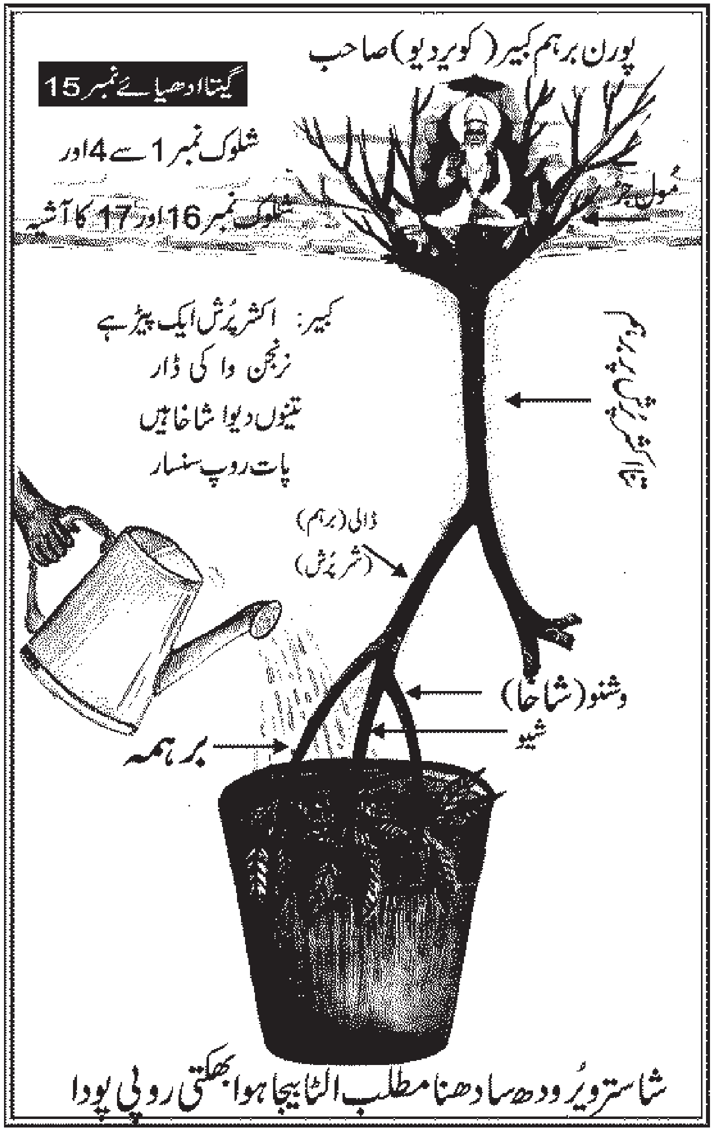

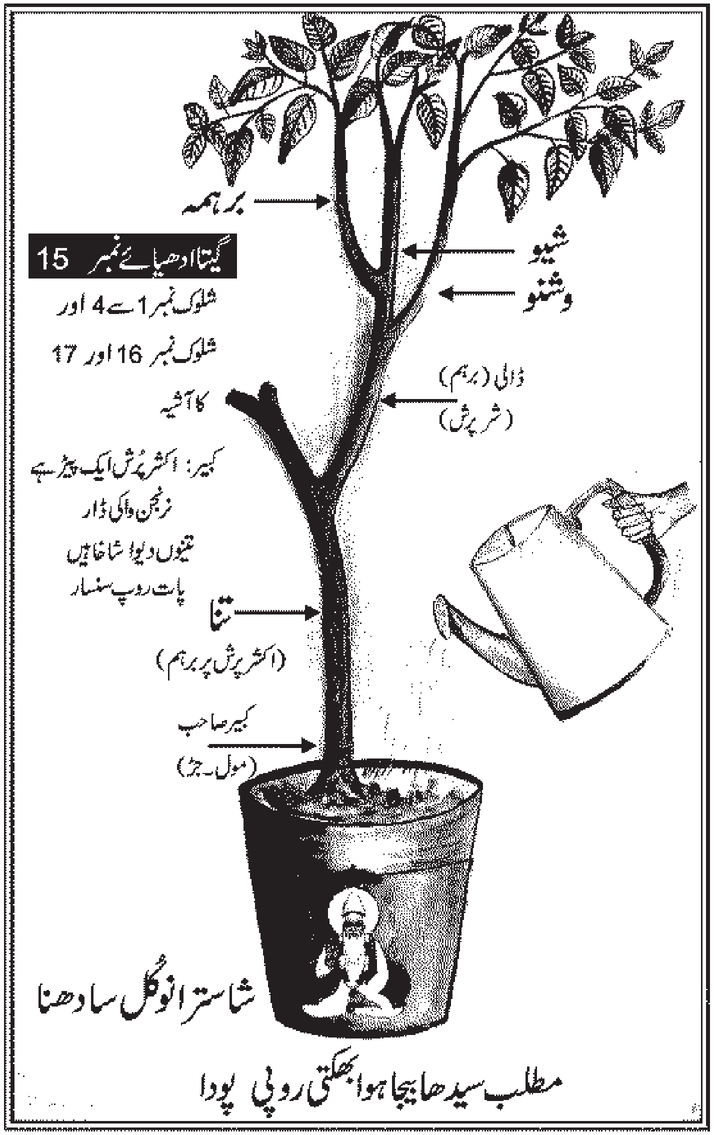

ہمارے شرادھ نکال، ہم تو دُکھی ہو رہے ہیں۔ رُچی رشی نے کہا پِتر مہو وید میں کرم کانڈ، مارگ (شرادھ، پنڈ بھروانا وغیرہ) کو مُورکھوں کی سادھنا کہا ہے۔ پھر آپ مجھے کیوں اس غلط (شاستر ودھی رھیت) سادھنا پر لگا رہے ہو۔ پِتر بولے بیٹا یہ بات تو تیری سچ ہے کہ وید میں پِتر پوجا، بھوت پوجا، دیوی دیوتاؤں کی پوجا (کرم کانڈ) کو اوِدیا ہی کہا ہے اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں ہے اسی اوپر لکھے مارکنڈے پران میں اسی لیکھ میں پتروں نے کہا کہ پھر پِتر بھی تو کچھ تو لابھ دیتے ہیں۔

خاص:۔ یہ اپنی اٹکلیں پِتروں نے لگائی ہیں، وہ ہم کو نہیں پالن کرنا ہے، کیوں کہ پُرانوں میں آدیش کسی خاص رشی کا ہے جو پِتر پوجنے، بھوت یا دوسرے دیوتا پوجنے کو کہا ہے۔ لیکن ویدوں میں پرمان نہ ہونے کے کارن پربھو کا آدیش نہیں ہے۔ اس لئے کسی سنت یا رِشی کے کہنے سے پربھو کی آگیہ کا اولنگھن کرنے سے سزا کے بھاگی ہونگے۔

ایک سمے ایک شخص کی دوستی ایک پولیس تھانیدار سے ہوگئی۔ اس شخص نے اپنے دوست تھانیدار سے کہا کہ میرا پڑوسی مجھے بہت پریشان کرتا ہے۔ تھانے دار (S.H.O) نے کہا کہ مار لٹھ میں بیٹھا ہوں نا۔ تھانیدار دوست کی بات مان کر اُس شخص نے اپنے پڑوسی کو سِر میں لٹھ مار دیا، سر میں چوٹ لگنے کے کارن پڑوسی کی موت ہوگئی۔ اُسی علاقے کا تھانیدار ہونے کے کارن وہ تھانے پر اپنے دوست کو پکڑ کر لایا اور اُس کو قید میں ڈال دیا۔ اور اُس شخص کو پھانسی کی سزا ملی۔ اُس کا دوست تھانیدار اُس کی کوئی مدد نہیں کر سکا۔ کیوں کہ راجا کا سنوئیدھان (قانون) ہے کہ اگر کوئی کسی کی ہتیا (خون) کرے گا تو اسے خون کا بدلہ خون سے دینا پڑے گا۔ اُس نادان شخص نے دوست دروگا کے کہنے پر راجا کا سنوئیدھان (قانون) بھنگ کر دیا۔ جس کی وجہ سے اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا، ٹھیک اسی طرح پویتر گیتا جی وَ پویتر وید یہ پربھو کا بنایا ہوا سنوئیدھان (قانون) ہے۔ جس میں صرف ایک پورن پرماتما کی پوجا کا ہی ویدھان (طریقہ) ہے۔ دوسرے دیوتاؤں پِتروں، بھوتوں کی پوجا کرنا منع ہے۔ پُرانوں میں تھانیداروں (رِشیوں) کا آدیش ہے۔ جن کی آگیہ (حکم) پالن کرنے سے پربھو کا سنوئیدھان (قانون) بھنگ ہونے کے کارن کشٹ پر کشٹ اُٹھانا پڑے گا۔ اس لیئے دوسری پوجائیں پورن موکش میں رکاوٹیں ہیں۔

"سچی کھانی"

میرے پوجیہ گرو دیو سوامی رام دیوانند جی لگ بھگ 16 سال کی عمر میں پورن پرماتما کی پراپتی (حصول) کے لیے اچانک گھر چھوڑ کر نکل گئے۔ اپنے پہنے سوئے کپڑوں کو اپنے ہی کھیتوں کے نزدیک گھنے جنگل میں کسی مُردہ جانور کی ہڈیوں کے پاس پھینک گئے۔ شام کو گھر نہ پہنچنے کے کارن گھر والوں نے جنگل میں تلاش کی رات کا وقت تھا کپڑے پہچان کر دُکھی من سے

جانور کی ہڈیوں کو بچے کی ہڈیاں سمجھ کر اُٹھالائے ،اور یہ سوچا کہ بچہ جنگل میں چلا گیا ہوگا، کسی آدم خور جانور نے کھالیا ہوگا، اور انتیم سنسکار کر دیا۔سب کریائیں (رسومات) کیں تیرہویں برسی وغیرہ کی اور شرادھ بھی نکالتے رہے لگ بھگ 104 ورش کی عمر ہونے کے بعد سوامی جی اچانک اپنے گاؤں (بڑا پینتاواس) ضلع بھوانی تعلقہ چرکھیدادری ہریانہ میں پہنچ گئے ۔سوامی جی کا بچپن کا نام شری ہریدواری جی تھا اور پویتر براہمن کل میں جنم تھا۔ مجھ داس کو پتا چلا تو میں بھی درشنارتھ (دیکھنے کے لئے) پہنچ گیا۔سوامی جی کی بھابھی جی جو لگ بھگ 92 سال کی ہو چکی تھی۔ میں نے اس بُڑھیا سے پوچھا کہ ہمارے گرو جی کے گھر چھوڑ جانے کے بعد آپ نے کیا محسوس کیا؟ جب میرا وِیواہ ہوا تب مجھے بتایا گیا کہ ان کا ایک بھائی ہریدواری بھی تھا، جسے کسی ہینسک جانور (آدم خور) نے کھالیا تھا۔اس کے شرادھ نکالے جارہے ہیں۔ مجھے بھی ان کے شرادھ نکالنے کا کہا گیا۔ اب تک 70 شرادھ میں اپنے ہاتھوں سے نکال چکی ہوں۔ جب کبھی فصل اچھی نہیں ہوتی یا کوئی گھر کا فرد بیمار ہو جاتا تو اپنے گرو جی سے سبب پوچھتے تو وہ کہا کرتا تھا کہ ہریدواری پِتر بنا ہے۔ یہ تمہیں دُکھی کر رہا ہے۔شرادھوں کے نکالنے میں کوئی اشدھی (آلُودگی) ہوئی ہوگی اب کی بار سب کریا (طریقہ کار) میں خود ہی اپنے ہاتھوں سے کروں گا۔ پہلے مجھے آنے کا سمے نہیں ملا تھا۔کیوں کہ ایک ہی دن میں کئی جگہ شرادھ کریائیں کرنے جانا پڑا تھا۔اس لئے بچے کو بھیج دیا تھا۔تب تک کچھ بھینٹ (روپیہ پیسہ) چڑھاؤ تاکہ اُسے شانت کیا جاسکے،تب اُسے 21 یا 51 جو بھی کہتا تھا ڈرتے بھینٹ کرتے تھے۔ پھر شرادھوں کے سمے خود گرو جی آکر شرادھ کرتے تھے ۔تب میں نے (رام پال داس جی نے) کہا ماتا جی اب تو چھوڑ دو۔اس گیتا جی کے وِرودھ (خلاف) سادھنا کو۔نہیں تو آپ بھی پریت بنوگی۔ گیتا ادھیائے 9 شلوک 25 کہہ کر سُنایا۔تب بُڑھیا کہنے لگی گیتا میں بھی پڑھتی ہوں۔داس جی نے کہا! آپ نے پڑھا ہے، سمجھا نہیں۔آگے سے تو بند کردو ،اس نادان سادھنا کو بُڑھیا نے جواب دیا، نہ بھائی کیسے چھوڑ دوں شرادھ نکالنا، یہ تو صدیوں پُرانی پرم پرا ہے۔ یہ دوش بھولی آتماؤں کا نہیں ہے۔ یہ قصور گروؤں (نیم حکیموں) کا ہے۔جنھوں نے اپنے پویتر شاستروں کو سمجھے بناء من مانا آچرن (غلط پوجا کا طریقہ) بتا دیا۔جس کارن نہ تو کوئی کاریہ (کام کاج) سِدھ ہوتا ہے، نہ کوئی سُکھ ہی پراپت ہوتا ہے۔(ثبوت پویتر گیتا ادھیائے 16 شلوک 24-23)۔

اب داس کی پرارتھنا ہے کہ شِکشِیت ورگ (پڑھے لکھے لوگ) لازمی دھیان دیں اور شاستر ودھی انوسار سادھنا کر کے پورن پرماتما کے سناتن پرم دھام (شاشوتم استھانم) ارتھات ست لوک کو پراپت کریں۔جس سے پُورن موکش اور پرم شانتی پراپت ہوتی ہے (گیتا ادھیائے

18 شلوک 62) اس کے لئے تتودرشی سنت کی تلاش کرو، (گیتا ادھیائے 4 شلوک 34)۔

ایک شردھالو نے کہا کہ میں آپ سے اپدیش لیکر آپ دُوارہ بتائی سادھنا بھی کروں گا شرادھ بھی نکالتا رہوں گا اور اپنے گھریلو دیوی دیوتاؤں کو بھی اوپر لی من سے پُوجتا رہوں گا، تو اس میں کیا دوش ہے۔

داس نے اس سے کہا سنوئیدھان (قانون) کی کسی بھی دھارا کا اُلنگھن کر دینے پر سزا لازمی ملے گی۔اس لیے پویتر گیتا جی وَ پویتر چاروں ویدوں میں لکھی ہوئی بھکتی ودھی کے خلاف سادھنا کرنا ویئرتھ ہے۔(پرمان پویتر گیتا جی ادھیائے 16 شلوک 23، 24 میں) اگر کوئی کہے کہ میں کار میں پنچر اوپر لے من سے کردونگا۔نہیں، رام نام کی گاڑی میں پنچر کرنا منع ہے۔ ٹھیک اسی طرح شاستر وِرودھ سادھنا نقصان دہ ہی ہے۔

ایک شردھالو نے کہا کہ میں اور کوئی وکار (شراب، ماس وغیرہ کھانا) نہیں کرتا۔صرف تمبا کو (بیڑی، سگریٹ حُقا) استعمال کرتا ہوں، آپ کے دُوارہ بتائی پوجا اور گیان اتی اُتم ہے۔ میں نے گرو جی بھی بنایا ہے، لیکن یہ گیان آج تک کسی سنت کے پاس نہیں ہے۔ میں پچیس سال سے گھوم رہا ہوں اور تین گرو دیو بدل چکا ہوں۔مہربانی کر کے مجھے تمبا کو کھانے کی چھوٹ دے دو، باقی سب باتیں منظور ہیں۔تمبا کو سے بھکتی میں کیا بادھا (رکاوٹ) آتی ہے۔؟

داس جی نے پرارتھنا کی کہ ہمارے شریر کو آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے۔تمبا کو کا دھواں، کاربن ڈائی آکسائیڈ ہے جو پھیپھڑوں کو کمزور کر دیتی ہے۔اور خون بھی خراب کر دیتی ہے۔انسانی شریر پربھو پراپتی وَ آتم کلیان کے لئے ہی پراپت ہوا ہے۔اس میں پرماتما پانے کا راستہ سُشمنا ناڑی سے شروع ہوتا ہے، جو ناک کے دونوں سوراخ ہیں ان میں دائیں کو ایڑھا اور بائیں کو پنگلا کہتے ہیں۔ ان دونوں کے بیچ میں سُشمنا ناڑی ہے جس میں ایک چھوٹی سوئی (نیڈل) میں دھاگہ پرونے والے سُراخ کے برابر دوار ہوتا ہے جو تمبا کو کے دھوئیں سے بند ہو جاتا ہے۔جس سے پربھو پراپتی کے راستے میں اوَرودھ (رکاوٹ) ہو جاتا ہے اگر پربھو پانے کا راستہ ہی بند ہو گیا تو انسانی شریر ویئرتھ (بیکار) ہو جائے گا اسلئے پربھو بھکتی کرنے والے سادھک کو ہر اک نشیلی اشیاء اور گوشت وغیرہ چیزوں کا بالکل استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

ایک شردھالو نے کہا کہ میں تمبا کو استعمال نہیں کرتا، لیکن گوشت مدھیرا (شراب) استعمال ضرور کرتا ہوں۔اس سے بھکتی میں کیا نقصان ہے یہ تو کھانے پینے کے لئے ہی بنائی ہیں اور پیڑ پودوں میں بھی تو جیو ہے۔وہ کھانا بھی تو ماس کھانے کے برابر ہی ہے۔

داس جی نے عرض کیا اگر کوئی ہمارے ماتا پِتا ، بھائی بہن، اور بچوں وغیرہ کو مار کر کھائے

تو کیسا لگے؟" جیسا درد آپنے ہووے، ویسا جان برانے، کہے کبیر وہ جاویں نرک میں، جو کاٹیں شیش گُھرانِنے" جو شخص جانوروں کو مارتے وقت کُھروں اور سِر کو بے رحمی سے کاٹ کر کھاتے ہیں وہ نرک کے حقدار بنتے ہیں جیسا دُکھ اپنے بچوں وَ عزیزوں کی ہتیا کا ہوتا ہے، ویسا ہی دوسرے کو جاننا چاہیے، رہی بات پیڑ پودوں کو کھانے کی، ان کو کھانے کا پربھو کا آدیش ہے اور یہ جڑ جونی کے ہیں۔ دوسرے چیتن پرانیوں کو مارنا بھگوان کے حکم کے خلاف ہے۔ اس لیے اپرادھ (گُناہ) ہے۔

مدھیرا (شراب) کا استعمال بھی پربھو آدیش نہیں ہے، لیکن سخت منع ہے اور انسانی زندگی کو برباد کرنے کا کارن ہے شراب پینے والا انسان کچھ بھی غلطی کر سکتا ہے مدھیرا پان، تن، دھن اوَر پاریوارک شانتی اور سماج سبھیتا کی مہا دشمن ہے۔ جس کی وجہ سے چھوٹے بچوں پر بُرا اثر پڑتا ہے اور ان کی زندگی برباد ہو جاتی ہے۔ شراب پینے والا شخص کتنا ہی نیک ہو، لیکن اس کی نہ تو عزت رہتی ہے نہ ہی اس پر بھروسہ۔

ایک سمے یہ داس ایک گاؤں میں ست سنگ کرنے گیا ہوا تھا، اُس دن نشہ نہ کرنے پر ست سنگ کیا۔ ست سنگ کے بعد ایک گیارہ سال کی کنیا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ پوچھنے پر اُس بیٹی نے بتایا کہ مہاراج جی میرے پِتا جی پالم ہوائی اڈے پر اچھی نوکری کرتے ہیں، لیکن سب پیسے کی شراب پی جاتے ہیں۔ میری ممی کے منع کرنے پر اتنا پیٹتے ہیں کہ شریر پر نیلے داغ بن جاتے ہیں۔ ایک دن میرے پاپا جی میری ممی کو پیٹنے لگے۔ میں اپنی ممی کے اوپر گِر کر بچاؤ کرنے لگی تو مجھے بھی پیٹا۔ میرا ہونٹ سُوج گیا، جو دس دن کے بعد ٹھیک ہوا۔ میری ممی جی ہمیں چھوڑ کر میرے ماما جی کے گھر چلی گئی۔ چھ مہینے بعد میری دادی جا کر لے آئی۔ تب تک ہم اپنی دادی جی کے پاس رہے تھے۔ پاپا جی نے دوائی بھی نہیں دلائی، صبح جلدی اُٹھ کر نوکری پر چلا گیا۔ شام کو شراب پی کر آتا ہم تین بہنیں ہیں، دو میرے سے چھوٹی ہیں۔ اب جب پاپا جی شام کو آتے ہیں تو ہم تینوں بہنیں چار پائی کے نیچے چُھپ جاتی ہیں۔

غور کریں!! نیک انسانوں جن بچوں کو پِتا جی نے سینے سے لگانا چاہیے تھا اور بچے پِتا جی کے گھر آنے کی راہ دیکھتے ہیں کہ پاپا جی گھر آئیں گے پھل لائیں گے۔ آج اس مانو سماج کی دشمن شراب نے کیا گھر گھال دیئے۔ شرابی وِیکتی اپنی تو زندگی خراب کرتا ہی ہے ساتھ میں بہت سارے لوگوں کی آتما دُکھانے کا بھی پاپ سر پر لے لیتا ہے۔ جیسے پتنی کے دُکھ میں اس کے ماتا پِتا، بہن بھائی دُکھی، پھر خود کے ماتا پِتا، بہن بھائی، دادا دادی وغیرہ پریشان۔ ایک شرابی شخص آس پاس کے پڑوسی لوگوں کی تکلیفوں کا سبب بھی بنتا ہے۔ کیوں کہ گھر میں جھگڑا کرتا ہے۔ پتنی اور بچوں کی چلاہٹ سُن کر پڑوسی بیچ بچاؤ کریں تو شرابی گلے پڑ جاتا ہے۔ اگر نہ کریں تو نیک لوگوں کو

نیند نہیں آتی۔ اس داس سے اُپدیش لینے کے بعد روزانہ شراب پینے والے لگ بھگ ایک لاکھ لوگوں نے ہر قسم کی نشیلی چیزیں اور ماس کھانا بالکل چھوڑ دیا ہے۔ اور جس وقت شام کو شراب پینے کا ٹائم ہوتا ہے تب وہ اچھی آتمائیں اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر سندھیا آرتی کرتے ہیں۔ ہریانہ پردیش اور نزدیکی علاقوں میں لگ بھگ دس ہزار گاؤں اور شہروں میں آج بھی ہر ایک شہر و گاؤں کے چار پانچ چیمپیئن (ایک نمبر کے شرابی) لوگوں کی مثال ملتی ہے، جو سب نشے کو چھوڑ کر اپنی اچھی زندگی جی رہے ہیں۔ کچھ کہتے ہیں کہ ہم اتنی شراب نہیں پیتے اور نہ ہی اتنا گوشت کھاتے ہیں بس کبھی کبھار کھا پی لیتے ہیں۔ زہر تو تھوڑا ہی بُرا ہے جو بھکتی وَ مکتی میں بادھک (رکاوٹ) ہے

مان لیجئے دو کلو گرام گھی کا حلوہ بنایا (ست بھکتی کی)۔ پھر 250 گرام بھالو ریت (تمبا کو مانس، شراب، استعمال وَ دوسری پوجا کر لی) بھی ڈال دیا۔ وہ تو کیا کرایا ویرتھ (ضایع) ہوا۔ اس لئے پورن پرماتما (پرم اکشر برہم) کی پوجا سچے سنت سے حاصل کر کے پوری زندگی مریادہ میں رہ کر کرتے رہنے سے ہی پورا موکش لابھ ہوتا ہے۔

"تتو گیان ملنے کے بعد ھی بھکتی شروع ھوتی ھے"

ادھیائے 9 شلوک 26، 27-28 کا بھاؤارتھ ہے کہ جو بھی آدھیاتمک یا سنسارِک کام کریں، سب میرے متانوسار ویدوں میں لکھی پوجا کے طریقے سے ہی کریں، وہ اُپاسک مجھ (کال) سے ہی لابھانویت (مستفید) ہوتا ہے۔ اسی کا ورنن (بیان) اسی ادھیائے کے شلوک 20-21 میں کیا ہے۔ ادھیائے 9 کے شلوک 29 میں بھگوان کہتے ہیں کہ نہ تو کسی سے مجھے نفرت ہے اور نہ ہی پیار ہے لیکن پھر تُرنت ہی کہہ رہے ہیں کہ جو مجھے پریم سے بھجتے ہیں وہ مجھے پیارے ہیں اور میں ان کو پیارا ہوں مطلب میں اُن میں اور وہ مجھ میں ہیں۔ راگ وَ دُویش (محبت وَ نفرت) کا پرتیکش پرمان ہے، جیسے پرہلاد وشنو جی کے آشرت تھے اور ہِرنیکشپُ دُویش کرتا تھا۔ تب نرسِینہہ رُوپ دھار کر بھگوان وشنو نے اپنے پیارے بھکت پرہلاد کی رکشا (حفاظت) کی تھی اور راکشس ہرنیکشپُ کی آنتڑیاں نکال کر ختم کر دیا۔ پرہلاد سے پریم تھا اور ہرنیکشپُ سے دُویش (نفرت) پرتیکش (ظاہر) ثابت ہوا۔

اس لئے پوتر شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 2 شلوک 53 میں کہا ہے کہ تتو گیان ہو جانے پر مختلف پرکار کے بھرمت (گمراہ) کرنے والے وچنوں (باتوں) سے وِچلت ہوئی تیری بُدھی ایک پورن پرماتما سے دررڑھتا (مضبوطی) سے اِستھیر ہو جائیگی۔ تب تو یوگی (بھکت) بنے گا مطلب کہ تب تیری انتیہ من سے نرسنشیہ (بے شک) ہو کر ایک پورن پرماتما کی بھکتی پرارمبھ ہوگی۔

پوتر گیتا ادھیائے 2 شلوک 46 میں کہا ہے کہ جیسے بہت بڑے جلاشیہ (کنواں)

(جس کا پانی دس سال تک برسات نہ ہو تو بھی ختم نہ ہو) مل جانے کے بعد چھوٹے کنویں میں جتنی امید رہ جاتی ہے۔ اسی پرکار پورن پرماتما (پرم اکشر برہم) کے گُنوں کا گیان تتو گیان دُوارہ ہو جانے پر آپ کی امید دوسرے گیانوں میں اور دوسرے بھگوانوں میں (جیسے برہمہ، وشنو، شیو میں اور شر پُرش مطلب برہم میں اور اکشر پُرش مطلب پر برہم میں) اتنی ہی رہ جاتی ہے۔ جیسے چھوٹا کنُواں بُرا نہیں لگتا لیکن اُس کی اوقات کا پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ تو کام چلاؤ سہارا ہے، جو جیون کے لئے کافی نہیں۔ اور بہت بڑا کنواں پراپت ہونے پر پتا چل جاتا ہے کہ اگر اکال (قحط) گرے گا تو بھی سمسیہ (مسئلہ) نہیں آئے گی۔ اور تُرنت چھوٹے کنویں کو چھوڑ کر بڑے کنویں پر آشرِت (سہارے) ہو جائے گا۔

اسی پرکار تتو درشی سنت سے پورن پرماتما کے تتو گیان کے دُوارہ پورن برہم کی مہیما سے پریچت ہو جانے کے بعد سادھک پورن رُوپ (سچے من) سے، اُس پورن پرماتما پر پوری طرح سے آشرت ہو جاتا ہے۔

گیتا ادھیائے 18 شلوک نمبر 62 میں کہا ہے کہ اے ارجن! تو پوری طرح سے اُس پرمیشور کی شرن میں جا، اُس پرماتما کی کرپا سے ہی پرم شانتی کو پراپت ہوگا اور شاشوت اَستھان مطلب کہ سناتن پرم دھام مطلب کبھی نہ ختم ہونے والے ست لوک کو پراپت ہوگا۔

گیتا ادھیائے 18 شلوک نمبر 63 میں کہا ہے کہ میں نے تجھ سے یہ رہسیہ مئے (پُر اسرار) اَتی گوپنیئے (انتہائی پوشیدہ) گیتا کا گیان کہہ دیا۔ اب جیسے تیرا من چاہے ویسا تو کر۔ (کیوں کہ یہ گیتا کے آخری ادھیائے 18 کے آخری شلوک چل رہے ہیں اس لیئے کہا ہے)۔

گیتا گیان دینے والے برہم کا ایشٹ (پوجیہ) دیو پورن برہم ہے۔

گیتا ادھیائے 18 شلوک نمبر 64 میں کہا ہے کہ ایک سروَ گُپت (سب سے چھُپا ہوا) گیان ایک بار پھر سُن کہ یہی پورن پرماتما (جس کے بارے میں ادھیائے 18 شلوک 62 میں کہا ہے) میرا اِپکا پوجیہ دیو ہے۔ مطلب کہ میں (برہم شر پُرش) بھی اُسی کی پوجا کرتا ہوں۔ یہ تیرے ہِیت میں کہوں گا۔ (کیوں کہ یہی جانکاری گیتا گیان دینے والے پربھو نے گیتا ادھیائے 15 شلوک 4 میں بھی دی ہے، جس میں کہا ہے کہ میں اُسی آدی پُرش پرمیشور کی شرن میں ہوں۔ اس لئے یہاں کہا ہے کہ یہی گُپت سے بھی اَتی گُپت گیان پھر سنو)۔

خاص: دوسرے مُترجمین نے گیتا جی کا ترجمہ غلط کیا ہے۔ "ایشٹ اسی میں درڈھم اِتی" کا ارتھ کیا ہے کہ تو میرا اپریہ ہے۔ جب کہ ارتھ بنتا ہے:

ادھیائے 18 شلوک نمبر 64:۔

سروَ گُھیَتَمَمُ بھوُیه شرِنُ پَرمَمُ وَچه
اِشٹ اسی می دُرڈھمِ اِتی تَت وَکشیامی تے ہِتَمُ

ترجمہ: (سروَ گُھیَتَمَمُ) سمپورن گوپنیوں سے اتی گوپنیئے (می) میرے (پَرمَمُ) پرم رھسیہ یُکت (ہِتَمُ) ہتکارک (وَچه) وچن (تی) تجھے (بھوُیه) پھر (وَکیامی) کہوں گا (تَت) اسے (شرِن) سُن (اِتی) یہ پورن برہم (می) میرا (دُرڈھمِ) پکا نشچت (اِشٹ) پوجیہ دیو (اِتی) ہے۔

گیتا ادھیائے 18 شلوک 65 میں گیتا گیان دینے والا پربھو (کال بھگوان شر پُرش) کہہ رہا ہے کہ اگر میری شرن میں رہنا ہے تو میری پوجا انیئے من سے کر۔ اور دوسرے دیوتاؤں (برہمہ، وشنو، شِیو) اور پِتروں (مرحوم بزرگ) وغیرہ کی پوجا چھوڑ دے، پھر مجھے ہی پراپت ہوگا۔ مطلب کہ برہم لوک میں بنے مہا سرگ میں چلا جائے گا۔ میں تجھے ست پرتیگیا کرتا ہوں تو میرا اپریہ ہے گیتا ادھیائے 18 شلوک 66 میں کہا ہے اگر اس ادیتیہ ارتھات جس کی تلنا میں دوسرا نہ ہو اس ایک سروشکیتمان، سب برہمانڈوں کے رچنہار سب کا پالن پوشن کرنے والے پرمیشور کی شرن میں جانا ہے تو میرے استر کی سادھنا جو اوم نام کے جاپ کی کمائی اور دوسرے دھارمک شاستر انوکل یگیہ سادھنائیں مجھ میں چھوڑ (جس سے تو میرے قرض سے آزاد ہو جائیگا) اس ادیتیہ ارتھات جس کا کوئی ثانی نہیں ہے اُس کی شرن میں جا میں تجھے سب پاپوں (کال کے قرض) سے مُکت کر دونگا، تو چِنتا (فکر) مت کر۔

خاص: گیتا کے دوسرے ترجمہ کرنے والوں نے شلوک 66 کا ترجمہ غلط کیا ہے۔
"ورج" کے معنیٰ "آنا" کیا ہے جبکہ "ورج" کے معنیٰ "جانا" ہوتا ہے۔
برائے مہربانی صحیح ترجمہ پڑھیں نیچے:۔

ادھیائے 18 شلوک نمبر 66:۔

سَروَ دھرمانُ پَرِتُیَجیَه مام ایکَمُ شَرَنمُ ورِجَ
اَھمُ توا سَروَ پاپیبھیو موکیَیشیامی ماشُچَه

ترجمہ: (مام) میری (سَروَ دھرمان) ساری پوجاؤں کو (پَرِتُیَجیَه) چھوڑ کر تو صرف (ایکَمُ) ایک اُس پورن پرماتما کی (شَرَنمُ) شرن میں (ورِجَ) جا (اَھمُ) میں (توا) تجھے (سَروَ پاپیبھیو) سارے پاپوں سے (موکیَیشیامی) مکت کر دونگا۔ (ماشُچَه) فِکر مت کر۔

برهم کابهکت برهم کو اور پورن برهم کابهکت پورن برهم کو هی پراپت هوتا هے ۔

گیتا ادھیائے 8 شلوک 5 سے 10 وَ 13 اور ادھیائے 17 شلوک 23 میں نرنا ئیک (فیصلہ کن) گیان ہے۔ گیتا ادھیائے 8 شلوک 13 میں کہا ہے کہ مجھ برہم کی سادھنا کا تو صرف ایک ...اوم ...اکشر ہے۔ جو اُچارن (ورد) کر کے جاپ کرنے کا ہے۔ جو بھکت آخری سانس تک جاپ کرتا ہے، وہ میری پرم گتی کو پراپت ہوتا ہے۔(اپنی پرم گتی کو گیتا گیان دینے والے پربھو نے ادھیائے 7 شلوک 18 میں انوتم مطلب کہ بہت گھٹیا کہا ہے)

گیتا ادھیائے 17 شلوک 23 میں کہا ہے کہ پورن پرماتما کی پراپتی کے صرف تین منتر، اوم ،تت، ست کے جاپ کا ہی نردیش (حکم) ہے۔(جس میں ..اوم.. جاپ برہم کا ہے، ..تت.. یہ اشارہ ہے، جو پر برہم کا جاپ ہے اور .ست. یہ بھی اشارہ ہی ہے۔ جو پورن برہم کا جاپ ہے)اوم تت ست۔ اوم تت ست یہ ایسے جاپ کرنے کا نہیں ہے۔اس کے جاپ کرنے کا طریقہ سچا گرو ہی بتا سکتا ہے۔

اُس پورن پرماتما کے تتو گیان کو تتو درشی سنت ہی جانتا ہے، اُس سے پراپت کر، میں (گیتا گیان داتا) نہیں جانتا۔

گیتا ادھیائے 8 شلوک 6 میں کہا ہے کہ یہ قانون ہے کہ زندگی کے آخری وقت میں بھکت جس بھی پربھو کا نام جاپ کرتا ہوا شریر چھوڑ جاتا ہے اُسی کو پراپت ہوتا ہے۔

گیتا ادھیائے 8 شلوک نمبر 5 سے 7 میں کہا ہے کہ جو آخری وقت میں میرا اُسمر ن (یاد) کرتا ہوا شریر چھوڑ کر جاتا ہے، وہ میرے (برہم کے) بھاؤ میں بھاوِیت رہتا ہے۔ پھر کبھی منُش جنم ہوتا ہے تو وہ بھکت اپنی سادھنا برہم سے ہی شروع کرتا ہے۔اس کا سبھاؤ (مزاج) ویسا ہی ہو جاتا ہے۔(اسی کا ثبوت گیتا ادھیائے 17-16 میں بھی ہے کہ جو بھکت پہلے والے جنم میں جس کی بھی سادھنا کر کے آیا ہے۔اگلے جنم میں بھی سبھاؤ وَش ویسی ہی سادھنا کرتا ہے)

گیتا ادھیائے 8 شلوک 7 میں کہا ہے کہ ہر وقت میرا اُسمر ن کر اور یُدھ (جنگ) بھی کر، تو بیشک مجھ کو ہی پراپت ہوگا۔

گیتا ادھیائے 8 شلوک 8 سے 10 تک میں واضح کیا ہے کہ جو سادھک اننیئے من سے پرمیشور کے نام کا جاپ کرتا ہے، وہ سدا اُسی کو سُمرن کرنے والا (پرم دیوَ یم پُرش یاتی)اس پرم دیویہ پُرش مطلب کہ پرمیشور پورن برہم کو پراپت ہوتا ہے۔(ادھیائے 8 شلوک 8)

جو سادھک انادی، سب کے نیئینتا سوکشم سے اتی سوکشم سب کے دھارن پوشن کرنے والے سوریہ کی طرح پرکاشیت مطلب کہ تیجومئے (نورانی) شریرا گیان رُوپ اندھکار سے پرے (کویَم) کوِیر دیوَ سچید آنند پرمیشور کا سُمرن کرتا ہے۔(ادھیائے 8 شلوک 9)۔

وہ بھگتی یُکت سادھک تین منتر کے جاپ کی سادھنا کی شکتی (نام جاپ کی کمائی) سے آخری سمے میں شریر چھوڑ کر جاتے وقت تریکوٹی پر پہنچ کر ابھیاس وش سارنام کا سُمرن کرتا ہوا اس دیویہ رُوپ مطلب تیجو مئے مطلب ساکار (پرم پُرش) پرمیشور کو ہی پراپت ہوتا ہے۔

(ادھیائے 8 شلوک 10)۔

"برهم (شر پُرش) کی سادهنا انوتم (گهٹیا)هے۔"

گیتا ادھیائے 2 شلوک 12 اور ادھیائے 4 شلوک 5 اور ادھیائے 7 شلوک 18 میں کہا ہے کہ میں (گیتا گیان بولنے والا) ناشوان ہوں۔ جنم مرتیو، میری اور تیری سدا ہوتی رہے گی۔ صرف کیا ہوا کرم ہی پراپت ہوگا، موکش نہیں ہوتا۔ میری سادھنا کرنے والے بھلے ہی اُدھار سادھک ہیں، لیکن وہ بھی میری بہت گھٹیا (انوتم) سادھنا ہی میں لگے ہوئے ہیں۔ اس لئے گیتا ادھیائے 18 شلوک 66-64-62 میں کہا ہے کہ اُس پرمیشور کی شرن میں جا اور میرا پوجیہ دیو بھی وہی ہے۔

پرارتھنا: اوپر لکھی تین منتر کی سادھنا مجھ داسوں کے بھی داس رام پال داس جی مہاراج کے پاس موجود ہے۔ جو خود پورن پرماتما کبیر دیو نے اپنی آتماؤں پر رحم (دیا) کر کے پردھان کی ہے۔ کیوں کہ اب بیچلی (درمیانی) پیڑھی چل رہی ہے۔ چونکہ کل یُگ کی شروعات میں اپنے بزرگ ان پڑھ تھے۔ اُس وقت پرمیشور کے تتو گیان کو نقلی سنتوں، گروؤں، مہنتوں، اور آچاریوں نے اوپر نہیں آنے دیا اور کل یُگ کے آخر میں سب انسان بھکتی ھین اور مہا وِکاری ہو جائیں گے۔ اب یہ ورتمان کا سمے 20 ویں صدی سے پڑھا لکھا سماج شروع ہوا ہے۔ یہ بیچلی پیڑھی مطلب کہ منُش وَنش چل رہا ہے۔

اصلی سچا گیان اپنے سدگرنتھوں میں موجود ہے، جسے نقلی سنت، گرو، آچاریہ، اور مہنت نہیں سمجھ سکے۔ جس کارن سے سب بھکت سماج شاستر وِیرودھ گیان کے آدھار سے دنت کتھاؤں (روایتی داستانوں) پر آدھارِت ہو کر شاستر طریقے کو چھوڑ کر من مانی پوجائیں کر کے انمول مانو جیون ویئرتھ کر رہا ہے۔ شاستروں میں لکھے مطابق سادھنا۔

.1 ..... پہلے چرن میں برہم گائتری منتر دیا جاتا ہے، جو کملوں کو کھولنے والا ہوتا ہے۔ اُپدیش پراپت کرنے والا بھکت آتما یہ سوچے گا کہ گرو جی کہہ تو رہے تھے کہ تینوں گُنوں (رجگُن برھما ،ستگن وِشنُو ،تم گُن شیِو) کی پوجا نہیں کرنی ہے لیکن منتر جاپ اُنہی کے دیئے ہیں۔ ان کے لئے نویدھن ہے کہ یہ پوجا نہیں ہے۔ ہم کال کے لوک میں رہ رہے ہیں۔ یہاں ہمیں جس چیز کی ضرورت ہوگی وہ برھما، وشنو، شیو وغیرہ سے ہی ملے گی۔

مثال: جیسے ہم نے بجلی کا کنکشن لے رکھا ہے۔ اُس کا بل بھرنا ہے۔ ہم بجلی والے وزیر

یا ویبھاگ کی پوجا نہیں کر رہے۔ ہم ان کا بل بھریں گے تو بجلی کا فائدہ ملتا رہے گا۔ اسی طرح ٹیلی فون کا بل اور پانی کا بل وغیرہ ادا کرتے رہیں گے تو ہمیں یہ سب سہولتیں ملتی رہیں گی۔ آپ شاستر وِیرُودھ سادھنا کر کے بھکتی سے کوسوں دور ہو گئے ہیں۔ مطلب آپ کے پُنیہ (ثواب) ختم ہو گئے ہوں جس کارن سے آپ کو فائدہ اور سُکھ ملنا بند ہو گیا ہے۔ یہ (رام پال داس) آپ کا گارینٹر (ذمہ دار) بن کر اس کال لوک کی ایک برھمانڈ کی شکتیوں (برھما، وشنو، شِیو، گنیش اور ماتا وغیرہ) سے آپ کو سب سہولتیں دوبارہ شروع کروائے گا اور آپ کو اس منتر کے جاپ سے بل بھرتے رہنا ہے۔ جو پہلا منتر (ست سُکرت اویگت کبیر) ہے یہ آپ کی پوجا ہے، یہ پورن پرماتما کا ہے اور ستیم لابھ (پھل) پراپت ہوگا۔ ستیم کا ارتھ اویناشی مطلب کہ ہمیں اویناشی پد پراپت کرنا ہے۔ اس منتر کے چار مہینے بعد آپ کو ست نام (سچا نام) اور ملے گا، جو دو منتر کا ہوگا اُس کا ایک منتر کال کے اکیس برھمانڈوں کا قرض اتارنے کا ہے اسکی کمائی کر کے ہم کو برھم (شر پُرش) مطلب کہ کال کا قرضہ اُتارنا ہے۔ پھر یہ کال ہمیں سب پاپوں سے مُکت کر دے گا۔ گیتا ادھیائے 18 شلوک 62 اور 66 میں بتایا ہے کہ،

ادھیائے 18 شلوک 62

تمیوَ شرنم گچھَ سروَبھاوینَ بھارَتَ
تت پرسادات پَرام شانتِم ستھانم پراپسیَسی شاشوَتَم

ترجمہ: (بھارَتَ) اے بھارت تو (سروَبھاوینَ) سب پرکارسے (تَم) اس اگیان اندھکار میں چھپے ہوئے پرمیشور کی (ایوَ) ہی (شرنم) شرن میں (گچھَ) جا۔ (تت پرسادات) اس پرماتما کی کرپا سے ہی تو (پَرام) پرم (شانتِم) شانتی کو اور (شاشوَتَم) سدا رہنے والے ست (ستھانم) دھام/لوک کو (پراپسیَسی) پراپت ہوگا۔

ترجمہ: اے بھارت! تو سب پرکار سے اُس اگیان اندھکار میں چھپے ہوئے پرمیشور کی شرن میں جا اس پرمیشور کی کرپا سے ہی تو پرم شانتی کو اور سدا رہنے والے ست استھان، دھام، لوک، کو پراپت ہوگا۔

گیتا ادھیائے 18 شلوک 66:۔

سَروَ دھرمانُ پَرِیتیُجیَہ مام ایکَمُ شَرَنمُ ورِجَ
اَھمُ توا سَروَ پاپیبھیو موکیَیشیامی ماشُچَہ

ترجمہ: (مام) میری (سَروَ دھرمان) ساری پوجاؤں کو (پَرِتیُجیَہ) چھوڑ کر تو صرف (ایکَمُ) ایک اُس پورن پرماتما کی (شَرَنمُ) شرن میں (ورِجَ) جا (اَھمُ) میں (توا) تجھے (سَروَ پاپیبھیو) سارے پاپوں سے (موکیَیشیامی) مُکت کروا دونگا۔ (ماشُچَہ) چنتا مت کر۔

تشریح: میری ساری پوجاؤں کو چھوڑ کر تو صرف ایک اس پورن پرماتما کی شرن میں جا۔ میں تجھے سارے پاپوں سے چھُڑوا دونگا، تو فکر مت کر۔

اوپر لکھے شلوکوں کا بھاوَارتھ ہے کہ کال برہم (شر پُرش) کہہ رہا ہے کہ اے ارجن! تو میری شرن میں رہنا چاہتا ہے تو جنم اور مرتیو بنی رہے گی۔ اگر پرم شانتی اور ست لوک جانا چاہتا ہے تو اُس پورن پرماتما کی شرن میں چلا جا۔ اس کے لئے میری سب دھارمک پوجائیں مطلب کہ ست نام کے پہلے منتر کے جاپ کی کمائی مجھ میں چھوڑ کر پھر مکمل طور سے اس ایک سروَشکتی مان جس کے برابر دوسرا کوئی نہیں۔ مطلب آدیتیہ پرمیشور کی شرن میں چلا جا پھر میں تجھے سب پاپوں سے مُکت کر دونگا، تو چنتا مت کر۔ اور ست نام کے دوسرے منتر کی کمائی ہم پر برہم مطلب کہ اکشر پُرش کو چھوڑ دیں گے، کیوں کہ ہم کو اکشر پُرش کے لوک سے ہو کر ست لوک جانا ہے، اس کا کِرایہ دینا ہے۔ پھر تیسرا منتر ست شبد مطلب سار نام ملے گا، جو ست لوک میں استھائی توَ (ہمیشہ رہنے والا) پراپت کرائے گا۔

اگر کوئی شخص ودیش (بیرون ملک) گیا ہو۔ وہاں اس پر سرکار کا قرضہ ہو۔ پھر واپس اپنے ملک آنا چاہتا ہو تو اُسے پہلے اس دیش کے قرضے سے آزادی لینی ہوگی۔ پھر، (نو، ڈِیو، سرٹیفکیٹ) قرض آزاد کے ثبوت پیش کرنے ہونگے۔ تب اُس کا واپس آنے کا پاسپورٹ بنے گا، نہیں تو اُسے واپس نہیں آنے دیا جائیگا۔

اسی پرکار آپ اس کال کے لوک میں شاستر وِیرودھ سادھنا کر کے بھکتی سے دور ہو کر مقروض ہو گئے ہو۔ پہلے آپ کو بھکتی کی کمائی سے امیر بنایا جائے گا۔ اس کے لئے کِویردیوَ (کبیر صاحب) نے مجھ داس (سنت رام پال داس) کو اپنا پرتی یندھی (Representative) بنا کر بھیجا ہے۔ اُس پرمیشور کی طرف سے یہ داس آپ کا (Guaranter) ذمہ دار بنے گا اور برھما، وشنو، شِیو وغیرہ شکتیوں سے آپ کے دوبارہ کنکشن کو شروع کروائے گا۔ جو آپ نے ان کے منتر کی کمائی کر کے قسطوں میں بِل بھرنا ہے۔ جب تک آپ یہاں سے مُکت نہیں ہوتے تب تک آپ کو سب سنساری سہولتیں زور شور سے ملتی رہیں گی اور آپ پُنیہ دان وغیرہ کر کے زیادہ اچھے بھکت بنو گے۔ دوسرے شبدوں میں جیسے ہمارے شریر میں کمل بنے ہیں۔ جب ہم شریر چھوڑ کر پرماتما کے پاس جائیں گے تو ہمیں ان کملوں میں سے ہو کر جانا ہے۔ جیسے (1) مول کمل میں گنیش جی (2) سواد کمل میں ساویتری، برھما جی (3) ناٗبھی کمل میں لکشمی اور وِشنُو جی (4) ہِردے کمل میں پاروتی اور شیِو جی (5) کنٹھ کمل میں دُرگا (اَشٹنگی) ہے۔ ان کملوں سے ہم تب ہی جاسکیں گے، جب ہم ان کا قرضہ ادا کر دیں گے۔ جب آپ آخری

وقت میں شریر چھوڑ کر چلو گے تو آپکا راستہ صاف ملے گا۔ مطلب کہ آپ کا سب قرضہ ختم ہو جائے گا۔

لیکن ہم کو پوجا اپنے مول مالک کوِیر دیوَ (کبیر پرمیشور) کی کرنی ہے۔ جیسے پتی ورتا پتنی پوجا تو اپنے پتی کی کرتی ہے، لیکن یتھوچت آدر سب کا کرتی ہے۔ جیسے دیور کو اپنے بیٹے جیسا، اور جیٹھ کو بڑے بھائی کی طرح اور ساس وَ سسر کو ماں باپ کی طرح، لیکن جو بھاؤ اپنے پتی میں ہوتا ہے وہ دوسروں میں نہیں ہو سکتا۔ ٹھیک اسی طرح کوِیر پرمیشور کے بھکت کو اپنی بھکتی سپھل کرنی ہے۔ اس لئے کسی انجان کے بہکاوے میں مت آنا۔ پورے وِشواس کے ساتھ اس داس کے بتائے ہوئے بھکتی مارگ پر لگے رہنا۔ یہ بھکتی سب شاستروں کے آدھار پر ہے۔

۲۔ دوسرے چرن میں ست نام منتر دیا جاتا ہے۔ جو دو منتر کا ہے۔ ایک اوم، دوسرا تت جو علامتی ہے، صرف سادھک کو ہی بتایا جاتا ہے۔

۳۔ تیسرے چرن میں سار نام دیا جاتا ہے۔ جو تین منتر کا ہے، اوم، تت، ست۔ تت ست علامتی ہے جو سادھک کو ہی بتایا جائے گا۔

اسی طرح سار نام (جو تین منتر کا بن جائے گا) کے جاپ ابھیاس سے سادھک پرم دیویہ پُرش پرمیشور کبیر دیو کو پراپت ہوگا۔ اور ست لوک میں پرم شانتی مطلب پورن موکش کو پراپت ہو جائے گا۔

خاص: موجودہ وقت میں یہ سچی سادھنا مجھ داس کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے۔ اگر کوئی مجھ داس سے چُرا کر خود گرو بن کر نقلی شِشیہ بنا رہا ہو تو اُس مُنش جیون کے دشمن سے خبردار رہیں۔ وہ اَن ادھیکاری ہونے کے کارن اپنا جیون بھی نشٹ کر رہا ہے اور نادان انویائیوں (چیلوں) کو بھی نرک کا بھاگی بنا رہا ہے۔ اُسے کال کا بھیجا دُوت جانو۔

"شنکا سمادھان (شک دُور کرنا)"

ا۔ سوال: اوپر لکھے گیتا سار سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ برہمہ جی، وشنو جی، اور شیِو جی کی پوجا وِیرتھ ہے۔ لیکن میں تو تیس ورش سے شری شیِو جی کی پوجا کر رہا ہوں اور بھگوان شری کرشن جی میرے بہت پیارے ہیں۔ میں ان بھگوانوں کو نہیں چھوڑ سکتا، میرا اُن سے وِشیش (خاص) لگاؤ ہو چُکا ہے۔ شری گیتا جی کا نتیہ پاٹھ کرتا ہوں۔ ہرے رام، ہرے کرشن رادھے شیام، سیتا رام، اوم نمع شیوائے، اوم نمو بھگوتے واسو دیوائے، وغیرہ نام جاپ کرتا ہوں۔ سوموار کا ورت بھی رکھتا ہوں، کاوڑ بھی لاتا ہوں اور دھاموں پر بھی دان کرنے جاتا ہوں۔ مندر میں مورتی پوجا کرنے بھی جاتا ہوں، سرگ پراپتی کی اُمید کرتا ہوں۔ اور پرم پراگت (روایتی) پوجا کے کارن ایک مہنت سے اُپدیش بھی لیکر رکھا ہے۔

جواب: کرپیا آپ دوبارہ اوپر لکھے " گیتا سار " کو پڑھو، جب تک تتو گیان سے پورن پریچت نہیں ہونگے، تب تک یہ شنکا روپی کانٹا کھٹکتا ہی رہے گا۔ جیسے اوپر مثال دی ہوئی ہے کہ اُلٹا لٹکا ہوا سنسار روپی ورکش ہے، جس کی مول (جڑ) تو پورن پرماتما پرمیشور ہے۔ تینوں گُن روپی (رجگُن برہما، ست گُن وشنو، تم گُن شنکر) شاخائیں ہیں۔ آپ نے کوئی آم کا پودا لگایا ہے، اگر پودے کی جڑ کی سینچائی کرو گے جس سے درخت بنے گا، پھر اس کی شاخاؤں کو پھل لگیں گے۔ شاخائیں توڑنے کو تھوڑی کہا جاتا ہے۔ یہ دیکھیں، سیدھا بیجا ہوا بھکتی روپی پودا مطلب کہ شاستر ویدھی انوسار سادھنا۔

اس پرکار پوجا تو پورن پرماتما مطلب جڑ کی کرنی ہے۔ پھر کرم پھل تینوں گُن (رجگُن برہما، ست گُن وشنو، تم گُن شنکر) روپی شاخاؤں کو لگیں گے۔ اس لئے کچھ بھی نہیں چھوڑنا ہے، صرف اپنا بھکتی روپی پودا سیدھا بیجنا ہے۔ مطلب شاستر ویدھی انوسار سادھنا شروع کرنی ہے

موجودہ وقت میں سب پویتر بھکت سماج شاستر ویدھی چھوڑ کر من مانا آچرن کر رہا ہے۔ مطلب کہ بھکتی روپی پودا اُلٹا لگا رکھا ہے۔ اگر کسی نے ایسے پودا بیج رکھا ہو تو اُسے مورکھ ہی کہا جاتا ہے۔ کرپیا دیکھیں اُلٹے بیجے ہوئے بھکتی روپی پودے کی تصویر)۔

اس لئے گیتا ادھیائے 7 شلوک 12 سے 18 تک میں تینوں گُن (رجگُن برہما، ست گُن وشنو، تم گُن شنکر) کی پوجا تک ہی محدود عقل رکھنے والے جواَن کے سوا کسی کو نہیں پوجتے ہیں اُن کو راکشس سبھاؤ کو دھارن کیئے ہوئے منشوں میں نیچ، دُشٹ کرم کرنے والے مورکھ کہا ہے اور کہا ہے کہ مجھے بھی نہیں پوجتے۔ پھر اپنی سادھنا کو بھی گیتا گیان داتا پربھو، (برہم، شر پُرش) نے بہت گھٹیا (انوتم) مطلب کہ وئیرتھ کہا ہے۔ اسلئے گیتا ادھیائے 18 شلوک 62,64,66 اور ادھیائے 15 شلوک 1 سے 4 میں کہا ہے کہ اُس پورن پرماتما (اُلٹے لٹکے ورکش کی جڑ کی پوجا کر) اُس کی شرن میں جا، اُس کی پوجا تتو درشی سنت کے بتائے مارگ سے کر، گیتا ادھیائے 4 شلوک 34 میں تتو درشی سنت کی طرف اِشارہ کیا ہے۔) اُسی پورن پرماتما کی شاستر ویدھی انوسار سادھنا کرنے سے ہی سادھک پرم شانتی اور ست لوک کو پراپت ہوتا ہے۔ مطلب کہ پورن موکش کو پراپت کرتا ہے۔ گیتا گیان دینے والا پربھو (شر پُرش، کال) کہہ رہا ہے کہ میں بھی اُسی کی شرن میں ہوں۔ مطلب کہ میرا بھی ایشٹ دیو وہی پورن پرماتما ہے، میں بھی اُسی کی پوجا کرتا ہوں۔ دوسروں کو بھی اُسی کی پوجا کرنی چاہیے۔ آپ گیتا جی کا روزانہ پاٹھ بھی کرتے ہو اور سادھنا گیتا جی میں جیسے لکھی ہے اُس کے اُلٹ کرتے ہو۔ جن منتروں کا (ہرے رام، ہرے کرشن، رادھے شیام، سیتا رام، اوم نمو شیوائے، اوم نمو بھگوتے واسو دیوائے، وغیرہ) آپ جاپ

کرتے ہواور دوسری سادھنا ئیں کرنا، کاوڑ لگانا، تیرتھوں اور دھاموں پر دان اور پوجا کے لئے جانا ،گنگا سنان اور تیرتھوں پر لگنے والی پربھی میں سنان پویتر گیتا جی میں لکھی نہ ہونے کے کارن شاستر ویدھی چھوڑ کر من مانا آچرن (پوجا) ہوا۔ جسے پویتر گیتا جی ادھیائے 16 شلوک 24-23 میں ویرتھ کہا ہے۔

گدی اور مہنت پرم پرا کی جانکاری (معلومات)

کسی سنسان جگہ میں یا شہر یا کسی گاؤں میں کوئی مہان آتما سنت یا سادھک رہا کرتا تھا۔ اُسکے شریر چھوڑ دینے کے بعد اُس کی یاد بنائے رکھنے کیلئے اُن کے شریر کا انتیم سنسکار کرنے والی جگہ پر ایک پتھر یا اینٹوں کی یادگار بنا دی جاتی ہے۔ پھر اُس پویتر آتما کے انویائی یا خاندان والے اُس کی پتھر کی مورتی رکھ لیتے ہیں۔ کچھ وقت کے بعد شردھالو جاتے رہتے ہیں۔ کچھ دھن دان کرنے لگ جاتے ہیں اُسے مندر کا رُوپ دے دیتے ہیں اور اُس سنت وَ رشی کے خاندان والوں کو دھن کمانے کا لالچ ہو جاتا ہے۔ وہ لوگوں کو بہکانا شروع کرتے ہیں، کہ جو یہاں درشن کرنے آتا ہے اُس کو پورن موکش مل جاتا ہے۔ سب لابھ ملتے ہیں جو اُسی مہاپُرش کے جیون کال میں شِشیوں کو ملتے تھے۔ یہ مورتی ساکشات اُسی سنت جی کو ہی جانو۔ جو یہاں نہیں آئے گا اُس کا موکش ناممکن ہے، وغیرہ وغیرہ۔

اُن نادانوں کو کوئی پوچھے کہ جیسے کوئی ڈاکٹر تھا وہ نبض دیکھ کر دوائی دیتا تھا، مریض ٹھیک ٹھاک ہو جاتا تھا۔ اُس ڈاکٹر کے مرنے کے بعد اُس کی مورتی بنا کر رکھ کے کوئی لالچی کہے کہ یہ مورتی اُس ڈاکٹر والا کام کرتی ہے، جو اس کے درشن کرنے آئے گا وہ بالکل صحت مند ہو جائے گا۔ یا خود ہی نقلی ڈاکٹر بن کر کہیں بیٹھ جائے کہ میں بھی دوائی دیتا ہوں۔ لیکن اب جو اُس ڈاکٹر کی لکھی ہوئی دوائی کی کتابوں کے اُلٹ دے رہا ہے، وہ فائدہ نہیں دے گا، وہ دھوکہ دے رہا ہے۔ کیوں کہ صرف پیسے کمانا اُس کا مقصد ہے۔ کسی بھی سنت یا بھگوان کی مورتی آدرنیہ (احترام کے لائق) تو ہے لیکن پوجا نہیں کرنی ہے۔

ایسے ہی کسی سنت یا بھگوان کی مورتی بنا کر اُس کی آڑ میں کوئی پجاری کوئی مہنت کہے کہ میں بھی نام دیتا ہوں تو سمجھنا چاہیے کہ وہ سب سادھنا اُسی پویتر شاستر کے اُلٹ دے رہا ہے۔ جو اُس مہان سنت نے اپنے انوبھو (تجربہ) کا لکھا ہے۔ تو وہ نقلی سنت و مہنت خود بھی دوشی ہے اور انویائیوں (چیلوں) کا بھی جیون ویئرتھ کرنے کا بوجھ اپنے سر پر لے رہا ہے۔ سنت تو ایک سمے میں ایک ہی آتا ہے، اُس کے راستے میں کروڑوں نقلی سنت، مہنت اور آچاریہ رکاوٹیں بنتے ہیں۔

کسی سنت جی کے شریر چھوڑنے کے بعد سنت یا مہنت پرم پرا شروع ہو جاتی ہے، پہلے

والے سنت کی جگہ کی حفاظت کے لئے ایک بھگت کو چُنا جاتا ہے۔ جسے مہنت کہا جاتا ہے۔ وہ صرف پویتر یادگار کی دیکھ بھال کرنے کے لئے ہی رکھا جاتا ہے۔ پھر وہ لالچ میں آ کر خود ہی گرو بن بیٹھتا ہے اور بھگتی چاہنے والی پیاری آتمائیں اُس پر اعتبار کر کے اپنی زندگی ضائع کر جاتی ہیں۔ مہنت پرم پرا کا نیئم بنا رکھا ہے کہ پہلے والے سنت کا بڑا بیٹا مہنت پد کا حقدار ہوگا، چاہے وہ شرابی ہو، چاہے وہ اگیانی ہو، یہ بھگتی مارگ ہے۔ اس میں صرف پورن سنت ہی جیو اُدھار کر سکتا ہے۔ (رام پال داس جی مہاراج) نے دو تین مہنت پرم پرا کی کتابیں پڑھیں۔ اُن میں دیکھا کہ (1) ایک دو سال کا بچہ گدی پر بٹھا دیا، پھر وہ بڑا ہو کر نام دان کرنے لگ گیا۔ دوسری کتاب میں پڑھا کہ ایک پانچ ورش کے بچے کا پِتا جی جو مہنت تھا اچانک اُس کی موت ہو گئی، بعد میں سنگت نے اور اُس کی ماتا جی نے اُس پانچ سال کے بچے کو مہنت پد پر بٹھا دیا۔ کچھ سال بعد وہ گرو جی بن گیا۔ (2) ایک مہنت پرم پرا کے اتیہاس کو پڑھا کہ مہنت کو کوئی سنتان (اولاد) نہیں ہوئی۔ اُس کی موت ہو گئی، بھائی کی موت پہلے ہو چکی تھی۔ کوئی سنتان نہیں تھی، گدی کی رکھوالی کے لئے ایک سیوک کو اُس خاندان میں سنتان ہونے تک عارضی طور پر مہنت بٹھا دیا۔ کچھ وقت بعد مہنت خاندان میں کسی کے یہاں لڑکا ہوا عارضی مہنت جی گدی لے کر بھاگ گیا اور کسی اور شہر میں خود ہی گدی قائم کر کے مہنت بن بیٹھا اور وہاں نئی دکان کھول دی اور پہلے والی جگہ پر ایک ڈھائی ورش کا بچہ مہنت بنا کر بٹھا دیا۔

3۔ ایک مہنت پرم پرا کا اتیہاس دیکھا کہ بڑا بیٹا گھر چھوڑ گیا، اس سے چھوٹے کو مہنت پد پر بٹھا دیا۔ کچھ وقت بعد وہاں مندر بن گیا اور زیادہ سے زیادہ چڑھاوا (بھینٹ پوجا کا پیسہ) آنے لگا۔ اُس بڑے والے کی سنتان نے کہا کہ اس مندر پر ہمارا ادھیکار ہے، اس کارن جھگڑا شروع ہو گیا۔ گدی پر براجمان مہنت جی کو قتل کر دیا گیا۔ پھر اُس کا بڑا بیٹا مہنت مطلب کہ گدی کا حقدار بنایا گیا، اس کو بھی قتل کر دیا گیا۔ پھر اس کا دوسرا بھائی گدی پر بٹھایا گیا، دوسرے جو اپنے کو حقدار سمجھتے تھے اُنہوں نے نئی جگہ بنا کر نئی دکان کھول لی۔ ایک دوسرے پر مقدمے کر کے سُکھ بھری زندگی کو لالچ میں نرک بنا لیا۔ وہ دھام کہاں رہا؟ وہ تو کروشیتر (میدان جنگ) والا مہا بھارت کے یُدھ کا میدان ہو گیا۔ کچھ مہنتوں نے سنت بنانے کی ایجنسی لے رکھی ہے لال کپڑے پہنایا کرتے ہیں پہلے نام کو بدل کر دوسرا نام رکھ دیتے ہیں پھر وہ بناوٹی مہنت کا شِشیہ نقلی سنت بنکر بھولی بھالی آتماؤں کی زندگی کے ساتھ کھلواڑ کرتا ہے۔ اور انمول منُش جیون کو خود بھی ضائع کر رہا ہے اور بھولی بھالی آتماؤں کے جیون کا بھی ناش کر کے مہاپاپ کا بھاگی بن رہا ہے۔

جس وقت راجا پریکشت جی کو سانپ نے ڈسنا تھا۔ اُس سمے پورن گرو کی ضرورت پڑی کیوں کہ سچے سنت بناء زندگی کا کلیان ناممکن ہے۔ اُس وقت پرتھوی کے سب رِشیوں نے

راجا پریکشت کو دِیکشا دینے اور سات دن شریمد بھگوت سُدا ساگر کی کتھا سُنانے سے انکار کر دیا۔ کیوں کہ ساتویں دن پول کُھلنی تھی اسی کارن سے کوئی سامنے نہیں آیا۔ خود شریمد بھگوت سُدا ساگر کے لیکھک مہرشی ویدویاس جی نے بھی کتھا سنُانے کی ہمت نہیں کی۔ کیوں کہ وہ رِشی جن پربھو سے ڈرنے والے تھے، اس لئے بھی راجا پریکشِت کے جیون سے کھلواڑ کرنا ٹھیک نہیں سمجھا۔

راجہ پریکشت جی کے کلیان کے لئے مہرشی سُکھ دیو جی کو سرگ سے بُلوایا گیا۔ جس نے راجا کو دِیکشا دی۔ اور سات دن تک کتھا سُنا کر راجہ پریکشِت جی کا جتنا بھلا رِشی سُکھ دیو جی کر سکتے تھے کیا۔ موجودہ وقت کے گرو، سنت، مہنت، اور آچاریہ، خود بھی پربھو کے سنویدھان (قانون) سے ناواقف ہیں۔ اس لئے بھینکر دوش کے پاتر بن رہے ہیں۔

اوروں پنتھ بتاوہیں -- سوئم نہ جانے راہ

ان ادھیکاری کتھا پاٹھ کرے وَ دِکشہ دیویں ، بہت کرت گُناہ

موجودہ وقت میں کتھا اور گرنتھوں کا پاٹھ کرنے والوں و نام دان کرنے والوں کی باڑسی (سیلاب) آئی ہوئی ہے۔ کیونکہ سب پویتر دھرموں کی پویتر آتمائیں تتو گیان سے ناواقف ہیں۔ جس کارن نقلی گروؤں، سنتوں اور مہنتوں کا داؤ لگا ہوا ہے۔ جس سمے پویتر بھکت سماج آدھیاتمک تتو گیان سے واقف ہو جائیں گے اس وقت ان نقلی سنتوں، گروؤں وآچاریوں کو چھپُنے کی جگہ نہیں ملے گی۔ پلاین (فرار) کر کے پیچھا چھُڑانا پڑے گا۔

پویتر تیرتھ اور دھام کی جانکاری

کسی سادھک رِشی جی نے کسی ایک جگہ یا دریا کے کنارے بیٹھ کر سادھنا کی یا اپنی آدھیاتمک شکتی کا پردرشن (مظاہرہ) کیا۔ وہ اپنی بھکتی کمائی کر کے ساتھ لے گیا۔ اور اپنے ایشٹ لوک کو پراپت ہوا۔ اس سادھنا کرنے والی جگہ کا بعد میں تیرتھ یا دھام نام پڑا۔ اگر کوئی اُس جگہ کو دیکھنے جائے کہ یہاں کوئی رشی رہا کرتا تھا، اس نے کئی لوگوں کا کلیان کیا۔ اب نہ تو وہاں سنت جی ہے جو اُپدیش دے، وہ تو اپنی کمائی کر کے چلا گیا۔

وِیچار کریں!! کرپیا تیرتھ وَ دھام کو ہمام دستہ (ڈنڈا کونڈا جس سے حکیم جڑی بوٹیاں کوٹتا ہے) جانو، ایک شخص اپنے پڑوسی کا ہمام دستہ مانگ کر لایا۔ اُس نے ھوَن کی سامگری کوٹی اور مانج دھو کر لوٹا دیا۔ جس کمرے میں ہمام دستہ رکھا تھا اُس کمرے میں خوشبو آنے لگی۔ گھر کے لوگوں نے سوچا کہ یہ خوشبو کہاں سے آرہی ہے، تو پتہ چلا کہ ہمام دستہ سے آرہی ہے، وہ سمجھ گئے کہ پڑوسی لے گیا تھا اُس نے کوئی خوشبو والی جڑی بوٹی کوٹی ہے۔ کچھ دن بعد وہ خوشبو بھی آنا بند ہو گئی۔

اسی طرح تیرتھ وَ دھام کو ایک ہمام دستہ جانو، جیسے چیزیں کوٹنے والا اپنی سب چیزیں

کوٹ کر ہمام دستے سے نکال کر رکھ لیں۔ خالی ہمام دستہ لوٹا دیا۔ اب کوئی اُس ہمام دستہ کو سونگھ کر ہی کر تیارتھ (مفید) مانے تو نادان ہے۔ اس کو بھی سامگری لانی پڑے گی تب پورا فائدہ ہوگا۔

ٹھیک اسی پرکار کسی دھام یا تیرتھ پر رہنے والی پویتر آتما تو رام نام کی سامگری کوٹ کر جھاڑ پونچھ کر اپنی سب کمائی کو ساتھ لے گیا۔ بعد میں انجان شردھالو اُس جگہ پر جانے پر ہی اپنا کلیان سمجھیں تو اُن کے مارگ درشکوں (گروؤں) کی شاستر ویدھی رہیت بتائی سادھنا کا ہی انجام ہے۔ اُس مہان آتما سنت کی طرح پربھو سادھنا کرنے سے ہی کلیان ممکن ہے۔ اس کے لئے تتو درشی سنت کی کھوج کر کے اُس سے اُپدیش لیکر آجیون بھکتی کر کے موکش پراپت کرنا چاہیے۔ شاستر ویدھی کی سچی سادھنا مجھ داس کے پاس موجود ہے۔ کرپیا جس کو بغیر لالچ کے حاصل کریں۔

"شری امرناتھ کی اِستھاپنا (تعمیر) کیسے ہوئی ؟؟؟"

بھگوان شنکر جی نے پاروِتی جی کو ایکانت (تنہائی) جگہ پر اُپدیش دیا تھا۔ جس کارن سے ماتا پاروِتی جی اتنی مُکت ہوگئی کہ جب تک پربھو شِیو جی (تموگُن) کی موت نہیں ہوگی تب تک اوما جی کی بھی موت نہیں ہوگی۔ سات برہما جی (رج گُن) کی مرتیو کے بعد بھگوان وشنو جی (ستوگُن) کی مرتیو ہوگی۔ سات وشنو جی کی مرتیو کے بعد شیو جی کی موت ہوگی، تب ماتا پاروتی جی کی بھی موت ہوگی۔ پورن موکش نہیں ہوا۔ پھر بھی جتنا لابھ پاروتی جی کو ہوا وہ بھی ادھیکاری سے اُپدیش منتر لیکر ہوا۔ بعد میں شردھالوؤں نے اُس استھان کی یاد بنائے رکھنے کے لئے اُس کو حفاظت میں رکھا اور درشنوں (دیدار) کے لئے جانے لگے۔

جیسے یہ داس (سنت رام پال داس جی مہاراج) جگہ جگہ پر جا کر ست سنگ کرتا ہے وہاں پر کھیر وحلوہ بھی بنایا جاتا ہے۔ جو بھکت آتما اُپدیش پراپت کر لیتا ہے اُس کا کلیان ہو جاتا ہے۔ ست سنگ ختم ہونے کے بعد سب تمبو (ٹینٹ) وغیرہ اُکھاڑ کر دوسری جگہ پر ست سنگ کے لئے چلے گئے پہلی والی جگہ پر صرف مٹی یا اینٹوں کی بنائی بھٹی و چولہے بقایا چھوڑ دیئے۔ پھر کوئی اُسی شہر کے لوگوں سے کہے کہ آؤ آپ کو وہ جگہ دِکھا کر لاتا ہوں جہاں سنت رام پال داس جی کا ست سنگ ہوا تھا، کھیر بنائی تھی، بعد میں اُن بھٹیوں کو دیکھنے جانے والے کو نہ تو کھیر ملی نہ ہی ست سنگ کے امرت وچن سنُنے کو ملے، نہ ہی اُپدیش پراپت ہوسکا جس سے کلیان ہو سکے۔ اس کے لئے سنت ہی کھوجنا پڑے گا۔ جہاں ست سنگ چل رہا ہو، وہاں پر سب کام پورے ہونگے ٹھیک اسی طرح تیرتھوں اور دھاموں پر جانا اُس یادگار استھان روپی بھٹی کو خالی دیکھنے کے لئے ہی ہے۔ یہ پویتر گیتا میں بیان نہ ہونے سے شاستروں کے خلاف ہوئی، جس سے کوئی لابھ نہیں ہوتا۔

(ثبوت پویتر گیتا ادھیائے 16 منتر 24-23۔)

تو گیان ہین سنتوں ومہنتوں اور آچاریوں دُوارہ گمراہ شردھالو تیرتھوں وَ دھاموں پر آتم کلیان کے لئے جاتے ہیں۔شری امرناتھ جی کی یاترا پر گئے شردھالو تین چار بار برفانی طوفان میں دب کر مر گئے ۔ ہر بار مرنے والوں کی تعداد ہزاروں میں ہوتی تھی، یہ سوچنے کی بات ہے کہ شری امرناتھ کے درشن و پوجا لابھ دینے والے ہوتے تو کیا بھگوان شنکر اُن شردھالوؤں کی حفاظت نہیں کرتے؟؟۔مطلب کہ بھگوان شنکر بھی شاستر ویرُ ودھ سادھنا سے خوش نہیں ہیں۔

"وشنو دیوی کے مندر کی استھاپنا (تعمیر) کیسے ہوئی ؟"

جب ستی جی (اومادیوی) اپنے پِتا راجا دکش کے ہون کُنڈ میں چھلانگ لگانے سے جل کر مر گئی تھی تب بھگوان شیو جی اس کی استھیوں (ہڈیوں) کے کنکال (ڈھانچہ) کو موہ وش (لگاوَ سے) ستی جی (پاروتی جی) جانکر دس ہزار ورش تک کندھے پر لیئے پاگلوں کی طرح گھومتے رہے۔ بھگوان وشنو جی نے سُدرشن چکر سے پاروتی جی کے کنکال کو چھِن بھِن (ٹُکڑے ٹکڑے) کر دیا۔ جہاں دھڑ ِگرا وہاں پر اُس کو زمین میں گاڑھ دیا گیا، اُس دھارمک گھٹنا کی یاد بنائے رکھنے کیلیئے اُس کے اوپر ایک مندر جیسی یادگار بنادی کہ کہیں آنے والے وقت میں کوئی یہ نہ کہہ دے کہ پُران میں غلط لکھا ہے۔اُس مندر میں ایک استری کی تصویر رکھ دی جسے وِشنو دیوی کہنے لگے۔اُس کی دیکھ ریکھ اور شردھالو درشن کرنے والوں کو اس جگہ کی کہانی بتانے کے لئے ایک نیک شخص وہاں بٹھا دیا گیا۔اُس کو دوسرے دھارمک لوگ گزر بسر کے لئے کچھ سامان دیتے تھے۔ بعد میں اُس کے خاندان والوں نے اُس پر بھینٹ (دان یا پیسہ) لینا شروع کر دیا۔اور لوگوں سے کہنے لگے کے ایک شخص کا کاروبار بند ہو گیا تھا،تو ماتا کو سو (۱۰۰) رُوپے سنکلپ کیئے ،ایک ناریل چڑھایا۔وہ بہت دھنوان ہو گیا ایک بے اولاد دَمپتی تھا اُس نے ماتا کو دوسو رُوپے، ایک ساڑھی، ایک سونے کا گلے کا ہار چڑھانے کا سنکلپ (عہد) کیا اس کو بیٹا پیدا ہو گیا۔

اسی طرح بھولی بھالی آتمائیں ان دنت کتھاؤں (روایتی داستان) کو سچا مان کر اپنی پویتر گیتا جی اور پویتر ویدوں کو بھول گئے جس میں وہ سب سادھنائیں شاستر ویدھی رہیت لکھی ہیں۔جس کے کارن نہ کوئی سُکھ ہوتا ہے، نہ کوئی کام کاج ٹھیک ہوتا ہے۔اور نہ ہی پرم گتی مطلب مُکتی ہوتی ہے۔(پرمان پویتر گیتا ادھیائے 16 منتر 24-23)

اسی طرح جہاں دیوی کی آنکھیں گریں وہاں نینا دیوی کا مندر اور جہاں زبان گری وہاں شری جوالا جی کا مندر اور جہاں دھڑ ِگرا وہاں وِشنُو دیوی کے مندر کی استھاپنا (تعمیر) ہوئی

”پوری میں شری جگّن ناتھ جی کا مندر مطلب دھام کیسے بنا“

ضلع اُڑیسہ میں ایک اِندر دمن نام کا راجہ تھا وہ بھگوان شری کرشن جی کا پکا بھکت تھا ایک رات کو شری کرشن نے راجہ کو سوپن (خواب) میں درشن دے کر کہا کہ جگّن ناتھ نام سے میرا ایک مندر بنوا دے۔شری کرشن جی نے یہ بھی کہا تھا کہ اُس مندر میں مورتی پوجا نہیں کرنی ہے۔صرف ایک سنت چھوڑنا ہے جو آنے والے بھکتوں کو پویتر گیتا کے مطابق گیان پرچار کرے۔سمندر کنارے پر وہ جگہ بھی دکھائی جہاں مندر بنانا تھا۔صبح اُٹھ کر راجہ اندر دمن نے اپنی پتنی کو بتایا آج رات کو بھگوان شری کرشن جی دکھائی دیئے۔مندر بنوانے کے لئے کہا ہے۔رانی نے کہا شُب کام میں دیر کس بات کی؟ سب سمپتی اُنہی کی دی ہوئی ہے۔اُنہی کو دینے میں سوچنے کی کیا بات ہے۔راجہ نے اُس جگہ پر مندر بنوا دیا جو جگہ شری کرشن جی نے سوپن میں دکھائی تھی۔مندر بننے کے بعد سمندری طوفان اُٹھا مندر کو توڑ دیا نشان بھی نہیں بچا کہ یہاں مندر تھا۔ایسے راجہ نے پانچ بار مندر بنوایا پانچوں بار سمندر نے توڑ دیا۔

راجہ نے پریشان ہو کر مندر نہ بنوانے کا فیصلہ کیا۔یہ سوچا کہ نہ جانے سمندر مجھ سے کونسے جنم کا بدلہ لے رہا ہے۔خزانہ خالی ہو گیا اور مندر بھی نہ بن سکا۔کچھ وقت کے بعد پورن پرمیشور کوِیر دیوَ (کبیر دیو) جیوتی نرنجن (کال) کو دیئے وچن کے مطابق راجہ اندر دمن کے پاس آئے اور راجہ سے کہا آپ مندر بنواؤ۔اب کے سمندر مندر نہیں توڑے گا۔راجہ نے کہا سنت جی مجھے وشواس نہیں ہے۔میں بھگوان شری کرشن (وِشنُو) جی کے آدیش سے مندر بنوا رہا ہوں شری کرشن جی سمندر کو نہیں روک پا رہے ہیں۔پانچ بار مندر بنوا چکا ہوں، یہ سوچ کر کہ کہیں بھگوان میری پریکشہ (امتحان) لے رہے ہوں۔لیکن اب تو پریکشہ دینے لائق بھی نہیں رہا ہوں کیونکہ اب تو خزانہ بھی خالی ہو گیا ہے۔اب مندر بنوانا میرے بس کی بات نہیں۔پرمیشور نے کہا اندر دمن جس پرمیشور نے سب برھمانڈوں کی رچنا کی ہے۔وہی سب کام کاج کرنے کے قابل ہے دوسرے پربھو نہیں۔مجھے اس پرمیشور کی وچن شکتی حاصل ہے۔میں سمندر کو روک سکتا ہوں۔(اپنے آپ کو چھُپائے ہوئے ست کہہ رہے تھے) راجا نے کہا کہ سنت جی میں نہیں مان سکتا کہ شری کرشن جی سے بھی کوئی پربل شکتی سے پُر ہے۔جب وہ ہی سمندر کو نہیں روک سکے تو آپ کونسے کھیت کی مولی ہو۔مجھے اعتبار نہیں ہوتا اور نہ ہی میرا دوبارہ مندر بنانے کا کوئی ارادہ ہے۔سنت رُوپ میں آئے پرمیشور کبیر دیو نے کہا راجن اگر مندر بنانے کا من بنے تو میرے پاس آجانا میں فلاں جگہ پر رہتا ہوں۔اب کہ سمندر مندر کو نہیں توڑے گا یہ کہہ کر پربھو چلے گئے۔

اُسی رات کو پربھو شری کرشن جی نے پھر راجا اندر دمن کو درشن دیئے اور کہا اندر دمن ایک بار پھر مندر بنوا دو۔جو تیرے پاس سنت آیا تھا اُس سے سمپرک (رابطہ) کر کے مدد مانگ لے

پرمیشور کبیر دُوارہ سمندر سے جگن ناتھ مندر کو توڑنے سے بچایا۔

وہ ایسا ویسا سنت نہیں ہے۔ اُس کی بھکتی شکتی کا کوئی وار پار نہیں ہے۔

راجا اندردمن نیند سے جاگا سپنے کا پورا وِرتانت (حال) اپنی رانی کو بتایا۔ رانی نے کہا کہ پربھو کہہ رہے ہیں تو آپ مت چُکو، پربھو کا محل پھر بنوادو۔ رانی کے سچے پریم والی باتیں سُن کر راجا نے کہا کہ اب تو خزانہ بھی خالی ہو چُکا ہے۔ اگر مندر نہیں بنواؤں گا تو پربھو ناراض ہو جائیں گے۔ میں تو دھرم سنکٹ میں پھنس گیا ہوں، رانی نے کہا میرے پاس گہنے رکھے ہیں اُن سے آسانی سے مندر بن جائے گا۔ آپ یہ گہنے لو اور پربھو کے آدیش کا پالن کرو۔ یہ کہتے ہوئے رانی نے سب گہنے جو گھر میں رکھے تھے اور جو پہن رکھے تھے نکال کر پربھو کے نیمیت اپنے پتی کے قدموں میں پیش کردیئے۔ راجا اندردمن اُس جگہ پر گیا جو پرمیشور نے سنت رُوپ میں آکر بتائی تھی۔ کبیر پربھو مطلب ناواقف سادھو کو کھوج کر سمندر کو روکنے کی پرارتھنا کی۔ پربھو کبیر جی نے کہا کہ جس طرف سے سمندر اُٹھ کر آتا ہے وہاں سمندر کے کنارے ایک چورہ (چبوترا) بنوادے۔ جس پر بیٹھ کر میں پربھو کی بھکتی کروں گا اور سمندر کو روکوں گا۔ راجا نے ایک بڑے پتھر کو کاریگروں سے چبوترے جیسا بنوایا، پرمیشور کبیر اُس پر بیٹھ گئے۔ چھٹی بار مندر بننا شروع ہوا۔ اسی وقت ایک ناتھ پرم پرا کے سدھ مہاتما آگئے۔ ناتھ جی نے راجا سے کہا کہ راجا بہت اچھا مندر بنوا رہے ہو اِس میں مورتی بھی رکھنی چاہیے۔ مورتی بناء مندر کیسا؟ یہ میرا آدیش ہے۔ راجا اِندردمن نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ناتھ جی پربھو کرشن جی نے مجھے سپنے میں آکر مندر بنوانے کا آدیش دیا تھا اور کہا تھا کہ اس محل میں نہ تو مورتی رکھنی ہے اور نہ پاکھنڈ پوجا کرنی ہے۔ راجا کی بات سُن کر ناتھ نے کہا سپنا بھی کوئی سچ ہوتا ہے کیا۔ میرے آدیش کا پالن کیجیئے، اور چندن کی لکڑی کی مورتی ضرور بنوا کر رکھ لیجئے۔ یہ کہہ کر ناتھ جی بناء کچھ کھائے پیئے اُٹھ کر چلے گئے۔ راجا نے ڈر کے مارے چندن کی لکڑی منگوائی اور کاریگر کو مورتی بنانے کا آدیش دے دیا۔ ایک مورتی شری کرشن جی کی بنا کر رکھنے کا آدیش شری ناتھ جی کا تھا۔ پھر دوسرے گروؤں اور سنتوں نے راجا کو رائے دی کہ اکیلے پربھو کیسے رہیں گے؟ وہ تو شری بلرام کو سدا ساتھ رکھتے ہیں۔ ایک نے کہا بہن سوبھدرا تو بھگوان شری کرشن جی کی لاڈلی بہن تھی، وہ کیسے بھائی بناء رہ سکتی ہے۔؟ اسطرح تین مورتیاں بنانے کا فیصلہ کرلیا گیا۔ تین کاریگر منگوائے، مورتی تیار ہوتے ہی ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔ ایسے تین بار مورتیاں ٹوٹ گئیں۔ راجا بہت پریشان ہوا، سوچا میرے نصیب میں یہ پُنیہ (ثواب) کا کام نہیں ہے۔ مندر بنتا ہے وہ ٹوٹ جاتا ہے، اب مورتیاں ٹوٹ رہی ہیں۔ ناتھ جی ناراض ہوکر گئے ہیں۔ اگر کہوں گا کہ مورتیاں ٹوٹ جاتی ہیں تو سوچے گا راجا بہانہ بنا رہا ہے کہیں مجھے شاپ (بدُعا) نہ دیدے۔ پریشان ہوکر راجا نہ تو کھانا کھا رہا تھا اور نہ ہی رات بھر نیند آئی۔ صبح بے چین حالت میں راج دربار میں گیا، اُسی وقت

پورن پرماتما کبیر دیوایک اسی (80) سال کے بوڑھے کاریگر کا رُوپ دھار کر راج دربار میں حاضر ہوا۔ کمر پر ایک تھیلا لٹکائے ہوئے تھا جس میں آری باہر صاف دکھائی دے رہی تھی۔ مانو بناء بتائے کاریگر کا پریچیہ دے رہے تھے، اور دوسرے بسولا و برمہ آدی تھیلے میں بھرے تھے۔ کاریگر ویش میں پربھو نے راجا سے کہا کہ میں نے سُنا ہے کہ پربھو کے مندر کے لئے مورتیاں پورن نہیں ہو رہی ہیں۔ میں 80 سال کا بوڑھا بزرگ ہو چُکا ہوں اور 60 ورش کا تجربہ ہے۔ چندن کی لکڑی کی مورتی ہر ایک کاریگر نہیں بنا سکتا اگر آپ کی آگیہ ہو تو سیوک حاضر ہے۔ راجا نے کہا کاریگر آپ میرے لئے بھگوان ہی کاریگر بن کر آئے لگتے ہو، میں بہت پریشان تھا سوچ ہی رہا تھا کہ کوئی تجربہ کار کاریگر ملے تو مسئلے کا حل بنے۔ آپ جلدی سے مورتیاں بنا دو۔ بوڑھے کاریگر رُوپ میں آئے کوِیردیوؔ نے کہا راجا مجھے ایک کمرہ دے دو، جس میں بیٹھ کر پربھو کی مورتی تیار کروں گا۔ میں اندر سے دروازہ بند کر کے اچھی طرح سے مورتی بناؤں گا یہ مورتیاں جب تیار ہو جائیں گی تب دروازہ کُھلے گا۔ اگر بیچ میں کسی نے کھول دیا تو جتنی مورتیاں بنیں گی اُتنی ہی رہ جائیں گی آگے نہیں بنیں گی راجا نے کہا جیسا آپ ٹھیک سمجھو ویسا کرو۔

بارہ (12) دن مورتیاں بناتے ہو گئے تو اتنے میں ناتھ جی بھی آ گئے، ناتھ جی نے راجا سے پوچھا اندر دمن مورتیاں بنائیں کیا،؟ راجا نے ہاتھ باندھ کر کہا کہ آپ کی آگیہ کا اچھی طرح سے پالن کیا گیا ہے مہاتما جی۔ لیکن میرا دُربھاگیہ ہے کہ مورتیاں بن نہیں پا رہی ہیں۔ آدھی بنتے ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہیں نوکروں سے مورتیوں کے ٹکڑے منگوا کر ناتھ جی کو یقین دلانے کے لئے دکھائے، ناتھ جی نے کہا کہ مورتیاں لازمی بنوانی ہیں۔ اب بنواؤ میں دیکھتا ہوں کیسے مورتی ٹوٹتی ہے، راجا نے کہا ناتھ جی کوشش کی جا رہی ہے۔ پربھو کا بھیجا ایک تجربہ کار 80 سال کا کاریگر بند کمرے میں مورتی بنا رہا ہے۔ اُس نے کہا ہے کہ مورتیاں بن جانے پر میں اپنے آپ دروازہ کھولوں گا۔ اگر کسی نے بیچ میں دروازہ کھول دیا تو جتنی مورتیاں بنی ہونگیں اتنی ہی رہ جائیں گی۔ آج اُسے مورتی بناتے 12 دن ہو گئے نہ تو باہر نکلا ہے نہ ہی کھانا پینا لیا ہے۔ ناتھ جی نے کہا کہ مورتیاں دیکھنی چاہئیں، کیسی بنا رہا ہے؟ بننے کے بعد کیا دیکھنا ہے،! ٹھیک نہیں بنی ہونگی تو ٹھیک بنوائیں گے۔ یہ کہہ کر راجا اندر دمن کو ساتھ لیکر اُس کمرے کے سامنے گئے جہاں مورتی بنائی جا رہی تھی اور آواز لگائی کہ کاریگر دروازہ کھولو کئی بار کہا لیکن دروازہ نہیں کُھلا، اور جو کھٹ کھٹ کی آواز آ رہی تھی وہ بھی بند ہو گئی۔ ناتھ جی نے کہا کہ 80 سال کا بوڑھا بتا رہے ہو 12 دن سے کھانا پینا بھی نہیں کیا ہے، اب آواز بھی بند ہے، کہیں مر نہ گیا ہو۔ دھکا مار کر دروازہ توڑ دیا، دیکھا تو تین مورتیاں رکھی تھیں تینوں کے ہاتھ اور پاؤں کے پنجے نہیں بنے تھے کاریگر انتردھیان تھا۔

مندر بن کر تیار ہو گیا اور چارہ نہ دیکھ کر اپنی ضد پر قائم ناتھ جی نے کہا ایسے ہی مورتیوں کو لگا دو، ہو سکتا ہے کہ پربھو کو یہی سوئیکار ہو۔ لگتا ہے شری کرشن ہی خود مورتیاں بنا کر گئے ہیں۔

مکھیہ پانڈے نے شُبھ مہورت نکال کر اگلے دن ہی مورتیوں کی استھاپنا کر دی۔ سب پانڈے، مکھیہ پانڈا راجا اور سَینک و شردھالو مورتیوں میں پران استھاپنا کرنے کیلئے چل پڑے۔ پورن پرمیشور (کوِیردیوؔ) ایک شودھر کا رُوپ بنا کر مندر کے خاص دروازے کے بیچ میں مندر کی اور منہ کر کے کھڑے ہو گئے، ایسے لیلا کر رہے تھے کہ سمجھو اُن کو گیان ہی نہ ہو کہ پیچھے سے پربھو کی پران استھاپنا کی سینا آ رہی ہے۔ آگے آگے مکھیہ پانڈا چل رہا تھا۔ پرمیشور پھر بھی دروازے کے بیچ میں کھڑے رہے، نزدیک آ کر مکھیہ پانڈے نے شودھر رُوپ میں کھڑے پرمیشور کو ایسا دھکا مارا کہ دور جا کر گِرے اور ایکانت استھان (خالی جگہ) پر شُودھر لیلا کرتے ہوئے بیٹھ گئے۔ راجا سمیت سب شردھالوؤں نے مندر میں اندر جا کر دیکھا تو سب مورتیاں اُسی دوار پر کھڑے شودھر رُوپ پرمیشور کا رُوپ دھارن کئے ہوئے تھیں۔ اس عجوبے کو دیکھ کر موجود لوگ حیران ہو گئے۔ مکھیہ پانڈا کہنے لگا پربھو ناراض ہو گیا ہے، کیوں کہ مکھیہ دروازے کو اُس شُدھر نے ناپاک کر دیا ہے، اس لئے سب مورتیوں نے شُدھر رُوپ دھارن کر لیا ہے۔ بڑا انشٹ ہو گیا ہے۔ کچھ وقت بعد مورتیوں کا وہی رُوپ ہو گیا جو پہلے تھا۔ گنگا جل سے کئی بار صاف کر کے پران استھاپنا کی گئی (کبیر دیو نے کہا اگیانتا وَ پاکھنڈ واد کی چرم سیما دیکھیں۔ کاریگر مورتی کا بھگوان بنتا ہے، پھر پجاری یا دوسرے سنت اُس مورتی روپی پربھو میں پران ڈالتا ہے، مطلب پربھو کو جیون دان دیتا ہے تب وہ مٹی یا لکڑی کا پربھو کام کاج ٹھیک کرتا ہے،،،،،،، واہ رے پاکھنڈیو خوب مورکھ بنایا پربھو پریمی آتماؤں کو)

مورتی استھاپنا کے کچھ دن بعد لگ بھگ 40 فٹ اونچا سمندر کا پانی اُٹھا، جسے سمندری طوفان کہتے ہیں اور بہت تیزی سے مندر کی طرف بڑھا۔ سامنے کبیر پرمیشور چبوترے پر بیٹھے تھے۔ اُنہوں نے اپنا ایک ہاتھ اُٹھایا جیسے آشیرواد دیتے ہیں، سمندر اُٹھا کا اُٹھا رہ گیا اور پربت کی طرح کھڑا رہا، آگے نہیں بڑھ سکا۔ مسافر رُوپ بنا کر سمندر آیا اور چبوترے پر بیٹھے پربھو سے کہا کہ بھگوان آپ مجھے راستہ دے دو، میں مندر توڑنے جاؤں گا۔ پربھو نے کہا کہ یہ مندر نہیں ہے یہ تو محل (آشرم) ہے، اس میں ودھوان پُرش رہا کرے گا۔ اور پوِتر گیتا جی کا گیان دیا کرے گا۔ آپ کا اس کو ختم کرنا اچھا نہیں لگتا۔ سمندر نے کہا کہ میں اسے لازمی توڑوں گا، پربھو نے کہا کہ جاؤ کون روکتا ہے! سمندر نے کہا میں بے بس ہو گیا ہوں۔ آپ کی شکتی اپار ہے۔ مجھے راستہ دے دو پربھو۔ پرمیشور کبیر صاحب جی نے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہو؟؟ وِپر رُوپ میں سمندر نے کہا کہ جب یہ شری کرشن جی تریتا یُگ میں شری رامچند ر رُوپ میں آیا تھا تب اس نے

مجھے اگنی بان دِکھا کر، بُرا بھلا کہہ کر میرا اپمان کر کے راستہ مانگا تھا۔ میں وہ بدلہ لینے جا رہا ہوں۔

پرمیشور کبیر جی نے کہا کہ بدلہ تو آپ پہلے ہی لے چکے ہو۔ آپ نے دوار یکا کو ڈُبو رکھا ہے۔ سمندر نے کہا کہ ابھی پوری طرح نہیں ڈبو سکا ہوں، آدھی رہتی ہے وہ بھی پربل شکتی والا کوئی سنت سامنے آرہا ہے۔ جس کارن سے میں دوار یکا کو پوری طرح سے نہیں ڈبو سکا ہوں، اب بھی کوشش کرتا ہوں تو اُدھر نہیں جا پا رہا ہوں، اُدھر سے مجھے باندھ رکھا ہے۔

تب پرمیشور کبیر جی نے کہا وہاں بھی میں ہی پہنچا تھا میں نے ہی وہ باقی بچی ہوئی دوار یکا کو بچایا تھا اب جا بقیہ بچی ہوئی دوار یکا کو بھی نگل لے، لیکن اُس یادگار کو چھوڑ دینا جہاں شری کرشن جی کے شریر کا انتم سنسکار کیا گیا تھا (شری کرشن جی کے انتم سنسکار والی جگہ پر بہت بڑا مندر بنا دیا گیا، یہ یادگار ثبوت بنا رہے گا کہ اصل میں شری کرشن جی کی موت ہوئی تھی اور پانچ بھوتک شریر چھوڑ گئے تھے۔ نہیں تو آنے والے وقت میں کہینگے کہ شری کرشن جی کی تو موت ہی نہیں ہوئی تھی) اجازت ملتے ہی بقایا دوار یکا کو بھی سمندر نے ڈبو لیا۔ پرمیشور کبیر (کوِ ریدیو) جی نے کہا اب آپ آگے سے کبھی بھی جگناتھ مندر کو توڑنے کی کوشش نہیں کرنا اور اس محل سے دُور چلا جا۔ ایسی آگیہ پربھو کی مان کر پرنام کر کے مندر سے لگ بھگ ڈیڑھ کلومیٹر دور ہٹ گیا۔ ایسے شری جگن ناتھ کا مندر مطلب کہ دھام استھاپت (تعمیر) ہوا۔

شری جگن ناتھ کے مندر میں چھوا چھات شروع سے ہی نہیں ہے۔

کچھ دنوں بعد جس پانڈے نے پربھو کبیر جی کو شودھر رُوپ میں دھکا مارا تھا اُس کو کُشٹ روگ ہوگیا تھا۔ ہر قسم کا علاج کرنے پر بھی صحتمند نہیں ہوا۔ کُشٹ روگ زیادہ سے زیادہ بڑھتا ہی چلا گیا۔ سب اُپاسنائیں بھی کیں، شری جگن ناتھ جی سے رورو کر سنکٹ نوارن کے لئے پرارتھنا بھی کی لیکن سب نشپھل رہی۔ سپنے میں شری کرشن جی نے درشن دیئے اور کہا پانڈے اُس سنت کے چرن دھو کر چرن امرت پان کر جس کو تو نے مندر کے مکھیہ دوار پر دھکا مارا تھا۔ اُس کے آشیرواد سے تیرا کُشٹ روگ ٹھیک ہو سکتا ہے۔ اگر اُس نے تجھے دل سے معاف کیا تو صحیح ورنہ نہیں۔،،۔ مرتا کیا نہیں کرتا؟۔

وہ مکھیہ پانڈا سویرے اُٹھا اور کئی سہیوگیوں (مددگار) پانڈوں کو بھی ساتھ لے کر اُس جگہ پر گیا جہاں پر پربھو کبیر شودھر رُوپ میں موجود تھے۔ جیسے ہی پانڈا پربھو کے قریب آیا تو پرمیشور اُٹھ کر چل پڑے اور کہا کہ اے پانڈا! میں تو اچھوت ہوں مجھ سے دور رہنا، کہیں آپ ناپاک نہ ہو جائیں۔ پانڈا قریب پہنچا پرمیشور اور آگے چل پڑے، تب پانڈا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور کہا

!!پروردگار میرا دوش معاف کر دو۔ تب دیالو پربھو رُک گئے، پانڈے نے آدر کے ساتھ ایک صاف کپڑا زمین پر بچھا کر پربھو کو بیٹھنے کی پرارتھنا کی۔ پربھو اس کپڑے پر بیٹھ گئے، اُس پانڈے نے سوئم پاؤں دھوئے اور چرن امرت کو برتن میں واپس ڈال لیا۔ پربھو کبیر جی نے کہا پانڈے چالیس دن تک اسے پینا بھی اور سنان کرنے والے پانی میں تھوڑا ڈال کر سنان بھی کرتے رہنا۔ چالیسویں دن تیرا کُشٹ روگ سماپت ہوگا اور کہا کہ بھویشیہ میں بھی اس جگن ناتھ جی کے مندر میں کسی نے چھوا چھات (اُونچ نیچ) کیا تو اُس کو بھی ڈنڈ ملے گا۔ سب موجود لوگوں نے وچن دیا کہ آج کے بعد اس پوتر استھان پر چھوا چھات نہیں کی جائے گی۔

وچار کریں ہندوستان کا ایک ہی مندر ایسا ہے جس میں پرارمبھ (شروعات) سے ہی چھوا چھات نہیں رہی ہے۔

مجھ داس کو بھی اُس استھان کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ کئی سیوکوں کے ساتھ اُس جگہ کو دیکھنے کے لئے گیا تھا کہ کچھ پرمان پراپت کروں۔ وہاں پر سب پرمان آج بھی ساکشی ملے۔ جس پتھر (چورا) پر بیٹھ کبیر پرمیشور نے مندر کو بچانے کے لئے سمندر کو روکا تھا وہ آج بھی موجود ہے۔ اُس کے اوپر یادگار رُوپ میں گُنبد بنا رکھا ہے۔ وہاں پر بہت پُراتن مہنت (رکھوالا) پرم پرا سے ایک آشرم بھی بنا ہے۔ وہاں پر لگ بھگ ستر سال کے بوڑھے مہنت جی سے اوپر لکھی مندر کی سمندر سے رکشا کی جانکاری چاہی تو اُس نے بھی یہی بتایا اور کہا کہ میرے بُزرگ کئی پیڑھیوں سے یہاں پر مہنت (رکھوالے) رہے ہیں۔ یہاں پر ہی شری دھرم داس اور انکی پتنی بھگوتی آمنی دیوی نے بھی شریر تیاگا تھا۔ دونوں کی سمادھیاں بھی ساتھ ساتھ بنی دکھائیں۔ پھر ہم شری جگن ناتھ جی کے مندر میں گئے وہاں پر مورتی پوجا آج بھی نہیں ہے، لیکن پردرشنی (نمائش) لازمی لگا رکھی ہے۔

جو تین مورتیاں بھگوان شری کرشن جی، شری بلرام جی و بہن سُبھدرا جی کی مندر کے اندر استھاپت ہیں۔ انکے دونوں ہاتھوں کے پنجے نہیں ہیں دونوں ہاتھ ٹنڈے ہیں۔ ان مورتیوں کی بھی پوجا نہیں ہوتی۔ صرف دیکھنے کے لئے ہی رکھی ہیں۔ وہاں پر ایک گائیڈ پانڈے سے پوچھا کہ سُنا ہے کہ یہ مندر پانچ بار سمندر نے توڑا تھا اور پھر دوبارہ بنوایا تھا۔ سمندر نے کیوں توڑا؟ پھر کس نے سمندر کو روکا؟۔ پانڈے نے کہا اتنا تو مجھے پتا نہیں یہ سب کرپا جگن ناتھ جی کی تھی، اُنہوں نے ہی سمندر کو روکا تھا، سُنا ہے کہ سمندر نے تین بار مندر کو توڑا تھا۔ میں نے پھر سوال کیا کہ پہلی بار کیوں نہ سمندر روکا پربھو نے۔ پانڈے نے جواب دیا کہ لیلا ہے جگن ناتھ کی۔

میں نے پھر پوچھا کہ اس مندر میں چھوت چھات ہے یا نہیں؟ اُس نے کہا جب سے مندر بنا ہے یہاں کوئی چھوت چھات نہیں ہے۔ مندر میں شُودھر اور پانڈا ایک تھالی یا برتن میں

کھانا کھا سکتے ہیں۔کوئی انکارنہیں کرتا میں نے سوال کیا پانڈے جی دوسرے ہندو مندروں میں تو پہلے بہت چھُوت چھات تھی، اس میں کیوں نہیں؟ پر بھو تو وہی ہے؟ پانڈے کا جواب تھا لیلا ہے جگن ناتھ کی۔

اب پنیہ آتماؤں وِیچار کریں کہ سچ کو کتنا دبایا گیا ہے۔ایک لیلا جگنناتھ کی کہہ کر، پویتر یادگاریں قابل احترام ہیں، لیکن آتم کلیان تو صرف پویتر گیتا جی و پویتر ویدوں میں بتائی گئی اور پرمیشور کبیر دُوارہ دیئے تتو گیان کے انوسار بھگتی سادھنا کرنے ماتر سے ہی سمبھو ہے۔نہیں تو شاستر وِیرودھ ہونے سے مانو جیون وئیرتھ ہوجائے گا۔ ثبوت گیتا ادھیائے 16 منتر 24-23 شری جگن ناتھ کے مندر میں پربھو کے آدیش انوسار پویتر گیتا جی کے گیان کی مہیما کا گُن گان ہونا ہی شریئشکر ہے۔اور جیسی شریمد بھگوت گیتا جی میں بھگتی ودھی ہے اسی طرح سادھنا کرنے سے ہی کلیان ممکن ہے۔نہیں تو جگن ناتھ جی کے درشن کرنے سے ہی یا کھچڑی پرساد کھانے سے کوئی لابھ نہیں ہے، کیوں کہ یہ کریا شری گیتا جی میں ورنت نہ ہونے سے شاستر وِیرُودھ ہوئی، جو ادھیائے 16 منتر 24-23 میں پرمان ہے۔

''سرگ کی پری بھاشہ (اصطلاح)''

مثال کے طور پر:۔سرگ کو ایک ہوٹل (ریسٹورنٹ) سمجھو، جیسے کوئی امیر شخص گرمیوں کے موسم میں شملہ یا کولو منالی جیسے شہروں میں ٹھنڈی جگہوں پر جاتا ہے، وہاں کسی ہوٹل میں ٹھہرتا ہے جس میں کمرے کا کِرایہ اور کھانے کا خرچہ ادا کرنا ہوتا ہے۔دو یا تین مہینے میں بیس یا تیس ہزار رُوپے خرچ کر کے واپس اپنے شہر میں آکر اپنا کاروبار کرتا ہے۔پھر دس مہینے محنت مزدوری کرتا ہے۔پھر دو مہینے اپنی ہی کمائی خرچ کر کے واپس آتا ہے۔اگر کسی سال کمائی اچھی نہیں ہوئی تو اس دو مہینے کے سُکھ کو بھی ترستا ہے۔

ٹھیک اسی طرح سرگ کو جانو اسی پرتھوی لوک پر سادھنا کر کے کچھ سمے سرگ روپی ہوٹل میں چلا جاتا ہے پھر اپنی پنُیہ کمائی (ثواب) خرچ کر کے واپس نرک اور چوراسی لاکھ پرانیوں کی یونیوں میں تکلیفیں پاپ کرم کے آدھار پر بھوگنی پڑتی ہیں۔

جب تک تتو درشی سنت نہیں ملے گا تب تک اوپر لکھا جنم موت اور سرگ، نرک چوراسی لاکھ یونیوں کا کشٹ بنا ہی رہے گا۔کیوں کہ صرف پورن پرماتما کا ست نام اور سار نام ہی پاپوں کو ناش کرتا ہے۔دوسرے بھگوانوں کی پوجا سے پاپ نشٹ نہیں ہوتے۔سب کرموں کا جوں کا توں (یتھاوت) پھل ہی ملتا ہے۔اس لیئے گیتا ادھیائے 8 شلوک 16 میں کہا ہے کہ برہم لوک (مہا سرگ) تک سب لوک ناشوان ہیں جب سرگ مہا سرگ ہی نہیں رہیں گے تب سادھک کا

کہاں ٹھکانہ ہوگا کرپیا وِیچار کریں۔

سوال: کیا گیتا جی کا نتیہ (روزانہ) پاٹھ کرنے کا کوئی لابھ نہیں۔ جو دان وغیرہ کرتے ہیں جیسے کُتے کو روٹی۔بھوکے کو بھوجن، چینٹیوں کو آٹا، تیرتھوں پر بھنڈارہ وغیرہ کرتے ہیں یہ بھی وئیرتھ ہیں؟

جواب: دھارمِک سدگرنتھوں کے پڑھنے اور پاٹھ کرنے سے گیان یگیہ کا پھل ملتا ہے۔یگیہ کا پھل کچھ سمے سرگ یا جس مقصد سے کیا اُس کا پھل مل جاتا ہے۔لیکن موکش نہیں روزانہ پاٹھ کرنے کا خاص سبب یہ ہوتا ہے کے سدگرنتھوں میں جو سادھنا کرنے کا آدیش ہے اور جو نہ کرنے کا نردیش ہے، اسی کی یاد تازہ رہے۔کبھی کوئی غلطی نہ ہو جائے۔جس سے ہم اصلی سچے مقصد کو چھوڑ کر غفلت کر کے شاستر ویدھی (صحیح طریقہ) چھوڑ کر من مانا آچرن (پوجا) نہ کرنے لگ جائیں اور منُشیہ جیون کے خاص مقصد کی یاد بنی رہے کہ منُشیہ جیون کا خاص مقصد آتم کلیان ہی ہے جو شاستر انوکُل (مطابق) سادھنا سے ہی ممکن ہے۔

جیسے ایک زمیندار کسان کو بڑھاپے میں بیٹا پیدا ہوا۔کسان نے سوچا جب تک بچہ جوان ہوگا، اپنے کھیتی باڑی کے کام کاج کو سنبھالنے لائق ہوگا، کہیں میری موت نہ ہو جائے۔اس لئے کسان نے اپنا انبھوٗ (کھیت کے کام کا تجربہ) لکھ کر چھوڑ دیا اور اپنے پُتر سے کہا کہ بیٹا جب تو جوان ہو جائیگا تب اپنے کھیتی باڑی کے کام کاج کو سمجھنے کے لئے اس میرے انبھوٗ کے لیکھ کو روزانہ پڑھ لینا اور اس کے مطابق اپنا کام کرنا۔پِتا جی کے مرنے کے بعد کسان کا بیٹا روزانہ پِتا جی کے لکھے تجربے لیکھ کو پڑھتا رہا۔لیکن جیسا اُس میں لکھا ہے ویسا کر نہیں رہا ہے۔وہ کسان کا بیٹا کیا دولت مند ہو سکتا ہے؟ کبھی نہیں ویسے ہی کرنا چاہیے جو پِتا جی نے انبھو لیکھ میں لکھا ہے۔

ٹھیک اسی طرح پویتر گیتا جی کے پاٹھ کو شردھالو روزانہ کر رہے ہیں لیکن سادھنا ست گرنتھوں کے مخالف کر رہے ہیں اسلئے گیتا ادھیائے 16 شلوک 24-23 کے مطابق غلط سادھنا ہے جیسے تینوں گُنوں (رجگُن برہما، تمگُن شنکر، ست گُن وشنو) کی پوجا گیتا ادھیائے 7 شلوک 12 سے 15 اور 20 سے 23 میں منع کیا ہوا ہے اور شرادھ نکالنا مطلب کہ پِتر پوجا پنڈ بھروانا، پھول (استھیاں) اُٹھا کر گنگا میں کریا کروانا، تیرھویں، سترھویں، مہینہ، چھ ماہی، برسی وغیرہ کرنا گیتا ادھیائے 9 شلوک 25 میں منع ہے ورت رکھنا گیتا ادھیائے 6 شلوک 16 میں منع ہے۔

لکھا ہے کہ اے ارجن! یوگ (بھکتی) نہ تو بالکل نہ کھانے والے (ورت رکھنے والے) کا سِدھ ہوتا ہے۔۔۔۔مطلب کے ورت رکھنا منع ہے۔

بھوکوں کو بھوجن دینا، کُتوں وغیرہ جیو جنتوؤں وَ جانوروں کو کھانا دینا وغیرہ بُرا نہیں

ہے۔لیکن پورن سنت کے ذریعہ بتائے ان کی آگیا انوسار دان اور یگیہ وغیرہ کرنا ہی پورن لابھ دائق ہے۔

جیسے ایک کُتا کار کے اندر مالک والی سیٹ پر بیٹھ کر سفر کرتا ہے، کتے کا ڈرائیور انسان ہوتا ہے۔اُس جانور کو عام انسان سے بھی زیادہ سہولتیں حاصل ہوتی ہیں۔الگ سے کمرہ، پنکھا اور کولر وغیرہ وغیرہ لگا ہوتا ہے۔

جب وہ نادان پرانی (کُتا) منشیہ شریر میں تھا۔دان بھی کیا لیکن من مانا آچرن (پوجا) کیا جو شاستر ودھی کے مخالف ہونے کے کارن لابھ دائق نہیں ہوا۔پربھو کا ودھان ہے کہ جیسا بھی کرم پرانی کرے گا اس کا پھل لازمی ملیگا۔یہ وِدھان (قانون) تب تک لاگو ہے جب تک تتو درشی سنت پورن پرماتما کا مارگ درشک (راستہ بتانے والا) نہیں ملتا۔

جیسا کرم انسان کرتا ہے ویسا ہی پھل پراپت ہوتا ہے اس وِدھان (قانون) کے مطابق تیرتھوں اور دھاموں پر یا دوسری جگہوں پر بھنڈارے دُوارہ اور کُتے وغیرہ کو روٹی ڈالنے کے کرم کے آدھار پر کُتے کی یونی میں چلا گیا۔وہاں پر بھی کیا کرم ہی ملا۔کُتے کے جیون میں اپنی پہلے والے جنم کی اچھے کرم کی کمائی کو ختم کر کے گدھے کی یونی میں چلا جائیگا۔اُس گدھے کے جیون میں سب سویدھائیں (سہولتیں) چھین لی جائیں گی۔سارا دن مٹی کچی پکی اینٹیں اُٹھائے گا اُس کے بعد دوسرے جانوروں کے شریر پا کر کشٹ اُٹھائے گا اور نرک بھی بھوگنا پڑے گا۔84 لاکھ یونیوں کا کشٹ بھوگ کر پھر مُنشیہ شریر پراپت کرتا ہے پھر کیا جانے بھگتی بنے یا نہ بنے۔جیسے دھام اور تیرتھ پر جانے والے کے پیروں کے نیچے یا جس سواری کے ذریعے جاتا ہے اُس کے پہیوں کے نیچے جتنے بھی جیو جنتو مرتے ہیں ان کا پاپ بھی تیرتھ وَ دھام پر جانے والے مسافر کو بھوگنا پڑھتا ہے۔جب تک پورن سنت جو پورن پرماتما کی سچی سادھنا بتانے والا نہیں ملے تب تک پاپ ناش (معاف) نہیں ہو سکتے، کیونکہ برھما، وشنو، مہیش، برھم (شر پُرش / کال) اور پر برھم (اکشر پُرش) کی سادھنا سے پاپ ناش (معاف) نہیں ہوتے، پاپ اور پُنیہ دونوں کا پھل بھوگنا ہی پڑتا ہے، اگر وہ انسان گیتا گیان کے مطابق سچے سنت کی شرن پراپت کر کے پورن پرماتما کی سادھنا کرتا تو ست لوک چلا جاتا یا دوبارہ مُنشیہ شریر پراپت کرتا۔پہلے والے پنُیوں (اچھے کرموں) کے مطابق پھر کوئی سنت مل جاتا ہے۔وہ انسان پھر شُبھ کرم کر کے پار ہو جاتا ہے۔

اس لئے اُوپر لکھا من مانا آچرن پھل دائق نہیں ہے

سوال: گیتا ادھیائے 3 شلوک 35 اور ادھیائے 18 شلوک 47 میں کہا ہے کہ اچھی طرح سے آچرن میں لائے ہوئے دوسرے کے دھرم سے گُن رہیت بھی اپنا دھرم اتی اُتم ہے۔اپنے دھرم

میں مرنا بھی کلیان کارک ہے۔دوسرے کا دھرم بھئے (خوف) دینے والا ہے اس سے سدھ ہوتا ہے کہ جو بھی جیسی پوجا کرتا ہے اسے چھوڑنا نہیں چاہئے۔

جواب: اگر گیتا ادھیائے 3 شلوک 35 اور ادھیائے 18 شلوک 47 کا ارتھ یہی ہے کہ جو جیسی پوجا کرتا ہے، کرتا رہے اُسے مت چھوڑو تو پویتر شریمد گیتا جی کے گیان کی کیا ضرورت تھی؟ ایک شلوک بہت تھا۔شری گیتا جی کے ان شلوکوں کا بھاوٗارتھ صحیح ہے لیکن انواد (ترجمہ) کرتاؤں نے انواد اُلٹا کیا ہے۔کرپیا نمن پڑھیں اوپر لکھے دونوں شلوکوں کا صحیح ارتھ۔

ادھیائے 3 کا شلوک 35:۔

شرییان سوَدھرمو وِگُنہ پرَدھرماتُ سوَنشٹھِتات

سوَدھرمی نِدھنم شرییہ پرَدھرمو بھیاوَہہ

ترجمہ: (وِگُنہ) گُن رہیت ارتھات شاستر ودھی تیاگ کر (سوَنشٹھِتات) سوئم من مانا اچھی پرکار آچرن میں لائے ہوئے (پرَدھرماتُ) دوسروں کی دھارمک پوجا سے (سوَدھرمو) اپنی شاستر ودھی انوسار پوجا (شرییان) اتی اُتم ہے، شاسترانوکُل، (سوَدھرمی) اپنی پوجا میں تو (نِدھنم) مرنا بھی (شرییہ) کلیان کارک ہے اور (پرَدھرمو) دوسرے کی پوجا (بھیاوَہہ) بھئے کو دینے والی ہے۔

ادھیائے 18 کا شلوک 47:۔

شرییان سوَدھرمو وِگُنہ پرَدھرماتُ سوَنشٹھِتات۔

سوَبھاو نِیَتم کرم کُرُوَنُ نہ آپنوتی کِلبِشَمُ۔

ترجمہ: (وِگُنہ) گُنوں رہیت (سوَنشٹھِتات) سوئم من مانا ارتھات شاستر ودھی رہیت اچھی پرکار اُچارن کیئے ہوئے۔(پرَدھرماتُ) دوسرے کے دھرم ارتھات دھارمک پوجا سے (سوَدھرمو) اپنا دھرم ارتھات شاستر ودھی انوسار دھارمک پوجا (شرییان) سریشٹ ہے۔ (سوَبھاو نِیَتم) سوئم ہی اپنے سبھاؤ انوسار بنائے من مانے آچرن سے (کرم) بھگتی کرم (نہ) مت (کُرُوَنُ) کرو (کِلبِشَمُ) جس سے پاپ کو (آپنوتی) پراپت ہوتا ہے۔

خاص: اسی کا ثبوت گیتا ادھیائے 17 شلوک 1 سے 6 میں صاف لکھا ہے اوپر لکھے شلوکوں میں اسپشٹ ہے کہ اپنی شاستر ودھی انوسار سادھنا اچھی ہے۔چاہے دوسروں کی چمک دھمک والی سادھنا کتنی ہی سنیوجِت (سُریلی) لگے۔وہ نقصاندہ ہوتی ہے۔

جیسے ماتا کا جاگرن کرنے والے بہت سُریلی آواز میں گانا گا کر ماتا کی ستوتی من گھڑت کویتاؤں دُوارہ پورے ساز باز کے ساتھ کرتے ہیں اس (سُنیوجِت) سوئم نرمت شاستر

ویدھی رھیت سادھنا پر آکرشیت ہوکر اپنی شاستر انوکل سادھنا نہیں تیاگنی چاہیے۔ جیسے کوئی سادھک سچی سادھنا پر لگتا ہے، تو وہ پہلے کی شاستر ویرودھ پوجاؤں کو چھوڑ دیتا ہے۔ جیسے پِتر پوجا، مندر آدی میں جانا وغیرہ۔ تب دوسرے شاستر ویدھی ویرودھ سادھنا کرنے والے کہتے ہیں کہ اپنی سب پہلے والی پوجائیں چھوڑ دی ہیں۔ آپ سے سب دیوتا رُشٹ ہوجائیں گے۔ ایک شخص نے ایسا ہی کیا تھا، اس کا اکلوتا بیٹا مر گیا۔ اس طرح یہ دوسروں کی شاستر ویرودھ سادھنا خوف پیدا کرتی ہے، لیکن اپنی شاستر انوکُل سادھنا کو آخری سانس تک کرتے رہنا فائدے مند ہے۔

سوال: میں گیتا ادھیائے 6 شلوک 10 سے 15 میں بتائے طریقے کے مطابق ایک آسن پر بیٹھ کر سر وغیرہ انگوں کو برابر کر کے دھیان کرتا ہوں۔ ایکادشی کا ورت بھی رکھتا ہوں، اس طرح شانتی کو پراپت ہوجاؤں گا؟

جواب: برائے مہربانی آپ گیتا ادھیائے 6 شلوک 16 کو بھی پڑھیں جس میں لکھا ہے کہ اے ارجن! یہ یوگ (سادھنا) نہ تو زیادہ کھانے والے (ورت نہ رکھنے) کا سدھ ہوتا ہے نہ بالکل نہ کھانے والے کا۔ نہ زیادہ جاگنے والے کا نہ زیادہ سونے والے کا سدھ ہوتا ہے۔ اور نہ ہی ایک جگہ پر بیٹھ کر سادھنا کرنے والے کا سدھ ہوتا ہے۔ گیتا ادھیائے 6 شلوک 10 سے 15 تک بتائے طریقے کا کھنڈن گیتا ادھیائے 3 کا شلوک 5 سے 9 میں کیا ہے کہ جو مُورکھ ویکتی سب کرم اندریوں کو ہٹھ پوروک روک کر مطلب کہ ایک جگہ بیٹھ کر چِنتن کرتا ہے وہ پاکھنڈی کہلاتا ہے۔ اس لئے کرم یوگی (کام کرتے کرتے سادھنا کرنے والے سادھک) ہی سریشٹ ہے۔ واستوک بھکتی ویدھی کے لئے گیتا گیان دینے والا پربھو (برہم) کسی تتو درشی سنت کی کھوج کرنے کو کہتا ہے۔ (گیتا ادھیائے 4 شلوک 34) اس سے ثابت ہوا کہ گیتا گیان دینے والے پربھو (برہم) دُوارہ بتائی گئی بھکتی ویدھی پورن نہیں ہے۔ اس لئے گیتا ادھیائے 6 شلوک 10 سے 15 تک برہم (شر پُرش، کال) دُوارہ اپنی سادھنا کا ذِکر ہے اور اپنی سادھنا سے ہونے والی شانتی کو بہت گھٹیا (انوتمام) گیتا ادھیائے 7 شلوک 18 میں کہا ہے۔ اوپر لکھے ادھیائے 6 شلوک 10 سے 15 میں کہا ہے کہ من اور اِندریوں کو بس میں رکھنے والا سادھک ایک خاص آسن تیار کرے جو نہ زیادہ اونچا ہو اور نہ ہی زیادہ نیچے۔ اُس آسن پر بیٹھ کر چِت (خیال) اور اِندریوں (حواس) کو بس میں رکھ کر من کو ایکاگر (یکسو) کر کے ابھیاس کریں، سیدھا بیٹھ کر برہمچاریہ کا پالن کرتا ہوا من کو روک کر پریان ہو۔ اس طرح سادھنا میں لگا سادھک مجھ میں لگے رہنے والی اتی بے جان مطلب کہ بالکل مری ہوئی شانتی کو پراپت ہوتا ہے۔ اس لئے گیتا ادھیائے 7 شلوک 18 میں اپنی سادھنا سے ہونے والے لابھ کو بالکل گھٹیا کہا ہے۔ اسی گیتا ادھیائے

15 شلوک 4 اور ادھیائے 18 شلوک 62 میں کہا ہے کہ، اے ارجن! تو پرم شانتی اور ست لوک کو پراپت ہوگا۔ پھر دوبارہ جنم نہیں ہوتا، پورن موکش پراپت ہوجاتا ہے۔ میں (گیتا گیان دینے والا پربھو) بھی اُسی آدی نارائن پُرش پرمیشور کی شرن میں ہوں۔ اس لئے درڑ نشچیہ کر کے اُسی کی سادھنا و پوجا کرنی چاہے۔

اپنی سادھنا کے اٹکل یُکت گیان کے آدھار پر بتائے بھکتی مارگ کو ادھیائے 6 شلوک 47 میں بھی سوئم (یُکتم متہ) مطلب اگیان اندھکار والے وِچار کہا ہے۔ دوسرے انواد کرتاؤں نے "میں یُکتم متہ" کا ارتھ "پرم سریشٹ مانیہ ہے" کیا ہے۔ جبکہ کرنا تھا کہ یہ میرا اٹکل لگایا اگیان اندھکار کے آدھار پر دیا مَت ہے۔ کیوں کہ یتھارتھ (صحیح و سچا) گیان کے بارے میں کسی تتو درشی سنت سے جاننے کو کہا ہے۔ (گیتا ادھیائے 4 شلوک 34) میں اصلی صحیح انواد گیتا ادھیائے 6 شلوک 47 کا:۔

ادھیائے 6 کا شلوک 47:۔

یِوگینام اپی سرویشامِ مدگتین انتر اتمنا۔
شردھاوان بھجتی یو مامُ سہَ می یُکَ تم متہ

ترجمہ: میرے دُوارہ دیئے بھکتی وِیچار جو اٹکل لگایا ہوا اوپر لکھے شلوک 10 سے 15 میں بتائی پوجا ویدھی جو میں نے انومان سا بتایا ہے، پورن گیان نہیں ہے۔ کیوں کہ (سرویشام) سب (یوگینام) بھکتوں میں (یو) جو (شردھاوان) پورن آستھا سے (انتر اتمنا) سچی لگن سے (مدگتین) میرے دُوارہ دیئے بھکتی مت کے انوسار (مام) مجھے (بھجتی) بھجتا ہے۔ (سہ) وہ (اپی) بھی (یُکتَ تمو) اگیان اندھکار سے جنم مرن، سرگ نرک والی سادھنا میں ہی لین ہے، یہ (می) میرا (متہ) وِیچار ہے۔

اسی کا پرمان پوِتر گیتا ادھیائے 7 شلوک 18 میں اور گیتا ادھیائے 5 شلوک 29 میں اور گیتا ادھیائے 6 شلوک 15 میں اسپشٹ ہے۔ اس لئے گیتا ادھیائے 18 شلوک 62 میں کہا ہے کہ اے بھارت! تو مکمل بھاؤ سے اُس پرماتما کی شرن میں جا اُس کی کرپا سے ہی تو پرم شانتی اور سناتن پرم دھام مطلب ست لوک کو پراپت ہوگا۔ گیتا ادھیائے 15 شلوک 4 میں کہا ہے کہ جب تجھے گیتا ادھیائے 4 شلوک 34 میں بتایا ہوا تتو درشی سنت مل جائے اُس کے بعد اُس پرم پد پرمیشور کو اچھی طرح کھوجنا چاہیئے، جس میں گئے ہوئے سادھک پھر لوٹ کر اس سنسار میں نہیں آتے۔ مطلب جنم مرتیو سے سدا کے لیئے مُکت ہوجاتے ہیں۔ جس پرمیشور نے سنسار روپی ورکش (درخت) کی رچنا کی ہے میں بھی اُسی آدی پُرش پرمیشور کی شرن میں ہوں، اُسی کی بھکتی کرنی چاہیے۔

گیتا ادھیائے 3 شلوک 5 سے 9 میں بھی گیتا ادھیائے 6 شلوک 10 سے 15 کے گیان کو غلط سدھ کیا ہے۔ ارجُن نے پوچھا پربھومن کو روکنا بہت کٹھن ہے۔ بھگوان کرشن نے کہا ارجُن من کو روکنا تو ہوا کو روکنے کے برابر ہے۔ پھر یہ بھی کہا ہے کہ بیشک کوئی بھی انسان کسی بھی وقت ایک پل بھی کرم کیئے بناء نہیں رہتا۔ جو مہا مورکھ انسان سب ہی کام اندریوں کو ہٹھ پوروَک اوپر سے روک کر من سے کچھ نہ کچھ سوچتا رہتا ہے۔ اس لئے ایک جگہ پر ہٹھ یوگ کر کے نہ بیٹھ کر سنسارک کام کاج کرتے کرتے (کرم یوگ) سادھنا کرنا ہی سریشٹ ہے۔ کرم نہ کرنے مطلب کہ ہٹھ یوگ سے ایک جگہ پر بیٹھ کر سادھنا کرنے کے بدلے کرم کرتے کرتے سادھنا اچھی ہے۔ ایک جگہ پر بیٹھ کر سادھنا (آکرمنا) کرنے سے تیرا جیون نرواہ کیسے ہوگا؟ شاستر ودھی تیاگ کر سادھنا (ہٹھ یوگ ایک آسن پر بیٹھ کر) کرنے سے کرم بندھن کا کارن ہے، دوسرا جو شاستر انوکُل کرم کرتے کرتے سادھنا کرنا ہی سریشٹ ہے۔ اس لیئے سنسارک (دنیاوی) کام کاج کرتا ہُوا سادھنا کر۔ گیتا ادھیائے 8 شلوک 7 میں کہا ہے کہ جنگ بھی کر، میرا اسُمرن بھی کر اس پرکار مجھے ہی پراپت ہوگا۔ گیتا ادھیائے 7 شلوک 18 میں اور گیتا ادھیائے 18 شلوک 62 میں کہا ہے کہ لیکن میری سادھنا سے ہونے والا لابھ بہت گھٹیا (انوتمام) ہے۔ اس لئے اُس پرمیشور کی شرن میں جا جس کی کرپا سے تو پرم شانتی اور (شاشوت استھانم) ست لوک کو پراپت ہوگا۔ اس پرمیشور کی بھکتی ودھی اور پورن گیان (تتو گیان) کسی تتو درشی سنت کی کھوج کر کے اُس سے پوچھ میں (گیتا گیان دینے والا برہم) بھی نہیں جانتا۔

سوال: گیتا ادھیائے 15 شلوک 18 میں کہا ہے کہ میں لوک میں، وید میں پُرشوتم نام سے پرسِدھ (مشہور) ہوں۔ اس سے تو یہی ظاہر ہُوا کہ گیتا گیان داتا پربھو ہی سروشکتی مان ہے، اور گیتا ادھیائے 12 سارا ہی گیتا گیان دینے والے پربھو کی تعریف کر رہا ہے۔

جواب: گیتا جی میں گیتا گیان دینے والا پربھو اپنی سادھنا اور سمرتھتا (اہلیت) بھی کہہ رہا ہے اور ساتھ ساتھ اُس پورن پرماتما کی مہیما بھی کہہ رہا ہے اور اُس پرمیشور کی سادھنا کیلیئے تتو درشی سنت کی طرف اِشارہ بھی کر رہا ہے۔ گیتا ادھیائے 12 پورا برہم (شر پُرش، کال) کی مہیما سے بھر پور ہے اور گیتا ادھیائے 13 سارا اُس پورن پرماتما مطلب آدی پُرش پرماتما کی مہیما سے بھرپور ہے۔ گیتا ادھیائے 15 شلوک 1 سے 4 اور 16 سے 17 میں پورن پرماتما اور پربرہم، برہم وغیرہ کا نِرنایک (فیصلہ کُن) گیان ہے۔

شلوک 16 میں کہا ہے کہ پرتھوی تتو سے نِرمت (بنے) لوک (برہم کے 21 برہمانڈ اور پربرہم کے 7 سنکھ برہمانڈ پرتھوی تتو سے بنے ہونے کے کارن ایک لوک بھی کہا جاتا ہے)۔

میں دو پربھو ہیں ایک شر پُرش مطلب برہم دوسرا اپر برہم، اکشر پُرش اِن دونوں پربھوؤں کے انتر گت (حصے میں) جتنے بھی پرانی ہیں اُن کا اور اُن دونوں بھگوانوں کے استھول شریر تو ناشوان ہیں اور جیوآتما اویناشی کہی گئی ہے۔

شلوک 17 میں کہا ہے کہ واستو میں پُرشوتم مطلب سروشکتی مان پرمیشور تو ان دونوں سے ہی کوئی اور ہی ہے۔ جو پرماتما کہا جاتا ہے جو تینوں لوکوں میں پرویش کر کے سب کا پالن پوشن کرتا ہے وہ اصل میں اویناشی پرمیشور کہا جاتا ہے۔

ادھیائے 15 کے ہی شلوک 18 میں گیتا گیان داتا (شر پُرش، برہم) اپنی استھیتی (حیثیت) بتاتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ مجھے تو لوک وید (دنت کتھا) کے آدھار سے پُرشوتم کہتے ہیں، کیوں کہ میں اپنے 21 برہمانڈوں میں جتنے بھی پرانی (مخلوق) میرے آدھین ہیں وہ چاہے استھول شریر میں ناشوان ہیں، چاہے آتما رُوپ میں اویناشی ہیں، میں ان سے اُتم (سریشٹ) ہوں۔ اس لئے میں لوک وید کے آدھار سے پُرشوتم نام سے پرسِدھ (مشہور) ہوں واستوَ میں پُرشوتم تو کوئی اور ہی پرمیشور ہے۔ جو گیتا ادھیائے 15 شلوک 17 میں کہا ہے

سوال: گیتا ادھیائے 10 شلوک 2 اور 3 میں کہا ہے کہ میری اُتپتی (پیدائش) کو کوئی نہیں جانتا۔ جو مجھے انادی اجنما تتو سے جانتا ہے وہ سب پاپوں سے مُکت ہو جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ برھم کا جنم نہیں ہے اور سب پاپ نشٹ کر دیتا ہے۔

جواب: گیتا ادھیائے 10 شلوک 2 کو دوبارہ پڑھیں جس میں کہا ہے کہ میری اُتپتی کو نہ دیوتا (برھما، وشنو، شِیو وغیرہ) اور نہ ہی مہرشی جانتے ہیں کیونکہ وہ سب مجھ سے پیدا ہوئے ہیں

اس شلوک سے بالکل ٹھیک طرح سے ثابت ہوا کے گیتا گیان دینے والے پربھو کی پیدائش مطلب جنم تو ہُوا ہے لیکن کال (برھم) سے پیدا ہوئے دیوتا اور رِشی جن نہیں جانتے، کیونکہ وہ کال سے پیدا ہوئے ہیں۔ جیسے پِتا کے جنم کے بارے میں بچے نہیں جانتے، البتہ پِتا کا پتا مطلب دادا جی ہی بتاتا ہے۔ پورن پرماتما نے سوئم کال لوک میں پرگھٹ ہوکر برھم کی اُتپتی (پیدائش) کے بارے میں بتایا ہے۔ لازمی پڑھیں سرشٹی رچنا اِسی کتاب " گیان گنگا" کے ...سرشٹی رچنا...میں۔

گیتا ادھیائے 10 شلوک 3 کا انواد غلط کیا ہے، جیسے گیتا ادھیائے 2 شلوک 12 اور ادھیائے 4 اور شلوک 5 میں اپنے آپ کو ناشوان اور جنم مرتیو کو بار بار پراپت ہونے والا کہا ہے۔ اور ادھیائے 2 شلوک 17 اور ادھیائے 8 شلوک 3، 8 سے 10 اور 20 اور ادھیائے 15 شلوک 17-16-4 میں کسی اور اویناشی انادی پرماتما کے بارے میں کہا ہے۔

اس لیئے گیتا ادھیائے 10 شلوک 3 میں کہا ہے کہ جو لوگوں میں ودھوان مطلب کہ تتو درشی سنت مجھے اور اُس انادی، واستو میں جنم رھیت سب لوکوں کے مہیشو رمطلب پرمیشور کو تتو سے جانتا ہے۔ وہ تتو درشی سنت سچا گیان اُچارن کرتا ہے۔ جس سے ست سادھنا کر کے پاپ سے مُکت ہو جاتا ہے ۔ اسی کا ثبوت گیتا ادھیائے 4 شلوک 34 میں بھی ہے، لازمی پڑھیں گیتا ادھیائے 10 شلوک 3 کا صحیح ترجمہ:۔

ادھیائے 10 شلوک 2:۔

نه مى وِدُھ سُرگنا پربھَوم نه مَھرشَيهَ
اَهمَ آدِی ھی دیوانامُ مَھارشِینامُ چه سَروَشَه

ترجمہ: (مى) میری (پربھَونه) پیدائش کو (نه) نہ (سُرگنا) دیوتا جانتے ہیں اور (نه) نہ (مَھرشَيهَ) مہرشی جن ہی (وِدُھ) جانتے ہیں (ھِ) کیوں کہ (اَهمَ) میں (سَروَشَه) سب پرکار سے (دیوانامُ) دیوتاؤں کا (چه) اور (مَھارشِینامُ) مہرِشیُوں کا بھی (آدِ) اُتپتی کا کارن ہوں۔

ادھیائے 10 شلوک 3:۔

يو مامُ اَجَمُ اَناديم چه ويتّى لوكَ مَهيشورمُ
اَسمّوڈھ سهَ مَرتييشُ سَروَپاپئيه پرمُچيَتى۔

ترجمہ: (يو) جو ودھوان وئیکتی (مامُ) مجھ کو (چه) اور (اَناديم) سدا رہنے والے مطلب پُراتن (اَجَمُ) جنم نہ لینے والے (لوكَ مَهيشورمُ) سب لوکوں کے مہان ایشور مطلب سروَچ پرمیشور کو (ويتّى) جانتا ہے۔ (سهَ) وہ (مَرتييشُ) شاستروں کو صحیح جاننے والا مطلب ویدوں کے انوسار گیان رکھنے والا (اَسمّوڈھ) تتو درشی ودھوان (سَروَپاپئيه) سب ہی پاپوں کو (پرمُچيَتى) وستِرت ورنن کے ساتھ کہتا ہے مطلب وہی سرشٹی گیان وَ کرموں کا صحیح بیان کرتا ہے یعنی اگیان سے پورن رُوپ سے مُکت کر دیتا ہے۔ جس کارن تتو درشی سنت دُوارہ بتائی واستوک سادھنا کے آدھار پر بھکتی کرنے والے کے سب پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔

"گیتا گیان دینے والے برھم (کال) کی پیدائش کا اِشارہ"

گیتا ادھیائے 10 شلوک 2 میں کہا ہے کہ، اے ارجن! میری اُتپتی (پیدائش) کو نہ تو دیوتا جانتے ہیں، نہ ہی رِشی جن جانتے ہیں۔ کیونکہ یہ سب سے پیدا ہوئے ہیں۔ اس سے بالکل ٹھیک ثابت ہوا کہ برہم (کال) کی پیدائش تو ہوئی ہے، لیکن دیوتا اور رِشی نہیں جانتے، جیسے پِتا

جی کی پیدائش کو بچے نہیں بتا سکتے۔ لیکن دادا جی جانتا ہے۔ اسی طرح 21 برہمانڈوں میں سب دیوتا رِشی وغیرہ جیوتی نرنجن برہم مطلب کال اور پرکرتی (دُرگا) کے سنیوگ (ملن) سے پیدا ہوئے ہیں۔ اس لیئے کہہ رہا ہے کہ میری اُتپتی کو 21 برہمانڈوں میں کوئی نہیں جانتا۔ کیوں کہ سب کی اُتپتی مجھ سے ہوئی ہے۔ صرف پورن برہم ہی کال برہم کی اُتپتی بتا سکتا ہے۔ کیوں کہ برہم کال کی اُتپتی پرم اکشر برہم (پورن برہم) سے ہوئی ہے۔ جس کا گیتا جی کے ادھیائے 3 شلوک 15 - 14 میں برہم کی پیدائش کا پرتیکش پرمان (ظاہری ثبوت) ہے۔ ادھیائے 10 شلوک 3 میں جو تتو درشی سنت مطلب وِدھوان وئیکتی مجھے اور کبھی نہ جنم لینے والے سب لوکوں کے مہیشو رمطلب کہ اویناشی پرماتما کو جانتا ہے وہ تینوں ویدوں (یجر وید، سام وید، اور رُگ ویدَ) کو جانتا ہے۔ وہ تتو درشی سنت ہے۔ اُس کے دُوارہ بتائے بھکتی مارگ سے سادھنا کرنے سے سب پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ گیتا جی کے ادھیائے 15 کے شلوک 16-17-18 میں بتایا ہے کہ، پورن پرماتما اویناشی تو کوئی اور ہی ہے۔ جو تینوں لوکوں میں پرویش کر کے سب کا دھارن پوشن کرتا ہے۔ مجھ (کال) کو تو صرف اس لئے پُرشوتم کہتے ہیں کیوں کہ میں 21 برہمانڈوں میں میرے آدھین استھول شریر میں ناشوان پرانیوں (مخلوق) اور اویناشی جیو آتما سے اُتم ہوں۔ اس لئے مجھے لوک وید، مطلب کہ دنت کتھاؤں کے آدھار سے پُرشوتم کہا ہے۔ لیکن اصل میں اویناشی یا پالن کرتا نہیں ہوں۔ گیتا جی کے ادھیائے 3 کے شلوک 15-14 میں کہا ہے کہ سب مخلوق اَناج (گندم) سے اُتپن ہوتے ہیں۔ اور اَناج بارِش سے ہوتا ہے، اور بارِش یگیہ سے ہوتی ہے، یگیہ شُب کرموں سے اُپتن اور کرم برہم سے اُتپن ہوئے۔ برہم اویناشی پرماتما سے اُتپن ہوا۔ وہی اویناشی سروویاپک (ہر جگہ حاظِر ناظِر) پرماتما ہی یگیوں میں پرتیشٹھت ہے، یگیوں میں پوجیہ ہے، وہی یگیوں کا پھل بھی دیتا ہے۔ مطلب کہ اصل میں آدی یگیہ بھی وہی ہے۔

پھر گیتا جی کے ادھیائے 10 شلوک 2 میں کہا ہے کہ میری اُتپتی (پربھوَم) کو کوئی نہیں جانتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کال (برہم) بھی پیدا ہوا ہے۔ اس لیئے یہ کہیں پر آکار میں بھی ہے۔ نہیں تو کرشن جی تو ارجُن کے سامنے ہی کھڑے تھے۔ وہ تو کہہ ہی نہیں سکتے کہ میں اجم (نہ پیدا ہونے والا) ہوں۔ یہ سب کال (اِدرش برہم) ہی شری کرشن جی کے شریر میں پریتوت (بھوت کی طرح) پرویش کر کے بول کر اپنی طاقت (پاور) کی صحیح جانکاری گیتا رُوپ میں دے گیا۔

اوپر لکھے بیان سے ثابت ہوا کہ برہم کی پیدائش پورن برہم سے ہوئی ہے، یہی ثبوت اتھروید کانڈ 4 انواک 1 منتر 3 میں بھی ہے۔ کرپیا نیچے پڑھیں:۔

کانڈنمبر4انواک نمبر1 منترنمبر3:۔

پر یو جگیے ودوانسیه بندُھو وِشوا دیوا نام جنَیما وِوَیُکتِ
برھم برھمنهُ اُجَبهَار مدِھیه نی چیرُچے سوَدھاَ اَبھِی پرَ تَستھوُ

ترجمہ:(پریه)سب سے پہلے(دیوا نام)دیوتاؤں اور برہمانڈوں کی(جگیه)پیدائش کے گیان کو(ودوانسیه)جگیا سوبھکت کا(یه)جو(بندُھو)واستوک (اصلی) ساتھی مطلب پورن پرماتما ہی اپنے نج سیوک کو(جنَیما)سب کی اُتپتی کرتا اپنے دُوارہ سرجن کیئے ہوئے کو(وِوَیُکتِ)سوئم ہی ٹھیک ٹھیک وستار پوروک بتاتا ہے کہ(برھمنه)پورن پرماتما نے (مدِھیاته)اپنے مدھیہ سے مطلب کہ شبد شکتی سے(برھمه)برہم شر پُرش مطلب کال کو (اُجَبھَار)اُتپن کر کے(وِشوا)سارے سنسار کو مطلب کہ سب لوکوں کو(اوچه)اوپر ست لوک وغیرہ(نیچه)نیچے پر برہم و برہم کے سب برہمانڈ(سوَدھاَ)اپنی دھارن کرنے والی (اَبھِی)آکرشن شکتی سے(پرَ تَستھوُ)دونوں کو اچھی پر کار استھت کیا ہے۔

بھاؤارتھ:۔ پورن پرماتما اپنی رچی سرشٹی کا گیان اور سب آتماؤں کی اُتپتی کا گیان اپنے نجی داس کو سوئم ہی صحیح بتاتا ہے کہ پورن پرماتما نے اپنے مدھیہ مطلب اپنے شریر سے اپنی شبد شکتی کے دُوارہ برہم(شر پُرش، کال) کی اُتپتی اور سب برہمانڈوں کو اوپر ست لوک، الکھ لوک، اگم لوک، انامی لوک، اور نیچے پر برہم کے سات سنکھ برہمانڈوں اور برہم کے 21 برہمانڈوں کو اپنے دھارن کرنے والی آکرشن شکتی سے ٹھہرایا ہوا ہے۔

جیسے پورن پرماتما کبیر پرمیشور(کوِیردیوَ) نے اپنے نجی سیوک مطلب کہ سکھا شری دھرم داس جی، آدرنیہ غریب داس جی کو اپنے دُوارہ رچی سرشٹی کا گیان سوئم ہی نے بتایا۔اوپر لکھے وید منتر بھی یہی ظاہر کر رہے ہیں۔

کانڈنمبر4انواک نمبر1 منترنمبر7:۔

یه اَتُھروانمه پترنم دیو بندھوم برھس پتیم نمساو چ گچھاته
توم وِشوے شَام جنِیتَا یتھا سه کوِیر دیوَ ه نه دبھایتُو سوَدھا وان

ترجمہ:(یه)جو(اَتُھروانمه)اچل ارتھات اویناشی(پترنم) جگت پتا (دیو بندھوم)بھکتوں کا واستوک ساتھی مطلب آتما کا آدھار(برھس پتیم)جگت گرو (چ)اور(نمساو)وِنمر پجاری مطلب ویدھی وت سادھک کو(اوَ)سرکشا کے ساتھ (گچھاته)ست لوک گئے ہوؤں کو ستلوک لے جانے والا(وِشوے شَام)سب برہمانڈوں کی(جنِیتَا)رچنا کرنے والا جگدمبا مطلب ماتا والے گُنوں سے بھی بھرپور(نه دبھایتُو

)کال کی طرح دھوکہ نہ دینے والے(سوَدھا وان۔)سبھاؤ مطلب کہ گُنوں والا(یتھا)جوں کا توں مطلب ویسا ہی۔(سه)وہ(توم)آپ(کوِیر دیوَ ه)کوِیردیوَ ہے مطلب بھاشہ بھن(زبان کی تبدیلی)سے کبیر پرمیشور بھی کہتے ہیں۔

بھاؤارتھ: اس منتر میں یہ بھی ظاہر کر دیا کہ اُس پرمیشور کا نام کبیر دیو مطلب کبیر پرمیشور ہے جس نے سرو رچنا کی ہے۔جو پرمیشور اچل مطلب اصل میں اویناشی(گیتا ادھیائے 15 شلوک 17-16 میں بھی ثبوت ہے)۔جگت گرو آتما دھار، جو پورن مُکت ہو کر ست لوک گئے ہیں ان کو ست لوک لے جانے والا، سب برہمانڈوں کا رچنہار، کال(برہم) کی طرح دھوکہ نہ دینے والا جوں کا توں وہ سوئم کوِیردیو مطلب کہ کبیر پربھو ہے۔یہی پرمیشور سب برھمانڈوں اور پرانیوں(مخلوق)کو اپنی شبد شکتی سے پیدا کرنے کے کارن(جنِیتا)ماتا بھی کہلاتا ہے اور(پِترم)پِتا اور بندھو(بھائی)بھی اصل میں یہی ہے اور(دیو)پرمیشور بھی یہی ہے۔اس لیئے اسی کوِیردیوَ (کبیر پرمیشور) کی استوتی(تعریف)کیا کرتے ہیں۔

تتمیو ماتا چه پِتا تمیو تمیو بندھو چه سُکھا تمیو ،تمیو سروَمم دیو دیو

اِسی پرمیشور کی مہیما کا پوپتر رُگ وید منڈل 1 سُکت 24 میں اچھی طرح ذِکر ہے۔

سوال: ویدوں میں کوِیر مطلب کبیر نام کا ذِکر کیسے آیا؟ وید تو سرشٹی(کائنات)کی شروعات میں ہی پراپت ہوئے تھے کوِیردیو(کبیر پرمیشور)تو سن 1398ء میں پیدا ہوئے ہیں۔

جواب: پورن پرماتما کا اصلی سچا نام کوِیردیوَ ہے اور اپماتمک(پدوی)کا نام ست پُرش، پرم اکشر برھم، پورن برھم وغیرہ ہے۔جیسے دیش کے پردھان منتری جی کا نام کچھ اور ہوتا ہے اور پردھان منتری، پرائم منسٹر وغیرہ پد کے نام ہیں یہی پورن پرماتما کوِیردیو، نام بدل بدل کر چاروں یگوں میں آئے ہیں۔اور سرشٹی اور ویدوں کی رچنا سے پہلے بھی انامی(انامیہ)لوک میں انسان جیسے جسم میں کبیر دیو نام سے وگھمان(موجود)تھے۔وہی کوِیردیوَ پھر ست لوک کی رچنا کر کے ست لوک میں براجمان ہو گئے۔اس کے بعد پر برھم اور برھم کے سبھی لوکوں اور ویدوں کی رچنا کی اس لئے ویدوں میں کوِیردیو کا ذِکر ہے۔

"کبیر صاحب دُوارہ وبھیشن اورمندودری کو شرن میں لینا"

پرمیشور مُنیندر رانل مطلب نل اور نیل کو شرن میں لینے کے بعد سری لنکا میں گئے۔وہاں پر ایک پرم بھکت چندر وجئے جی کے سولہ افراد کا پنیہ پریوار رہتا تھا۔وہ بھاٹ جاتی میں پیدا ہوئے نیک انسان تھے پرمیشور مُنیندر(کوِیردیوَ)جی کا اُپدیش سُن کر پورے پریوار نے نام دان

پراپت کیا۔ پرم بھکت چندر وجۓ جی کی پتنی بھکت متی کرم وتی لنکا کے راجہ راون کی رانی مندودری کے پاس نوکری کرتی تھی ۔ رانی مندودری کو ہنسی مذاق اچھے بُرے چُٹکلے سُنا کر اُس کا منورنجن کیا کرتی تھی ۔ بھکت چندر وجۓ راجہ راون کے پاس دربار میں نوکری کرتا تھا۔ راجہ کی بڑائی کے گانے سُنا کر خوش کرتا تھا۔

بھکت چندر وجۓ جی کی پتنی کرم وتی پرمیشور سے اُپدیش پراپت کرنے کے بعد رانی مندودری کو پربھو چرچا جو سرشٹی رچنا اپنے ست گرودیو مُنیندر جی سے سنی تھی روزانہ سُنانے لگی۔

رانی مندودری کو اتی آنند آنے لگا۔ کئی کئی گھنٹوں تک پربھو کی ست کتھا بھکت متی کو کرم وتی سناتی رہتی اور مندودری کی آنکھوں سے آنسو بہتے رہتے۔ ایک دن رانی مندودری نے کرم وتی سے پوچھا آپ نے یہ گیان کس سے سنُا ؟ پہلے تو آپ بہت اناپ شناپ باتیں کیا کرتی تھی۔ اتنا بدلاؤ پرماتما برابر سنت بناء نہیں ہو سکتا۔ تب کرم وتی نے بتایا کہ ہم نے ایک پرم سنت سے ابھی ابھی اُپدیش لیا ہے۔ رانی مندودری نے سنت کے درشن کی خواہش ظاہر کرتے ہوئے کہا، آپ کے گرواَب کی بار آئیں تو اُنہیں ہمارے یہاں بُلا کر لانا اپنی مالکن کا یہ حکم سن کر سر جھکا کر احترام سے کہا کہ جو آپ کی آ گیا۔ آپ کی نوکرانی وہی کرے گی۔ لیکن میری ایک بنیتی ہے کہتے ہیں کہ سنت کو آدیش پورو ک نہیں بلانا چاہیے۔ سوئم جا کر درشن کرنا اچھا ہوتا ہے، اور جیسے آپ کی آ گیا ویسا ہی ہوگا۔ مہارانی مندودری نے کہا کہ اب کی بار آپ کے گرودیو جی آئیں تو مجھے بتانا میں سوئم درشن کرونگی پرمیشور نے پھر سری لنکا میں آنے کی کرپا کی۔ مندودری رانی نے اُپدیش پراپت کیا۔ کچھ وقت بعد اپنے پیارے دیور شری بھکت وبھیشن جی کو اُپدیش دِلوایا۔ بھکت متی مندودری اُپدیش پراپت کر کے ہمیشہ پربھو سُمرن میں لین رہنے لگی۔ اپنے پتی راون کو بھی ست گرو مُنیندر جی سے اُپدیش پراپت کرنے کی کئی بار پرارتھنا کی لیکن راون نہیں مانا اور کہا کرتا تھا کہ میں نے پرم شکتی مہیشور مرتیونجیہ شیو جی کی بھکتی کی ہے، شنکر کے برابر کوئی شکتی نہیں ہے۔ آپ کو کسی نے بہکا لیا ہے۔

کچھ سمے بعد بنواس پراپت شری سیتا جی کا اپہرن (اغوا) کر کے راون نے اپنے نولکھا باغ میں قید کر لیا۔ بھکت متی مندودری کے بار بار پرارتھنا کرنے سے بھی راون نے ماتا سیتا جی کو واپس چھوڑ کر آنا سویئکار نہیں کیا۔ تب بھکت متی مندودری نے اپنے گرودیو مُنیندر جی سے کہا مہاراج جی میرے پتی نے کسی کی عورت کو اغوا کر لیا ہے۔ مجھ سے سہن نہیں ہو رہا ہے۔ وہ اُسے واپس دینا کسی قیمت پر نہیں چاہتا۔ آپ دیا کرو میرے پربھو۔ آج تک جیون میں میں نے ایسا دُکھ نہیں دیکھا تھا۔

پرمیشور مُنیندر جی نے کہا کہ بیٹی مندودری یہ عورت کوئی عام استری نہیں ہے۔ شری وشنو جی کو شاپ وش پرتھوی پر آنا پڑا ہے۔ وہ شری راجا دشرتھ کے پُتر رام چندر ایودھیا واسی ہیں ان کو چودہ (14)

ورش کا بنواس پراپت ہے اور لکشمی جی سوئم سیتا رُوپ دھار کر اُن کی پتنی رُوپ میں بنواس (جنگل) میں تھی اسے راون سادھو بھیس بنا کر دھوکے سے اُٹھا لایا ہے یہ سوئم لکشمی جی ہی سیتا ہے۔ اُسے جلدی واپس کر کے شما یاچنا کر کے راوَن اپنے جیون کی بھیک مانگ لے تو اس میں بھلا ہے۔

بھکت متی مندودری کی کئی بار پرارتھنا کرنے پر بھی راون نہیں مانا اور کہا کہ وہ دو مسخرے جنگل میں گھومنے والے میرا کیا بگاڑ سکتے ہیں؟ میرے پاس انگنت فوج ہے۔ میرے ایک لاکھ پُتر اور سوا لاکھ پوتر ہیں۔ میرے پُتر میگھناتھ نے سرگ کے راجا اندر کو پراجت کر کے اُس کی پُتری سے ویواہ کر رکھا ہے۔ تینتیس کروڑ دیوتاؤں کو ہم نے قید کر رکھا ہے تو مجھے اُن دو بے سہارا گھوم رہے بنواسیوں کو بھگوان بتا کر ڈرانا چاہتی ہے۔ اس استری کو واپس نہیں کروں گا۔

مندودری نے بھکتی مارگ کا گیان جو اپنے پوجیہ گرودیو سے سنا تھا راون کو بہت سمجھایا، بھائی وبھیشن نے بھی اپنے بڑے بھائی کو سمجھایا راون نے اپنے بھائی وبھیشن کو پیٹا اور کہا کہ تو زیادہ شری رامچندر کا پکش پات کر رہا ہے، اُسی کے پاس چلا جا۔ ایک دن بھکت متی مندودری نے اپنے پوجیہ گرودیو سے عرض کی کہ اے گرودیو! میرا سُہاگ اُجڑ رہا ہے۔ ایک بار آپ بھی میرے پتی کو سمجھا دو۔ اگر وہ آپ کی بات کو نہیں مانے گا تو مجھے ویدھوا ہونے کا کوئی دُکھ نہیں ہوگا۔

اپنی بیٹی مندودری کی پرارتھنا سویکار کر کے راجا راون کے دربار کے سامنے کھڑے ہو کر دوار پالوں (دربان) سے راجا راون سے ملنے کی پرارتھنا کی۔ دوار پالوں نے کہا رِشی جی اس وقت ہمارے راجا جی اپنا دربار لگائے ہوئے ہیں۔ اس وقت اندر کا سندیش باہر آ سکتا ہے باہر کا سندیش اندر نہیں جا سکتا۔ ہم مجبور ہیں تب پورن پربھو انتردھیان ہوئے اور راجا راون کے دربار میں حاضر ہو گئے۔ راون کی درشٹی رِشی پر گئی تو گرج کر پوچھا کہ اس رِشی کو میری مرضی کے بناء کس نے اندر آنے دیا ہے۔ اسے لا کر میرے سامنے قتل کر دو۔ تب پرمیشور نے کہا راجن آپ کے دوار پالوں نے بالکل منع کیا تھا۔ اُنہیں پتا نہیں کہ میں کیسے اندر آ گیا راون نے پوچھا کہ تو اندر کیسے آیا؟ تب پورن پربھو مُنیندر بھیس میں ادرشیہ (غائب) ہو کر دوبارہ حاضر ہو گئے اور کہا کہ میں ایسے آ گیا۔ راون نے پوچھا کہ آنے کا کارن بتاؤ۔ تب پربھو نے کہا کہ آپ یودھا (جنگجو) ہو کر ایک ابلا کا اپہرن کر لائے ہو۔ یہ آپ کی شان وشورویرتا کے خلاف ہے۔ یہ کوئی عام عورت نہیں ہے یہ سوئم لکشمی جی کا اوتار ہے۔ شری رامچندر جی جو اس کے پتی ہیں وہ سوئم وِشنو ہیں۔ اسے واپس کر کے اپنے جیون کی بھکشا مانگو۔ اسی میں آپ کا بھلا ہے۔ اتنا سُن کر تموگُن بھگوان شیو کا بھکت راون غصے میں آ کر ننگی تلوار لیکر سنگھاسن سے دہاڑتا ہوا کودا اور اُس نادان انسان نے تلوار کے اندھا دھند ستر وار رِشی کو مارنے کیلئے کیئے۔ پرمیشور مُنیندر جی نے ایک جھاڑو کی سینکھ ہاتھ میں پکڑی

ہوئی تھی اس کو ڈھال کی طرح آگے کر دیا۔ راون کے ستر وار اُس نازک سینکھ پر لگے ایسی آواز ہوئی جیسے لوہے کے کھمبے پر تلوار لگ رہی ہو۔ جھاڑو کی سینکھ ٹس سے مس نہیں ہوئی۔ راون کو پسینے آ گئے پھر بھی اپنے اہنکار وش نہیں مانا، یہ تو جان لیا کہ یہ کوئی عام رِشی نہیں ہے۔ کہا کہ مجھے آپ کی ایک بھی بات نہیں سُننی، آپ جا سکتے ہیں۔ پر میشور انتر دھیان ہو گئے اور مندودری کو سب ورتانت (قصہ) سُنا کر چلے گئے رانی مندودری نے کہا گرودیو اب مجھے ویدھوا ہونے میں کوئی دُکھ نہیں ہوگا۔

شری رام چندر اور راون کا یُدھ ہُوا۔ راون کی موت ہو گئی۔ جس لنکا کے راجیہ کو راون نے تموگن بھگوان شیو کی کٹھن سادھنا کر کے، دس بار شیش نچھاور کر کے حاصل کیا تھا وہ معمولی سُکھ بھی چلا گیا تھا اور نرک کا بھاگی ہوا۔ اس کے متضاد پورن پرماتما کے ست نام سادھک وبھیشن کو بناء کٹھِن سادھنا کیئے پورن پربھو کی کِرپا سے لنکا دیش کا راج بھی پراپت ہوا۔ ہزاروں سالوں تک وبھیشن نے لنکا کے راج کا سُکھ بھوگا اور پربھو کِرپا سے راجیہ میں پورن شانتی رہی۔ سب ہی راکشس وِرتی کے وئیکتی ویناش کو پراپت ہو چکے تھے۔ بھکت متی مندودری اور بھکت وبھیشن اور پرم بھکت چندر وجئے جی کے پریوار کے پورے سولہ افراد اور دوسرے جنہوں نے پورن پرمیشور کا اُپدیش پراپت کر کے ساری زندگی مریادہ میں رہ کرست بھکتی کی وہ سب سادھک یہاں پرتھوی پر بھی سُکھی رہے اور آخری سمے میں پرمیشور کے وِیمان میں بیٹھ کرست لوک (شاشوتم استھانم) میں چلے گئے۔ اس لیئے پویتر گیتا ادھیائے 7 منتر 12 سے 15 میں کہا ہے کہ تینوں گُنوں (رج گُن برہما جی، ست گُن وشنو جی، تم گُن شیِو جی) کی سادھنا سے ملنے والی معمولی سہولتوں کے دُوارہ جن کا گیان ہرا جا چُکا ہے۔ وہ راکشس سبھاؤ والے منشوں میں نیچ دُش کرم کرنے والے مورکھ مجھ (برہم، کال) کو بھی نہیں بھجتے۔

گیتا ادھیائے 7 منتر 18 میں گیتا بولنے والا (کال، برہم) پربھو کہہ رہا ہے کہ کوئی ایک اچھی آتما میری (برہم کی) سادھنا کرتا ہے۔ کیونکہ ان کو تتو درشی سنت نہیں ملا۔ وہ بھی نیک آتمائیں میری (انوتم) اتی گھٹیا (گتیم) مُکتی کی استھیتی میں آشرت رہے گئے۔ وہ بھی پورن مُکت نہیں ہیں۔ اس لیئے پویتر گیتا ادھیائے 18 منتر 62 میں کہا ہے کہ اے ارجُن ! تو سب بھاؤ سے اُس ایک پورن پرمیشور (پرماتما، تت برہم) کی شرن میں جا اُس کی کرپا سے ہی تو پرم شانتی اور ست لوک مطلب سناتن پرم دھام کو پراپت ہوگا۔

اس لئے اچھی آتماؤں سے عرض ہے کہ آج اس داسوں کے بھی داس کے پاس پورن پرماتما پراپتی کی واستوِک وِیدھی پراپت ہے بغیر لالچ کے اُپدیش لیکر لابھ اُٹھائیں۔

دواپر یگ میں اندر متی کو شرن میں لینا

دواپر یگ میں چندر وجئے نام کا ایک راجہ تھا، اس کی پتنی اندر متی بہت ہی دھارمک، پرورتی کی عورت تھی، سنت مہاتماؤں کا بہت آدر کیا کرتی تھی۔ اس نے ایک گرودیو بھی بنا رکھا تھا۔ ان کے گرودیو نے بتایا تھا کہ بیٹی سادھو، سنتوں کی سیوا کرنی چاہیے، سنتوں کو بھوجن کھلانے سے بہت لابھ ہوتا ہے۔ ایکادشی کا ورت منتر کے جاپ وغیرہ سادھنائیں جو گرودیو نے بتائی تھیں وہ بھکتی میں شردھا سے لگی ہوئی تھی گرودیو نے بتایا تھا کے سنتوں کو بھوجن کھلایا کرے گی تو آگے بھی رانی بن جائے گی اور تجھے سورگ پراپتی ہوگی رانی نے سوچا کہ روزانہ ایک سنت کو بھوجن اوشیہ (لازمی) کھلایا کروں گی۔ اس نے یہ پرتیگیا (قسم) من میں ٹھان لی کہ میں کھانا بعد میں کھایا کروں گی۔ پہلے سنت کو کھلایا کروں گی۔ اس سے مجھے یاد بنی رہے گی۔ کہیں مجھے بھول نہ پڑھ جائے۔ رانی روزانہ پہلے ایک سنت کو بھوجن کھلایا کرتی پھر سوئیم کھاتی۔ ورشوں تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔

ایک سمے ہری دوار میں کُمبھ کے میلے کی تیاریاں ہوئیں۔ جتنے بھی ترگُن مایا کے اُپاسک سنت تھے سبھی گنگا میں سنان کرنے کے لیئے (پربھی لینے کے لیئے) چلے گئے اس کارن سے تین دِن رانی کو بھوجن کرانے کے لیے کوئی سنت نہیں ملا۔ رانی اندر متی نے بھی پرتیگیا وش سوئم بھی بھوجن نہیں کھایا۔ چوتھے دن رانی اِندر متی نے اپنی باندھی سے کہا کہ باندھی دیکھ لے کوئی سنت مل جائے تو۔ نہیں تو آج تیری رانی جیویت نہیں رہے گی۔ آج میرے پران نکل جائیں گے لیکن میں کھانا نہیں کھاؤں گی وہ دین دیال کبیر پرمیشور اپنے پہلے والے بھکت کو شرن میں لینے کے لئے نہ جانے کیا کیا کارن بنا دیتا ہے۔ باندھی نے اُوپر اٹاری پر چڑھ کر دیکھا کہ سامنے سے ایک سنت آ رہا تھا۔ سفید کپڑے تھے۔ دواپر یگ میں پرمیشور کبیر کرونامیہ نام سے آئے تھے۔ باندھی نیچے آئی اور رانی سے کہا کہ ایک وئیکتی سادھو جیسا نظر آتا ہے۔ رانی نے کہا کہ جلدی سے بلاؤ باندھی محل سے باہر گئی اور پرارتھنا کی کہ اے مہاتما جی ' آپ کو ہماری رانی نے یاد کیا ہے۔ کرونامیہ صاحب نے کہا کہ رانی نے مجھے کیوں یاد کیا ہے۔ میرا اور رانی کا کیا سمبندھ (تعلق) ہے۔ نوکرانی نے ساری بات بتائی۔ کرونامیہ (کبیر) صاحب نے کہا کہ رانی کو ضرورت ہو تو یہاں آ جائے۔ میں یہاں کھڑا ہوں۔ تو نوکرانی ہے اور وہ رانی ہے میں وہاں جاؤں اور وہ کہہ دے کہ تم کو کس نے بلایا تھا یا اس کا راجہ ہی کہہ دے کہ تم کو کس نے بلایا اور بیٹی سنتوں کا انادر بہت پاپ دائق ہوتا ہے۔ نوکرانی پھر واپس آئی اور رانی سے سب بات کہہ سنائی۔ تب رانی نے کہا کہ باندھی میرا ہاتھ پکڑ، اور چل، جاتے ہی رانی نے ڈنڈوت پرنام کر کے عرض کی کہ اے پرمیشور چاہتی تو ہوں کہ آپ کو کندھے پر بٹھا لوں، کرونامیہ صاحب نے کہا کہ بیٹی میں یہی دیکھنا چاہتا تھا کہ تجھ میں کوئی شردھا

بھی ہے یا ویسے ہی بھوکی مر رہی ہے۔ رانی نے اپنے ہاتھوں سے کھانا بنایا کرونا میہ رُوپ میں آئے ہوئے کبیر دیو نے کہا کہ میں کھانا نہیں کھاتا۔ میرا شریر کھانا کھانے کا نہیں ہے۔ تو رانی نے کہا کہ میں بھی کھانا نہیں کھاؤں گی۔ کرونا میہ صاحب نے کہا کہ ٹھیک ہے بیٹی لاؤ کھانا کھاتے ہیں۔ کیونکہ سمرتھ اسی کو کہتے ہیں کہ جو، جو چاہے سو کرے، کرونا میہ صاحب نے کھانا کھالیا۔ پھر رانی سے پوچھا کہ تو جو یہ سادھنا کر رہی ہے وہ کس نے بتائی ہے۔ رانی نے کہا کہ میرے گرو دیو نے آدیش دیا ہے۔ کبیر صاحب نے پوچھا کیا آدیش دیا ہے تیرے گرو دیو نے؟۔ اندرمتی نے کہا کہ برہما، وشنو، مہیش کی پوجا اور ایکادشی کا ورت، تیرتھ بھرمن، دیوی پوجا، شرادھ نکالنا، مندر میں جانا، سنتوں کی سیوا کرنا۔ کرونا میہ صاحب نے کہا کہ جو سادھنا تجھے تیرے گرو دیو نے دی ہے۔ وہ جنم اور موت اور سورگ نرک کے چکر میں اور چوراسی لاکھ یونیوں کی تکلیف سے نجات نہیں دلائے گی۔ رانی نے کہا کہ مہاراج، جتنے بھی سنت ہیں اپنی اپنی پربھوتا آپ ہی بنانے آتے ہیں۔ میرے گرو دیو کے بارے میں کچھ نہیں کہو گے۔ میں چاہے مکت ہوؤں یا نہیں ہوؤں۔

اب کرونا میہ (کبیر) صاحب سوچتے ہیں کہ اس بھولے جیو کو کیسے سمجھاؤں، انہوں نے جو پونچھ پکڑ لی اس کو چھوڑ نہیں سکتے مر سکتے ہیں۔ کرونا میہ صاحب نے کہا کہ بیٹی ویسے تو تیری اِچھا ہے۔ میں نندا نہیں کر رہا کیا میں نے آپ کے گرو دیو کو گالی دی ہے یا کوئی برا کہا؟ میں تو بھگتی مارگ بتا رہا ہوں کہ یہ بھگتی شاستر وِیُر ودھ ہے۔ تجھے پار ہونے نہیں دے گی۔ نہ ہی تیرا آنے والا کرم ڈنڈ کٹے گا۔ اور سن لے آج سے تیسرے دن تیری موت ہو جائے گی۔ نہ تیرا گرو بچا سکے گا اور نہ تیری یہ نقلی سادھنا بچا سکے گی۔ (جب مرنے کی باری آتی ہے پھر جیو کو ڈر لگتا ہے۔) رانی نے سوچا کہ سنت جھوٹ نہیں بولتے، کہیں ایسا نہ ہو کہ میں پرسوں ہی مر جاؤں، اس ڈر سے کرونا میہ صاحب سے پوچھا کہ مہاراج کیا میری جان بچ سکتی ہے؟ کبیر صاحب نے کہا کہ بچ سکتی ہے۔ اگر تو مجھ سے اُپدیش لے لے گی۔ میری شِشیہ (شاگردنی) بنے گی۔ پچھلی پوجائیں ترک کر دے گی۔ تب تیری جان بچے گی۔ اندرمتی نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ گرو دیو نہیں بدلنا چاہیے پاپ لگتا ہے۔ کبیر صاحب نے کہا نہیں پتری یہ تیرا بھرم ہے۔ ایک ڈاکٹر سے دوائی نہ لگے تو کیا دوسرے ڈاکٹر سے دوائی نہیں لیتے، ایک پانچویں کلاس کا استاد ہوتا ہے، پھر ایک دسویں کلاس کا استاد ہوتا ہے۔ بیٹی اگلی کلاس میں جانا ہوگا۔ کیا ساری عمر پانچویں کلاس میں ہی لگی رہے گی۔ اس کو چھوڑنا پڑے گا۔ تو اب آگے کی پڑھائی پڑھ، میں پڑھانے آیا ہوں۔ ویسے تو نہیں مانتی لیکن موت دکھنے لگی کہ سنت کہہ رہا تو کہیں بات نہ بگڑ جائے، ایسا وچار کر کے اندرمتی نے کہا جیسے آپ کہو گے میں

ویسا ہی کروں گی۔ کرونا میہ صاحب نے اُپدیش دیا اور کہا کہ تیسرے دن میرے رُوپ میں کال آئے گا، تو اس سے بولنا مت جو میں نے نام دیا ہے دو منٹ تک اس کا جاپ کرنا۔ دو منٹ کے بعد اس کو دیکھنا ہے۔ اس کے بعد ستکار کرنا ہے۔ ویسے تو گرو دیو آ جائے تو جلد ہی چرنوں میں گر جانا چاہیے یہ میرا صرف اس بار آدیش ہے۔ رانی نے کہا کہ ٹھیک ہے۔

اب رانی کو تو چنتا بنی ہوئی تھی، شردھا سے جاپ کر رہی تھی۔ کرونا میہ (کبیر) صاحب کا رُوپ بنا کر گرو دیو رُوپ میں کال آیا، آواز لگائی، اندرمتی، اندرمتی!! اب اس کو تو پہلے ہی ڈر تھا، نام کا جاپ شروع کیا، کال کی طرف نہیں دیکھا، دو منٹ کے بعد دیکھا تو کال کا رُوپ بدل گیا۔ کال کا جوں کا توں چہرہ دکھائی دینے لگا، کرونا میہ صاحب کا رُوپ نہیں رہا۔ جب کال نے اپنی طرف دیکھا کہ تیرا تو رُوپ ہی بدل گیا۔ وہ جان گیا کہ اس کے پاس کوئی شکتی منتر ہے۔ یہ کہہ کر چلا گیا کہ تجھے پھر دیکھوں گا۔ اب تو بچ گئی، رانی بہت خوش ہوئی، پھولی نہیں سمائی، سکھی اپنی باندھیوں کو کہنے لگی کہ میری تو موت ہونے لگی تھی مگر میرے گرو دیو نے بچا لیا۔ راجا کے پاس گئی اور کہا کہ آج میری موت ہونی تھی۔ میرے گرو دیو نے رکشا کر دی۔ مجھے لینے کیلئے کال آیا تھا، راجا نے کہا کہ تو ایسے ہی ڈرامے کرتی رہتی ہے، کال آتا تو کیا تجھے چھوڑ جاتا۔ یہ سنت ویسے ہی بہکا دیتے ہیں۔ راجا کی بات کو رانی کیسے مانے، خوشی خوشی میں رانی اپنے بستر پر جا کر لیٹ گئی۔ کچھ دیر کے بعد سانپ بن کر کال پھر آیا اور رانی کو ڈس لیا۔ جوں ہی سانپ نے ڈسا تو رانی کو پتہ چل گیا، رانی زور زور سے چلانے لگی مجھے سانپ نے ڈس لیا مجھے سانپ نے ڈس لیا!!! نوکر بھاگے دیکھتے ہی دیکھتے ایک موری (پانی نکلنے کا چھوٹا سوراخ) میں سے سانپ نکل گیا۔ اور رانی اپنے گرو دیو کو پکار کر بے ہوش ہو گئی۔ کرونا میہ صاحب وہاں پرگھٹ ہوئے، لوگوں کو دکھانے کے لئے منتر بولا۔ (وہ پرماتما تو بغیر منتر کے بھی زندہ کر سکتے ہیں کسی جنتر منتر کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔) اندرمتی کو جیویت کر دیا۔ رانی نے بڑا شکر منایا اے بندھی چھوڑ آج آپ کی شرن میں نہیں ہوتی تو آج میری موت ہو جاتی۔ کبیر پرمیشور نے کہا کہ اندرمتی اس کال کو میں تیرے گھر میں گھسنے بھی نہیں دیتا۔ تجھ پر یہ حملہ بھی نہیں کرتا مگر تجھے یقین نہیں ہوتا۔ تو یہ سوچتی کہ میرے پر کوئی آپتی نہیں آنی تھی، گرو جی نے بہکا کر مجھے نام دے دیا۔ اس لئے تجھ کو تھوڑا سا جھٹکا دکھایا ہے۔ نہیں تو بیٹی تجھ کو اعتبار نہیں ہوتا۔

دھرم داس یہاں گھنا اندھیرا، بن پرچیہ جیو جم کا چیرا

کرونا میہ (کبیر صاحب) نے کہا ہے کہ اب جب میں چاہوں گا تب تیری موت ہوگی۔

غریب داس کہتے ہیں کہ:۔

کال ڈرے کرتار سے، جئے جئے جئے جگدیش
جوراجوری جھاڑتی ، پگ رج ڈارے شیش

یہ کال کبیر بھگوان سے ڈرتا ہے۔اور یہ موت کبیر صاحب کے جوتے جھاڑتی ہے، مطلب نوکر ہے۔ پھراس دھول کو اپنے سر پر لگا کر کہتی ہے کہ، آپ کے بھکت کے پاس میں نہیں جاؤں گی۔

غریب داس: کال جو پیسے پیسنا ، جورا ہے پنہار
یہ دواصل مجور ہیں، میرے صاحب کے دربار

یہ کال جو یہاں کے اکیس برہمانڈوں کا بھگوان ہے۔اور جو برہما، وشنو، مہیش کا پِتا ہے۔ یہ تو میرے کبیر صاحب کا آٹا پیستا ہے۔ مطلب پکا نوکر ہے ۔ اور جورا (موت) کبیر (پرمیشور) کے پاس پانی بھرتی ہے۔مطلب ایک وشیش (خاص) نوکرانی ہے۔ یہ دواصل مزدور میرے کبیر پرمیشور کے دربار میں ہیں۔ کچھ دنوں کے بعد صاحب پھر آئے ، رانی اندرمتی کو ست نام پردھان کیا۔

پھر کچھ وقت کے بعد کرونامیہ صاحب نے رانی اندرمتی کی بہت زیادہ شردھا دیکھ کر سارنام دیا۔شبد کی پراپتی کروائی۔ کبیر پرمیشور (کرونامیہ صاحب) وقت بہ وقت رانی کو درشن دینے جاتے رہتے تھے تو اندرمتی پرارتھنا کیا کرتی تھی کہ میرے پتی راجا کو سمجھاؤ، مالک یہ بھی مان جائے۔آپ کے چرنوں میں آجائے تو میرا جیون سپھل ہو جائے۔راجا چندروجئے سے کرونامیہ صاحب (کبیر) صاحب نے پرارتھنا کی کہ چندروجئے آپ بھی نام لے لو، یہ راج تو دودن کا ٹھاٹھ ہے۔ پھر چوراسی لاکھ یونیوں میں پرانی چلا جائے گا۔ اِندروجئے نے کہا کہ میں تو نام نہیں لوں گا اور آپ کی شِشیہ کو منع نہیں کروں گا۔ چاہے سارے خزانے کو ہی دان کردو چاہے کسی پرکار کا ست سنگ کرواؤ میں منع نہیں کروں گا۔کبیر صاحب نے پوچھا کہ آپ نام کیوں نہیں لوگے، چندروجئے راجہ نے کہا کہ مجھے تو بڑے بڑے راجاؤں کی پارٹیوں میں جانا پڑتا ہے۔کرونامیہ صاحب نے کہا کہ پارٹیوں میں جانے میں نام سے کیا رکاوٹ آئے گی ۔سبھا میں جاؤ وہاں کا جو کھاؤ، دودھ اور شربت پی لو مگر شراب مت پیا کرو۔شراب پینا مہا پاپ ہے۔لیکن راجا نہیں مانا۔

رانی کی پرارتھنا پر کرونامیہ صاحب (کبیر صاحب) نے راجا کو پھر سمجھایا کہ نام کے بناء یہ جیون ایسے ہی ختم ہو جائے گا۔آپ نام لے لو، راجا نے پھر کہا کہ گروجی مجھے نام کے لئے مت کہنا۔آپ کی شِشیہ کو میں منع نہیں کروں گا۔چاہے کتنا دان کرے، کتنا ہی ست سنگ کرائے، صاحب نے اندرمتی سے کہا بیٹی اس دودن کے سُکھ کو دیکھ راجا کی بدھی بھرشٹ ہو چکی ہے۔تو پربھو

کے چرنوں میں لگی رہے، اپنا آتم کلیان کروا، یہاں کوئی کسی کا پتی نہیں کوئی کسی کی پتنی نہیں، پہلے جنم کے سنسکار سے دودن کا تعلق ہے ۔اپنا کرم بنا۔اب اندرمتی 80 ورش کی بڑھیا ہوگئی ہے کہاں چالیس سال کی عمر میں مر جانا تھا۔ جب شریر بھی ملنے لگا تب کرونامیہ صاحب بولے اب بول اندرمتی کیا چاہتی ہے۔ چلنا چاہتی ہے ست لوک؟ اندرمتی نے کہا پرمیشور میں بالکل تیار ہوں داتا۔کرونامیہ صاحب نے کہا کہ تیری پوتے یا پوتی میں کوئی ممتا تو نہیں ہے۔رانی نے کہا کہ بالکل نہیں ہے پرمیشور آپ نے گیان ہی ایسا نرمل دے دیا۔اس گندے لوک کی کیا اچھا کروں۔کبیر پرمیشور نے کہا کہ چل بیٹی، رانی پران تیاگ گئی۔ پرمیشور کبیر بندھی چھوڑ رانی اندرمتی کی آتما کو اوپر لے گئے ۔اسی برہمانڈ میں ایک مان سروور ہے۔اس مان سروور پر جا کر اس آتما کو سنان کرانا ہوتا ہے۔اس پرانی کو کچھ وقت تک وہاں رکھتے ہیں۔ پرمیشور کبیر بندھی چھوڑ نے اندرمتی سے پھر پوچھا کہ اس سنسار میں تیری کوئی اچھا ہو تو دوبارہ جنم لینا پڑے گا۔اگر من میں اچھا رہ گئی تو ست لوک نہیں جاسکتی ۔اندرمتی نے کہا کہ صاحب آپ تو انتریامی ہو اور کوئی اچھا نہیں ہے صرف آپ کے چرنوں کی اچھا ہے۔لیکن من میں ایک شنکا بنی ہوئی ہے کہ میرا جو پتی تھا اس نے مجھے کسی بھی دھارمک کرم کے لئے کبھی منع نہیں کیا۔نہیں تو آج کل کے پتی اپنی پتنیوں کو بادھا کر دیتے ہیں۔ اگر وہ مجھے منع کر دیتا تو میں آپ کے چرنوں میں نہیں لگ پاتی ۔میرا کلیان نہیں ہوتا، اس کا اس شب کرم میں سنیوگ کا کچھ لابھ ملتا ہو تو اس پر بھی دیا کرنا داتا۔ پرمیشور کبیر جی نے دیکھا کہ یہ نادان اپنے پتی کے پیچھے پھر لٹک گئی۔صاحب بولے ٹھیک ہے بیٹی ابھی تو دو چار ورش یہاں رہ لے۔

دو ورش کے بعد راجا بھی مرنے لگا۔ چونکہ نام لے نہیں رکھا تھا چنانچہ یم کے دوت آئے راجا چوک میں چکر کھا کر گر گیا، یم کے دوتوں نے اس کی گردن کو دبایا، راجا کی ٹٹی اور پیشاب نکل گئی۔کرونامیہ صاحب نے رانی کو کہا کہ دیکھ تیرے راجا کی حالت کیا ہو رہی ہے؟ وہاں مان سروور سے پرمیشور کبیر جی نے دکھایا۔ یہ سب دیکھ کر اندرمتی رانی نے کہا کہ دیکھ لو داتا اگر اس کا بھکتی میں سنیوگ کا کوئی پھل بنتا ہے تو دیا کر لو۔رانی کو پھر بھی تھوڑی سی ممتا بنی تھی۔کبیر صاحب نے سوچا کہ یہ پھر کال جال میں پھنسے گی۔ یہ سوچ کر مان سروور سے وہاں گئے جہاں راجہ چندروجئے اپنے محل میں اچیت (بے ہوش) پڑا تھا۔یم کے دوت اس کی پران (سانس) نکال رہے تھے۔کبیر صاحب کے آتے ہی یم کے دوت ایسے آکاش میں اڑ گئے جیسے مردے سے گدھ اڑ جاتے ہیں۔ چندروجئے ہوش میں آ گیا، سامنے کرونامیہ صاحب کھڑے تھے صرف چندروجئے کو دکھائی دے رہے تھے۔کسی دوسرے کو دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ چندروجئے چرنوں میں گر کر یا چنا (فریاد)

کرنے لگا کہ مجھے معاف کر دو داتا میری جان بچاؤ، کیوں کہ اب اس نے دیکھا کہ اسکی جان جانے والی ہے۔(جب اس جیو کی آنکھ کھلتی ہے کہ یہ تو بات بگڑ گئی) مجھے معاف کر دو داتا میری جان بچا لو مالک، کبیر صاحب نے کہا کہ راجا آج بھی وہی بات ہے اس دن بھی وہی بات تھی نام لینا ہوگا۔راجا نے کہا کہ میں ابھی لے لوں گا نام۔کبیر صاحب نے نام اُپدیش دے دیا، اور کہا کہ اب میں تجھے 2 ورش کی عمر دوں گا اگر اس میں ایک سانس بھی خالی چلا گیا تو پھر کرم ڈنڈ رہ جائے گا۔

کبیر صاحب: جیونا تو تھوڑا ہی بھلا، جے ست سُمرن ہو۔لاکھ ورش کا جیونا لیکھے دھرے نہ کو۔

شب کرم میں سہیوگ دیا ہوا پچھلا کرم اور ساتھ میں شردھا سے دو ورش کے نام جاپ سے اور تینوں نام دے کر کبیر صاحب چندر وجئے کو بھی پار کر لے گئے۔بولو (کبیر پرمیشور) کوِیر دیوَ کی جئے بندھی چھوڑ کی جئے۔

پرمیشور کبیر جی سچے بھکت کی عمر بڑھا دیتے ہیں اور اس کے پریوار کی بھی رکشا کرتے ہیں اُوپر لکھے بیان سے ظاہر ہوا۔ یہ ثبوت بہت پہلے کے ہیں۔موجودہ وقت میں عام انسان وشواس نہیں کرتا موجودہ وقت میں پوجیہ کبیر پرمیشور کی شکتی سے سنت گرو رام پال جی دُوارہ ہوئی تکلیفوں کا خاتمہ اور عمر کا بڑھنا کے بہت سارے ثبوت پڑھیں اس پستک میں "پرمیشور کا سار سندیش"

پویتر پُرانوں کا رهسیه (راز)!

پرانوں کو سمجھنے کے لئے کرپیا دھیان رھے کہ شری برہمہ پُران، شری وشنو پُران، اور شری شیو پُران، برہم کی لیلا سے شروع ہوتے ہیں، جسے پہلا اوَئیکت گیتا ادھیائے 7 شلوک 25 میں کہا ہے۔جو گیتا ادھیائے 11 شلوک 32 میں کہتا ہے کہ "میں کال ہوں" اسی کو شر پُرش اور جیوتی نرنجن بھی کہا جاتا ہے۔یہی سدا شیو کال روپی برہم بھی کہلاتا ہے۔یہی برہمانڈ میں ایک برہم لوک کی رچنا کر کے اُس کے اوپری حصے میں رہتا ہے۔

یہی مہا وشنو، مہا برہمہ اور مہا شِیو کہلاتا ہے اور اُس علاقے کو کاشی بھی کہتے ہیں۔اُسی میں رجگُن پردھان، ست گُن پردھان، اور تم گُن پردھان تین الگ الگ جگہیں بنا کر اپنی پتنی دُرگا (مہالکشمی) کو ساتھ رکھ کر تین پُتر (تین بیٹوں) رجگُن شری برہما جی، ست گُن شری وشنو جی، تم گُن شری شیو جی کو پیدا کر کے اچیت (بے ہوش) کر دیتا ہے اور بے ہوشی کی حالت میں ان کی پرورش کرتا ہے۔جوان ہونے پر شری برہما جی کو کمل کے پھول پر، شری وشنو جی کو شیش ناگ کے بستر پر، اور شری شیو جی کو کیلاش پربت پر ہوش میں لا کر بٹھا دیتا ہے۔اِن تینوں دیوتاؤں کو سوئم گیان نہیں کہ ہماری پیدائش کرنے والا کون ہے؟ یہی کال روپی برہم ہی وشنو رُوپ بنا کر اپنی نابھی سے کمل کا پھول پیدا کر کے اُس پر شری برہما جی کو بٹھا کر ہوش میں کر دیتا ہے۔یہی جب

چاہے شری برہما، شری وشنو، شری شیو جی رُوپ بنا کر درشٹی گوچر (نظر آنا) ہوتا ہے۔یہ کال اپنے اصلی رُوپ میں کبھی پرگھٹ نہیں ہوتا۔جو کال نے شریمد بھگوت گیتا جی کا گیان دیتے وقت دکھایا تھا۔ گیتا ادھیائے 10 اور 11 میں ثبوت ہے۔ شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 11 شلوک 48-47 میں کہا ہے کہ اے ارجن! یہ میرا واستوک کال رُوپ تیرے سوا نہ تو پہلے کسی نے دیکھا ہے اور نہ ہی آگے کوئی دیکھ سکتا ہے یہ تو میں نے تجھ پر خوش ہو کر دکھایا ہے یہ مجھ برہم کا ہزار بھُجاؤں وَ آنکھوں والا کال رُوپ ویدوں میں بتائی ویدھی سے جیسے یگیہ اوم نام کے جاپ وغیرہ سے کبھی نہیں دیکھا جا سکتا مطلب ہے کہ ویدوں میں بتائے ہوئے بھکتی کے طریقے سے پربھو پراپتی نہیں ہو سکتی۔اس لیئے رِشیُوں، مہرِشیُوں نے ویدوں میں اوم نام کو پربھو پراپتی کا منتر جان کر پربھو پراپتی کیلئے یگیہ اور اوم نام کی گھور سادھنائیں کیں لیکن کسی کو برہم کے درشن نہیں ہوئے۔کسی نے کملوں کا پرکاش دیکھ لیا کسی نے شریر میں جیوتی دیکھی اور دُھنی سُنی جو کال برہم کا چھل ہے۔کسی کسی نے سہستر کمل کی ایک ہزار جیوتیوں سے نکل رہا پرکاش دیکھ کر پربھو کی پراپتی مان لی جیسے کسی جگہ پر ایک ہی رنگ کے ہزار بلب ایک دوسرے کے ساتھ سجا کر گولا کار میں جلا رکھے ہوں دور سے دیکھنے والے کو ایک پرکاش کی بھیڑ ہی دکھائی دیتی ہے اور قریب جانے پر پتہ چلتا ہے کہ یہ بلبوں کا پرکاش ہے۔

اسی طرح کچھ سادھک ہٹھ یوگ کر کے شریر میں انترمُکھ ہو کر، کچھ آتش بازی کو دیکھ کر پربھو کی پراپتی مان لیتے ہیں اسی کال جال کو آنند مان کر اپنا انمول جیون نشٹ کر جاتے ہیں۔ ویدوں میں واضح لکھا ہے کہ پرمیشور سہہ شریر ہے۔یجر وید ادھیائے 1 منتر 15 اور ادھیائے 5 منتر 1 میں پرمان (ثبوت) ہے۔

اگنے تنوراسی - وشن وے تَوا سومسیه تنوراَسی

جس کا بھاوَارتھ ہے کہ:۔ پرمیشور کا شریر (جسم) ہے۔اس سرو پالن کرتا امر پُرش (ست پرُش) کا شریر ہے مطلب پرمیشور آکار میں ہے۔اسی لئے رِشیُوں نے پربھو درشن کے لیئے گھور سادھنائیں کیں۔لیکن ویدوں میں بتائے طریقے سے پربھو پراپتی نہیں ہو سکتی۔اس لیئے آج تک سب سادھکوں، رِشیُوں، وغیرہ نے اپنے تجربوں کی پستکوں کی رچنا کر دی جو وید گیان کے خلاف ہے۔اب سارا بھکت سماج پویتر ویدوں کی جگہ پر دوسرے مہرِشیُوں یا سنتوں کے انوبھو (تجربے) سے بنی کتابوں کے گیان پر آدھارت ہو چُکا ہے۔

پویتر ویدوں اور شریمد بھگوت گیتا کا گیان دینے والا برہم کہہ رہا ہے کہ تینوں گُن (رجگن برہما جی، ست گُن وشنو جی، تم گُن شیو جی) ایشٹ رُوپ میں پوجا کے لائق نہیں ہیں،

کیوں کہ یہ بھی ناشوان ہیں اور کرم کا پھل جوں کا توں ہی دیتے ہیں۔ پاپ شما (ناش) نہیں کر سکتے۔ ان کے پُجاری بھکتوں کو پرار بدھ (قسمت) میں لکھی تکلیفوں کو بھوگنا ہی پڑتا ہے۔ ان تینوں بھگوانوں کی سادھنا سے معمولی ختم ہونے والا دنیاوی سُکھ تو ملتا ہے لیکن پورن موکش نہیں ہوتا اور ان (تینوں دیوتاؤں شری برہمہ، شری وشنو، شری شیو جی) سے ملنے والے پل بھر کے لابھ پر جن کی آستھا بنی ہے۔ وہ راکشس سبھاؤ کو دھارن کیئے منشوں میں نیچ دُشٹ کرم کرنے والے مورکھ مجھ (کال، برہم) کو بھی نہیں بھجتے۔

ثبوت:۔ (شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 7 شلوک 12 سے 15 تک) کیوں کہ برہم سادھک زیادہ سمے تک برہم لوک میں بنے مہا سورگ میں اپنی نام وَ پُنیہ (ثواب) کی کمائی کے حساب سے رہتا ہے۔ اسلئے کال کہہ رہا ہے کہ تینوں بھگوانوں سے کچھ زیادہ راحت میں دے سکتا ہوں۔ لیکن یہ برہم لوک اور کال برہم بھی ناشوان ہیں۔ گیتا ادھیائے 8 شلوک 16 میں کہا ہے کہ برہم لوک تک سب لوک ناشوان ہیں اور گیتا ادھیائے 2 شلوک 12 اور ادھیائے 4 شلوک 5 میں خود گیتا گیان بولنے والا برہم کہہ رہا ہے کہ میری بھی جنم اور موت ہوتی ہے۔ مطلب کہ میں بھی ناشوان ہوں۔ اسلئے پوِتر گیتا میں ادھیائے 7 شلوک 18 میں کہا ہے کہ جو چوتھے پرکار کے میرے (برہم کے) بھکت جو گیانی ہیں جو ویدوں گیان کے مطابق جان لیتے ہیں کہ صرف ایک پورن پرماتما ہی پوجنے کے لائق ہے۔ وہی پاپ ناشک، پورن موکش دینے والا ہے اور مانو شریر پربھو پراپتی کیلئے ہی ملا ہے۔

اُنہوں نے ویدوں کا سوئم ہی نچوڑ نکال لیا کہ "اوم" یہی ایک منتر ہے جو پربھو پراپتی کا ہے اسی اوم منتر کے جاپ سے ہزاروں ورش سادھنا کر کے اپنے شریر کو بھی نچھاور کر دیا لیکن پربھو درشن نہیں ہوئے، دوسری اپلبدھی ہوگئی کچھ سدھیاں پراپت ہوگئیں اور سرگ، مہا سرگ وغیرہ میں اونچی پدوی پراپت ہوگئی پھر بھجن کمائی اور پُنیہ کی کمائی ختم ہونے پر دوبارہ جنم مرتیو اور چوراسی لاکھ پرانیوں کے شریر میں گھور کشٹ اور نرک میں پاپ کرم کا پھل بھوگ بھی بنا رہا۔

پوِتر یجُر وید ادھیائے 40 منتر 10 اور پوِتر گیتا ادھیائے 4 منتر 34 میں اوپر لکھے دونوں شاستروں کا گیان دینے والا برہم کہہ رہا ہے کہ اُس پورن پرماتما کے بارے میں میں (کال روپی برہم) نہیں جانتا۔ اس پرمیشور کے بارے میں پورن جانکاری مطلب کہ تتو گیان تتو درشی سنت (باخبر) سے پوچھ۔ تتو گیان اور اس پرمیشور کو پانے کا راستہ مطلب پورن موکش مارگ کی جانکاری کے لیئے تتو درشی سنتوں کی کھوج کر۔ پھر وہ جیسے سادھنا بتائیں ویسے کر۔ اُس کے بعد اُس پرم پد پرمیشور کی کھوج کرنی چاہیے۔ جس میں گئے ہوئے سادھک پھر لوٹ کر سنسار میں نہیں

آتے مطلب کہ پورن موکش پراپت کر کے سدا کے لئے جنم اور موت اور چوراسی لاکھ یونیوں کے کشٹ اور نرک کی خطرناک تکلیفوں سے آزاد ہوجاتے ہیں۔ اور پورن شانتی پراپت کر کے (شاشوتم استھانم) اویناشی لوک مطلب کہ ست لوک کو پراپت ہوجاتے ہیں۔ (ثبوت گیتا ادھیائے 15 شلوک 1 سے 4 اور گیتا ادھیائے 18 شلوک 62 اور رُگ ویدَ منڈل 1 ،سُکت 24 منتر 2-1)۔

تتو درشی سنت کے نہ ملنے کے کارن سب رِشی جن ویدوں انوسار سادھنا کر کے بھی خطرناک تکلیفوں میں رہ جاتے ہیں۔ اس لئے گیتا ادھیائے 7 شلوک 18 میں کہا ہے کہ جو گیانی آتمائیں، وہ ہیں تو اچھی آتمائیں کیوں کہ پربھو پراپتی کیلیئے تن، من، دھن سے ویدوں کے مطابق سادھنا کرتے ہیں۔ لیکن وہ بھی مجھ (کال) برہم کی (انوتمام) بہت گھٹیا گتی مطلب کہ سادھنا سے ملنے والے لابھ پر ہی آشرت ہیں۔ جس سے اُن کا پورن موکش نہیں ہوسکتا۔ جنم موت اور مختلف پرکار کے پرانیوں کے شریر اور نرک میں کرموں کے حساب سے خطرناک تکلیفیں کبھی ختم نہیں ہوسکتیں۔

جیوتی نرنجن (کال روپی برہم) نے قسم کھائی ہے کہ میں کبھی بھی کسی کو، کسی بھی سادھنا سے اپنے اصلی کال رُوپ میں درشن نہیں دونگا۔ اس لیئے یہ کال روپی برہم ہی اپنے بیٹوں برہمہ، وشنو، شیو کے رُوپ میں دِکھائی دیکر مختلف چریتر (کھیل) کرتا ہے۔ جس کارن سے دوسرے لوگ سوچتے ہیں کہ یہ لیلا بھگوان وشنو نے کی۔ کبھی کہتے ہیں کہ یہ لیلا شری برہمہ نے کی اور کبھی کہتے ہیں کہ یہ لیلا شیو جی نے کی۔ جیسے عام انسان کہتا ہے کہ شری برہمہ جی کی پیدائش شری وشنو جی کی نابھی سے کمل پر ہوئی۔ اُس وقت شری وشنو جی کے رُوپ میں کال نے اپنی نابھی سے کمل پرگھٹ کیا تھا۔

برہمہ پُران (سرشٹی کا ورنن نامک ادھیائے) میں شری لومھرشن رشی (جسے سُت جی بھی کہا جاتا ہے) نے اپنے گرو دیو شری وِیاس رِشی سے سُنا گیان کہا ہے۔ شری ویاس جی نے شری نارد جی سے سُنا اور شری نارد جی نے اپنے پِتا شری برہمہ جی سے جانکاری حاصل کی تھی۔ شری برہمہ جی کو خود گیان نہیں ہے کہ میں کہاں سے پیدا ہوا (شری دیوی مہا پُران تیسرا اسکند) اس کا بھاؤارتھ یہ نہیں ہے کہ پرانوں کا گیان غلط ہے۔ جو گیان شری برہما جی نے ہوش میں آنے کے بعد کہا ہے وہ اُسی حد تک تو صحیح ہے۔ لیکن ہوش میں آنے سے پہلے والا گیان دنت کتھا (لوک وید) ہے جو پورن پرمیشور نے پہلے ست یُگ میں ست سُکرت نام سے پرگھٹ ہوکر تتو درشی سنت رُوپ سے تتو گیان اور واستوک سرشٹی رچنا کا گیان شری برہمہ جی، اور شری منو جی وغیرہ کو دیا تھا۔ انہوں نے سُن کر بھی ان سُنا کر دیا تھا۔ اس کے بعد جب شری برہمہ جی سے اُسی کے ونشج (خاندان والے) پوچھنے لگے تو اُس سُنے سُنائے گیان کے آدھار سے کچھ ملاوٹ کر کے پہلے کا گیان کہا ہے، جس کارن کوئی پُران نرنایک (فیصلہ کن) گیان یکت نہیں ہے۔ کسی پُران کے آدھار سے ظاہر

ہوتا ہے کہ شری وشنو جی کی پیدائش شری برہمہ جی سے ہوئی، کسی پُران سے ظاہر ہوتا ہے کہ شری برہمہ جی کی پیداش شری وشنو جی سے ہوئی وغیرہ وغیرہ۔ اسی کارن سب ہی رِشی لوگ اور شری برہمہ، وشنو اور شیو جی بھی سنشیہ (شک) میں ہی ہیں۔

"شری برهمہ جی اور شری وشنو جی کی جنگ!!!"

شری شیو پُران (ودھویشور سنہیتا ادھیائے 6 انوادک دین دیال شرما، پرکاشیت رامائن پریس ممبئی پرشٹ نمبر 67 اور سمپادک پنڈت رام لگن پانڈے "ویشارد" پرکاشیت ساویتر ٹھاکر، پرکاشن رتھیاترا اوارانسی برانچ ناٹی املی وارانسی کے ودھویشور سنہیتا ادھیائے 6، پرشٹ نمبر 54 ٹیکہ کار (تبصرہ نگار، نقاد) ڈاکٹر برہمانندتر پاٹھی ساہیتیہ آیوروید جیوتش آچاریہ ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی۔ڈی۔ایس۔سی۔اے، پرکاشیت چوکھنبہ سنسکرت پرتیشٹھان 38، یو۔اے جواہر نگر بنگلو روڈ دلی۔ سنسکرت سہیت شیو پُران کے ودھویشور سنہیتا ادھیائے 6 پرشٹ 45 پر)

شری برھما جی، شری وشنو جی کے پاس آئے۔ اُس وقت شری وشنو جی لکشمی جی کے ساتھ شیش ناگ کی سیج پر سوئے ہوئے تھے۔ ساتھ میں انوچر (خادم) بھی بیٹھے تھے۔ شری برھما جی نے شری وشنو جی سے کہا بیٹا، اُٹھ دیکھ تیرا باپ آیا ہوں، میں تیرا بھگوان ہوں۔ اس پر وشنو جی نے کہا آؤ بیٹھو میں تمہارا پِتا ہوں۔ تیرا مُکھ ٹیڑھا کیوں ہو گیا۔ برہما جی نے کہا اے پُتر! اب تجھے ابھیمان ہو گیا ہے، میں تیرا محافظ ہی نہیں ہوں بلکہ سارے جگت کا پِتا ہوں۔ شری وشنو جی نے کہا، ارے چور! تو اپنا بڑپن کیا دکھاتا ہے؟ سب جگت تو مجھ میں نواس کرتا ہے۔ تو میری نابھی کمل سے پیدا ہوا اور مجھ سے ہی ایسی باتیں کر رہا ہے۔ اتنا کہہ کر دونوں پربھو آپس میں ہتھیاروں سے لڑنے لگے۔ ایک دوسرے کے وکشتھل (سینے) پر آگھات (وار) کئے۔ یہ دیکھ کر سداشیو (کال روپی برہم) نے ایک تیجو مئے لِنگ (بڑا پتھر) اِن دونوں کے بیچ کھڑا کر دیا، تب اِن کی جنگ ختم ہوئی (یہ اُوپر لکھا بیان گیتا پریس گورکھ پور والی شیو پُران سے نکال رکھا ہے۔ لیکن مول سنسکرت کے ساتھ جو اُوپر لکھی ہے اور دوسرے دو سمپادکوں اور پرکاشکوں والی شیو پُران میں سہی ہے)

وِیچار کریں :۔ شری شیو پُران، شری وشنو پُران، شری برھما پُران اور شری دیوی مہا پُران میں تینوں بھگوانوں اور سداشیوِ (کال روپی برھم) اور دیوی (شیوا۔ پرکرتی) کی جیون لیلائیں ہیں۔ اِنہی کے آدھار سے سب رشی لوگ اور گروجن گیان سنایا کرتے ہیں۔ اگر کوئی پوِتر پُرانوں سے الگ گیان کہتا ہے وہ پاٹھیہ کرم کے وِیروُدھ گیان ہونے سے وئیرتھ ہے۔

اوپر لکھی جنگ کا لیکھ پوِتر شیو پُران سے ہے جس میں دونوں بھگوان پانچ ورش کے بچوں کی طرح لڑ رہے ہیں۔ وہ کہا کرتے ہیں کہ تو میرا بیٹا، اور دوسرا کہا کرتا ہے تو میرا بیٹا، میں تیرا

باپ پھر ایک دوسرے کا گریبان پکڑ کر مکوں اور لاتوں سے جھگڑا کرتے ہیں۔ یہی چریتر (کردار) تریلوک ناتھوں کا ہے۔

اوپر والے تینوں پُرانوں (شری برھما پُران، شری وشنو پُران اور شری شیو پُران) کی شروعات تو کال روپی برہم مطلب جیوتی نرنجن سے ہی ہوتی ہے۔ جو برھم لوک میں مہا برھما، مہا وِشنُو اور مہا شیوِ بن کر رہتا ہے اور اپنی لیلا بھی ان برھما، وشنو، شیو کے رُوپ میں کرتا ہے۔ اپنے اصلی کال رُوپ کو چُھپا کر رکھتا ہے اور بعد میں ذِکر رج گُن برھما جی، ست گُن وشنو جی، تم گُن شیو جی کی لیلاؤں کا ہے۔ اوپر لکھے گیان کے آدھار سے پوِتر پُرانوں کو سمجھنا بالکل آسان ہو جائیگا

"شری وِشنُو پُران"

(انوادک شری منی لال گُپت، پرکاشیت گووِند بھوَن کاریالیہ، گیتا پریس گورکھپور)

(شری وشنو پران کا گیان شری پاراسر رشی نے اپنے شِشیہ شری میتر یہ رِشی جی کو کہا ہے)۔

شری پاراسر رشی جی نے شادی ہوتے ہی گھر چھوڑ کر جنگل میں سادھنا کرنے کا پکا اِرادہ کیا۔ اُس کی دھرم پتنی نے کہا ابھی تو ہماری شادی ہوئی ہے اور ابھی گھر چھوڑ کر جا رہے ہو۔ اولاد پیدا کر کے پھر سادھنا کے لئے چلے جانا۔ تب شری پاراسرِ رشی نے کہا کہ سادھنا کرنے کے بعد بچے پیدا کرنے سے نیک اولاد پیدا ہوتی ہے۔ میں کچھ وقت بعد آپ کے لیئے اپنی شکتی (ویریہ) کسی پکشی (پرندہ) کے دُوارہ بھیج دونگا۔ آپ اُسے گرہن (محفوظ) کر لینا یہ کہہ کر گھر چھوڑ کر جنگل کو روانہ ہو گیا۔ ایک سال سادھنا کے بعد اپنا ویریہ نکال کر ایک درخت کے پتے میں بند کر کے اپنی منتر شکتی سے شکرانو رکشا کر کے ایک کوّے سے کہا کہ یہ پتر میری پتنی کو دیکر آؤ۔ کوّا اُسے لیکر دریا کے اوپر سے اُڑا جا رہا تھا، اس کی چونچ سے وہ پتر دریا میں گر گیا۔ اُسے ایک مچھلی نے کھا لیا کچھ مہینے بعد اُس مچھلی کو ایک ملاح نے پکڑ کر کاٹا۔ اُس میں سے ایک لڑکی نکلی، ملاح نے لڑکی کا نام ستیہ وتی رکھا، (وہی لڑکی مچھلی کے پیٹ سے پیدا ہونے کے کارن مچھودری نام سے بھی جانی جاتی تھی)۔ ناوک نے ستیہ وتی کو اپنی پُتری رُوپ سے پالا۔

کوّے نے واپس جا کر شری پاراسر جی کو سب حقیقت بیان کی۔ جب سادھنا مکمل کر کے شری پاراسر جی 16 ورش بعد واپس آ رہے تھے، دریا پار کرنے کیلئے ملاح کو پُکار کر کہا کہ مجھے جلدی دریا سے پار کر دو میری پتنی میرا انتظار کر رہی ہوگی۔ اُس وقت ملاح کھانا کھا رہا تھا اور شری پاراسر رِشی جی کے ویریہ سے مچھلی سے پیدا ہونے والی 14 ورش کی جوان کنیا اپنے پِتا کا کھانا لیکر وہیں پر موجود تھی۔ ملاح کو پتا تھا کہ سادھنا تپسیہ کر کے آنے والے رِشی سدھیوں سے پُر ہوتے ہیں۔ آگیہ کا جلدی پالن نہ کرنے کے کارن شاپ دے دیتا ہے۔ ملاح نے کہا رشیور میں کھانا کھا

رہاہوں، ادھورا کھانا چھوڑنا ان دیوَ (اناج) کا اپمان ہوتا ہے، مجھے پاپ لگے گا۔ لیکن شری پاراسر جی نے ایک نہیں سُنی ۔ رِشی کو زیادہ اُتاولا جان کر ملاح نے اپنی جوان بیٹی سے کہا کہ بیٹی رِشی جی کو دریا پار کرا کر آوٗ۔ پِتا جی کا آدیش سُن کر بیٹی کشتی میں رِشی پاراسر جی کو لیکر چل پڑی۔ دریا کے بیچ میں جانے کے بعد رِشی پاراسر جی نے اپنے ہی بیج شکتی سے مچھلی سے پیدا ہوئی اُس لڑکی مطلب کہ اپنی ہی بیٹی سے دُشٹ کرم (زنا) کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ لڑکی بھی اپنے پالنے والے پِتا ملاح سے رِشیوں کے کرودھ سے دیئے شاپ سے دُکھی لوگوں کی کتھائیں سُنا کرتی تھی۔ شاپ کے ڈر سے کانپتی ہوئی لڑکی نے کہا کہ رِشی جی آپ برہمن ہو، میں ایک شودر کی پُتری ہوں۔ رِشی پاراسر جی نے کہا کوئی بات نہیں لڑکی نے اپنی عزت بچانے کیلئے پھر بہانہ کیا اور کہا اے رِشیور میرے شریر سے مچھلی کی بدبو نکل رہی ہے۔ رِشی پاراسر جی نے اپنی شبد شکتی سے وہ بدبو ختم کر دی۔ پھر لڑکی نے کہا کہ دونوں کناروں پر لوگ دیکھ رہے ہیں۔ رِشی پاراسر جی نے گنگا دریا کا پانی ہاتھ میں اُٹھا کر آکاش کی طرف پھینکا اور اپنی سدھی شکتی سے دُھند پیدا کر دی اور اپنے من کی خواہش پوری کی ۔لڑکی نے اپنے پالن کرنے والے پِتا کو اپنی پالنے والی ماتا کے ذریعے سب گھٹنا سے آگاہ کرایا اور بتایا کہ رِشی نے اپنا نام پاراسر بتایا اور رِشی وشیشٹ جی کا پوتا بتا رہا تھا۔ وقت آنے پر کنواری کے گربھ سے شری وِیاس رِشی پیدا ہوئے۔

اُسی پاراسر جی کے ذریعے شری وشنو پُران کی رچنا ہوئی ہے۔ شری پاراسر جی نے بتایا کہ اے میتریہ! جو گیان میں تجھے سنانے جا رہا ہوں یہی پرسنگ دکش آدی منیوں نے نرمدا کنارے پر راجا پرُوکُتس کو سُنایا تھا۔ پرُوکُتس نے سارسوَت سے اور سارسوَت نے مجھ سے کہا تھا۔ شری پاراسر جی نے شری وشنو پُران کے پہلے ادھیائے شلوک سنکھیہ 31، پرشٹ سنکھیہ 3 میں کہا ہے کہ یہ جگت وشنو سے اُتپن ہُوا ہے، انہی میں سمایا ہُوا ہے ۔ وہ ہی اُس کی استھیتی (سنبھال) اور پرلئے کے کرتا ہیں۔ ادھیائے 2 شلوک 16-15 پرشٹ 4 میں کہا ہے کہ اے دوِیج! پر برہم کا پہلا رُوپ پُرش مطلب بھگوان جیسا لگتا ہے۔ لیکن وَیکت (مہا وشنو رُوپ میں پرگھٹ ہونا) اور اوَیکت (ادرشیہ (چُھپا) اصلی کال روپ میں 21 ویں برہمانڈ میں رہنا) اس کے دوسرے رُوپ ہیں اور "کال" اس کا پرم رُوپ ہے۔ بھگوان وشنو جو کال رُوپ میں ویکت اور اویکت رُوپ سے استھیت ہوتے ہیں، یہ اُن کی بالوَت لیلا ہے۔

ادھیائے 2 شلوک 27 پرشٹ 5 میں کہا ہے کہ: اے میتریے! پرلئے کال میں پردھان مطلب پرکرتی جیسے روپ میں استھیت ہو جانے پر مطلب پُرش کے پرکرتی سے پُرتھک (الگ) ہو جانے پر وِشنو بھگوان کا کال رُوپ پرَورت ہوتا ہے۔

ادھیائے 2 شلوک 28 سے 30 پرشٹ 5 ۔ تدنتر (سرگ کال اُپستھت ہونے پر) اُن پر برہم پرماتما ویشو رُوپ سروَویاپی، سروَ بھوتیشوَر، سروَ آتما پرمیشور نے اپنی اِچھا سے ویکاری پردھان اور اویکاری پُرش میں پروِیشٹ ہو کر ان کو شوبھیت (شرمندہ) کیا۔ 29-28 جس پرکار کریا شیل نہ ہونے پر بھی گندا اپنی سُنیندھی ماتر سے ہی پردھان و پُرش کو پریِریت کرتے ہیں۔

خاص: شلوک سنکھیہ 28 سے 30 میں اسپشٹ کیا ہے کہ پرکرتی (دُرگا) اور پُرش (کال پربھو) سے دوسرا کوئی اور پرمیشور ہے جو اِن دونوں کو دوبارہ سرشٹی رچنا کیلئے پریرِت (متاثر) کرتا ہے۔

ادھیائے 2 پرشٹ 8 پر شلوک 66 میں لکھا ہے کہ وہی پربھو وشنو دنیا کو پیدا کرنے والا (برہمہ) بن کر اپنی ہی دنیا بناتے ہیں۔ شلوک سنکھیہ 70 میں لکھا ہے بھگوان وشنو ہی برہمہ وغیرہ اوستھاؤں دُوارہ رچنے والے ہیں۔ وہی رچے جاتے ہیں خود بھی مرتے ہیں۔

ادھیائے 4 شلوک 4 پرشٹ 11 پر لکھا ہے کہ کوئی اور پرمیشور ہے جو برہمہ، شیو، وغیرہ ایشوروں کے بھی ایشور ہیں۔ ادھیائے 4 شلوک 17,22 15 14-15 پرشٹ 12-11 پر لکھا ہے۔ پرتھوی بولی اے کال سروپ! آپ کو نمسکار ہو۔ اے پربھو آپ ہی جگت کی سرشٹی بنانے کیلئے برہمہ، وشنو اور رُدر کے رُوپ بنانے والے ہیں آپ کا جو رُوپ اوتار رُوپ میں پرگھٹ ہوتا ہے، اُسی کی دیوگن پوجا کرتے ہیں آپ ہی اوم کار ہیں ادھیائے 4 شلوک 50 پرشٹ 14 پر لکھا ہے پھر اُن بھگوان ہری نے رجگُن میں پُر ہو کر چترُ مکھ دھاری برھما رُوپ بنا کر سرشٹی کی رچنا کی۔

اوپر لکھے بیان سے ظاہر ہُوا کہ رِشی پاراسر جی نے سُنا سنایا گیان مطلب لوک وید کے آدھار پر شری وشنو پُران کی رچنا کی ہے ۔ کیونکہ اصلی سچا گیان پورن پرماتما نے پہلے ست یُگ میں خود آ کر شری برھما کو دِیا تھا۔ شری برھما نے کچھ گیان اور کچھ اپنا خود ساختہ خیالی گیان اپنی آنے والی پیڑھی کو بتایا۔ ایک دوسرے سے سُنتے سناتے ہی لوک وید شری پاراسر جی کو حاصل ہُوا شری پاراسر جی نے وشنو کو کال بھی کہا ہے اور پر برھم بھی کہا ہے اوپر لکھے بیان سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وِشنو مطلب برھم رُوپ کال اپنی اُتپتی برھما، وِشنو اور شیو رُوپ سے کر کے سرشٹی پیدا کرتے ہیں۔ برھم (کال) ہی برہم لوک میں تین رُوپوں میں پرگھٹ ہو کر لیلا کر کے چھل کرتا ہے۔ وہاں سوئم بھی مرتا ہے (مزید معلومات کے لئے کرپیا پڑھیں "پرلئے کی جانکاری" پُستک ''گہری نظر گیتا میں''، ادھیائے 8 شلوک 17 کی ویاکھیہ میں)۔ اسی برہم لوک میں الگ الگ تین جگہیں بنائی ہوئی ہیں۔ ایک رجوگُن پردھان اس میں یہی کال روپی برہم اپنا برہمہ رُوپ بنا کر رہتا ہے۔ اور اپنی پتنی دُرگا کو ساتھ رکھ کر ایک رجوگُن پردھان پُتر پیدا کرتا ہے۔ اُس کا نام برہمہ رکھتا ہے۔ اور اُسی سے ایک برہمانڈ میں پیدائش کرواتا ہے ۔ اِسی طرح اُسی برہم لوک میں ایک ستگُن پردھان جگہ بنا کر سوئم اپنا وشنو رُوپ بنا کے رہتا ہے۔ اور اپنی پتنی دُرگا (پرکرتی) کو پتنی رُوپ میں

رکھ کرایک ست گُن پُتر پیدا کرتا ہے اُس کا نام وشنو رکھتا ہے۔اُس پُتر سے ایک برہمانڈ میں تین لوکوں (پرتھوی، پاتال، سرگ) میں استھیتی بنائے رکھنے کا کام کرتا ہے۔ (ثبوت شیو پُران گیتا پریس گورکھپور سے پرکاشیت انوادک ہنو مان پرساد پودار چمن لال گوسوامی رُدرِ سنہیتا ادھیائے 6-7 پرشٹ نمبر 103-102۔

برہم لوک میں ہی ایک تیسری جگہ بنا کر اُس میں خود ہی شیو رُوپ بنا کر رہتا ہے اور اپنی پتنی دُرگا کو ساتھ رکھ کر پتی پتنی کے ویوھار (مِلن) سے اسی طرح تیسرا پُتر تموگُن یُکت پیدا کرتا ہے۔اُس کا نام شنکر (شیو) رکھتا ہے۔ اُس پُتر سے تین لوک کے پرانیوں (مخلوق) کا سنہار (خاتمہ) کرواتا ہے۔

وشنو پُران میں ادھیائے 4 تک جو گیان ہے وہ کال برہم مطلب جیوتی نرنجن کا ہے۔ ادھیائے 5 سے آگے کا ملا جُلا گیان کال کے بیٹے ست گُن وشنو کی لیلاؤں کا ہے۔اور اسی کے اوتار شری رام، شری کرشن، وغیرہ کا گیان ہے۔

خاص سوچنے کی بات ہے کہ شری وشنو پُران کا بولنے والا شری پاراسرِ رشی ہے۔یہی گیان دکش آدی رِشیوں سے پروکُتس نے سُنا، پروکُتس سے سارسوَت نے سُنا اور سارسوَت سے شری پاراسرِ رشی نے سُنا۔ وہ گیان شری وشنو پُران میں لکھوایا گیا جو آج ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ اس میں صرف ایک برہمانڈ کا گیان ہے وہ بھی ادُھورا ہے۔شری دیوی پران، شری شیو وغیرہ پرانوں کا گیان بھی برہمہ جی کا دیا ہُوا ہے۔شری پاراسر والا گیان شری برہما جی دُوارہ دیئے گیان کے برابر نہیں ہوسکتا۔اس لیئے شری وشنو پُران کو سمجھنے کیلیئے دیوی پُران اور شری شیو پُران کی مدد لینی پڑے گی۔ کیوں کہ یہ گیان دکش آدی رِشیوں کے پِتا شری برہمہ جی کا دِیا ہُوا ہے۔شری دیوی پُران اور شری شیو پُران کو سمجھنے کیلیئے شریمد بھگوت گیتا اور چاروں ویدوں کی مدد لینی پڑے گی۔ کیوں کہ یہ گیان خود بھگوان کال روپی برہم سے دِیا گیا ہے۔ جو برہمہ، وِشنو، شیو جی کا پیدا کرنے والا پِتا ہے۔ پویتر ویدوں اور پویتر شریمد بھگوت گیتا جی کے گیان کو سمجھنے کے لیئے "سوسم وید" مطلب سوکشم وید کی مدد لینی ہوگی۔ جو کال روپی برہم کے اُتپتی کرتا مطلب کہ پِتا پرم اکشر برہم (کوِیر دیوَ) کا دیا ہُوا ہے۔ جو (کویر گرِبھی) کبیر وانی دُوارہ سوئم ست پُرش نے پرگھٹ ہو کر کہا تھا۔رُگوید منڈل 9 سُکت 96 منتر 16 سے 20 تک پرمان ہے۔)

"شری برھما پُران"

اس پُران کے وکتا (بولنے والے) لومہرشن رِشی جی ہیں۔ جو شری وِیاس جی رشی کے چیلے ہیں۔جنہیں سُوت جی بھی کہا جاتا ہے۔شری لومہرشن جی نے بتایا کہ یہ گیان پہلے شری برہمہ جی نے دکش آدی سریشٹ رِشیوں کو سُنایا تھا۔وہی میں سُنا تا ہوں۔ اس پُران میں سرشٹی ورنن

نامک ادھیائے میں (پرشٹ 277 سے 279 تک) کہا ہے کہ شری وشنو جی پوری کائنات کے آدھار ہیں جو برہمہ، وِشنو، شیو رُوپ سے جگت کی پیدائش اور پالن اور سنہار (خاتمہ) کرتے ہیں اس بھگوان وشنو کو میرا نمسکار ہے جو نِتیہ سدست سروپ اور کارن بھوت اویکت پرکرتی ہے اسی کو پردھان کہتے ہیں اسی سے پُرش نے اس کائنات کا نرمان کیا ہے۔ امیت تیجسوی برہمہ جی کو ہی پُرش سمجھو وہ سارے پرانیوں کی سرشٹی کرنے والے اور بھگوان نارائن کے آشریت ہیں۔

سوئمبھو بھگوان نارائن نے جل کی سرشٹی کی۔ نارائن سے اُتپن ہونے کے کارن جل کو نار کہا جانے لگا۔ بھگوان نے سب سے پہلے جل پر وِشرام کیا۔اس لیئے بھگوان کو نارائن کہا جاتا ہے۔ بھگوان نے جل میں اپنی شکتی چھوڑی اُس سے ایک سنہری انڈہ پیدا ہُوا۔اُسی میں سوئمبھو برہمہ جی کی پیدائش ہوئی، ایسا سُنا جاتا ہے۔ ایک سال تک انڈے میں رہ کر شری برہمہ جی نے اُس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ایک سے دُھولوک اور دوسرے سے بھُولوک بن گیا۔

اس کے بعد برہما جی نے اپنے روش سے رُدر کو پیدا کیا۔اوپر لکھا گیان رِشی لومہرشن (سُوت جی) کا کہا ہُوا ہے جو سُنا سُنایا لوک وید (دنت کتھا) ہے۔ جو مکمل نہیں ہے۔ کیوں کہ بولنے والا کہہ رہا ہے کہ ایسا سُنا ہے۔اس لیئے مکمل جانکاری کے لئے شری دیوی مہاپُران، شری شیو مہاپُران، شریمد بھگوت گیتا اور چاروں وید اور پورن پرماتما دُوارہ تتو گیان سے سوکشم وید مطلب کہ کبیر وانی کہا جاتا ہے، اس کے لیئے کرپیا پڑھیں ''گہری نظر گیتا میں''، ''پرمیشور کا سار سندیش''۔ ''پری بھاشہ پربھو کی'' اور پُستک ''یتھارتھ گیان پرکاش'' میں۔

(اصلی سچا گیان سوئم کل یُگ میں پرگھٹ ہو کر کوِیر دیوَ (کبیر دیو) نے اپنے خاص سیوک شری دھرم داس جی (باندھوَ گڑھ والے) کو دوبارہ ٹھیک ٹھیک بتایا۔ جو اسی پُستک میں سرشٹی رچنا میں لکھا گیا ہے۔ کرپیا وہاں پڑھیں)۔

شری پاراسر جی نے کال برہم کو پر برہم بھی کہا ہے، برہم بھی کہا ہے، وشنو بھی کہا ہے اور اسی کو انادی مطلب امر بھی کہا ہے۔اس برہم کال کا جنم مرتیو نہیں ہوتا۔ اسی سے رِشی کی بال بُدھی (بچکانہ ذہن) ظاہر ہوتی ہے۔

وِیچار کریں! وشنو پُران کا گیان ایک رشی دُوارہ کہا ہے جس نے لوک وید (سُنی سُنائی دنت کتھا) کے آدھار سے کہا ہے اور برہمہ پُران کا گیان شری لومہرشن رشی نے دکش آدی رِشیوں سے سنا تھا، وہ لکھا ہے اس لئے اوپر لکھے دونوں (وشنو پُران و برہمہ پُران) کو سمجھنے کے لیئے شری دیوی مہاپُران اور شری شیو پُران کی مدد لینی چاہیے، جو سوئم شری برہمہ جی نے اپنے پُتر نارد جی کو سُنایا، جو شری وِیاس جی رشی کے دُوارہ گرہن ہُوا اور لکھا گیا۔ دوسرے پُرانوں کا گیان شری برہمہ جی کے گیان کے برابر نہیں ہوسکتا۔اس لئے دوسرے پُرانوں کو سمجھنے کیلیئے دیوی پُران اور شری شیو

پُران کی مدد لی جائے گی۔ کیوں کہ یہ گیان دکش آدی رِشیوں کے پِتا شری برہمہ جی کا دِیا ہُوا ہے۔ شری دیوی پُران اور شری شیو پُران کو سمجھنے کے لیئے شریمد بھگوت گیتا اور چاروں ویدوں کی مدد لی جائے گی۔ کیوں کہ یہ گیان سوئم بھگوان کال روپی برہم دُوارہ دِیا گیا ہے۔ جو برہمہ، وشنو، اور شیو جی کا پیدا کرنے والا پِتا ہے۔ پویتر ویدوں اور پویتر شریمد بھگوت گیتا جی کے گیان کو سمجھنے کیلئے سوَسم (سُوکشم) وید کی مدد لینی ہوگی، جو کال روپی برہم کے پیدا کرنے والے پِتا مطلب پرم اکشر برہم کوِ یر دیوَ کا دِیا ہُوا ہے۔ جو (کویر گرِبھی) کبیر وانی دُوارہ سوئم ست پُرش نے پرگھٹ ہوکر کہا تھا۔ (رُگویدَ منڈل 9 سُکت 96 منتر 16 سے 20 تک پرمان ہے) اور شریمد بھگوت گیتا میں بھگوان کال برہم نے اپنی حیثیت خود بتائی ہے جو سچ ہے۔

گیتا ادھیائے 15 شلوک 18 میں کہا ہے کہ میں (کال روپی برہم) اپنے 21 برہمانڈوں میں جتنی بھی مخلوق ہے ان سے سریشٹ ہوں، وہ چاہے استھول شریر میں ناشوان ہیں، چاہے آتما رُوپ میں اویناشی ہیں۔ اس لئے لوک وید (سُنی سُنائی دنت کتھا) کے آدھار سے مجھے پُرشوتم مانتے ہیں۔ اصل میں پُرشوتم تو مجھ (شر پُرش کال) سے اور اکشر پُرش (پر برہم) سے بھی کوئی اور ہے۔ وہی اصل میں پرماتما بھگوان کہا جاتا ہے جو تینوں لوکوں میں پرویش کر کے سب کا دھارن پوشن کرتا ہے، وہی اصل میں اویناشی پرمیشور ہے۔ گیتا ادھیائے 15 شلوک 16 سے 17، گیتا گیان دینے والا برہم خود کہہ رہا ہے کہ اے ارجن! تیرے اور میرے بہت جنم ہو چکے ہیں تو نہیں جانتا، میں جانتا ہوں۔ شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 4 شلوک 5، ادھیائے 2 شلوک 12 میں ثبوت ہے اور ادھیائے 7 شلوک 18 میں اپنی سادھنا کو بھی انوتمام (انتہائی گھٹیا) کہا ہے۔ اس لیئے ادھیائے 18 شلوک 62 میں کہا ہے کہ اے ارجُن تو سب طرح سے اُس پرمیشور کی شرن میں جا اُسی کی کرپا سے ہی تو پرم شانتی کو پراپت ہوگا اور کبھی نہ ختم ہونے والی دنیا مطلب ست لوک کو پراپت ہوگا۔ ادھیائے 15 شلوک 4 میں کہا ہے کہ جب تجھے تو درشی سنت مل جائے (جو گیتا ادھیائے 4 شلوک 34 گیتا ادھیائے 15 شلوک 1 میں لکھا ہوا ہے) اس کے بعد اُس پرم پد پرمیشور کی کھوج کرنی چاہیے جہاں گئے ہوئے سادھک لوٹ کر واپس سنسار میں نہیں آتے مطلب پورن موکش ہو جاتا ہے۔ جس پرمیشور سے یہ سب سنسار پیدا ہوا ہے۔ وہی سب کا دھارن پوشن کرنے والا ہے۔ میں (گیتا گیان بولنے والا برہم روپی کال) بھی اسی آدی پرُش پرمیشور کی شرن میں ہوں۔ پورے وِشواس سے اُس کی ہی بھکتی سادھنا مطلب پوجا کرنی چاہیے۔

"شری دیوی مہا پُران سے گیان حاصل کریں!!"

" شری دیوی مہا پُران سے آنشک لیکھ اور سار ویچار "

(سنکشیپت شریمد دیوی بھاگوت، سچیتر، موٹاٹائپ، کیول ھندی سمپادھک ھنو مان پرساد پودار، چیمن لال گوسوامی پرکاشت: گوویند بھوَن کاریالیہ، گیتا پریس گور کھپور).

"شری جگدمبیکائے نمح"

شری دیوی مدبھگوت تیسرا اسکند

راجا پریکشت نے شری وِیاس جی سے برہمانڈوں کی رچنا کے بارے میں پوچھا شری وِیاس جی نے کہا کہ اے راجن! میں نے یہی سوال رِشیور نارد جی سے پوچھا تھا، وہ ورنن آپ سے بتاتا ہوں میں (شری وِیاس جی) نے شری نارد جی سے پوچھا اُن برہمانڈوں کے رچیتا کون ہیں؟ کوئی تو شری شنکر بھگوان کو اس کا بنانے والا مانتے ہیں، کچھ شری وشنو جی کو کچھ شری برہمہ جی کو اور بہت سے آچاریہ بھوانی کو سب منورتھ پورن کرنے والی بتاتے ہیں۔ وہ آدی مایا مہاشکتی ہے اور پرم پُرش کے ساتھ رہ کر کاریہ (کام کاج) سمپادن کرنے والی پرکرتی ہے۔ برہم کے ساتھ ان کا ابھید سمبندھ ہے۔ (پرشٹ 114)

نارد جی نے کہا ! وِیاس جی پراچین سمے (قدیم دور) کی بات ہے، یہی شک میرے من میں بھی پیدا ہو گیا تھا تب میں اپنے پِتا امیت تیجسوی برہما جی کے استھان پر گیا اور اُن سے اِس سمے جس بارے میں تم مجھ سے پوچھ رہے ہو، اسی بارے میں میں نے پوچھا۔ میں نے کہا پِتا جی! یہ سارے برہمانڈ کہاں سے پیدا ہوئے ہیں؟ اس کی رچنا آپ نے کی ہے یا شری وشنو جی نے یا شری شنکر جی نے کرپیا سچ سچ بتانا۔

برہمہ جی نے کہا (پرشٹ 115 سے 120 اور 129-128-125-123) بیٹا نارد! میں اس سوال کا کیا جواب دوں؟ یہ سوال بہت ہی مشکل ہے۔ پوروَ کال (ارتقائی دور) میں ہر طرف پانی ہی پانی تھا۔ تب کمل سے میری پیدائش ہوئی۔ میں کمل پر بیٹھ کر وچار کرنے لگا اِس اگادھ پانی میں میں کیسے پیدا ہو گیا؟ کون میرا رکشک ہے؟ میں کمل کا ڈنٹھل پکڑ کر پانی میں اُترا۔ وہاں مجھے شیش ناگ کی شیاّ (سیج) پر بھگوان وشنو کا درشن ہُوا، وہ یوگ نندرا کے وشی بھوت ہو کر گہری نیند میں سوئے ہوئے تھے۔ اتنے میں بھگوَتی یوگ نِندرا یاد آ گئی میں نے اُن کا استوَن کیا۔ تب وہ کلیان مئی بھگوتی وشنو کے شریر سے نکل کر اچینتیہ رُوپ دھارن کر کے آکاش میں براجمان ہوگئی۔ دیویہ آبھوشن ان کی چھبی بڑھا رہے تھے۔ جب یوگ نِندرا بھگوان وشنو کے شریر سے الگ ہو کر

آ کاش میں جانے لگی تب فوراً ہی شری ہری اُٹھ بیٹھے۔ اب وہاں میں اور بھگوان وشنو دو تھے۔ وہیں رُدُر (شیو) بھی پرگھٹ ہوگیا۔ ہم تینوں کو دیوی نے کہا برہمہ، وشنو، مہیشور! تم بہت اچھی طرح ساودھان ہوکر اپنے اپنے کام کاج میں مصروف ہو جاؤ۔ سرشٹی استھیتی اور سنہار یہ تمہارے کاریہ ہیں۔ اتنے میں ایک سندر وِیمان آکاش سے اُتر کر آیا تب اُس دیوی نے ہمیں آگیہ دی دیوتاؤ!!! بے خوف ہوکر اپنی مرضی سے اِس ویمان میں بیٹھ جاؤ۔ برہمہ، وشنو اور رُدُر (شیو) آج میں تمہیں ایک ادبُھت کرشمہ دکھاتی ہوں۔

ہم تینوں دیوتاؤں کو اُس پر بیٹھے دیکھ کر دیوی نے اپنی شکتی سے ویمان کو آکاش میں اُڑا دیا۔ اتنے میں ہمارا ویمان تیزی سے چل پڑا اور وہ دیویہ دھام برہم لوک میں جا پہنچا۔ وہاں ایک دوسرے برہمہ موجود تھے۔ اُنہیں دیکھ کر بھگوان شنکر اور وشنو کو بڑا آشچریہ (حیرت) ہُوا۔ بھگوان شنکر اور وشنو نے مجھ سے پوچھا چتر انن! یہ اویناشی برہم کون ہے؟ میں نے جواب دیا مجھے کچھ پتا نہیں۔ سرشٹی کے ادھیشٹھاتا یہ کون ہیں؟ بھگون میں کون ہوں اور ہمارا مقصد کیا ہے اس اُلجھن میں میرا من چکر کاٹ رہا ہے۔

اتنے میں من کے سمان تیزی سے ویمان وہاں سے چل پڑا اور کیلاش کے سورمیہ شیکھر (چوٹی) پر جا پہنچا۔ وہاں ویمان کے پہنچتے ہی بھویہ بھون (عظیم الشان محل) سے تِرنیتر دھاری (تین آنکھوں والے) بھگوان شنکر نکلے وہ نندی ورشبھ (سانڈ) پر بیٹھے تھے پل بھر کے بعد ہی وہ ویمان اُس شیکھر سے بھی پون کے سمان تیز چال سے اُڑا اور ویکنٹھ لوک میں پہنچ گیا، جہاں بھگوتی لکشمی کا ولاس بھون (پُرآسائش محل) تھا۔ بیٹا نارد وہاں میں نے جو سمپتی دیکھی اسے بیان کرنا میرے لئے ناممکن ہے۔ اُس اُتم پوری کو دیکھ کر وشنو کا من حیرت کے سمندر میں غوطہ کھانے لگا۔ وہاں کمل لوچن شری ہری براجمان تھے۔ جس کی چار بھُجائیں تھیں۔

اتنے میں ہی ہواؤں سے باتیں کرتا ہوا وہ ویمان جلدی سے اُڑ گیا۔ آگے امرت کے سمان میٹھے جل والا سمندر ملا۔ وہیں ایک منوہر دوئیپ تھا۔ اُس دوئیپ میں ایک منگل مئے منوہر پلنگ بچھا تھا۔ اُس اُتم پلنگ پر ایک دیویہ رمنی بیٹھی تھی، ہم آپس میں کہنے لگے کہ یہ سُندری کون ہے؟ اور اس کا کیا نام ہے ؟ ہم اس کے بارے میں بالکل نہیں جانتے ہیں۔

نارد! یوں شکوک میں ڈوب کر ہم لوگ وہاں رُکے رہے۔ تب بھگوان وشنو نے ان چارُوساھنی بھگوتی کو دیکھ کر ویویک پوروک نشچیہ کرلیا کہ وہ بھگوتی جگدمبیکا ہے۔ تب اُنہوں نے کہا کہ یہ بھگوتی ہم سب کی آدی کارن ہے۔ مہاودھیا، مہامایا ان کے نام ہیں۔ یہ پورن پرکرتی ہے یہ ویشویشوری، ویدگربھا اور شیوا کہلاتی ہے۔

یہ وہی دیویانگنا ہے، جن کے بچپن میں مجھے درشن ہوئے تھے۔ جس وقت میں بالک رُوپ میں تھا۔ مجھے پالنے پر یہ جھُلا رہی تھی۔ بٹ ورکش (بڑ کا درخت) کے پتر (پتے) پر خوبصورت سیج بچھی ہوئی تھی۔ اُس پر لیٹ کر میں پیر کے انگوٹھے کو اپنے کمل جیسے منہ میں لیکر چوس رہا تھا اور کھیل رہا تھا یہ دیوی گا گا کر مجھے جھلاتی تھی۔ وہی یہ دیوی ہے۔ اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے۔ انہیں دیکھ کر مجھے پہلے کی بات یاد آ گئی یہ ہم سب کی جننی (جنم دینے والی) ہے۔

وشنو نے سمے انوسار اُن بھُونیشوری کی تعریف شروع کر دی۔ بھگوان وشنو بولے، پرکرتی دیوی کو نمسکار ہے۔ بھگوتی ویدھیاتری کو نرنتر نمسکار ہے۔ تم شُدھ سرُوپا ہو، یہ سارا سنسار تم ہی سے اُدبھاشیت ہو رہا ہے۔ میں برہمہ اور شنکر ہم سب ہی تمہاری کرپا سے ہی وِگھمان ہیں۔ ہمارا آویربھاؤ اور تِروبھاؤ ہوا کرتا ہے۔ صرف تم ہی نتیہ ہو، جگت جننی ہو، پرکرتی اور سناتنی دیوی ہو۔

بھگوان شنکر بولے دیوی! اگر مہا بھاگ وشنو تم ہی سے پرگھٹ ہوئے ہیں تو ان کے بعد اُتپن ہونے والا برہمہ بھی تمہاری ہی بالک ہوا۔ پھر میں تموگُنی لیلا کرنے والا شنکر کیا تمہاری سنتان نہیں ہُوا؟ مطلب مجھے بھی پیدا کرنے والی تم ہی ہو اس سنسار کی سرشٹی، استھیتی اور سنہار میں تمہارے گُن سدا سمرتھ ہیں۔ انہی تینوں گُنوں سے اُتپن ہم برہما، وشنو اور شنکر نیئم انوسار کاریہ میں تت پر (تیار) رہتے ہیں۔ میں برہما اور شیو وِیمان پر بیٹھ کر جا رہے تھے۔ ہمیں راستے میں نئے نئے جگت دکھائی دیئے۔ بھوانی! بھلا بتایئے تو انہیں کس نے بنایا ہے؟

اس لئے یہی پرمان دیکھیں شری دیوی بھاگوت مہاپُران سبھاشا ٹیکم سمھا تیم کھیم راج شری کرشن داس پرکاشیت ممبئ، اس میں سنسکرت کے ساتھ ہندی انواد کیا ہے۔ تیسرا اسکند ادھیائے 4، پرشٹ 10 شلوک 42:۔

برھما اھم ایشورا فِل ته پر بھاوات سروے ویم جنیں
یُوتا نه یدا تو نتیه کے انیه سوره شتمکھ پرموکھا ھ
چه نیتیه نیتیه توَ میوَ جننی پرکرتا پُرانا

ترجمہ: اے مات! برہما، میں (وشنو) اور شیو تمہارے ہی پربھاؤ سے جنم وان ہیں۔ نتیہ نہیں ہیں مطلب ہم اوِیناشی نہیں ہیں، پھر اِندر وغیرہ دوسرے دیوتا کس پرکار نتیہ ہوسکتے ہیں۔ تم ہی اویناشی ہو پرکرتی اور سناتنی دیوی ہو۔

پرشٹ 12-11 ادھیائے 5، شلوک 8

یدی دیا درمنا نه سدا مبیکے کتھم وھیتا ہ چه تموگُنا
کمل جئشچ رجو گُن سمبھو سُوھیتا کیمو ستو گُنو ھری

ترجمہ: بھگوان شنکر بولے: اے مات! اگر ہمارے اوپر آپ دیا کرنے والی ہو تو مجھے تموگن کیوں بنایا، کمل سے پیدا برھما کو رجوگن کس لئے بنایا اور وشنو کو ستوگن کیوں بنایا؟ مطلب کے جیوؤں کے جنم اور مرتیو روپی دُش کرم میں کیوں لگایا۔

شلوك 12 :

رم یسے سوَ پتیم پُرشوم سدا تو گتیم نه هی ویهی ویدوم شوے

ترجمہ: اپنے پتی مطلب بھگوان کال کے ساتھ سدا بھوگ وِلاس کرتی رہتی ہو۔ آپکی گتی کوئی نہیں جانتا۔

برہما جی کہتے ہیں: میں بھی مہامایا جگدمبیکا کے چرنوں پر گر پڑا اور ان سے کہا ماتا! وید کہتے ہیں ’’ایك میوه دِوتیم برهم‘‘ ہے تو کیا وہ آتم سرُوپا تم ہی ہو، یا وہ کوئی اور ہی پُرش ہے؟

دیوی نے کہا! میں اور برہم ایک ہی ہیں۔ مجھ میں اور اُن برھم میں کبھی ذرا سا بھی بھید نہیں ہے۔ گوری، براہمی، رودری، واراہی، وِشنُوی، شیوا، وارونی، کُبیری، نارسنگی اور واسبی سبھی میرے رُوپ ہیں۔ برھما جی! اس شکتی کو تم اپنی استری بناؤ۔ مہاسرسوتی نام سے وِکھیات یہ سُندری اب سدا تمہاری استری ہو کر رہے گی۔ بھگوتی جگدمبا نے بھگوان وشنو سے کہا۔ وِشنو! من کو مُگدھ کرنے (من موہنی) والی اُس مہالکشمی کو لے کر اب تم بھی پدھارو یہ سدا تمہارے وکش استھل میں براجمان رہے گی۔

دیوی نے کہا شنکر! من کو لُبھانے والی (دلرُبا) یہ مہا کالی گوری نام سے وکھیات ہے۔ تم اسے پتنی رُوپ سے سویکار کرو۔

اب میرا کاریہ سدھ کرنے کے لئے ویمان پر بیٹھ کر تم لوگ فوراً چلے جاؤ۔ کوئی مشکل کام آنے پر جب تم مجھے یاد کرو گے، تب میں سامنے آجاؤں گی۔ دیوتاؤ! میرا اور سناتن پرماتما کا دھیان سدا کرتے رہنا۔ ہم دونوں کو یاد کرتے رہو گے تو تمہارے کام ٹھیک ہونے میں ذرا سا بھی سندیہہ (شک) نہیں رہے گا۔

برھما جی کہتے ہیں: اس پرکار کہہ کر بھگوتی جگدمبیکا نے ہمیں وِداع کر دیا۔ اُنہوں نے شُدھ آچار والی شکتیوں میں سے بھگوان وشنو کے لیئے مہالکشمی کو، شنکر کے لئے مہا کالی کو اور میرے لئے مہاسرسوتی کو پتنی بننے کی آگیا دے دی۔ اب اس استھان سے ہم چل پڑے۔

سار وِیچار: ایک برھمانڈ کی واستوک اِستھیتی سے مہرشی وِیاس جی، مہرشی نارد جی اور شری برھما جی، شری وِشنو جی اور شری شنکر جی بھی انبھگیہ (لاعلم) ہیں۔ یہ بھی اسپشٹ ہے کہ شری دُرگا کو پرکرتی بھی کہتے ہیں اور دُرگا اور برہم (جیوتی نرنجن کال) کا پتی پتنی کا سمبندھ (رشتہ) بھی ہے۔ اس لئے لکھا ہے کہ برہم کے ساتھ پرکرتی کا ابھید سمبندھ ہے۔ جیسے پتنی کو اردھانگنی بھی کہتے ہیں۔ شری

برہما جی کو سوئم نہیں پتا کہ میں کہاں سے پیدا ہُوا۔ ہزار سال تک جل میں پرتھوی کی کھوج کی، لیکن نہیں ملی۔ تب آکاشوانی کے آدھار پر ہزار ورش تک تپ کیا۔ کمل کا ڈنٹھل پکڑ کر نیچے اُترا۔ تو وہاں شیش ناگ کی شیاّ پر بھگوان وشنو بے ہوش پڑے تھے۔ شری وشنو کے شریر میں سے ایک دیوی نکلی (بھوتنی کی طرح شریر میں داخل تھی) جو سُندر آبھوشن پہنے آکاش میں براجمان ہو گئی، تب وشنو ہوش میں آئے اتنے میں شنکر جی بھی وہاں آ گئے۔

اوپر لکھے بیان سے ظاہر ہے کہ تینوں بھگوان بے ہوش کر رکھے تھے۔ پھر ہوش میں لا دیا۔ پھر دیوی نے تینوں پربھوؤں کو ویمان میں بیٹھنے کا آدیش دِیا۔ ویمان آکاش میں اُڑایا ایک برہمہ، ایک شیوا ایک وشنو دیکھا جو برہم لوک میں تھے۔

وِیچار کریں!! برہم لوک میں دوسرے برہمہ، وشنو اور شیو دکھائی دیئے تھے۔ یہ جیوتی نرنجن (برہم) کی ہی کلا بازی ہے۔ وہی دوسرے تین رُوپ دھارن کر کے برہم لوک میں تین گُپت جگہیں (ایک رجوگن پردھان شیتر، ایک ست گن پردھان شیتر، اور ایک تم گن پردھان شیتر) بنا کر رہتا ہے اور پرکرتی (دُرگا، اشٹنگی) کو اپنی پتنی رُوپ میں رکھتا ہے۔ جب یہ دونوں رجگُن پردھان شیتر میں ہوتے ہیں تب یہ مہا برہمہ اور مہا ساویتری کہلاتے ہیں۔ ان دونوں کے ملن سے جو بیٹا پیدا ہوتا ہے۔ وہ رجگُن پردھان ہوتا ہے، اُس کا نام برہمہ رکھ دیتے ہیں، اور جوان ہونے تک بے ہوش کر کے پرورش کرتے رہتے ہیں۔ پھر کمل کے پھول پر رکھ کر ہوش میں لا دیتے ہیں۔ جب یہ دونوں مہا وشنو اور مہالکشمی رُوپ میں (کال برہم اور دُرگا) ستوگُن پردھان شیتر میں رہتے ہیں۔ تب دونوں کے پتی پتنی ویوھار (ملن) سے جو پُتر اُتپن (بیٹا پیدا) ہوتا ہے وہ ستوگُن پردھان ہوتا ہے، اُس کا نام وشنو رکھ دیتے ہیں۔ کچھ دن بعد اُس بچے کو بے ہوش کر کے جوان ہونے تک پرورش کرتے رہتے ہیں پھر شیش ناگ کی شیاّ پر سُلا دیتے ہیں، پھر ہوش میں کر دیتے ہیں۔ اسی طرح جب یہ دونوں تموگُن پردھان شیتر میں رہتے ہیں تب وہاں شیوا مطلب دُرگا اور مہا شیو مطلب سدا شیو کے پتی پتنی ویوھار (ملن) سے جو پُتر اُس شیتر میں اُتپن ہوتا ہے، وہ تموگُن پردھان ہوتا ہے۔ اسکا نام شیو رکھ دیتے ہیں اُسے بھی جوان ہونے تک بے ہوش کر دیتے ہیں۔ پھر جوان ہونے پر ہوش میں لا کر اپنا کام کرواتے ہیں۔ پھر تینوں کو اکھٹا کر کے ویمان میں بٹھا کر اوپر کے لوکوں کے نظارے دکھاتے ہیں۔ کہیں یہ اپنے آپ کو رچن ہار نہ مان بیٹھیں۔ گُن پردھان شیتر کو سمجھنے کیلئے ایک مثال ہے۔ کسی مکان میں تین کمرے ہیں ایک کمرے میں دیش بھکت شہیدوں کی تصویریں لگی ہوں، جب انسان اُس کمرے میں جاتا ہے تو اُس کے وِیچار بھی دیش بھکتوں جیسے ہو جاتے ہیں۔ دوسرے کمرے میں سادھو، سنتوں، رِشیُوں وغیرہ کی تصویریں

لگی ہوئی ہوں، اُس کمرے میں جاتے ہی من شانت اور پربھو بھکتی کی طرف لگ جاتا ہے، اور تیسرے کمرے میں ننگی تصویریں لگی ہوں تو من میں ویسے ہی خیال گھر کرنے لگ جاتے ہیں۔اسی طرح اوپر برہم لوک میں کال روپی برہم نے تین جگہیں ایک ایک گُن پردھان بنائی ہیں۔تینوں پربھو (رجگُن برہمہ جی،تم گُن شیو، ست گُن وشنو) اپنے گُنوں کا اثر کیسے ڈالتے ہیں۔جیسے رسوئی گھر (باورچی خانہ) میں مرچوں کا چھونک سبزی میں لگایا،مرچ کے گُن سے سب ہی کمروں میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو چھینکیں آنے لگیں۔جیسے ساکار چیز مرچ تو رسوئی میں تھی،لیکن اس کی نراکار شکتی مطلب گُن نے دور بیٹھے لوگوں کو بھی متاثر کر دیا۔ٹھیک اسی طرح تینوں پربھوؤں (رجگُن برہمہ جی،تم گُن شیو جی، ست گُن وِشنو جی) اپنے اپنے لوک میں رہتے ہوئے تین لوک (پرتھوی لوک، پاتال لوک، سرگ لوک) کے جانداروں کو متاثر رکھتے ہیں۔مثال: جیسے موبائل فون کی رینج سے فون کام کرتا ہے۔اسی طرح نہ دِکھنے والی پاور روپی گُنوں سے تین دیوتا اپنے پِتا کال کی سرشٹی اس کے آہار (کھانے) کے لئے چلا رہے ہیں۔دُرگا کا اپنا الگ لوک بھی ہے،جس میں یہ اپنے اصلی رُوپ میں درشن دیتی ہے۔پھر ان کا ویمان دُرگا کے دوئیپ میں پہنچا۔جیوتی نرنجن کال روپی برہم نے وِشنو جی کو بچپن کی یاد پردھان کر دی۔تب شری وشنو جی نے بتایا کہ یہ دُرگا ہم تینوں کی ماتا ہے۔میں جب بچے رُوپ میں پالنے میں لیٹا تھا، یہ مجھے لوری دیکر جھُلا رہی تھی۔تب شری وِشنو جی نے کہا کہ اے دُرگا! آپ ہماری ماتا ہو میں (وشنو) برہمہ اور شنکر تو جنم وان ہیں۔ہمارا تو آویر بھاؤ مطلب کہ جنم اور ترِو بھاؤ مطلب موت ہوتے ہیں۔ہم اویناشی نہیں ہیں۔آپ پرکرتی دیوی ہو، یہ بات شری شنکر نے بھی سویکار کی اور کہا کہ میں تموگنی لیلا کرنے والا شنکر بھی آپ ہی کا پُتر ہوں۔شری وشنو اور شری برہما جی بھی آپ سے پیدا ہوئے ہیں۔

پھر اِن تینوں دیوتاؤں کی شادی پرکرتی دیوی دُرگا نے اپنی شبد شکتی سے اپنے ہی دوسرے تین رُوپ بنا کر،شری برہمہ جی کی شادی ساویتری سے شری وِشنو جی کی شادی لکشمی سے اور شری شیو جی کی شادی اوما مطلب کالی سے کر کے وِیمان میں بٹھا کر اِن کے الگ الگ دوئیوں (لوکوں) میں بھیج دیا۔

جیوتی نرنجن نے اپنے سوانسوں دُوارہ سمندر میں چار وید چھُپا دیئے پھر پہلے ساگر منتھن کے دوران اوپر پرگھٹ کر دیئے۔جیوتی نرنجن کال کے آدیش سے دُرگا نے چاروں وید شری برہمہ جی کو دیئے۔ برہمہ نے دُرگا (اپنی ماتا) سے پوچھا کہ ویدوں میں جو برہم کہا ہے وہ آپ ہی ہو یا کوئی اور پُرش ہے۔

دُرگا نے کال کے ڈر سے اصلیت چھُپانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کہ! میں اور

برہم ایک ہی ہیں،کوئی فرق نہیں ہے۔پھر بھی اصلیت نہیں چھپی ۔دُرگا نے پھر کہا کہ تم تینوں میرا اور برہم کا سدا سُمرن کرتے رہنا۔ہم دونوں کا سُمرن کرتے رہنے سے اگر کوئی مشکل کام ہوگا میں جلد سامنے آجاؤں گی۔

خاص: کیونکہ کال نے دُرگا سے کہہ رکھا ہے کہ میرا بھید کسی کو نہیں بتانا۔اس ڈر سے دُرگا سب جگت میں اصلیت کسی کو نہیں بتاتی ہے۔یہ اپنے پُتروں کو بھی دھوکے میں رکھتی ہے۔اس کا کارن یہ ہے کہ کال کو شاپ لگا ہے ایک لاکھ انسان شریر دھاریوں کے سوکشم شریر کو روزانہ آہار (کھانے) کا۔اس لیئے اپنے تینوں پُتروں سے اپنا آہار (اپنا کھانا) تیار کرواتا ہے۔شری برہمہ جی کے رجوگُن کے پاور سے جیوؤں پر اثر کر کے سب پرانیوں سے سنتان اُتپتی (پیدا) کرواتا ہے ۔شری وشنو جی کے ستوگُن سے ایک دوسرے میں موہ (لگاؤ) پیدا کر کے استھیتی (نشوونما) مطلب کال جال میں روکے رکھتا ہے اور شری شنکر جی کے تموگُن سے سنہار (خاتمہ) کروا کر اپنا آہار (کھانا) تیار کرواتا ہے۔

پھر تینوں پربھوؤں کو بھی مار کر کھاتا ہے اور پہلے والے تینوں برہمہ، وِشنو، شیو چوراسی لاکھ یونیوں اور سرگ نرک میں کرم آدھار سے چکر لگاتے رہتے ہیں۔یہی ثبوت شیو مہاپُران، رُدِر سنہیتا، پرتھم (سرشٹی) کھنڈ، ادھیائے 9-8-7-6 میں بھی ہے۔

"شری شیو مہا پُران سے سار وِیچار"

شری شیو مہاپُران (انوادک: شری ہنومان پرساد پودھار۔ پرکاشک: گووِیند بھون کاریالیہ، گیتا پریس گورکھ پور)

..موٹا ٹائپ، ادھیائے 6، رُدُر سنہیتا پرتھم کھنڈ (سرشٹی) سے نشکرش (نچوڑ)

اپنے پُتر شری نارد جی کے شری شیو جی اور شری شیوا کے بارے میں پوچھنے پر، شری برہمہ جی نے کہا (پرشٹ 100 سے 102) جس پر برہم کے بارے میں گیان اور اگیان سے پورن یُکتیوں دُوارہ اس پرکار وِکلپ کیئے جاتے ہیں جو نراکار پر برہم ہے وہی ساکار رُوپ میں سدا شیو رُوپ بنا کر مُنش رُوپ میں پرگھٹ ہُوا سدا شیو نے اپنے شریر سے ایک اِستری کو پیدا کیا جسے پردھان پرکرتی، امبیکا، تِری دیو جننی (برہمہ، وشنو، شیو کی ماتا) کہا جاتا ہے۔جس کی آٹھ بھُجائیں ہیں۔

"شری وشنو کی اُتپتی (پیدائش)"

جو سدا شیو ہے، انہیں پرم پُرش، ایشور، شیو شمبھو اور مہیشور کہتے ہیں۔وہ اپنے سارے انگوں میں بھسم رمائے رہتے ہیں۔اِس کال روپی برہم نے ایک شیولوک نامک (برہم لوک میں

تموگن پردھان شیتر) دھام بنایا ہے۔ اُسے کاشی کہتے ہیں۔ شیو اور شیوا نے پتی پتنی رُوپ میں رہتے ہوئے ایک پُتر کی پیدائش کی، جس کا نام وشنو رکھا۔ ادھیائے 7 رُدر سنہیتا شیومہاپُران (پرشٹ نمبر 104-103)۔

شری برھمه اور شِیو کی اُتپتی(پیدائش)

ادھیائے 9-8-7 (پرشٹ 110-105) شری برہما جی نے بتایا کہ شیو اور شیوا (کال روپی برہم اور پرکرتی دُرگا اشٹنگی) نے پتی پتنی ویوھار سے میری بھی اُتپتی کی اور پھر مجھے بے ہوش کر کے کمل پر ڈال دِیا۔ یہی کال مہا وشنو رُوپ بنا کر اپنی نابھی سے کمل پیدا کر لیتا ہے۔ برہمہ آگے کہتا ہے کہ پھر میں ہوش میں آیا۔ کمل کی مول (جڑ) کو ڈھونڈنا چاہا لیکن ناکام رہا۔ پھر تپ کرنے کی آکاش وانی ہوئی۔ تپ کیا، پھر میری اور وشنو کی کسی بات پر لڑائی ہوگئی۔ (ذکر اِسی پُستک میں) تب ہمارے بیچ میں ایک تیجومئے لِنگ پرگھٹ ہو گیا اور اوم اوم کا ناد پرگھٹ ہُوا۔ اور اُس لِنگ پر ا۔و۔م تینوں اکشر بھی لکھے تھے۔ پھر رُدِر رُوپ بنا کر سداشیو پانچ مکھ والے مانو (انسان) رُوپ میں پرگھٹ ہوئے۔ ان کے ساتھ شیوا (دُرگا) بھی تھی۔

پھر شنکر کو اچانک پرگھٹ کیا۔ (کیونکہ یہ پہلے بے ہوش تھا، پھر ہوش میں لا کے تینوں کو اکھٹے کر دیا) اور کہا کہ تم تینوں سرشٹی استھیتی اور سنہار کا کام سنبھالو رجگن پردھان برہمہ جی، ست گُن پردھان وشنو جی اور تم گُن پردھان شیو جی ہیں۔ اس طرح تینوں دیوتاؤں میں گُن ہیں لیکن شیو، (کال روپی برہم) گُناتیت مانے گئے ہیں۔ (پرشٹ نمبر 110 پر)۔

سار وِیچار: اوپر لکھے بیان سے ظاہر ہے کہ کال روپی برہم مطلب سداشیو اور پرِکرتی (دُرگا) شری برہمہ، شری وشنو، اور شری شیو جی کے ماتا پِتا ہیں۔ دُرگا کو پرِکرتی اور پردھان بھی کہتے ہیں، اس کی آٹھ بھُجائیں (بازو) ہیں۔ یہ سداشیو جیوتی نرنجن مطلب کال کے پیٹ سے نکلی ہے۔ برہم مطلب کال اور پرِکرتی دُرگا سب پرانیوں (جانداروں) کو گمراہ کرتے ہیں۔ اپنے پُتروں کو بھی اصلیت نہیں بتاتے۔ کارن یہ ہے کہ کہیں کال برہم کے 21 برہمانڈوں کے پرانیوں کو پتا لگ جائے کہ ہمیں تپت شیلہ پر بھُون کر کال (جیوتی نرنجن) کھاتا ہے۔ اس لیئے جنم مرتیو اور دوسری دُکھ دائی یونیوں میں تکلیفیں دیتا ہے اور اپنے تینوں پُتروں رجگُن برہمہ جی، ست گُن وِشنو جی، تم گُن شیو جی سے پیدائش استھیتی پالن اور سنہار کروا کر اپنا کھانا تیار کرواتا ہے۔ کیوں کہ کال کو ایک لاکھ مانو (انسان) شریردھاری پرانیوں کا آہار کرنے کا شاپ لگا ہے۔ کرپیا شریمد بھگوت گیتا جی میں بھی دیکھیں کال (برہم) اور پرِکرتی (دُرگا) کا پتی پتنی کرم سے رجگُن برہمہ، ست گُن وِشنو اور تم گُن شنکر کی اُتپتی۔

تینوں گُن کیا ھیں!!!

تینوں گُن، رجگُن برہمہ جی، ست گُن وِشنو جی، تم گُن شیو جی ہیں۔ برہم (کال) اور پرِکرتی (دُرگا) سے اُتپن ہوئے ہیں اور تینوں ناشوان ہیں۔

پہلا ثبوت: گیتا پریس گورکھپور سے پرکاشیت شری شیومہاپُران جس کے سمپادک ہیں شری ہنومان پرساد پودار پرشٹ سنکھیہ 110، ادھیائے 9 رُدر سنہیتا "اس طرح برہمہ، وشنو اور شیو تینوں دیوتاؤں میں گُن ہیں" لیکن شیو (برہم کال) گُناتیت کہا گیا ہے۔

دوسرا ثبوت: گیتا پریس گورکھ پور سے پرکاشیت شریمد دیوی بھاگوت پُران جس کے سمپادِک ہیں شری ہنومان پرساد پودار چمن لال گوسوامی، تیسرا اسکند ادھیائے 5 پرشٹ نمبر 123 پر۔ بھگوان وِشنو نے دُرگا کی استوتی (تعریف) کی کہا کہ میں (وشنو) برہمہ اور شنکر تمہاری کِرپا سے وگھمان ہیں۔ ہمارا تو آویرِ بھاؤ (جنم) اور ترِ و بھاؤ (موت) ہوتی ہے۔ ہم نِتیہ (اویناشی) نہیں ہیں۔ تم ہی نِتیہ ہو جگت جننی ہو، پرِکرتی اور سناتنی دیوی ہو۔ بھگوان شنکر نے کہا: اگر بھگوان برہمہ اور بھگوان وِشنو تم ہی سے پیدا ہوئے ہیں، تو ان کے بعد میں تموگُنی لیلا کرنے والا شنکر کیا تمہاری سنتان نہیں ہُوا، مطلب مجھے بھی پیدا کرنے والی تم ہی ہو۔ اس سنسار کی سرشٹی استھیتی اور سنہار میں تمہارے گُن سدا سروِدا ہیں۔ انہی تینوں گُنوں سے اُتپن ہم، برہمہ، وِشنو، شنکر نیئم انوسار کاریہ میں تت پر رہتے ہیں۔

اوپر لکھا یہ بیان صرف ہندی میں انوادِت شری دیوی مہاپُران سے ہے۔ جس میں کچھ تتھیوں (حقائق) کو چھُپایا گیا ہے۔ اس لیئے یہی ثبوت دیکھیں شریمد دیوی بھاگوت مہاپُران، سبھاش ٹیکم سمہا تیم، کھیمراج شری کرشن داس پرکاشن ممبئ، اس میں سنسکرت کے ساتھ ہندی ترجمہ کیا ہے۔ تیسرا اسکند ادھیائے 4، پرشٹ 10 شلوک 42:

برھما اھم ایشورا فِل ته پر بھاوات سروے ویم جنیں
یُوتا نه یدا تو نتیه کے انیه سوره شتمکھ
پرموکھا چه نیتیه نیتیه توَ میوَ جننی پرکرتی پُرانا

ترجمہ: اے مات! برھما، میں اور شیو تمہارے ہی پربھاؤ سے جنم وان ہیں۔ نِتیہ نہیں ہیں مطلب ہم اوِیناشی نہیں ہیں، پھر دیگر اِندر وغیرہ دوسرے دیوتا کس پرکار نِتیہ ہو سکتے ہیں۔ تم ہی اوِیناشی ہو پرِکرتی اور سناتنی دیوی ہو۔

پرشٹ 12-11 ادھیائے 5، شلوک 8

یدی دیا درمنا نه سدا مبیکے کتھمھم وھیتا ہ چه تموگُنا

کمل جئشچ رجو گُن سمبھوہ سُوھیتا کیمو ستو گُنو ھری

ترجمہ: بھگوان شنکر بولے: اے ماتا! اگر ہمارے اوپر آپ دیا کرنے والی ہو تو مجھے تموگن کیوں بنایا، کمل سے پیدا برھما کو رجوگُن کس لئے بنایا اور وِشنو کو ستوگُن کیوں بنایا؟ مطلب جیووں کے جنم اور مرتیو روپی دُش کرم میں کیوں لگایا۔

شلوک 12 :

رم یسے سوَ پتِم پُرش وم سدا تو گتیم نہ ھي ویھی ویدوم شیوے

ترجمہ: اپنے پتی مطلب بھگوان کال کے ساتھ سدا بھوگ وِلاس کرتی رہتی ہو آپ کی گتی کوئی نہیں جانتا۔

نچوڑ: شریمد بھگوت گیتا کا گیان بھی اسی کال روپی برہم نے شری کرشن جی کے شریر میں پریتوت (بھوتوں کی طرح) پرویش کر کے بولا ہے۔ اوپر لکھے لیکھ سے پویتر پرانوں نے ثابت کر دیا کہ پرکرتی دُرگا کو کہتے ہیں اور سدا شیو مطلب کال روپی برہم اور پرکرتی سے رجگُن برہمہ، ست گُن وِشنو، تم گُن شنکر کی پیدائش پتی اور پتنی کے ملن سے ہوئی ہے۔ اسی کی ساکشی (ضامن) شریمد بھگوت گیتا جی بھی ہے۔ شری گیتا جی سب شاستروں کا نچوڑ ہے۔ اس لیئے اس میں مختصر گیان اِشاروں میں ہے۔ جسے تتو درشی سنت ہی سمجھا سکتا ہے۔ اب کرپیا پرویش (شامل) کریں پویتر شریمد بھگوت گیتا جی کے ادھیائے 14 شلوک 3 سے 5 میں پویتر شریمد بھگوت گیتا بولنے والے کال برہم نے شری کرشن جی کے شریر میں پریتوت پرویش کر کے کہا ہے کہ پرکرتی (دُرگا) تو میری پتنی ہے، میں برہم اس کی یونی میں بیج استھاپنا کرتا ہوں۔ جس سے سب پرانیوں کی پیدائش ہوتی ہے۔ میں سب کا پِتا اور پرکرتی (دُرگا) سب کی ماتا کہلاتی ہے۔ پرکرتی (دُرگا) سے پیدا تینوں گُن (رجگُن برہمہ، ست گُن وِشنو، تم گُن شنکر) اس جیواتما کو کرم آدھار سے شریروں میں باندھتے ہیں۔ مطلب یہ تینوں ہی سب پرانیوں کو سنسکار کے آدھار سے اُتپتی (پیدائش)، استھیتی (پالنا) اور سنہار (خاتمہ) کر کے پھنسا کر رکھتے ہیں۔

ادھیائے 11 شلوک 32 میں کہا ہے کہ میں کال ہوں۔ سب کو کھانے کے لیئے نازل (پرگھٹ) ہُوا ہوں۔ ادھیائے 11 شلوک 21 میں ارجن کہہ رہا ہے کہ آپ تو رِشیوں کو بھی کھا رہے ہو۔ دیوتاؤں اور سدھ بھی آپ سے منگل مطلب کہ اپنی جان کی بخشش مانگ رہے ہیں۔ ویدوں کے منتروں دُوارہ آپ کی تعریف کر رہے ہیں۔ لیکن آپ سب کو کھا رہے ہو۔ کچھ آپ کی داڑھوں میں لٹکے دکھائی دیتے ہیں، کچھ آپ میں پرویش کر رہے ہیں۔

رجگُن شری برہمہ جی، ست گُن شری وِشنو جی اور تم گُن شری شیو جی تین دیووں کی پوجا ویئرتھ کہی ہے

یہی گیتا گیان دینے والا پربھو (شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 7 شلوک 12 سے 15 تک میں) کہہ رہا ہے کہ تینوں گنوں (برہمہ، وشنو، مہیش) کی پوجا کرنے والوں کا گیان ہرا جا چکا ہے۔ یہ تو اِن سے اوپر میری بھکتی پوجا بھی نہیں کرتے۔ تینوں دیوتاؤں برہمہ، وشنو، مہیش تک کی سادھنا کرنے والے راکشس سبھاؤ کو دھارن کیئے ہوئے منشوں (انسانوں) میں نیچ دُشٹ کرم کرنے والے مُورکھ اِن تینوں سے اوپر مجھ برہم کی پوجا بھی نہیں کرتے۔

شریمد بھگوت گیتا کا گیان دینے والے پربھو نے ادھیائے 7 شلوک 18 میں اپنی بھکتی کو بھی انوتم (گھٹیا) کہا ہے۔

اس لئے ادھیائے 15 شلوک 4 اور ادھیائے 18 شلوک 66-62 میں کسی اور پرمیشور کی شرن میں جانے کو کہا ہے۔

جس وقت گیتا جی کا گیان بولا جا رہا تھا، اس سے پہلے نہ تو 18 پُران تھے اور نہ ہی کوئی 11 اُپنشد اور 6 شاستر ہی تھے۔ جو بعد میں رِشیوں نے اپنے انبھو (تجربوں) کی کتابیں رچی ہیں۔ اس وقت صرف پویتر چاروں وید ہی شاستر رُوپ میں پرمانت تھے اور انہی پویتر چاروں ویدوں کا سارانش (نچوڑ) پویتر گیتا جی میں لکھا ہے۔

******

شاستر ارتھ ویشئے
(شاستروں کے مُوضوع پر بات چیت)
شاسترارتھ نے پرمیشور کے تتو گیان کو اُلجھایا

شاسترارتھ کیسے ہوتا تھا؟

دو وِدھوان سوال جواب کیا کرتے تھے، اور سننے والے بھی کافی تعداد میں شاستر ارتھ (شاستر مُوضوع) سُننے کے لئے براجمان ہوتے تھے۔ ہار جیت کا فیصلہ سننے والوں کے ہاتھوں میں ہوتا تھا جنہیں خود علم نہیں ہوتا تھا کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟؟ جس نے زیادہ سنسکرت لگاتار اُچارن کی تو شروتا گن (سُننے والے) تالی بجا کر وجئی ہونے کا پرمان دیتے تھے۔ اس طرح وِدھوانوں کی ہار جیت کا فیصلہ غیر ودھوانوں کے ہاتھ میں تھا۔

ثبوت: پُستک "شریمد دیانند پرکاش" لیکھک (مصنف) شری ستیانند جی مہاراج پرکاشک سارودیشک آریہ پرتینیدھی سبھا 3/5 مہرشی دیانند بھون، رام لیلا میدان نئی دلی 2 گنگا کانڈ

آٹھواں سرگ پرشٹ 89 پر سے جوں کا توں لیکھ:۔ تین دن تک روزانہ شام کو کرشنا نند جی اور سوامی جی کا شاستر ارتھ ہوتا رہا۔ ایک دن شاستر ارتھ کے وقت کسی نے کرشنا نند جی سے ساکار واد کا اولمبن (موضوع پر بات چیت) کیا اور اسی پر شاستر ارتھ چلایا سوامی جی کا تو یہ من چاہا ویشیہ (پسندیدہ موضوع) تھا انہوں نے دھارا پرواہ (لگا تار) سنسکرت بولتے ہوئے نراکار سدھانت پر ویدوں اور اُپنیشدھوں کے پرمانوں کی ایک لڑی پرو دی اور کرشنا نند جی کو اُن کا ارتھ ماننے کے لئے پابند کیا۔ کرشنا نند کوئی پرمان (ثبوت) نہ دے سکا صرف گیتا کا یہ شلوک "یدھا یدھا ہی دھرم سیہ گلانر بھوَ تی بھارت" لوگوں کی طرف منہ کر کے پڑھنے لگا۔ سوامی جی نے گرج کر کہا کہ آپ واد میرے ساتھ کرتے ہیں، اس لیئے مجھے ہی ابھی مکھ (مُنہ میری طرف) کیجئے۔ لیکن اس کے تو وِچار ہی اُکھڑ گئے تھے، وہ چوکڑی ہی بھول چُکا تھا۔ مکھ میں جھاگ آ گئی۔ گلے میں گھگی بندھ گئی۔ چہرہ پھیکا پڑھ گیا۔ کسی پرکار لاج رہ جائے، اس نے ترک شاستر کی شرن لے کر سوامی جی کو کہا کہ 'اچھا، لکشن کا لکشن بتایئے؟ سوامی جی نے جواب دِیا کہ "جیسے کارن کا کارن نہیں ویسے ہی لکشن کا لکشن بھی نہیں ہے"۔ لوگوں نے اپنی ہنسی سے کرشنا نند کی ہار پرکاشیت کر دی اور وہ گھبرا کر وہاں سے چلتا بنا۔

اوپر بتائے لیکھ میں اسپشٹ ہے کہ وِدھوانوں کی ہار جیت کا فیصلہ عام انسان کرتے تھے جو وِدھوان نہیں تھے۔ سوامی دیانند جی نے لگا تار سنسکرت بول دی سُننے والوں نے ہنسی کر دی اور مہرشی دیانند جی کو جتوا دِیا اور پرماتما کو نِراکار مان لیا۔ جبکہ یجُر وید ادھیائے 1 منتر 15 اور ادھیائے 5 منتر 1 میں اسپشٹ ہے کہ پرماتما کا شریر ہے اور ساکار ہے۔

سوامی دیانند جی سنسکرت بھاشا میں پروچن کرتے تھے کا پرمان: ستیارتھ پرکاش کی بھومیکا پرشٹ 8 پر سوامی دیانند جی نے کہا ہے کہ پہلی بار ستیارتھ پرکاش چھپا تھا۔ اُس وقت مجھے ہندی اچھی طرح نہیں آتی تھی۔ کیونکہ بچپن سے سن 1882ء (سنوت 1939) تک سنسکرت میں بھاشن کرتا رہا۔ اس سے ثابت ہُوا کہ سوامی دیانند جی سنسکرت بھاشا میں شاستر ارتھ کرتے تھے۔ سنوت 1939 (سن 1882ء) میں ستیارتھ پرکاش کو دوبارہ چھپوانے کے ایک سال بعد سن 1883ء میں سوامی جی کا نیدھن (وفات) ہو گیا۔ اسپشٹ ہُوا کہ نیدھن کے ایک ورش پہلے ہی سوامی دیانند جی نے ہندی بھاشا کو جانا اُس سے پہلے سنسکرت میں پروچن (وِیاکھیان) بیان کرتے تھے۔ سُننے والے سنسکرت سے نہ واقف ہوتے تھے، اور وہی لوگ ودھوانوں کی ہار جیت کا فیصلہ کرتے تھے۔

اب یہ داسوں کا بھی داس (رام پال داس) چاہتا ہے کہ سب پویتر دھرموں کی پربھو چاہنے والی اچھی آتمائیں تو گیان سے پریچت (واقف) ہو جائیں، تب سوئم لعل اور لعلڑی کی

پہچان کر لیا کریں گے۔

کتھا (قصہ): ایک سیٹھ کے دو بیٹے تھے ایک 16 سال کا دوسرا 18 سال کا۔ پِتا جی کے مرنے کے بعد بچوں کی ماتا جی نے ایک کپڑے میں لپیٹے لعل اپنے بچوں کے ہاتھ میں رکھے اور کہا بچو! یہ لعل لے جاؤ اور اپنے تاؤ (پِتا جی کے بڑے بھائی) کو کہنا کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں۔ یہ لعل اپنے پاس رکھ لو اور بیوپار میں ہمارا حصہ کر لو ہم اکیلے کاروبار نہیں کر سکتے دونوں بچے ماتا جی کے دیئے ہوئے لعلوں کو لے کر اپنے تاؤ جی کے پاس گئے اور جو ماتا جی نے کہا تھا وہی بات کی۔ اُس سیٹھ (تاؤ جی) نے لعلوں کو دیکھا اور بچوں کی بات مان کر کہا بیٹا ان لعلوں کو اپنی ماتا جی کو دے آؤ سنبھال کر رکھ لے گی۔ آپ میرے ساتھ دوسرے شہر میں چلو، مجھے بہت اُدھار مال مل جاتا ہے، واپس آ کر اِن لعلوں کو استعمال میں لائیں گے۔

دونوں بچے تاؤ جی کے ساتھ دوسرے شہر میں گئے۔ ایک دِن تاؤ جی نے ایک لعل بچوں کو دِیا اور کہا بچو یہ لعل ہے، اسے اُس سیٹھ کو دے کر آنا جس سے کل 50 ہزار کا مال اُدھار لیا تھا اور کہنا کہ یہ لعل رکھ لو، ہم واپس آ کر آپ کا قرضہ چُکا دیں گے اور اپنا لعل واپس لے لیں گے۔

دونوں بچے اُس سیٹھ کے پاس گئے اور ساری بات کہی جو اُن کے تاؤ نے بتائی تھی اُس سیٹھ نے ایک جوہری بُلایا، جوہری نے لعل کو دیکھ کر بتایا کہ یہ لعل نہیں ہے یہ تو لعلڑی ہے جو ۱۰۰ روپے کی بھی نہیں ہے لعل کی قیمت تو 9 لاکھ رُوپے ہوتی ہے۔ سیٹھ نے بھلا بُرا کہتے ہوئے اُس لعلڑی کو گلی میں پھینک دیا بچے اُس لعلڑی کو اُٹھا کر اپنے تاؤ جی کے پاس آئے آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے اور ساری بات چیت تاؤ جی کو سُناتے ہوئے کہا کہ ایک شخص نے بتایا کہ یہ لعل نہیں ہے یہ تو لعلڑی ہے۔

تاؤ جی نے کہا بیٹا وہ جوہری تھا۔ وہ سہی کہہ رہا تھا، یہ تو اصل میں لعلڑی ہے، اس کی قیمت تو سو (۱۰۰) کی بھی نہیں ہے، بیٹو بچو مجھ سے دھوکہ ہوا ہے۔ لعل تو یہ ہے، غلطی سے میں نے آپ کو لعلڑی دے دی اب جاؤ اور سیٹھ سے کہنا میرے تاؤ جی دھوکے باز نہیں ہیں۔ لعل کے دھوکے میں لعلڑی دے دی۔ دونوں بھائی پھر گئے اُسی بیوپاری کے پاس اور کہا کہ میرے تاؤ جی ایسے دھوکے باز انسان نہیں ہیں۔ غلطی سے لعل کی جگہ پر لعلڑی دیدی تھی، یہ لو لعل۔ جوہری نے بتایا کہ یہ ہے اصلی لعل وہ تو لعلڑی تھی۔

سامان لے کر واپس اپنے شہر لوٹ آئے۔ تب تاؤ جی نے کہا بیٹا اپنی ماتا جی سے لعل لے آؤ، اُدھار زیادہ ہو گئی ہے۔ دونوں بچوں نے اپنی ماتا جی سے لعل لے کر کپڑے میں سے نکال کر دیکھا تو وہ لعلڑی تھی لعل ایک بھی نہیں تھا تاؤ جی نے بچوں کو لعل اور لعلڑی کی پہچان کروا دی تھی، دونوں بیٹوں نے اپنی ماتا جی سے کہا کہ ماتا جی یہ تو لعلڑی ہیں، لعل نہیں ہیں۔ دونوں بچے واپس تاؤ جی کے پاس آئے اور کہا کہ ہماری ماں بہت بھولی ہے۔ اسے لعل اور لعلڑی کا کچھ پتا نہیں ہے۔ تاؤ جی وہ لعل نہیں ہیں وہ لعلڑی ہیں۔ سیٹھ نے کہا!! پُتر و یہ اُس دن بھی لعلڑی ہی تھی

جس دن میرے پاس لے کر آئے تھے۔ اگر میں لعلڑی کہہ دیتا تو آپ کی ماتا جی کہتی کہ میرا پتی نہیں رہا اس لئے میرے لعلوں کو بھی لعلڑی بتا رہا ہے۔ پُتر و آج میں نے آپ کو ہی لعل اور لعلڑی کی پرکھ کرنے کے لائق بنا دیا ہے آج آپ نے خود ہی فیصلہ کرلیا۔

خاص: اسی طرح آج یہ داس یہی چاہتا ہے کہ تتو گیان جَن جَن (ہر انسان) تک پہنچاؤں اور شاستروں کے ثبوت دیکھ کر آپ خود پہچان کرنے کے لائق ہو کر سچ اور جھوٹ کو پہچان سکیں۔ شاستر ارتھ وِیدھوان کیا کرتے تھے اور ہار جیت کا فیصلہ عام انسان کے ہاتھوں میں تھا۔ یہ داس چاہتا ہے کہ پہلے پربھو پریمی پُنیہ آتمائیں شاستر سمجھیں پھر سوئم آپ ہی جان جائیں گے کہ یہ سنت اور مہرِشی جی کیا پڑھائی پڑھا رہے ہیں۔

شاستر ارتھ مہرشی سروانند اور پرمیشور کبیر (کوِیر دیوَ) کا !!

ایک سروانند نام کے مہرشی تھے۔ اُس کی ماتا شری متی شاردا دیوی پاپ کرم پھل سے دُکھی تھی۔ اُس نے سب پوجائیں ومنتر جنتر تکلیف کو دور کرنے کیلئے سالوں تک کیئے۔ جسمانی تکلیف دور کرنے کیلئے ڈاکٹروں کی دوائی بھی کھائی لیکن راحت نہ مل سکی۔ اُس وقت کے مہرِشیُوں سے اُپدیش بھی لیا لیکن سب مہرِشیُوں نے کہا کہ بیٹی شاردا! یہ آپ کا پاپ کرم ڈنڈ پچھلے کرموں کا ہے۔ یہ معاف نہیں ہو سکتے، یہ بھوگنا ہی پڑے گا۔ بھگوان شری رام نے بالی کا وَدھ (قتل) کیا تھا۔ اُس پاپ کرم کا ڈنڈ شری رام چندر (وِشنو) والی آتما نے شری کرشن بن کر بھوگا۔ شری بالی والی آتما شکاری بنی۔ جس نے شری کرشن جی کے پیر میں وشاکت تیر (زہر آلود تیر) مار کر اُن کا ودھ کیا۔ اس پرکار گرو جی، مہنتوں اور سنتوں، رِشیُوں کے وِیچار سنُ کر بھکت متی شاردا اپنے پرار بدھ (نصیب) کے پاپ کرم کی تکلیفیں رو رو کر بھوگ رہی تھی۔ ایک دن کسی اپنے ہی رشتہ دار کے کہنے پر کاشی میں (سوئمبھو) سوئم سہہ شریر پرگھٹ ہوئے۔ کوِیر دیوَ (کبیر پرمیشور) مطلب کبیر پربھو سے اُپدیش پراپت کیا اور اُسی دن تکلیف مُکت ہوگئی۔ کیوں کہ پوِیتر یجُر وید ادھیائے 5 منتر 32 میں لکھا ہے کہ کوِیر نگھاریرسی مطلب (کوِیر) کبیر (انگھاری) پاپ کا دشمن (اسی) ہے۔ پھر اُسی پوِیتر یجُر وید ادھیائے 8 منتر 13 میں لکھا ہے کہ پرماتما؛ اینس: اینس؛ (ادھرم کے ادھرم) مطلب کے پاپوں کے بھی پاپ گھور پاپ کو بھی سماپت کر دیتا ہے۔ پربھو کوِیر دیو نے کہا! بیٹی شاردا یہ سُکھ آپ کے بھاگ میں نہیں تھا، میں نے اپنے کوٹے سے پردھان کیا ہے اور پاپ وِیناشک ہونے کا پرمان (ثبوت) دِیا ہے۔ آپ کا پُتر مہرِشی سروانند جی کہا کرتا ہے کہ پربھو پاپ معاف نہیں کر سکتا اور آپ مجھ سے اُپدیش پراپت کر کے آتم کلیان کرو بھکت متی شاردا جی نے سوئم آئے پرمیشور کبیر جی سے اُپدیش لیکر اپنا کلیان کروایا۔ مہرِشی سروانند جی کو جو بھکت متی شاردا کا بیٹا تھا، شاستر ارتھ کی بہت چاہ تھی اُس

نے اپنے سمکالین (ہمعصر) سب ودھوانوں کو شاستر ارتھ کر کے پراجیت کر دِیا تھا۔ پھر سوچا کہ جن جن کو (ہر انسان کو) کہنا پڑتا ہے کہ میں نے سب وِدھوانوں پر جیت پراپت کرلی ہے۔ کیوں نہ اپنی ماتا جی سے اپنا نام سرواجیت رکھوالوں یہ سوچ کر اپنی ماتا شریمتی شاردا جی کے پاس جا کر پرارتھنا کی کہ ماتا جی میرا نام بدل کر سرواجیت رکھ دو۔ ماتا جی نے کہا بیٹا سروانند کیا بُرا نام ہے؟ مہرِشی سروانند جی نے کہا ماتا جی میں نے سب وِدھوانوں کو شاستر ارتھ میں ہرا دِیا ہے اس لئے میرا نام سرواجیت رکھ دو۔ ماتا جی نے کہا کہ بیٹا ایک ودھوان میرے گرو مہاراج کبیر دیو کو بھی پراجیت کر دو پھر اپنے پُتر کا نام آتے ہی سرواجیت رکھ دونگی۔ ماتا کے یہ وچن سُن کر شری سروانند پہلے تو ہنسا، پھر کہا ماتا جی آپ بھی بھولی ہو۔ وہ جولاہا (دھانک) کبیر تو اَن پڑھ ہے۔ اُس کو کیا پراجیت کرنا؟ ابھی گیا ابھی آیا۔

مہرشی سروانند جی سب شاستروں کو ایک بیل پر رکھ کر کبیر پرمیشور کی جھونپڑی کے سامنے گیا۔ پرمیشور کبیر جی کی دھرم کی بیٹی کمالی پہلے کنُویں پر ملی، پھر دُوار پر آ کر کہا آؤ مہرشی یہی ہے پرم پِتا کبیر کا گھر۔ شری سروانند جی نے لڑکی کمالی جی سے اپنا لوٹا پانی سے اتنا بھروایا کہ اگر ذرا سا بھی پانی اور ڈالیں تو چھلک جائے اور کہا کہ بیٹی یہ لوٹا دھیرے دھیرے لے جا کر کبیر کو دے جو اس کا جواب ملے وہ مجھے بتانا۔ لڑکی کمالی کے لائے لوٹے میں پرمیشور کبیر جی نے ایک کپڑے سینے والی بڑی سوئی ڈال دی، کچھ جل لوٹے سے باہر نکل کر پرتھوی پرِ گر گیا اور کہا! بیٹی یہ لوٹا شری سروانند کو لوٹا دو۔ لوٹا واپس لیکر آئی لڑکی کمالی سے سروانند جی نے پوچھا کہ کیا جواب دیا کبیر نے؟ کمالی نے پربھو دُوارہ سوئی ڈالنے کا ورتانت سُنایا۔ تب مہرشی سروانند جی نے پرم پوجیہ کبیر پرمیشور سے پوچھا کہ آپ نے میرے پرشن کا کیا جواب دیا؟ پربھو کبیر جی نے پوچھا کہ کیا سوال تھا آپ کا؟

شری سروانند جی نے کہا میں نے سب وِیدھوانوں کو شاستر ارتھ میں پراجیت کر دِیا ہے۔ میں نے اپنی ماتا جی سے پرارتھنا کی تھی کہ میرا نام سرواجیت رکھ دے۔ میری ماتا جی نے آپکو ہرانے کے بعد میرا نام بدلنے کا کہا۔ آپ کے پاس لوٹے کو پوری طرح پانی سے بھر کر بھیجنے کا مقصد یہ ہے کہ میں گیان سے ایسے بھرپور ہوں جیسے لوٹا پانی سے۔ اس میں اور جل نہیں سمائے گا، وہ باہر ہی گرے گا مطلب میرے ساتھ گیان چرچا کرنے سے آپ کو کوئی لابھ نہیں ہوگا۔ آپ کا گیان میرے اندر نہیں سمائے گا، ایسے ہی تھوک متھوگے۔ اس لیئے ہار لکھدو، اسی میں آپ کا بھلا ہے۔

پوجیہ کبیر پرمیشور (کوِیر دیوَ) نے کہا کہ آپ کے پانی سے بھرپور لوٹے میں لوہے کی سوئی ڈالنے کا مقصد ہے کہ میرا گیان (تتو گیان) اتنا بھاری (ستیہ) ہے کہ جیسے سوئی لوٹے کے پانی کو باہر نکالتی ہوئی نیچے جا کر رکی ہے۔ اسی پرکار میرا تتو گیان آپ کے جھوٹے گیان (لوک وید) کو نکال کر آپکے ہردے میں سما جائیگا۔

مہرشی سروانند جی نے کہا سوال کرو۔ ایک بہت مشہور ومعروف وِدھوان کو جولا ہوں (دھانکوں) کے محلے میں آیا دیکھ کر آس پاس کے بھولے بھالے اَن پڑھ جولا ہے شاستر ارتھ سُننے کے لیئے جمع ہو گئے۔ پوجیہ کبیر پرمیشور نے سوال کیا۔

کون برھما کا پِتا ھے، کون وِشنو کی ماں
شنکر کا دادا کون ھے، سروانند دے بتائے

جواب مہرشی سروانند جی کا: شری برہما جی رجگُن ہیں اور شری وِشنو جی ست گُن ہیں اور شری شیو جی تموگُن ہیں یہ تینوں اجر امر مطلب اوِیناشی ہیں۔ سرویشور، مہیشور، مرتیونجیہ ہیں۔ ان کے ماتا پِتا کوئی نہیں۔ آپ اگیانی ہو۔ آپ کو شاستروں کا گیان نہیں ہے ایسے ہی بناء مقصد سوال کِیا۔ سب موجود لوگوں نے تالیاں بجائیں اور مہرشی سروانند جی کا سمرتھن (حمایت) کیا۔

پوجیہ کبیر دیو جی نے کہا کہ مہرشی جی آپ شریمد دیوی بھگوت پُران کے تیسرے اسکند اور شری شیو پُران کا چھٹا اور ساتواں رُدر سنہیتا ادھیائے پربھو کو ساکشی رکھ کر گیتا جی پر ہاتھ رکھ کر پڑھیں اور انوادسُنائیں، مہرشی سروانند جی نے پوِتر گیتا جی پر ہاتھ رکھ کر قسم کھالی کہ صحیح صحیح سناؤں گا۔

پوِتر پرانوں کو پربھو کبیر جی کے کہنے کے بعد دھیان سے پڑھا۔ شری شیو پُران (گیتا پریس گورکھپور سے پرکاشِت جس کے انوادک ہیں شری ہنومان پرساد پودار۔) میں پرشٹ نمبر 100 سے 103 پر لکھا ہے کہ سدا شیو مطلب کہ کال روپی برہم اور پرِکرتی (دُرگا) کے سنیوگ (پتی پتنی ملن) سے ست گُن شری وِشنو جی، رج گُن برہمہ جی، تم گُن شری شیو جی کا جنم ہُوا یہی پرکرتی (دُرگا) جو اشٹنگی کہلاتی ہے، تری دیو جننی یعنی تینوں برہمہ، وِشنو، شیو کی ماتا کہلاتی ہے۔

پوِتر شریمد دیوی پُران (گیتا پریس گورکھپور سے پرکاشیت جس کے انوادک ہیں شری ہنومان پرساد پودار چمن لال گوسوامی) تیسرے اسکند میں پرشٹ نمبر 114 سے 123 تک واضح لکھا ہے کہ بھگوان وِشنو جی کہہ رہے ہیں کہ یہ پرِکرتی دُرگا ہم تینوں کو پیدا کرنے والی ہے۔ میں نے اسے اُس وقت دیکھا تھا جب میں چھوٹا سا بچہ تھا، ماتا کی تعریف کرتے ہوئے شری وِشنو جی نے کہا کہ، اے ماتا! میں (وشنو) برہمہ اور شیو تو ناشوان ہیں۔ ہمارا تو آویر بھاؤ (جنم) تِرو بھاؤ (موت) ہوتی ہے، آپ پرِکرتی دیوی ہو۔ بھگوان شنکر نے کہا کہ اے ماتا! اگر برہمہ اور وِشنو آپ سے پیدا ہوئے ہیں تو میں بھی آپ سے ہی پیدا ہُوا ہوں۔ مطلب کہ آپ میری بھی ماتا ہو۔

مہرشی سروانند جی پہلے سُنے سُنائے ادھُورے شاستروں کے خلاف گیان لوک وید (دنت کتھا) کے مطابق تینوں (برہمہ، وِشنو، شِو) کو اوِیناشی اور اجنما کہا کرتا تھا۔ پُرانوں کو پڑھتا بھی تھا پھر بھی اگیانی تھا۔ کیوں کہ برہم (کال) پوِتر گیتا جی میں کہتا ہے کہ میں سب جانداروں

(جو اِس 21 برہمانڈوں میں میرے آدھین ہیں) اُن کی بُدھی ہوں۔ جب چاہوں گیان پردھان کر دوں اور جب چاہوں اگیان بھر دوں، اس وقت پورن پرماتما کے کہنے کے بعد کال (برہم) کا دباؤ ہٹ گیا۔ اور سروانند جی کو صحیح گیان ہُوا۔ اصل میں ایسا ہی لکھا ہے، لیکن بے عزتی کے خوف سے کہا میں نے سب پڑھ لیا ایسا کہیں نہیں لکھا ہُوا ہے۔ کوِیر دیوَ سے کہا! تو جھوٹا ہے، تو کیا جانے شاستروں کے بارے میں۔ ہم روزانہ پڑھتے ہیں پھر کیا تھا، سروانند جی نے لگاتار سنسکرِت بولنا شروع کر دِیا۔ 20 منٹ تک لگاتار یاد کی ہوئی کوئی اور ویدوانی بولتا رہا، پُران نہیں سُنایا۔

سب ہی موجود سُننے والے بھولے بھالے جو سنسکرِت کو سمجھ بھی نہیں سکتے تھے۔ سب پربھاوت (مُتاثر) ہو کر سروانند مہرشی کو صحیح مان کر واہ واہ مہا گیانی کہنے لگے۔ بھاؤ ارتھ ہے کہ پرمیشور کبیر جی کو پراجیت کر دیا تھا۔ اور مہرِشی سروانند جی کو وجیتا (فاتح) کا اعلان کر دیا۔ پرم پوجیہ کبیر پرمیشور جی نے کہا کہ سروانند جی آپنے پوِتر گیتا جی کی قسم کھائی تھی وہ بھی بھول گئے۔ جب آپ سامنے لکھے شاستروں کی سچائی کو بھی نہیں مانتے ہو تو میں ہار اتم جیتے۔

ایک زمیندار کا بیٹا ساتویں کلاس میں پڑھتا تھا۔ اُس نے کچھ انگریزی زبان سیکھ لی تھی۔ ایک دن پِتا اور بیٹا کھیتوں میں بیل گاڑی پر جا رہے تھے۔ سامنے سے ایک انگریز آ گیا اُس نے بیل گاڑی والوں سے انگریزی زبان میں راستہ جاننا چاہا۔ پِتا نے اپنے بیٹے سے کہا کہ یہ انگریز اپنے آپ کو زیادہ ہی پڑھا لکھا سمجھتا ہے آپ بھی تو انگریزی بھاشا جانتے ہو، نکال دے اُس کی مروڑ۔ سُنا دے انگریزی بول کر۔ کسان کے لڑکے نے انگریزی زبان میں بیماری کی چھُٹی کے لئے درخواست سُنا دی۔ انگریز اس نادان بچے کی نادانی پر کہ پوچھ رہا ہوں راستہ اور وہ سُنا رہا ہے بیماری کی چھُٹی کی درخواست!!!۔ انگریز اپنی کار لیکر ماتھے پر ہاتھ مار کر چل پڑا۔ کسان نے اپنے وجیتا بیٹے کی کمر تھپتھپائی اور کہا واہ بیٹا میرا تو تم نے جیون ہی سپھل کر دیا۔ آج تو نے انگریز کو انگریزی بھاشا میں ہرا دِیا۔ تب پُتر نے کہا پِتا جی مائی بیسٹ فرینڈ کا مضمون بھی یاد ہے مجھے وہ سُنا دیتا تو انگریز کار چھوڑ کر بھاگ جاتا۔ اسی طرح کوِیر دیوَ جی پوچھ کچھ اور ہی رہے ہیں اور سروانند جی جواب کچھ اور ہی دے رہے ہیں۔ یہ شاستر ارتھ نے گھر گھال رکھے ہیں۔

پرم پوجیہ کبیر پرمیشور نے کہا سروانند جی آپ جیتے میں ہارا!!۔ مہرشی سروانند جی نے کہا لکھ کر دو میں کچا کام نہیں کرتا۔ پرماتما کبیر جی نے کہا یہ کام بھی آپ کر دو، لکھ لو جو لکھنا ہے۔ میں انگوٹھا لگا دونگا۔ مہرِشی سروانند جی نے لکھ دِیا کہ شاستر ارتھ میں سروانند جیت گئے اور کبیر صاحب ہار گئے۔ اور کبیر پرمیشور نے انگوٹھا لگایا۔ اپنی ماتا جی کے پاس جا کر سروانند جی نے کہا کہ ماتا جی لو آپ کے گرو دیو کو پراجیت کرنے (ہرانے) کا ثبوت۔ بھکت متی شاردا جی نے کہا بیٹا پڑھ کر سُناؤ۔ جب سروانند جی نے

پڑھا اُس میں لکھا تھا کہ سروانند جی پراجیت ہُوا اور کبیر پرمیشور وجیئی (فاتح) ہوا۔ سروانند جی کی ماتا جی نے کہا! بیٹا آپ تو کہہ رہے تھے کہ میں وجیتا ہُوا ہوں، تم تو ہار کے آئے ہو۔ مہرِشی سروانند جی نے کہا کہ میں کئی دنوں سے لگاتار شاستر ارتھ میں مصروف تھا اس لیئے نیند کی وجہ سے مجھ سے لکھنے میں غلطی ہوگئی۔ پھر جاتا ہوں اور صحیح لکھ کر لاؤں گا۔ ماتا جی نے شرط رکھی تھی کہ وجیہ ہونے کی کوئی لکھت میں ثبوت دینا تو میں مانوں گی۔ منہ سے کہنا نہیں مانوں گی۔ مہرِشی سروانند جی دوبارہ گئے اور کہا کہ کبیر صاحب مجھ سے لکھنے میں غلطی ہوگئی ہے، دوبارہ لکھنا پڑے گا۔ صاحب کبیر جی نے کہا کہ پھر لکھ لو۔ سروانند جی نے پھر لکھ کر انگوٹھا لگوایا اور وہ چِٹھی سراوند ماتا جی کے پاس لے کر آیا تو وہاں پھر اُلٹا ہی لکھا پایا۔ کہا ماتا جی پھر جاتا ہوں تیسری بار لکھ کر لایا اور مکان میں پرویش کرنے سے پہلے پڑھا ٹھیک لکھا تھا، سروانند جی نے اُس لیکھ سے نظر نہیں ہٹائی اور چل کر اپنے مکان میں داخل ہوتا ہوا کہنے لگا کہ ماتا جی سنا وٗں یہ کہہ کر پڑھنے لگا تو اس کی آنکھوں کے سامنے لفظ بدل گئے۔ تیسری بار پھر یہ ثبوت لکھا گیا کہ شاستر ارتھ میں سروانند جی ہار گئے اور کبیر صاحب جیت گئے۔ اب سروانند بول نہیں پایا، تب ماتا جی نے کہا بیٹا بولتا کیوں نہیں؟ پڑھ کر سُنا کیا لکھا ہے ماتا جانتی تھی کہ نادان لڑکا پہاڑ سے ٹکرانے جا رہا ہے۔ ماتا جی نے سروانند جی سے کہا کہ پرمیشور آئے ہیں جا کر چرنوں میں گر کر اپنی غلطی کی معافی مانگ لے اور اُپدیش لیکر اپنا جیون سپھل کر لے۔ سروانند جی اپنی ماتا جی کے چرنوں میں گِر کر رونے لگا اور کہا کہ ماتا جی یہ سوئم بھگوان آئے ہیں۔ آپ میرے ساتھ چلو، مجھے شرم لگتی ہے۔ سروانند جی کی ماتا اپنے پُتر کو ساتھ لیکر پربھو کبیر جی کے پاس گئی اور سروانند جی کو بھی کبیر پرمیشور سے اُپدیش دِلایا، تب اس مہرشی کہلانے والے نادان انسان کا پورن پرماتما کے چرنوں میں آنے سے ہی اُدھار ہُوا۔ پورن برہم کبیر پرمیشور نے کہا سروانند آپ نے اکشر گیان کے آدھار پر بھی شاستروں کو نہیں سمجھا۔ کیونکہ میری شرن میں آئے بناء برھم (کال) کسی کی بُدھی کو پورن ویکسیت نہیں ہونے دیتا۔ اب پھر پڑھوا نہی پویتر ویدوں اور پویتر گیتا جی اور پویتر پُرانوں کو۔ اب آپ براہمن ہوگئے ہو۔ "براہمن سوئی جو برہم پہچانے "وِیدھوان وہی جو پورن پرماتما کو پہچان لے۔ پھر اپنا کلیان کروائے۔

خاص: آج سے 550 ورش پہلے یہی پویتر ویدوں، پویتر گیتا جی، وَ پویتر پُرانوں میں لکھا گیان کبیر پرمیشور (کویردیو) جی نے اپنی سادھارن (آسان) وانی میں بھی دِیا تھا۔ جو اُس وقت سے آج تک کے مہرِشیُوں نے ویاکرن تروٹی یُکت بھاشا کہہ کر پڑھنا بھی لازمی نہیں سمجھا اور کہا کہ کبیر تو اگیانی ہے، اسے اکشر گیان تو ہے ہی نہیں۔ یہ کیا جانے سنسکرت بھاشا میں لکھے شاستروں میں چھپے ہوئے پراسرار رازوں کو ہم وِدھوان ہیں جو ہم کہتے ہیں وہ سب شاستروں میں لکھا ہے اور شری برھما جی ،شری وِشنو جی َشری شیو جی کے کوئی ماتا پِتا نہیں ہیں۔ یہ تو اجنما اجر امر اوِیناشی اور سرویشور، مہیشور ،مرتیونجیئے ہیں۔ سب سرشٹی کے رچنہار ہیں تینوں گُنوں سے بھرپور ہیں۔ وغیرہ وغیرہ وِیا کھیا ٹھوک کر

ابھی تک کہتے رہے۔ آج وہی پویتر شاستر ہمارے پاس ہیں جن میں تینوں پربھوؤں (شری برھما جی رجگُن ،شری وشنو جی ست گُن ،شری شیو جی تم گُن) کے ماتا پِتا کا اسپشٹ (واضح) ذکر ہے اُس وقت اپنے بزرگ ان پڑھ تھے اور جو پڑھے لکھے تھے اُن کو شاستروں کا سہی گیان نہیں تھا۔ پھر بھی کبیر پرمیشور کے دُوارہ بتائے سچے گیان کو جان بوجھ کر جھُٹلا دیا کہ کبیر جھوٹ کہہ رہا ہے کسی شاستر میں نہیں لکھا ہے کہ شری برھما جی ،شری وِشنو جی اور شری شیو جی کے کوئی ماتا پِتا ہیں۔ جبکہ پویتر پُران ساکشی (ضامن) ہیں کہ شری برھما جی ،شری وشنو جی اور شری شیو جی کی جنم مِرتیو ہوتی ہے۔ یہ اوِیناشی نہیں ہیں اور اِن تینوں کی ماتا پرکرتی (دُرگا) ہے اور پِتا جیوتی نرنجن کال رُوپی بِرھم ہے۔

آج سب انسانی سماج بہن بھائی بالک اور جوان بزرگ بیٹے اور بیٹی سب شکشیت (پڑھے لکھے) ہیں۔ آج کوئی اسطرح نہیں بہکا سکتا کہ شاستروں میں ایسا نہیں لکھا جیسا کبیر پرمیشور صاحب جی کی امرت وانی میں لکھا ہے۔ (امرت وانی پوجیے کبیر پرمیشور جی کی)

دھرم داس یہ جگ بورانا ۔ کوئی نہ جانے پد نِروانا
اب میں تم سے کہوں چِتائی۔ تریہ دیون کی اُتپتی بھائی
گیانی سُنے سو ہردے لگائی۔ مورکھ سُنے سوگمیہ نہ پائی
ماں اشٹنگی پِتا نرنجن۔ وے جم دارُن وَنشن انجن
پہلے کین نرنجن رائی۔ پیچھے سے مایا اُپجائی
دھرم رائے کینا بھوگ وِلاسہ ، مایا کو رہی تب آسا
تین پُتر اشٹنگی جائے۔ برھما وِشنو شیو نام دھرائے
تین دیو وستار چلائے۔ اِن میں یہ جگ دھوکا کھائے
تین لوک اپنے سُت دِینا۔ سُن نرنجن باسا لینا
الکھ نرنجن سُن ٹھکانا۔ برھما وِشنو شیو بھید نہ جانا
الکھ نرنجن بڑا بٹپارا۔ تین لوک جیو کین آہارا
برھما وِشنو شیو نہیں بچائے۔ سکل کھائے پُن دُھوڑ اُڑائے
تن کے سُت ہیں تینوں دیوا۔ آندھرٗ جیو کرت ہیں سیوا
تینوں دیو اور اوتارا۔ تاکو بھجے سکل سنسارا
تینوں گُن کا یہ وستارا۔ دھرم داس میں کہوں پُکارا
گُن تینوں کی بھکتی میں بھول پڑا سنسار
کہے کبیر نج نام بِناء ، کیسے اُتریں پار

اوپردی گئی امرت وانی میں پرمیشور کبیر صاحب جی اپنے نجی سیوک شری دھرم داس صاحب جی کو کہہ رہے ہیں کہ دھرم داس یہ سب سنسار تتو گیان کے ابھاؤ سے وِچلت ہے۔ کسی کو پورن موکش مارگ اور پورن سرشٹی رچنا کا گیان نہیں ہے۔ اس لیئے میں آپ کو میرے دُوارہ رچی سرشٹی کی کتھا سُناتا ہوں بدھی مان انسان تو جلد ہی سمجھ جائیں گے، لیکن جو سب پرمانوں (ثبوتوں) کو دیکھ کر بھی نہیں مانیں گے تو وہ نادان انسان کال پربھاؤ (اثر) سے پربھاویت (متاثر) ہیں۔ وہ بھکتی یوگیہ نہیں۔ اب میں بتاتا ہوں تینوں گُنوں (بھگوانوں) برہما ، وِشنو، مہیش کیسے پیدا ہوئے اِن کی ماتا تو اشٹنگی دُرگا ہے اور پتا جیوتی نرنجن (کال) ہے۔ پہلے برہم کی پیدائش انڈے سے ہوئی۔ پھر دُرگا کی پیدائش ہوئی۔ دُرگا رُوپ پر عاشق ہو کر کال برہم نے غلطی (چھیڑ چھاڑ) کی تب دُرگا (پرکرتی) نے اُس کے پیٹ میں شرن لی۔ میں وہاں گیا جہاں جیوتی نرنجن کال تھا۔ تب بھوانی کو برہم کے پیٹ سے نکال کر اکیس برہمانڈوں سمیت سولہ سنکھ کوس کی دوری پر بھیج دیا۔ جیوتی نرنجن (دھرم رائے) نے پرکرتی دیوی (دُرگا) کے ساتھ بھوگ ولاس کیا۔ اِن دونوں کے ملن سے تین گُن (رجگُن برہما، ست گُن ، وِشنو، تم گُن شیو) کی پیدائش ہوئی اِنہی تینوں گُنوں کی ہی سادھنا کر کے سب مخلوق کال جال میں پھنسے ہیں۔ جب تک اصلی منتر نہیں ملے گا پورن موکش کیسے ہوگا؟۔

*****

"بھٹکوں کو ست مارگ"
(بہن ایشونتی کی درد بھری آپ بیتی)

میں بھکت متی ایشونتی دیوی پتنی شری بھکت سریش داس اہلاوت، پُتر شری پرتاپ سنگھ اہلاوت، پانا گنجا، گاؤں ڈیگل ضلع جھجھر میں رہتی ہوں۔ اے بندھی چھوڑ ست گرو رام پال داس جی مہاراج! میں اور میرا پریوار آپ کے چرنوں کی دھول ہیں، آپ نے ہمیں وہ سُکھ دیا جس کی ہم اپنی زندگی میں کبھی سوچ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ آج میں اپنی آپ بیتی یہاں لکھ رہی ہوں۔ جس کی آپ نے ہم پر کرپا بخشی ہے تا کہ ہماری اس دُکھ بھری کہانی کو پڑھ کر ہم جیسے دُکھی پریوار بھی آپ کے آشیر واد سے کلیان کروا سکیں، ہماری زندگی بالکل اندھکار میہ تھی، اگر آپ کے چرنوں میں نہیں ہوتے تو آج ہم زندہ نہیں ہوتے۔

میں اسادھیہ روگ (لاعلاج بیماری) سے پیڑھیت (دوچار) تھی۔ میرا بھائی باپڑودھا نیواسی اوم پرکاش پتر شری دیانند راٹھی جو ہریانہ پولیس میں نوکری کرتا تھا وہ بھی اسی بیماری سے موت کو پراپت ہو گیا تھا۔ میں بھی اُس اسٹیج پر پہنچ چکی تھی۔ میں اُس حالت میں پہنچ چکی تھی کہ ہاتھ

پیر بالکل لقوے گرست جیسے ہو گئے تھے۔ آواز نکلنا بند ہو گئی تھی۔ جگہ جگہ ڈاکٹروں اور سیانوں کو دِکھایا لیکن سب جگہ نا امیدی ہی ہاتھ لگی۔ میرے پتی اتنی شراب پیتے تھے کہ جب گھر آتے تو بچے ڈر کے مارے چارپائی کے نیچے چھُپ جاتے تھے گھر کے برتن بیچ ڈالے اور سر پر قرضہ چڑھا لیا۔ پڑوسی بھی تنگ تھے۔ ایک دن تو نشے کی حالت میں وہ مجھ کو اُٹھا کر پانی کے کنویں میں ڈالنے چل پڑا تھا، مہا پاپ اوپری ہوا (آسیب) نے کہا کہ کس کی کیا پورس چلے گی میں اس گھر کو برباد کر کے چھوڑوں گا۔ میرے بھائیوں نے مجھ پر ڈھیر سارا پیسہ سیانوں اور ڈاکٹروں کے چکر میں برباد کر دیا۔ لیکن مجھے کوئی فائدہ نہیں ہُوا۔ میرا پتی شراب پیتا تھا اور بچے چھوٹے چھوٹے تھے، سُسرال میں کوئی سہارا نہیں تھا۔ میرا بھائی سُکھ ویر جو D.T.C میں ڈرائیور ہے۔ اُس نے پرم پوجیہ ست گرو رام پال داس جی مہاراج سے نام اُپدیش لے رکھا ہے۔ اُس نے کہا کہ بہن کو ست گرو رام پال داس سے اُپدیش دلا دیتے ہیں۔ مرنا تو اس کو ہے ہی، یہ آخری اُپائے کر لیتے ہیں ، اس پر میرے پتا جی شری دیانند راٹھی نے کہا کہ کیا کوئی نام اُپدیش سے ٹھیک ہوتا ہے؟ اس پر میرے بھائی نے ان سب کو نام اُپدیش کی مہیما کے بارے میں سمجھایا۔ اس کے بعد سب نے کہا کہ دیکھ لیتے ہیں، یہ کہہ کر مجھے سنت رام پال داس جی مہاراج کے چرنوں میں لے گئے، اُس وقت ست گرو دیو گاؤں پنجاب کھوڑ دلی میں ست سنگ کر رہے تھے۔ پورا پریوار مجھے لیکر رات 10 بجے مہاراج کے چرنوں میں گئے یہ بات پچیس دسمبر 1996 کی ہے۔

میرے بھائی نے پوجیہ رام پال داس جی مہاراج کو میری دُکھوں بھری کہانی بتائی۔ گرو جی نے رات 10 بجے ست سنگ میں ہی نام اُپدیش کی کرپا بخشی تھی۔ اس سے پہلے میری زبان بھی بند ہو چکی تھی، زبان نہیں اُٹھتی تھی، جب 26 دسمبر کی صبح میں اُٹھی تو اپنے آپ کو بہتر حالت میں بولتے پایا اور اپنے بھائی کو بتایا کہ اتنے ورشوں کے بعد مجھے لگ رہا ہے کہ میں اپنے شریر میں ہوں اور میرے شریر سے جیسے کوئی بوجھ اُتر گیا ہے۔ مجھے بولتے دیکھ کر میرا بھائی سُکھ ویر حیران ہو گیا اور کہا ست گرو رام پال داس جی مہاراج تو ساکشات کبیر پرمیشور آئے ہیں۔ میں بیڑی پیتی تھی اُسی دن چھوڑ دی۔ گھر آئے تو میرے پتی بھکت سریش نے کہا کہ تم کیا نام لیکر آئی ہو۔ میں دیکھتا ہوں تمہارے نام میں اتنی کیا شکتی ہے۔ اپنی ماں سے بولا کہ یہ اچھا نام لیکر آئے بچے صبح گڈ مارننگ کی جگہ ست صاحب بولنے لگے ہیں۔ بھکت سریش ایک سال تک ایسے ہی شراب پیتا رہا اور گھر میں جھگڑا کرتا رہا۔

ایک دن یہ بندھی چھوڑ کبیر صاحب غریب داس جی صاحب وَ ست گرو دیو سنت رام پال داس جی مہاراج کی تصویروں کو توڑنے کیلئے کھڑا ہو گیا۔ تب میں نے ہاتھ جوڑ کر بندھی چھوڑ سے پرارتھنا کی کہ آپ اَن کی بدھی کو کنٹرول میں کر سکتے ہیں۔ تب بندھی چھوڑ آپ نے ہی ان کو

ایسا چمتکار دِکھایا کہ میرے پتی سُریش نے پوجا اِستھل پر واپس فوٹو رکھ دیئے اور اُلٹے پاؤں جا کر ڈنڈوت پرنام کِیا۔تب سے لیکر آج تک انہوں نے شراب بیڑی وغیرہ سب برائیوں کو چھوڑ دیا۔ ان سب کا گواہ پانا گنجا اور ڈیگل گاؤں ہے۔ مجھے دوبارہ جنم ملا دیکھ کر میرے دکھ میں دُکھی میرے بھائی (راجیند رسنگھ راٹھی ڈی ایس پی ہریانہ) اور بھائی پریم پرکاش راٹھی ایڈووکیٹ دلی سمیت پورے پریوار نے بھی نام دان لے لیا۔ نام اُپدیش لینے کے بعد کبیر پرمیشور نے ایسے ایسے سُکھ دیئے جس کا ذِکر بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ہماری بھینس نے گھاس کے ساتھ سانپ کھا لیا تھا۔ بھینس کا بالکل برا حال تھا۔ ڈاکٹر کو دکھایا تو اُنہوں نے بتایا کہ اس نے کوئی زہریلی چیز کھا لی ہے اور دس انجکشن لگا دیئے اگلے دن بھینس کی آنکھوں سے نیلا پانی بہنا شروع ہو گیا اور بھینس اندھی ہو گئی ڈاکٹر بھی ہاتھ کھڑے کر گئے۔ تب رات کو سپنے میں ست گرو رام پال داس جی مہاراج نظر آئے اُنہوں نے بھینس کے شریر پر ہاتھ پھیرا، صبح اُٹھے تو ہم نے اور پڑوسیوں نے اپنی آنکھوں سے بھینس کے منہ میں سانپ کو دیکھا اور اُس کو نکالا، اور بھینس ٹھیک ہو گئی اور پورا دودھ دینے لگ گئی ایسے ایسے پتہ نہیں کتنے سُکھ آپ نے ہمیں دیئے ہیں۔ کل تک ہمارے پاس دس رُوپے نہیں تھے لیکن آج اِنہی کھیتوں میں دھن اُگتا ہے اور کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پڑوسی کہتے ہیں کہ تمہارے گرو جی ہی تمہارے لئے رام ہیں۔ اگیانیوں دُوارہ بہکایا ہُوا بھولا بھالا سماج کیا جانے آپ کی مہیما کو؟؟ سنت رام پال داس جی مہاراج کے ویرودھی (دشمن) تو صرف کیچڑ اُچھالنا جانتے ہیں جس کے ساتھ گذرتی ہے وہی بتا سکتا ہے، اس کو آپ سے کیا کچھ ملا ہے؟ ہم آپ سے یہی پرارتھنا کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے چرنوں میں ہی رکھنا اور آپ ہزاروں سال ایسے ہی دُکھیوں کا سہارا بنے رہیں ست گرو رام پال جی مہاراج پورن پرماتما کے اَوتار آئے ہیں۔

آپ کا نام لینے کے بعد ہمارے گھر میں اتنا سُکھ ملا ہے پرمیشور جو کہ ہم بیان نہیں کر سکتے۔ پھر بھی بیان کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ میں نے آپ سے 1996ء میں نام اُپدیش لیا۔ اُس سے قریب ڈیڑھ سال کے بعد ایک حادثہ ہُوا جو اس طرح ہے۔

ایک رات مجھے یہ سب دِکھائی دیا کہ میں گاؤں میں شمشان پوچھ رہی ہوں کہ کہاں ہے؟ مجھے بتایا اور دِکھایا کہ آپ نے کل یہاں پر آنا ہے۔ وہ مردوں کو دفنانے کی جگہ تھی۔ جب صبح ہوئی تو مجھے ہیضہ ہو گیا مجھے اتنا زیادہ سر میں درد ہو گیا کہ ٹکر مار کے مر جاؤں موت کے سب ہی کارن پورے ہو گئے۔ ڈاکٹر کو بُلایا گیا تو اُنہوں نے انجکشن لگایا۔ اُس کے بعد ڈاکٹر نے بتایا کہ یہ تو مر چکی ہے، اس کے بعد چار یم دُوت دکھائی دیئے اُنہوں نے مجھے دونوں طرف سے پکڑ لیا اور کہا کہ ہمیں بھگوان نے بھیجا ہے اور آپ کو لیکر جائیں گے۔ آپ کا وقت پورا ہو گیا ہے۔ میں نے کہا

کہ میرے گرو جی نہیں لیکر جانے دیں گے۔ پھر اُنہوں نے کہا کہ آپ کے گرو جی کیا کریں گے۔ آپ کا وقت تو پورا ہو گیا ہے۔ ہم ایسا کریں گے کہ آپ کے ہاتھ سے ہی آپ کی موت کروا دیں گے اس کے بعد میرے دونوں ہاتھوں نے گلے کو بڑی زور سے دبایا۔ جس سے میرے پران آنکھوں میں آ گئے۔ میں کسی سے بول نہیں سکی۔ بندھی چھوڑ کہتے ہیں کہ "آ جم تیرے گھٹ نے گھیریں تو رام کہن نہیں پاوے گا" وہی حالت میرے ساتھ ہو گئی۔ اس کے بعد کبیر صاحب کمل کے پھول پر میرے پاس پرگھٹ ہوئے میرے اندر سے پوجیہ ست گرو رام پال داس جی مہاراج کی آواز آئی کہ اس لڑکی کو تم کیسے لیکر جاؤ گے؟، اسے ہم نہیں جانے دیں گے۔ اسے تو ہم جب چاہیں گے تب لیکر جائیں گے۔ اس کا اگر پیر بھی کاٹ دو گے تو بھی ہم جوڑ دیں گے۔ ساتھ میں گرو جی نے کافی باتیں کہیں جو سب بیان نہیں ہو پا رہی ہیں اس کے بعد یم کے دُوت بھاگ گئے۔ اُس کے بعد گرو جی نے مجھے کہا کہ بیٹی ڈرومت تیری موت کو ہم نے ٹال دیا ہے، اب ہم چاہیں گے تب تجھے لیکر جائیں گے۔

ہماری ایک بھینس جس کا بیانے کا وقت نزدیک تھا، وہ ایک دن بالکُل پتھر کی طرح ہو گئی ڈاکٹروں کو بُلا کر لائے تو ڈاکٹروں نے وقت سے پہلے ہی ہاتھوں سے بچہ نکالا اُس کے بعد بھینس نے جیر نہیں ڈالی، کسی کے کہنے پر ہم نے جو تھوڑی سی جیر باہر ہوتی ہے اُس پر اِینٹ باندھ دی تو وہ جیر ٹوٹ گئی۔ جیر کے ٹوٹنے کے بعد بھینس کی حالت بہت بری ہو گئی تھی، سب ہی کہنے لگے کہ یہ بھینس اب نہیں بچے گی۔ ہم گھبرا کر رات کو ہی پانچ ڈاکٹروں کے پاس گئے۔ مگر ایک بھی ڈاکٹر نہیں آیا، کہتے تھے کہ یہ کیس نمٹانا ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔ اب پرماتما ہی بچا سکتے ہیں۔ اس کے بعد بہت دُکھی ہو کر میرے پتی نے آشا چھوڑ دی کہ آج بھینس کو کوئی نہیں بچا سکتا ہے۔ پھر میں نے کہا کہ بھکت جی آشا مت توڑو ہمارے بندھی چھوڑ سب ٹھیک کریں گے۔ اُس کے بعد بندھی چھوڑ کے سامنے ڈنڈوت پرنام کیا اور پرارتھنا کی، پھر صبح ایک ڈاکٹر کے پاس گئے تو اُس نے آکر دیکھا اور کہا کہ یہ بچے گی نہیں ایسے ہی ہماری بھینس کے ساتھ ہوا تھا، تو ڈاکٹروں نے بڑی کوشش کی مگر نہیں بچ پائی۔ اُس کے بعد کہنے لگے کہ پرمیشور کی دیا سے بچ بھی گئی تو دُودھ نہیں دے گی۔ اُس کے سات دن بعد گرو جی دکھائی دیئے کہ بھینس کی انتڑیوں میں سے جیر نکال رہے ہیں۔ صبح بھینس نے جیر ڈالی اور وہ بالکل ٹھیک ہو گئی اور 15 کلو دُودھ دینے لگی۔ یہ ہمارے بندھی چھوڑ کی کرپا ہے جبکہ چار پانچ پڑوسیوں کی بھینسیں اسی بیماری سے مر چُکی تھیں۔

میرا چھوٹا لڑکا جس کی عمر 14 سال ہے جس کا نام نونیت ہے اسے بچپن (جب 6 مہینے کا تھا) سے ہی نمونیہ ہو گیا تھا اور 5 سال تک اُس کی بیماری ختم نہیں ہوئی۔ میری ہر ممکن کوشش

کرنے پر اور ڈاکٹر کے منع کرنے پر بھی میں نے ہار نہیں مانی۔ ایک دِن میں نے اُسے ست گرو رام پال داس جی مہاراج سے نام دان دلایا۔ اُسی دن سے مانو میرے بچے کو کوئی بیماری تھی ہی نہیں، اب وہ بچہ آج اپنی عمر کے سب ہی بچوں سے تندرُست ہے۔ یہ سب چمتکار ہمارے ست گرو رام پال داس جی مہاراج کی اسیم کرپا سے ہوئے ہیں۔

ایک دن پورنیما کے ست سنگ کے وقت سال 2004 میں برسات نہ ہونے کے کارن ہماری فصل (چاول) سوکھ رہی تھی اور نہر بھی آ کر چلی گئی تھی ایک مہینے بعد دوبارہ نہر آنی تھی۔ وہاں پر ٹیوب ویل سے پانی دینے کا طریقہ نہیں تھا۔ ہم صرف نہر پر ہی منحصر تھے۔

لیکن پورنیما کے دن ہم آشرم سے ست سنگ سماپت کرنے کے بعد جب کھیت کو دیکھنے گئے تو ہماری ڈھائی ایکڑ زمین (چاول والی) گھٹنوں گھٹنوں پانی سے بھری ہوئی تھی۔ یہ کبھی سپنوں میں بھی نہ ہونے والا کام ہمارے ست گرو دیو کی کرپا سے ہو گیا اور سارے کھیت کے پڑوسیوں نے افسوس کیا کہ یہ نہر تو تمہارے ست گرو نے صرف تمہارے لئے ہی کُھلوائی ہے۔ سب ہی لوگوں کی فصل میں زیادہ سے زیادہ دس من دھان (چاول) ہوئے جبکہ ست گرو کی دعا سے ہماری فصل میں چالیس من چاول فی ایکڑ حاصل ہوئے۔ زیادہ سے زیادہ سُکھ ہمارے بندھی چھوڑ ست گرو رام پال داس جی مہاراج نے ہمیں دیئے ہیں۔ میرے دونوں بیٹے (بھکت امیت، بھکت نونیت) کی مئی 2010 کو دہلی پولیس میں نوکری لگ گئی۔ میری اور میرے پریوار کی طرف سے سب لوگوں سے پرارتھنا ہے کہ آپ بہت جلدی ست لوک آشرم کرونتھا میں آ کر سنت رام پال داس جی مہاراج سے مُفت میں نام پراپت کریں۔ منُش جیون ویئرتھ (ضائع) نہ کریں۔ کبیر پرمیشور کہتے ہیں کہ:۔

کل کرے سو آج کر، آج کرے سو اب پل میں پرلئے ہوئیگی، بھور کروگے کب۔

ست صاحب! جئے ہو بندھی چھوڑ کی! ست گرو رام پال داس جی کی جئے ہو۔

"اُجڑا پریوار بسا"

میں بھکت رمیش پُتر شری اُمید سنگھ، گاؤں پیٹوار، تعلقہ ہانسی، ضلع ہسار کا رہنے والا ہوں۔ اب ایمپلائز کالونی جیل کے سامنے جِند میں پریوار کے ساتھ رہتا ہوں۔

نام لینے سے پہلے ہم بھوتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ہمارئے گاؤں میں بابا سریہ مشہور تھے۔ جس پر ہم ہر مہینے کی پورنیما کو جیوتی لگانے جاتے تھے۔ ہم شکروار، جنم اشٹمی شیوراتری کا ورت بھی رکھتے تھے۔ پِتروں کا پنڈ دان اور شرادھ بھی نکالتے تھے پھر بھی ہمارا گھر بالکل اُجڑ چُکا تھا۔ جب میں 12 سال کا تھا تب میرے پِتا جی کی موت ہو گئی تھی۔ گھر میں تین افراد تھے تینوں کی آپس

میں لڑائی رہتی تھی، تینوں کو بھوت پریت بہت دکھی کیا کرتے تھے اور تینوں بہت زیادہ بیمار رہتے تھے۔ پہلے ڈاکٹروں کو دکھایا پر کوئی آرام نہیں ہُوا، پھر سیوڑوں کے پاس گئے، کوئی کہتا تم پانچ ہزار رُوپے دے دو ہم تمہیں بالکل ٹھیک کر دیں گے۔ کوئی کہتا دس ہزار روپے دے دو۔

ہم بالکل اُجڑ چکے تھے، لیکن کوئی آرام نہیں ہُوا۔ میرے رشتہ دار بھکت رگھوویر سنگھ گاؤں کونتھ قلعان والے کے بار بار کہنے سے میری ماتا جی نے سن 1996ء میں سنت رام پال داس جی مہاراج سے نام لے لیا۔ میری پتنی کو پانچ سال بعد بھی کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی تھی۔ میری ماتا جی کے کہنے سے میری پتنی نے بھی سنت رام پال داس جی مہاراج سے نام لے لیا۔ نام دان لیتے ہی ایک سال کے اندر میری پتنی نے لڑکے کو جنم دِیا۔ میرا بھگوان سے وِشواس اُٹھ چُکا تھا۔ اس کارن میں نے نام نہیں لیا اور اپنی ماتا اور پتنی کو بھی سنت جی کے پاس جانے سے منع کرتا تھا۔ میرا لڑکا جو 15 دن کا تھا، بہت زیادہ بیمار ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ یہ لڑکا صبح تک مر جائے گا۔ اسے لیجاؤ شام کو ایک بھکت نے بندھی چھوڑ ست گرو رام پال داس جی مہاراج کے بارے میں بتایا کہ آشرم جِند میں آئے ہیں۔ وہ پورن سنت ہیں اور وہی اس بچے کو ٹھیک کر سکتے ہیں۔ ہم ڈاکٹروں اور فقیروں کے پاس جا جا کر تھک چُکے تھے۔ میرا بھگوان سے اعتبار اُٹھ چُکا تھا۔ میں نے اُس بھکت کو منع کر دیا۔ لیکن اس نے دوبارہ پھر پرارتھنا کی کہ وہ خود بندھی چھوڑ بھگوان زمین پر آئے ہوئے ہیں۔ اگر وہ دیا کر دیں تو یہ لڑکا ٹھیک ہو سکتا ہے۔ اُس بھکت کے اتنے وِشواس کے ساتھ کہنے پر میں نے اپنی ماتا جی کو اِجازت دے دی۔ میری ماں نے لڑکے کو جا کر ست گرو رام پال داس جی مہاراج کے چرنوں میں رکھ دیا اور روتے ہوئے پرارتھنا کی کہ مہاراج جی یہ بچہ مرنے والا ہے۔ اب آپ ہی اِسے ٹھیک کر سکتے ہیں۔ تب بندھی چھوڑ ست گرو رام پال داس جی نے کہا کہ کبیر پرمیشور کی رضا سے یہ ٹھیک ہو جائے گا۔ اگلے دن جب بچے کو مرنا تھا وہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔ بولو بندھی چھوڑ ست گرو رام پال مہاراج کی جئے۔

ہمارا اُجڑا ہوا گھر بندھی چھوڑ ست گرو رام پال داس جی کی کرپا سے دوبارہ بس گیا۔ اتنا چمتکار دیکھ کر بھی پاپ کرموں کی وجہ سے میں نے نام نہیں لیا اور پہلے والی پوجا اور بھوتوں کی پوجا ہی کرتا رہا۔ ہمارے گھر پر بندھی چھوڑ غریب داس مہاراج جی کی وانی کا پاٹھ سنت رام پال داس جی مہاراج کرتے تھے اور میں باہر جا کر شراب پیتا تھا۔ پھر ایک سال بعد ایک دن ہمارے گھر پاٹھ ہو رہا تھا۔ تب شام کو بندھی چھوڑ ست گرو رام پال داس جی مہاراج نے ست سنگ کِیا۔ تب میں نے ست سنگ سُنا اور نام بھی لے لیا۔ پھر ہمارے گھر میں دُکھ نام کی چیز نہیں رہی۔ میری ماتا جی نے کسی کے بہکاوے میں آ کر نام کھنڈت کر دیا۔ کچھ وقت بعد سن 2000 میں میری ماں کو اچانک

پاؤں میں جلن ہونے لگی۔ ڈاکٹروں کو دکھایا اُنہوں نے کہا کہ اسے بلڈ کینسر ہے یہ دس پندرہ دن میں مرجائے گی۔ اگر PGI چنڈی گڑھ اسپتال میں لے جاؤ تو وہاں ڈیڑھ لاکھ رُوپے لگ کر زیادہ سے زیادہ ایک سال تک زندہ رہ سکتی ہے۔ لیکن درد کم نہیں ہوگا۔ بندھی چھوڑ ست گرو رام پال داس جی مہاراج نے بتایا کہ آپ کی ماتا جی نے نام کھنڈت کر دیا ہے۔ جیسے بجلی کا بل نہ بھرنے سے کنکشن کٹ جاتا ہے اور ساری بجلی کی سہولیات ختم ہو جاتی ہیں اور دوبارہ بل بھرنے سے بجلی بحال ہو جاتی ہے۔ میری ماتا جی نے اپنی غلطی کی معافی مانگی اور مہاراج جی نے دوبارہ نام دیا اور سر پر ہاتھ رکھا۔ سر پر ہاتھ رکھتے ہی پاؤں کی جلن اور درد ختم ہو گیا۔ پھر لگ بھگ دو سال کے بعد جاڑ پڑھوانے کی وجہ سے جاڑ میں سے خون نکلنے لگا ڈاکٹر نے دوائی دی اور ٹانکے بھی لگائے۔ لیکن خون نکلنا بند نہیں ہُوا۔ پھر ڈاکٹر نے اس کی بیماری چیک کی اور بتایا کہ اس کو بلڈ کینسر ہے اور اب وہ پھوٹ چُکا ہے۔ اب یہ ٹھیک نہیں ہو سکتی۔ اسے گھر لے جاؤ یہ خون نکلنے سے دو دن میں مرجائے گی۔ پھر اگلے دن اس کے پیشاب اور لیٹرین میں سے بھی خون آنا شروع ہو گیا۔ تب میں نے ست گرو رام پال داس جی مہاراج کو فون کے ذریعے بتایا کہ یہ دو دِن میں مرجائے گی۔ تب ست گرو رام پال داس جی مہاراج نے کہا کہ بندھی چھوڑ جو بھی کریں گے وہ صحیح کریں گے۔ پھر اگلی رات کو 2 بجے یم دُوت اسے لینے کے لئے آئے۔ میری ماں نے کہا کہ تیرے پِتا جی (وہ دس سال پہلے مر چکے تھے) مجھے لینے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ اتنا کہتے کہتے وہ یم کے دُوت میری ماں کے اندر پرویش کر گیا اور کہنے لگا کہ میں اسے لیکر جاؤں گا اس کا وقت پورا ہو چُکا ہے۔ میرے کو چائے پلاؤ۔ تب ہم نے اس کے لئے چائے بنانے کیلئے رکھی ہی تھی، اتنے میں وہ یم دُوت کہنے لگا کہ پتہ نہیں تمہارے گھر میں کتنی بڑی شکتی ہے، وہ مجھے مار رہی ہے میں یہاں اور نہیں رُک سکتا مجھے جلدی سے چائے پلاؤ میں جا رہا ہوں اور گرم چائے ہی پی گیا۔ جاتے ہوئے کہنے لگا کہ تمہارے گھر میں پورن پرماتما کھڑے ہیں۔ میں اسے نہیں لے جا سکتا، یہ کہتے ہوئے وہ چلا گیا۔ ایک منٹ کے بعد ہی خون بالکل ہی بند ہو گیا، زبان اور دانت جو کالے ہو چکے تھے بالکل صاف ہو گئے اور بندھی چھوڑ ست گرو رام پال داس جی مہاراج کی کرپا سے وہ پہلے سے بھی صحت مند ہو گئی۔ پرماتما کبیر صاحب جی نے میری ماتا جی کی عمر پانچ ورش بڑھا دی۔ چوبیس جولائی 2005 کو ست بھکتی کر کے ست لوک روانہ ہو گئی۔ "بولو بندھی چھوڑ ست گرو رام پال داس جی مہاراج کی جئے۔" ست صاحب۔

"گردے ٹھیک کرنا اور شیطان کو انسان بنانا"

میں بھکت جگدیش پُتر شری پربھو رام، گاؤں پنجاب کھوڑ، دلی 81 ڈی ٹی سی (دلی

ٹرانسپورٹ کارپوریشن) میں میکنک ہوں۔ مجھے شراب نے راکشس مزاج کا انسان بنا دیا تھا۔ شراب پینا، مرغی کھانا، سگریٹ پینا، حقہ پینا۔

میں نوکری سے شام کو لگ بھگ 7 بجے آتا تھا۔ کئی بار گھر آنے میں شراب زیادہ پینے پر 9 یا 10 بھی بج جاتے تھے۔ شراب میں پاگل ہوئے ایک بار ادھر ایک بار اُدھر لڑکھڑاتے ہوئے پیروں سے گھر میں گھستا تھا۔ آتے ہی پتنی و بچوں کو پیٹنا شروع کر دینا، ہر روز گھر میں قہر ہوتا تھا۔ جن بچوں کو پیار کے ساتھ اپنی چھاتی سے لگانا چاہیے تھا وہ معصوم مجھ کو دیکھ کر چارپائی کے نیچے گُھس جاتے تھے۔ بچے اپنے پِتا جی کی گھر آنے کی راہ دیکھتے ہیں کہ پاپا جی آئینگے، ہمارے لئے کھانے کی چیزیں لائیں گے۔ لیکن میں کھانے کی چیزوں کے بجائے نشے میں دُھت لال آنکھوں سے ان کو مارنے لگ جاتا تھا۔

دوسری طرف میری دھرم پتنی سمیترا دیوی بھی اپنی دُکھی زندگی کے ساتھ خطرناک بیماری میں مبتلا ہو کر سانس پورے کر رہی تھی۔ اس کے دونوں گردے خراب ہو چکے تھے۔ ڈاکٹروں نے کہہ دیا تھا کہ دوائی کھاتی رہو، لیکن چھ مہینے سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتی۔ آل انڈیا میڈیکل اور ڈاکٹر رام منوہر لوہیہ ہاسپٹل دلی سے یہ رپورٹ ملی کہ گردے خراب ہو چکے ہیں اور یہ چھ مہینے سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتی اور ساتھ ہی دوائی بھی آخری سانس تک کھاتے رہنا ہونگی۔ ان معصوم بچوں کا کیا حال ہوگا جن کا پِتا شراب پیتا ہُو اور ماتا موت کی سیج پر ہو۔ کوئی کام نہیں کر سکتی تو ان بچوں کو جب یہ پتا چلا کہ تمہاری ممی چھ مہینے سے زیادہ زندہ نہیں رہے گی تو ان بچوں کی آنکھوں سے آنسو بہتے رہتے تھے۔ ایک تو پِتا شرابی اور دوسری طرف ہماری ماتا جی جان لیوا مرض میں مبتلا، ہمارا کیا ہوگا؟۔ تین لڑکے اور ایک لڑکی اپنی ماتا جی کے پاس گِر گِر کر رونے لگے اور کہا کہ اے بھگوان ہم سب کو بھی ہماری ماتا جی کے ساتھ اپنے پاس بلا لینا۔ یہاں کس کے سہارے رہیں گے۔

پرماتما نے ان بچوں کی بھی پکار سُنی اور ہمارے بھی شُبھ کرم جاگ اُٹھے کہ ہمارے پڑوس میں بھکتمتی نہالی دیوی نے اپنے گرو دیو سنت رام پال داس جی مہاراج کی آگیا انوسار 31-30، دسمبر 96 اور 1 جنوری 1997 کو ست گرو غریب داس مہاراج کی امرت وانی کا تین دن کا اکھنڈ پاٹھ اپنے گھر کروایا۔ جس میں سنت رام پال داس جی مہاراج نے 31 دسمبر رات میں 9 سے 11 بجے تک ست سنگ کِیا میری بیوی سمیترا دیوی بھی پڑوس میں ست سنگ سُننے چلی گئی تھوڑی دیر بعد میں بھی (جگدیش) اپنی نوکری سے گھر آ گیا تھا۔ گھر آنے پر بچوں سے پتہ چلا کہ ان کی ماتا جی پڑوس میں مائی نہالی دیوی کے گھر ست سنگ سُننے کیلئے گئی ہے۔ یہ سُن کر میں بہت غصے میں آ گیا اور میں نے کہا کہ کہاں پاکھنڈیوں کے پاس چلی گئی ہے۔ میں ابھی اس کو پیٹتے ہوئے گھر لاتا ہوں۔ یہ وچار کر میں بھکت متی نہالی دیوی کے گھر چلا گیا۔ میں نے شراب پی رکھی تھی۔ جب میں نہالی مائی کے گھر پہنچا تو سنت رام پال داس مہاراج

ست سنگ کر رہے تھے بڑی تعداد میں بھکت جن ست سنگ سُن رہے تھے۔ان سب کو دیکھ کر میں کچھ نہیں بولا اور چپُ چاپ سب سے پیچھے بیٹھ گیا اور ست سنگ سننے لگا۔ست سنگ میں مہاراج جی نے بتایا کہ:۔

غریب داس:

شراب پیوے کڑوا پانی، ستر جنم سوان (کتا) کے جانی

غریب داس:

سوناری جاری کریں سُرا پان سو بار، ایک چلم حُقہ بھرے ، ڈوبیں کالی دھار

کبیر صاحب:

مانُوش جنم پائے کر ، نہیں بھجے ہری نام ، جیسے کُنواں جل بناء کھدوایا کس کام

مہاراج جی نے ست سنگ میں بتایا کہ جن بچوں کو پِتا جی نے سینے سے لگانا چاہیے، اُس شرابی انسان کو دیکھ کر بچے چار پائی کے نیچے چُھپ جاتے ہیں،شرابی انسان خود بھی دُکھی گھر والے بھی پریشان اور دولت کا بھی نقصان ۔سماج میں عزت ختم اور پریوار، پڑوس وَ رشتہ داروں تک کو پریشان کر کے بد دعائیں حاصل کرتا ہے۔جیسے شرابی کی پتنی اور بچے تو قہر کا شکار ہوتے ہی ہیں لیکن پتنی کے ماتا پِتا، بھائی بہن وغیرہ بھی دن رات پریشان رہتے ہیں۔سب پاپ کا بوجھ اُس نادان شرابی کے اوپر آتا ہے۔ مانُوش جنم پربھو نے بھکتی کر کے آتم کلیان کرنے کو دِیا ہے۔اس کو شراب وغیرہ میں نشٹ (ضائع) نہیں کرنا چاہیے۔جیسے بچہ اسکول میں تعلیم حاصل نہیں کرتا، آوارہ گردی میں گھومتا رہتا ہے۔وہ تعلیم سے محروم رہے جاتا ہے پھر ساری عمر مزدوری کر کے زندگی گذارتا ہے پھر اسے یاد آتا ہے کہ اگر میں آوارہ گردی نہ کرتا تو آج دوسرے سہپاٹھیوں (کلاس فیلو) کی طرح بڑا افسر ہو جاتا۔لیکن اب کیا بنے، یہ تو اُس وقت سوچنا تھا۔

کبیر صاحب کہتے ہیں کہ۔۔۔

آچھے دن پاچھے گئے، گرو سے کِیا نہ ہیت
اب پچھتاوا کیا کرے، جب چڑیا چُگ گئی کھیت

اسی طرح اگر منُش جنم میں جو انسان پربھو بھکتی نہیں کرتا وہ پشو،پکشیوں (جانور ،پرندے) کی یونیوں کو پراپت کرتا ہے۔جو انسان شراب پیتا ہے، وہ شراب کے نشے میں کھانے کی بھری تھالی کو لات مارتا ہے۔بھکتی نہ کرنے سے طرح طرح کے جانداروں کی یونیوں میں کشٹ اُٹھاتا ہے۔کبھی وہ کُتے کی یونی اختیار کرتا ہے۔کُتا ساری رات سردیوں میں بھی گلی میں رہتا ہے اُوپر سے برسات اور سردیوں کی رات میں بہت تکلیف اُٹھاتا ہے۔صبح بھوک ستاتی ہے۔تو کسی

گھر کی رسوئی میں گھسنے کی کوشِش کرتا ہے گھر والے ڈنڈا یا پتھر مارتے ہیں۔کُتا بہت دیر تک چِلاتا رہتا ہے پھر دوسرے گھروں میں گھُستا ہے ،تو وہاں نہ جانے روٹی ملے گی یا سوٹی ۔اگر وہاں بھی ڈنڈا نصیب میں ہوا تو وہ شرابی جواب کُتا بنا ہے، گاؤں کے باہر جاتا ہے، بھوک سے ویاکُل انسانوں کا مل (گندگی) کھاتا ہے۔اگر وہ نادان انسان جب مُنش شریر میں تھا، ست سنگ میں آتا، اچھے وِیچار سُنتا برائی چھوڑ کر اپنا آتم کلیان کرواتا اور بچوں کو اچھی شِکشا اور پربھو کی دِیکشا پردھان کرواتا، سدا سُکھی ہو جاتا۔شراب کا نشہ کچھ وقت رہتا ہے۔پرماتما کے نام بھجن سے ہوئے سُکھ کا آنند سدا ساتھ رہتا ہے۔

اوپر لکھا ست سنگ ست گرو سنت رام پال داس جی مہاراج کا سُن کر میری شراب چھو منتر ہو گئی۔آنکھوں سے آنسو بہہ چلے، گھر چلا گیا، نیند نہیں آئی، ایک جنوری 1997 کو دوپہر 1:30 بجے اپنی پتنی کو ساتھ لیکر سنت رام پال داس جی مہاراج کے پاس گیا، ان سے آتم کلیان کے لیئے اُپدیش پراپت کیا اس کے بعد آج 2005ء تک شراب، تمباکو اور مانس چُھوا بھی نہیں۔میری پتنی نے بھی سنت رام پال داس جی مہاراج سے اُپدیش لیا۔اُس دن کے بعد وہ بالکل ٹھیک ہے، ڈاکٹروں کے علاج اور بیماری کی ایکسرے وغیرہ کی رپورٹ آج بھی ہمارے گھر رکھی ہے اور سب کو دکھاتے ہیں۔

میری آپ سب بھکتوں سے پرارتھنا ہے کہ آپ بھی پربھو کے چرنوں میں آوَ۔سنت رُوپ میں آئے پرمیشور کے سندیش واہک سنت رام پال داس جی کو پہچانو۔مفت نام اُپدیش پراپت کر کے کرپیا اپنا کلیان کروائیں ۔ ست صاحب۔

۔بھکت جگدیش۔

بُھوتوں اور روگوں (بیماریوں) کے ستائے پریوار کو آباد کرنا

بھکت متی اپلیش دیوی، پتنی شری رامیھر پُتر شری مانگیرام، گاؤں مرچ تحصیل چرخی دادری، ضلع بھوانی (ہریانہ) اِنڈیا۔

میں اپلیش دیوی اپنے دُکھی جیون کی ایک جھلک آپ کو بتا رہی ہوں۔میں اور میرے بچے، راھول اور جیوتی ہیں جو بیتے سمے کے بُرے حالات کو یاد کر کے ڈر جاتے ہیں۔جن کا بیان کرتے وقت کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

6 دسمبر 1995 کی رات میں بدمعاشوں نے میرے پتی کو ڈیوٹی کے دوران جان سے مار دِیا تھا۔لیکن اُس پورن پرماتما (کبیر صاحب) نے ہمارا دھیان رکھا اور میرے پتی کو جیون دان دیا جو آج ہمیں پریوار کے ساتھ بندھی چھوڑ گرو رام پال جی مہاراج کی دیا سے پورن

پرماتما کے چرنوں میں جگہ مل گئی ہے۔ ہمارے پریوار میں میرے پتی کو صاف کپڑے پہناتے جو کچھ دیر بعد انڈرویئر کے اوپر کے حصے پر جہاں پر ربڑ یا ناڑا ہوتا ہے چاروں طرف خون سے کپڑے رنگین ہوجاتے تھے اور بچوں کو بھی بلغم کے ساتھ خون آتا تھا میں بھی ایک سال سے دل کے مرض سے بہت پریشان ہوچکی تھی۔ جس کے لئے سالوں سے دوائیاں کھارہی تھی۔ میرے پتی دیو دلی پولیس میں ہیں ۔ میرے سارے جسم پر پھوڑے پھنسی ہو جاتے تھے۔ گھر میں پریشانیوں کے کارن میرے پتی رامیہر کا دماغی توازن بھی بگڑ گیا تھا۔

ہم نے ان پریشانیوں کے لیئے سن 1995ء سے جولائی 2000 تک ایک درجن سے بھی زیادہ لنگڑے، لوبھی اور لالچی گروؤں کے دروازے کھٹ کھٹائے اور بھارت دیش میں تیرتھ استھانوں جیسے جمنا، گنگا، ہریدوار، جوالا جی، چامونڈا، چنت پورنی، نگرکوٹ، بالا جی، مہندی پور اور گُڑگاؤں والی مائی اور گورکھ ٹیلا راجستھان والے ہراک جگہوں پر بچوں کے ساتھ کافی بار چکر لگاتے رہے لیکن ہمیں کوئی راحت نہیں ملی۔

اس طرح ہمارے پریوار کی حالت یہاں تک آچُکی تھی کہ ہم ھولی اور دیوالی بھی کسی مسجد میں بیٹھ کر بتانے لگ گئے تھے۔ ہم بڑے خوش نصیب ہیں۔ جو ہمیں سنت رام پال داس جی مہاراج کے دُوارہ پرم پوجیہ کبیر پرمیشور کی شرن مل گئی۔ اب کہاں گئے وہ کال کے دُوت اور وہ ہماری بیماریاں جن کا علاج آل انڈیا اسپتال میں چل رہا تھا جو ست گرو کے چرنوں کی دھول کے آگے ٹک نہیں پائے۔

25 فروری 2001ء کو ایک کال کی پوجا کرنیوالے سیانے نے فون کرکے پوچھا کہ اپلیش تمہارا نام ہے، میں نے کہا کہ ہاں آپ اپنا نام بتاؤ، تب وہ سیانہ کہنے لگا کہ یہ بلوان کون ہے۔؟ آپ کا کیا لگتا ہے؟ میں نے کہا تم کون ہو؟ آپ کا کیا نام ہے اور یہ سب کیوں پوچھنا چاہتے ہو؟ تب وہ سیانا کہنے لگا کہ بیٹی تم میرا نام مت پوچھو۔ میں بتانا نہیں چاہتا اور میں ہانسی سے بول رہا ہوں۔ یہ بلوان اور اسکے ساتھ ایک آدمی میرے پاس آئے اور دونوں مجھے سینتیس سو رُوپے(۳۷۰۰) تم پر گھال گھلوانے کیلئے دے گئے تھے۔ میں نے تمہارا فون نمبر بھی بلوان سے لیا تھا کہ میں پوچھوں گا کہ ان کی درگتی ہوئی یا نہیں۔ میرے پاس آپکا فون نمبر نہیں تھا، بلوان ہی نے دیا تھا۔ میں نے یہ بُرا کام رات میں کیا لیکن جیسے ہی میں سونے لگا تو مجھے سفید کپڑوں میں جس گرو کی تم پوجا کرتے ہو وہ دکھائی دیئے، جنہوں نے مجھے بتلا دیا کہ اس کا انجام تم خود بھگتو گے۔ یہ پریوار سروَشکتی مان ہے، سب کشٹ دور کرنے والے پرم پوجیہ کبیر پرمیشور کی شرن میں ہے۔ آپ کی تو اوقات ہی کیا ہے؟ یہاں کا دھرم راج بھی اب اس پریوار کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔۔۔

غریب، جم جورا جاسے ڈریں، مٹیں کرم کے لیکھ

ادلی ادل کبیر ہیں، کُل کے ست گرو ایک

پرم پوجیہ کبیر پرمیشور سے جم (کال اور کال کے دُوت) اور موت بھی ڈرتی ہے۔ وہ پورن پربھو پاپ کرم ڈنڈ کے لیکھ کو بھی سماپت کر دیتا ہے۔ اس کے بعد اُس سیانے نے کہا کہ بیٹی تمھیں یہ بتلادوں کہ تم جس دیو پُرشوتم کی پوجا کرتے ہو۔ وہ بہت پربل (پاورفُل) شکتی ہے۔ میں 25 سال سے یہ گھال گھالنے کا کام کر رہا ہوں۔ نہ جانے کتنے پریوار اُجاڑ چکا ہوں۔ لیکن آج پہلی بار ہار کھائی ہے۔ بیٹی اس شکتی کو مت چھوڑنا نہیں تو مار کھا جاؤ گے۔ آپ کے ویناش کے لئے بلوان وغیرہ گھوم رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ ہم پورن پرماتما کی پوجا کرتے ہیں بلوان میرے پتی کا بڑا بھائی ہے ہمارا جانی دشمن بنا ہوا ہے۔ ہم آج اتنے خوش نصیب ہیں کہ ہمارے دل میں کسی چیز یا کام کی ضرورت ہوتی ہے اُسے ست گرو دیو، ست کبیر صاحب پورا کر دیتے ہیں۔ آج گرو گووند دونوں کھڑے، ہم کس کے لاگیں پائیں۔ ہم بلیہاری ست گرو رام پال جی کے چرنوں میں جن پر میشور دیا ملائے۔۔

اے بھائیو اور بہنوں ہم سارا پریوار مل کر آپ کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ اگر آپ کو ست لوک کا مارگ، پورن موکش وَ سب ہی سُکھ پراپت کرنا ہوں اور سنسارک دُکھوں سے چُھٹکارا پانا ہو تو بندھی چھوڑ سنت رام پال داس جی مہاراج سے ست نام پراپت کر لینا اور اپنا انمول منُش جنم سپھل کر لینا۔۔۔

۔ست صاحب۔

بھکت متی اپلیش دیوی۔

"بھکت ستیش کی آتم کتھا!!"

میں بھکت ستیش داس 193 سیکٹر 7 آر کے پورم نئ دلی کا رہنے والا ہوں نیمن پنکتیاں ہمارے جیون میں چریتر ارتھ ہوتی ہیں کیوں کہ ست گرو بندھی چھوڑ رام پال داس جی مہاراج کا دسمبر 1997ء کو پریتم پورہ دلی میں ست سنگ ہُوا تھا تو ہم اپنے ایک دوست کے کہنے پر ست سنگ سُننے گئے لیکن پارم پاریک پوجائیں چھوڑنے کی باتیں سُننے کے بعد ست سنگ میں دل نہیں لگا ست گرو جی شاستروں میں پڑھ پڑھ کر سمجھا رہے تھے تو ہمارے من میں آیا کہ کتابوں کو ہم گھر میں بیٹھ کر پڑھ لیں گے اس طرح جیوتی نرنجن (کال) نے ہماری بُدھی اِستھیر کردی اور ہمارا بھکتی والا چینل بند کر دیا۔

ست گرو ہمیں سمجھاتے ہیں کہ:۔

گرو بِن کینہیں نہ پایا گیانا، جیوں تھوتھا بھُوس چھڑے موند کِسانا

گرو بِن بھرم نہ چھوٹیں بھائی۔ کوٹی اُپائے کرو چترائی

اس طرح ہماری بُدھی استھیر ہونے کی وجہ سے ہم ادھر اُدھر کی باتیں کرتے ہوئے گھر واپس آ گئے ۔1999ء میں میری پتنی شریمتی منجو کو برین ٹیومر (دماغی کینسر) ہو گیا، جس کا ہمیں صفدر جھنگ اسپتال میں نیریکشن وَ علاج کے وقت پتہ چلا۔اس کے بعد میں نے اُس کو پنت اسپتال اور AIIMS نئی دلی اور اسکے بعد اپولو اسپتال نئی دلی میں بھی ڈاکٹر کو دکھایا۔سب ہی ڈاکٹروں نے جلد ہی آپریشن کا مشورہ دیتے ہُوئے کہا کہ آپریشن کے دوران اس کے ایک ہاتھ میں پیرالائسس ہو سکتا ہے۔اپولو اسپتال کے ڈاکٹر نے تو رپورٹ دیکھنے کے بعد یہاں تک کہا کہ اس کی دونوں آنکھیں ابھی تک ٹھیک کیسے ہیں؟ اور اُسی وقت آئی اسپیشلسٹ سے ٹیسٹ کروانے کیلئے کہا۔ میں نے تب ہی چیک کروائی،تب آنکھوں کے ماہر اور دماغ کے ماہر نے صلاح دی کہ ہر 15 دن بعد اس کی آنکھوں کی جانچ کرواتے رہنا۔کبھی بھی ختم ہو سکتی ہیں، کیونکہ برین ٹیومر ایسی جگہ پر ہے۔میری پتنی اور میں دونوں ہی پیروں سے معزور ہیں اور ہاتھ وآنکھیں ختم ہونے کی سُن کر سانس اوپر کا اوپر نیچے کا نیچے رہ گیا،لیکن کوئی چارہ نہ پا کر میں نے پنت اسپتال نئی دلی میں آپریشن کروانے کا سوچا اور ڈاکٹر کے کہنے پر INMAS اسپتال تمار پور دلی سے MRI اور دوسرے سارے ٹیسٹ بھی کروا لیے صرف آپریشن کی تاریخ لینی تھی۔ہمیں پورن پرماتما تتو درشی سنت رام پال داس جی مہاراج کے پہلے سُنے ست سنگ کی یہ پنکتیاں یاد آئیں۔

جِن ملتے سُکھ اپجے، مٹیں کوٹی اُپادھ
بھون چتُر دس ڈھونڈیو، پرم سنیھی سادھ

اور ہمارا بھکتی چینل پرمیشور نے آن کر دیا اور من میں بھاونا اُتپن ہوئی کہ آپریشن سے پہلے نام اُپدیش لیکر دیکھ لیتے ہیں۔پھر اپنے دوست کے ساتھ پریتم پورا دلی میں جا کر 4 فروری 2001 کو پورن پرماتما تتو درشی سنت رام پال داس جی مہاراج سے نام دان لیا۔پہلے والی سب ہی پوجائیں چھوڑ دیں۔ست گرو جی نے اکھنڈ پاٹھ کروانے کی صلاح دیتے ہوئے کہا کہ پرماتما نے چاہا تو آپریشن ٹل جائے گا اور سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ہم نے ست گرو کی آگیہ انوسار گھر پر تین دن کا اکھنڈ پاٹھ کروایا اور اس کے بعد ڈاکٹر سے آپریشن کی تاریخ لینے پنتھ اسپتال نئی دلی گئے۔ جو ڈاکٹر پہلے آپریشن کی صلاح دے رہے تھے، وہی ڈاکٹر دوسرے MRI کو دیکھ کر کہنے لگا کہ ابھی آپریشن کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔تب ست گرو کی وانی یاد آئی کہ:۔

ستگرو داتا ہیں کلی ماہیں، پران اُدھارن اُترے سائیں
ستگرو داتا دین دیالم، جم کینکر کے توڑیں جالم

اور ہم ست گرو کو یاد کر کے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے کہ اے پرمیشور ہم آپ کی مہیما کی کِن شبدوں میں تعریف کریں۔اس طرح پورن پرمیشور کبیر صاحب کے اوتار تتو درشی

سنت رام پال داس جی مہاراج کی کرپا سے ہمارا آپریشن ٹل گیا اور اس کے بعد ہم نے ایک پیسے کی گولی دوائی بھی نہیں کھائی ہے اور سُکھوں والی زندگی جی رہے ہیں۔

20 نومبر 2004 کی رات کو کال کے جھٹکے کے کارن میری پتنی لاش کی طرح ہو گئی تھی، پرمیشور کا امرت جل پلانے کے بعد ہوش آیا۔پھر ہم اُسے ست گرو جی کے پاس لیکر گئے۔ ست گرو جی نے بتایا کہ آج اس کی موت ہونی تھی۔مگر کبیر پرمیشور نے اس کی عمر بڑھا دی ہے اور اب اس کو بھکتی کرنی ہے۔

پھر 22 نومبر 2004 کو میری پتنی کو سونی پت ست سنگ میں ہی لقوے (پیرالائسز) کا اٹیک ہوا اور اس کی وجہ سے اس کے ہاتھ کی طاقت ختم ہونے لگی اور اسی وقت ست گرو کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں دکھائی دینے لگا اور لگ بھگ پانچ منٹ تک دکھائی دیتا رہا۔ جب لقوے (پیرالائسز) کا اثر ختم ہو گیا تب ست گرو جی کا ہاتھ غائب ہو گیا اور آج تک وہ بالکل ٹھیک ہے۔

ست گرو تتو درشی سنت رام پال داس جی مہاراج جو کبیر پرمیشور کے جیوں کے تیوں اوتار آئے ہیں نے ہمیں سدھ کر دیا کہ:۔

غریب، جم جورا جاسے ڈریں، مٹیں کرم کے انک
کاغذ کیریں درگاہ دئی، چودہ کوٹی نہ چمپ

بھکت ستیش مہرا
RLF-907-17 راج نگر II پالم کالونی
نئی دلی موبائل نمبر 09718184704

بھکت رام سوَرُوپ داس جی کی آتم کتھا

بندھی چھوڑ کبیر صاحب کی جئے

میں بھکت رام سوَرُوپ پُتر منگت رام گاؤں بڑولی ضلع امبالہ کا رہنے والا ہوں۔ میں نے تیرا سال سے دھن دھن ست گرو سے نام لے رکھا تھا۔ چھ سال پہلے میرے ہاتھ پاؤں کام کرنا چھوڑ گئے تھے کمر سے نیچے جیسے میرا سارا شریر مت پرائیہ ہو گیا تھا۔میرے دونوں لڑکے مجھے امبالہ سرکاری اسپتال میں لے کر گئے پھر پرائیوٹ ڈاکٹروں کو بھی دکھایا۔اس کے بعد مجھے دو سال تک علاج کے لئے اِدھر اُدھر لے جانے کے بعد مجھے P.G.I چندی گڑھ بھی لے کر گئے وہاں ایک سال میں میرے دو بار ٹیسٹ کیئے گئے کیونکہ جس مشین سے میرے ٹیسٹ ہوتے تھے اُس میں میرا نمبر ایک مہینے میں آتا تھا۔اُس کی ٹیسٹنگ فیس 6 ہزار رُوپے تھی۔ وہاں پر مجھ کو دونوں بار کی ٹیسٹنگ میں بیماری کے کارنوں کا پتا نہیں لگا تو دونوں بار میرے سَر کا آپریشن کرنے کو کہا گیا جس

میں میری جان کا خطرہ بتایا اور پورے ٹھیک ہونے کی کوئی گارنٹی نہیں دی۔اس کے بعد گھر والے مجھے بابا رام دیو کے یوگ آشرم میں بھی لے کر گئے وہاں میرا کچھ دن علاج ہوتا رہا کوئی آرام نہ ہونے سے مجھے گھر لے آئے پھر مجھے جھاڑ پھونک کرنے والوں کے پاس پنجاب ہریانہ وغیرہ جگھوں پر لے کر گئے وہاں بھی مجھ کو کوئی آرام نہیں ہوا ہم نے سوچ لیا کہ اب زندگی ہی تھوڑے دن کی ہے۔ جب میں سبھی اور سے نِراش (مایوس) ہو گیا تو مجھ کو میری لڑکی جس کی شادی شاہپور (امبالہ) میں ہوئی تھی اس نے مجھے وہاں پر بُلایا۔میرے جمائی (لڑکی کا پتی) سنجو نے کُکو بھکت کے بارے میں بتایا ۔ جو 15 اگست 2008 کو مجھے بروالا آشرم میں ست گرو بندھی چھوڑ رام پال داس جی مہاراج کے پاس لے کر آئے 16 اگست 2008 کو میں نے نام دان لیا اس کے بعد مجھے آرام ہونے لگا۔گرو جی کی کرپا سے اب میں نے اپنے کھیت میں آپ ٹریکٹر چلایا اور اپنی ساری زمین کی بُوائی کا کام کِیا مہاراج کے آشیرواد سے مجھ کو دوبارہ جیون دان ملا۔مہاراج بندھی چھوڑ نے جو کِرپا کی اس کو زبان سے بیان نہیں کر سکتا۔گرو جی آپ ست لوک سے میرا جیون دان دینے کے لیئے آئے ہو میرا کوٹی کوٹی ڈنڈوَت پرنام ہے۔ ۔۔جئے ہو بندھی چھوڑ کی۔۔

آپ کا داس بھکت رام سوُروپ داس
گاؤں بڑولی ضلع امبالہ۔۔

بھکت وحید خان کی آتم کتھا

بندھی چھوڑ کبیر صاحب کی جئے

بندھی چھوڑ ست گرو رام پال جی مہاراج کے چرنوں میں کوٹی کوٹی ڈنڈوت پرنام میں وحید خاں پُتر مُنشی خاں گاؤں و تحصیل میھ گاؤں ضلع بھنڈ (مدھیہ پردیش) کا رہنے والا ہوں میں تین سال سے سخت بیمار تھا۔میری دونوں کِڈنی خراب تھیں۔ میں نے دو سال گوالیار میں بڑے بڑے M.B.B.S ڈاکٹروں سے علاج کروایا لیکن کوئی راحت نہیں ملی۔اس کے بعد گوالیار کے ڈاکٹروں نے مجھے دلی A.I.M.S (آل انڈیا میڈیکل) کے لئے ریفر کر دیا۔ وہاں ڈاکٹروں نے سبھی چیک اَپ کے بعد بتایا کے تین بوتل خون چاہیے پہلے آپ کا خون فلٹر ہوگا پھر آپ کے پریوار سے کسی کی کِڈنی نکال کر آپ کو آپریشن دُوارہ لگائی جائیگی۔آپریشن کا خرچ 4 لاکھ لگے گا اتنے رُوپے دینے میرے بس کی بات نہیں تھی۔اس لئے دلی سے اپنے گھر واپس آ گیا اور بے سہارا ہو کر موت کا انتظار کرنے لگا کیونکہ میں کھانے پینے چلنے پھرنے اور اُٹھنے بیٹھنے سے لاچار ہو چکا تھا۔۔

پھر کسی شخص دُوارہ پتا چلا کے ہریانہ میں بروالا ضلع ہسار کے اندر پرماتما آئے ہوئے ہیں۔ جو لاعلاج بیماریوں کو پرماتما کی بھکتی سے ٹھیک کرتے ہیں۔ یہ شبد سُن کر 24-07-2009 میں آپ کے چرنوں میں پہنچ کر نام دان لے لیا۔نام دان لینے کے بعد مجھے آرام آنا شروع ہو گیا اور آہستہ آہستہ ایک مہینہ بھی نہیں لگا میں آپ کی کِرپا سے بالکل ٹھیک ہو گیا میرے ست گرو! پرمان کے لیئے میری بیماری کے سبھی ٹیسٹ کے کاغذات میرے پاس موجود ہیں اے پرم پتا پرمیشور آپ نے جو زندگی مجھے دی اس کا احسان میں کبھی نہیں اُتار پاؤں گا۔میرے ست گرو اپنے داس پر کِرپا کر کے ایسے ہی اپنے چرنوں میں لگائے رہنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کا داس
بھکت وحید خان ولد مُنشی خاں
گاؤں ڈاکخانہ و تحصیل میہہ گاؤں
ضلع بھِنڈ (مدھیہ پردیش)

بھکت متی تارا کٹا پر اسیم کرپا ہوئی۔!!!

بندھی چھوڑ ست گرو رام پال داس جی مہاراج کے چرنوں میں کوٹی کوٹی ڈنڈوت پرنام ، میں تارا کٹا جئے پور کی رہنے والی ہوں، سنسکرِت میں ایم۔اے ہوں۔راجستھان یونیورسٹی سے BA اور سنسکرِت میں سوَرن پدک حاصل ہے۔میں نے چھ لیکھکوں کی گیتا اُپنیشد پُران وَ سارے درشن شاستر وَ سب ہی گروؤں کے پروَچن سُنے، لیکن مطمئن نہیں ہوئی۔ایک بار جے پور میں بھاسکر بھکتی چینل پر ست گرو رام پال داس جی مہاراج کا پروگرام دیکھا اور 30 نومبر 2003 میں نام اُپدیش لیا۔اُس وقت میں بہت بیماریوں سے پریشان تھی۔مئی 1991 میں مجھے بائیوپسی ٹیسٹ کے ذریعے سے پتا چلا کہ مجھے Ulcerative colitis نام کی بیماری ہے۔اس میں بڑی آنت میں چھالے ہو جاتے ہیں اور لیٹرین میں خون آتا ہے اور اس کے بارے میں ڈاکٹر نے بتایا کہ اس کا کہیں پر بھی علاج ممکن نہیں ہے۔ مجھے 03-06-2002 میں آنت میں السر 75cm تک بڑھ گئی تھی۔ 10-04-2008 کو گرو جی کے کہنے پر میں نے دوائی بند کر دی۔ اس میں چار گولیاں تو ایسی تھیں جن کے بارے میں ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اگر زندہ رہنا ہے تو پوری زندگی کھانی پڑیں گی۔ 23-04-2004 کو میرے پھیپھڑوں میں انفیکشن ہو گیا تھا، جب میں ڈاکٹر کے پاس علاج کیلئے گئی تو ڈاکٹر نے میرے ایکسرے دیکھ کر کہا کہ آپ ایسی بیماری میں مبتلا ہو جس میں آپ کو بخار ہونا چاہیے، وزن کم ہونا چاہیے، اور خون کی کمی ہونی چاہیے۔لیکن آپ بالکل صحت مند ہو۔میں نے کہا یہ میرے ست گرو رام پال داس جی مہاراج کی کرپا ہے۔کرم کی

مار تو مجھ پر آنا چاہتی ہے۔لیکن میرے گرودیو کرم کی اس مار کو مجھ پر پر بھاوی (اثر انداز) نہیں ہونے دے رہے ہیں۔اس پرکار اپنے بھگت کی پرماتما رکشا کرتے ہیں۔اس سے ڈاکٹر کافی پربھاویت ہُوا۔ایک بار جنوری 2009 میں پرچار کے لیئے جانا تھا۔رات بھر خون کی پچکاری چلی صبح سوچا مرنا تو ہے،ہی پرچار کرتے کرتے مرجاؤں۔تیسرے دن میں بناء دوا کے ٹھیک ہوگئی۔ڈاکٹر نے ایک بار کہا تھا کہ (Cortisone Steroid) شریر کو چلانے کیلیئے روز لینی پڑے گی۔لیکن ست گرورام پال داس جی مہاراج کے کہنے پر میں نے ساری دوائی چھوڑ دی۔میں نے ایک بھی دوائی نہیں لی اور اب میں ست گرورام پال داس جی مہاراج کی دیا سے بالکل صحت مند ہوں۔اتنے لمبے سمے سے چل رہی بیماری گرودیو کی شرن میں آنے سے بالکل ٹھیک ہوگئی میرا کہنا ہے کہ ایسا تو گیان اور ست بھگتی مارگ پرتھوی پر اور کہیں نہیں ہے ست گرورام پال داس جی مہاراج ساکشات پورن پرماتما ہیں ست صاحب۔

ست گرو کے چرنوں میں ڈنڈوت پرنام۔۔۔بھکتمتی تارا کٹا فون نمبر 09772312335

"گرو کرپا کی مہیما"

میں ترلیوک داس بیراگی گرام دیمرکھیڑا ضلع کٹنی مدھیہ پردیش کا رہنے والا ہوں۔میں نے تاریخ 27-06-2010 کو نام دان لیا تھا تب مجھے معلوم نہیں تھا کہ نام دان نہیں بلکہ امرت لے رہا ہوں۔میری بات آپ کو اتی سنیوکت لگے گی۔لیکن قسم مجھے گرودیو کے چرنوں کی اُسمیں میں نے جو بھی انبھو (محسوس) کیے ہیں یا جو بھی پرمان میرے سامنے ہوئے ہیں میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ میرے ساتھ ایسا چمتکار ہوگا۔نام دان لینے سے 6 مہینے بعد میرا پُتر بیمار ہوگیا۔جس کا جنم پانچ لڑکیوں کے بعد ہوا تھا۔میں اپنے پُتر کا علاج لگاتار ایک ماہ تک MBBS ڈاکٹروں سے کرواتا رہا مگر ایک ماہ تک بچہ ٹھیک نہیں ہوا۔اچانک میرے بالک نے ایک دن صبح 9 بجے آنکھ بند کرلی مطلب بے ہوش ہوگیا میں اسے لیکر امریا پان بھاگا وہاں کے سب ہی ڈاکٹروں نے علاج کرنے سے منع کر دیا۔میں اسے لیکر سیہورا گیا۔سب ہی جگہ MBBS ڈاکٹر ہیں مگر پُتر کی حالت دیکھ کر سب ہی نے علاج کرنے سے منع کر دیا مطلب کہ وہ بتانا چاہتے تھے کہ تمہارے پُتر کی موت ہوچکی ہے۔پُتر کی عمر صرف ایک سال تھی،ہمت باندھ کر ایک ڈاکٹر نے کہا کہ اگر اسے آکسیجن مل جائے تو شاید کچھ ہوسکتا ہے۔میں نے اُسی وقت فور وہیلر بک کی اور جبلپور کیلیئے بھاگا جو کہ بچوں کا ریسرچ سینٹر ہے،وہاں کے ڈاکٹر نے بچے کی حالت دیکھ کر کہا کہ اس میں کہیں کوئی ہلچل نہیں ہو رہی ہے کہیں پر بھی سوئی لگاتا ہوں تو اس کو معلوم نہیں ہو رہا ہے۔داخل کرنا میرے لئے رِسک کی بات ہے۔میں نے کہا داخل کرو اور داخل کرکے علاج شروع کرو باقی سب پرماتما پر چھوڑ دو۔ڈاکٹر نے کہا کہ اگر اسے 6 گھنٹے میں ہوش آ گیا تو شاید بچ جائے ورنہ مشکل ہے۔صبح 9 بجے سے رات کے 9 بج

چکے تھے،لیکن بچہ ہوش میں نہیں آرہا تھا،بچے کی ماں اور میں نے رونا شروع کر دیا۔اچانک میرا دھیان "گیان گنگا" اور" بھکتی سوداگر کو سندیش" میں لکھے ہوئے چمتکاروں کی طرف گیا جو بھگتوں کے ساتھ ہوئے ہیں۔میں نے اپنے آپ کو سمبھالا اور اپنے آپ کو گرو جی کے چرنوں میں گرا دیا اور کہا کہ گرو جی میرے پُتر کی رکشا کرو اور مجھے جو وشواس تھا گرو کی مہیما پر اُسی کی لاج رکھو۔لگ بھگ 12 بجے جب ڈاکٹر راؤنڈ پر آیا تو کہتا ہے کہ بچے کی حالت میں کیا سُدھار ہے۔میں نے کہا کہ جیسا صبح تھا ویسا ابھی بھی ہے۔ڈاکٹر نے انجکشن منگوایا اور بچے کی ٹانگ پر لگایا۔انجکشن لگتے ہی بچہ رونے لگا جیسے وہ انجکشن خود گرو جی نے لگایا ہو۔پورے ہال میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ڈاکٹر نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا اب تمہارا بچہ ہوش میں آ گیا ہے۔ایسے مرض والے بچے بہت کم ہوش میں آتے ہیں۔

ذرا سوچیں!! بات یہ ہے کہ انجکشن کا اثر تو دس یا بیس منٹ کے بعد میں ہوتا ہے۔لڑکا انجکشن کی سوئی کے درد سے،ہی رو اُٹھا تھا اس سے ظاہر ہے کہ یہ سب کمال پرمیشور کبیر جی کا ہے

ست گرو شرن میں آنے سے، آئی ٹلے بلا

جے بھاگیہ میں مِرتیو ہو ،کانٹے میں ٹل جا

گرو جی کہتے ہیں کہ کسک کے ساتھ منتر جاپ کرنے سے جو چمتکار ہُوا میں دنگ رہ گیا۔میں نے اسپتال میں گرو جی کے چرنوں کی وندنا کی اور دھنیواد دیتے ہوئے رو پڑا۔ڈاکٹر نے کہا کہ اسے 8 دن لگاتار علاج کی ضرورت ہے۔24 گھنٹے کا پانچ ہزار لگ رہا تھا۔میں نے ڈاکٹر سے کہا کہ مجھے صبح چھٹی چاہیے۔ ڈاکٹر نے کہا اگر اس کو آپ گھر لے گئے تو یہ مر سکتا ہے۔میں نے کہا کہ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔بس مجھے چھٹی چاہیے۔آج بچے کو 6 ماہ سے اوپر ہوگئے ہیں ایسی مہیما دیکھ کر میں دھنیہ ہوگیا۔میری سائیکل لینے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔کیوں کہ میری پاریوارک حالات ٹھیک نہیں تھی۔اچانک اسٹیٹ بینک کے مینیجر نے کہا کہ کیا آپ بینک سے قرضہ لینا پسند کرو گے۔میں نے کہا اگر مل جائے تو اس سے بڑھ کر کیا ہے،میری پریوارک حالت سُدھر جائے گی۔بینک مینیجر نے مجھے ڈیڑھ لاکھ روپے کا قرضہ دے دیا۔سائیکل نہ خرید پانے والا آدمی اچانک 55 ہزار کی ہیرو ہونڈا گاڑی لے آیا۔آج میں شان سے گاڑی میں گھومتا ہوں۔میں شاسکیہ اسکول میں چپڑاسی کے عہدے پر کام کرتا تھا۔نوکری کرتے مجھے 16 سال گذر چکے تھے۔لیکن میری پاریوارک حالت ٹھیک نہیں ہوئی۔جبلپور سمبھاگ سے پرموشن ہوئی اور میرا اسنگل پروموشن ہوا میں چپڑاسی سے بابو ہوگیا۔زمانے کو کرسی رکھنے والا آدمی خود صاحب بن کر کُرسی پر بیٹھ گیا۔میری آمدن اتنی ہوگئی جتنا میں نے سوچی ہی نہیں تھی۔میرا چھوٹا بھائی B.Ed کا آسرا چھوڑ کر مایوس ہوگیا تھا۔ایک دن اچانک اس کے پاس کاؤنسلنگ لیٹر آیا اسے وشواس ہی نہیں ہُوا،کیونکہ اسے 29 انک ملے ہوئے تھے اور BEd کرنے کے لئے 33 انک سے اوپر ضرورت تھی لیکن اس بار 28 انک والوں کو لے لیا گیا۔جس کارن

سے 29 انک ہونے کی وجہ سے اُسے موقعہ مل گیا اور آج وہ BEd کرر ہا ہے۔ یہ چار چمتکار ایسے ہوئے جن کے بارے میں میں نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا۔ مگر رامائن میں لکھی وہ یاد آ گئی کہ:؛ مات پِتا گرو کی وانی، بِنا وِیچار کرو شُبھ جانی۔۔ یہ سب ہی چمتکار ایک ورش کے اندر ہوئے ہیں۔ ثبوت کے لیئے۔ ا۔ بھارت اسپِتال سینٹر کے سب ہی کا غذات۔ ۲۔ گاڑی کے سب ہی کا غذات۔ ۳۔ پروموشن کا آدیش۔ ۴۔ B.Ed کاؤنسلنگ لیٹر

یہ سب ہی چمتکار نام دان لینے کے 6 مہینے بعد ہوئے ہیں لیکن صرف نام دان لینے سے فائدہ نہیں ہوتا بلکہ گرو دیو کے بتائے مارگ پر چلنا پڑتا ہے کبیر صاحب؛ ہری روٹھے گرو ٹھور ہے، گرو روٹھے نہیں ٹھور (گرو دیو کے چرنوں میں شِشیہ کے انبھو سادر سمرپت ہیں۔)

بھکت تریلوک داس بیراگی سہا۔ گریڈ۔ 3
شاس۔ اونچ۔ مادھیہ مک ویگالیہ۔ مُرواری
تحصیل ڈیمر کھڑا ضلع۔ کٹنی (پدھیہ۔ پردیش)

گیارہ ہزار (11000) وولٹیج کی تار سے چھڑوانا !!

میں بھکت سریش داس پُتر شری چاند رام نیواسی گاؤں دھنانا، ضلع سونی پت جو کہ فی الحال شاستری نگر روھتک (ہریانہ) کا ینواسی ہوں۔ ست گرو جی سے نام اُپدیش لینے سے پہلے میرے گھر کے معاشی حالات بہت کمزور تھے، پریوار کا کوئی بھی ایسا فرد نہیں تھا جو کہ کبھی بیمار نہ رہتا ہو، میری پتنی کو بھوت پریت بہت ہی زیادہ پریشان کرتے تھے۔ اتنی تکلیفیں رہنے کے باوجود بھی ہم دیوی دیوتاؤں کی بہت پوجا کرتے تھے، اور میری ہنومان جی میں بہت زیادہ شردھا تھی۔ پھر بھی گھر میں سنکٹ پر سنکٹ آتے جا رہے تھے، کسی بھی کام میں برکت نہیں ہو رہی تھی۔ پورن پرماتما ست گرو رام پال مہاراج جی میرے پریوار کے ہونے کے کارن ہم اُن کو پورن پرماتما نہیں مان پائے جس کا خمیازہ ہمیں کئی سالوں تک بھگتنا پڑا۔ تبھی گاؤں سینہپورہ ینواسی بھکت وِیکاس نے مجھے بتایا کہ آپ کے گھر میں پورن پرماتما جگت گرو رام پال جی مہاراج آئے ہوئے ہیں اور آپ کہاں سوئے پڑے ہوئے، ہو تو میں نے کہا کہ کال نے ہمیں کشٹ ہی اتنا دے رکھا ہے کہ ہمیں وہاں کے بارے میں جاننے کا وقت ہی نہیں ملا۔ سارا وقت ڈاکٹروں کے چکر کاٹنے میں چلا جاتا ہے۔ اوپر سے آرتھک تنگی بھی بہت رہتی ہے۔ اُس بھکت نے مجھے کافی سمجھایا، پورن پرماتما کی ایسی دیا ہوئی کہ میں سنت رام پال جی مہاراج سے نام اُپدیش لینے کے لئے اکتوبر 2010 میں ست لوک آشرم بروالا میں پہنچا۔ نام اُپدیش لینے کے بعد ست گرو جی نے اپنا دَیا کا پٹارہ کھول دیا اور مجھے وہ سُکھ انبھو ہونے

لگے جن کا بیان اس زبان سے کر پانا بہت مشکل ہے۔

میری پتنی کو بھوت پریت ستا رہے تھے۔ ست گرو دیو جی کی دَیا سے وہ اب پوری طرح سے ٹھیک ہے۔ 7 ستمبر 2011 کو میرا لڑکا موہیت عمر 12 سال میرے کہنے پر مستری کو بلانے کے لئے گیا تھا۔ میرا لڑکا مستری کے مکان کی چھت پر چڑھ گیا اور چھجے پر چلا گیا۔ چھجے کے ساتھ اوپر 11 ہزار وولٹیج کے بجلی کے تار تھے لڑکے اور تاروں کے بیچ میں صرف ایک فٹ کی دوری تھی۔ جب وہ ان کے نزدیک گیا تو تاروں نے لڑکے کو کھینچ لیا اور لڑکے کے سَر پر تار چپک گیا اور ایک انچ گہرا گھس گیا اور بجلی سارے شریر میں پرویش کر کے پیر کے انگھوٹھے کی ہڈی کو توڑ کر نکلنے لگی۔ اُسی وقت گرو رام پال جی مہاراج آکاش مارگ سے آئے اور میرے لڑکے کو بہت ہی چمکدار (تیجومئے) شریر سہیت دکھائی دیئے جیسے ہزاروں ٹیوبوں کا پرکاش ہو رہا ہو۔ اُنہوں نے لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر بجلی سے چھڑوا کر چھجے پر لٹا دیا۔ پھر لڑکے کی ست گرو جی سے بہت باتیں ہوئیں اور جب ست گرو جی جانے لگے تو لڑکے نے پوچھا کہ گرو جی کہاں جا رہے ہو تو گرو جی نے کہا کہ بیٹا میں تیرے ساتھ ہوں تو گھبرا مت۔ اس وقت میرے لڑکے موہیت کی ماتا جی بھی وہیں پر تھی اُس نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا اور وہ بہت گھبرا گئی کیونکہ لڑکے کے شریر سے بجلی کی لپٹیں نکل رہی تھیں۔

اس کے بعد ہم لڑکے کو P.G.I روہتک ہسپتال میں لے کر گئے وہاں پر بھی لڑکے کو گرو جی دکھائی دیئے اور میرے لڑکے نے کہا گرو جی میرے ساتھ ہیں۔ آپ گھبراؤ مت اگر آج ہم گرو جی کی شرن میں نہیں ہوتے تو ہمارا لڑکا آج زندہ نہیں ہوتا اور میری پتنی کو بھی بھوت پریت مار ڈالتے، ہم اُجڑنے سے بچ گئے۔ یہ ست گرو رام پال جی مہاراج کی دَیا ہے۔

سبھی پڑھنے والوں سے پرارتھنا ہے کہ میری سچی کتھا کو پڑھ کر آپ بھی ست گرو رام پال جی مہاراج کی شرن میں آ کر اپنا کلیان کرائیں اور پراربدھ (نصیب) میں لکھے کرموں کے کارن جو گھٹنائیں گھٹتی ہوتی ہیں ان سے پوری طرح سے بچو گے۔ ست گرو رام پال جی مہاراج کے ست سنگ وچنوں میں میں نے سُنا تھا کہ پورن پرماتما کبیر جی بندھی چھوڑ ہمارے سب پاپوں کو ناش کر دیتے ہیں۔ ایسا ہی پرمان رُگوید منڈل 10 سُکت 161 منتر 2 میں اور منڈل 9 سُکت 80 منتر 2 میں بھی لکھا ہے۔ کہ اگر کسی روگی کی پران شکتی کمزور ہو چکی ہو اور اُسکی عمر بھی بقایا نہ رہی ہو تو اُس کے پرانوں کی رکشا کرتا ہوں اور اسے 100 ورش عمر دے کر مطلب کے اس کی عمر بڑھا کر بھکت کو سبھی سُکھ دیا کرتا ہوں۔

سجنو! ست گرورام پال جی مہاراج نے اپنے امرت وچنوں میں یہ بھی بتایا ہے کہ ہرایک انسان اپنے کیے کرموں کے انوسار ہی سُکھ دُکھ بھوگتا ہے۔ دُکھ ہو تو پاپ کرموں کا پھل ہوتا ہے اور سُکھ ہو تو اچھے کرموں کا پھل ہے، ابھی تک سب سنت وآچاریہ گرو یہی کہتے رہے ہیں کہ جو پراربدھ کا بھوگ ہے وہ تو ہرایک انسان کو بھوگ کر ہی ختم کرنا ہوگا۔ اے سبھی پڑھنے والو! ست گرورام پال جی مہاراج کہتے ہیں کہ پاپ کرم سے دُکھ ہوتا ہے۔ اگر پاپ کرموں کا ناش ہوجائے تو دُکھ بالکل ختم ہوجاتے ہیں، اگر بھکتی کرتے کرتے بھی پاپ کرم کا پھل (دُکھ) بھوگنا ہی پڑے تو بھکتی کی ضرورت ہی ختم ہوجاتی ہے۔ 7 ستمبر 2011 کو ہمارے پرار بدھ کرم کے پاپ کے کارن میرے پُتر موھیت کی موت ہونی تھی۔ ہمارے ست گرورام پال جی مہاراج جی کی کِرپا سے پرم پوجیہ کبیر پرمیشور جی نے ہمارے پاپ کا ناش کر دِیا اور میرے بچے کی زندگی کی رکشا کر کے عمر بڑھا دی۔ اگر سات ستمبر 2011 کو پرار بدھ کرم پھل کے مطابق میرا بیٹا مرجاتا تو ہم سب پریوار کے لوگ بھکتی چھوڑ دیتے اور ناستک ہوجاتے۔ کیونکہ اُس وقت پرماتما کا پورا گیان نہیں تھا۔ اب بھگوان پر بہت زیادہ وِشواس ہوگیا ہے، یہ بھی وِشواس ہوگیا ہے کہ پرم پوجیہ کبیر جی ہی پرمیشور ہیں۔ یہ پاپ ناشک سب سُکھوں کو دینے والا پورن موکش دینے والا ہے اور ست گرورام پال جی مہاراج اُنہی کے بھیجے اوتار آئے ہیں۔ جبکہ آپ سے دوبارہ پرارتھنا ہے، کہ بِناء دیر کیئے ست لوک آشرم بروالا میں پہنچیں اور اُپدیش لے کر اپنا کلیان کروائیں۔ آپ جی سے پرارتھنا کرنے کا میرا مقصد یہ ہے کہ میرے جیسے دُکھیا بہت ہیں۔ میری اوپر لکھی آتم کتھا کو پڑھ کر وِیچار کر کے وہ بھی میری طرح سنکٹوں (تکلیفوں) کا خاتمہ کرا سکیں گے اور سُکھی ہوسکیں گے۔

یہ سنسار سمجھدا ناہیں ، کہندا شام دوپہرے نوں
غریب داس یہ وقت جات ہے ، روؤگے اس پہرے نوں

بھکت سُریش داس پُتر شری چاند رام،
شاستری نگر، ہسار، بائے پاس روہتک
فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔09829588628

بھکت دیپک داس کے پریوار کی آتم کتھا

(بندھی چھوڑ ست گرورام پال داس جی مہاراج کی دیا)

مجھ داس کا نام دیپک داس پُتر شری بلجیت سنگھ، گاؤں مہلانا ضلع سونی پت ہے۔ ہم تین

پیڑھیوں سے رادھا سوامی پنتھ ڈیرا بابا جیمل سنگھ سے نام اُپدیشی تھے۔ سب سے پہلے میری دادی جی کی ماتا جی یعنی میرے پِتا جی کی نانی جی نے رادھا سوامی پنتھ سے نام اُپدیش لے رکھا تھا۔ اس کے بعد میرے دادا دادی جی پھر میرے ماتا پِتا جی نے بھی رادھا سوامی پنتھ کے سنت گُرویندر سنگھ جی سے نام لیا ہوا تھا۔ ہم بھی گُرویندر جی مہاراج کو پورن پُرش مانتے تھے اور اس پنتھ سے مکمل شردھا یہ سوچ کر رکھتے تھے کہ یہ سنسار میں پربھو پراپتی کا سریشٹ پنتھ ہے اور ان کے ویشال ڈیرے اور ویشال سنگت (بڑی تعداد چیلے) سموح کو دیکھ کر زیادہ آکرشیت (متوجہ) تھے اور سیوا کرنے کے لیئے ڈیرا بابا جیمل سنگھ ویاس (پنجاب) میں اور چھترپور پُسا روڈ دلی بھی جاتے رہتے تھے۔ لیکن اُس پنتھ میں بڑی عمر میں نام دیا جاتا ہے۔ اس لیئے ابھی میں نام اُپدیش لینے کے لائق نہیں تھا۔

میرے ماتا پِتا جس دن چھترپور سے نام لینے کے لیئے گیئے ہوئے تھے، اسی دن میرے چھوٹے بھائی عمر پانچ سال کے ہاتھ سے پڑوس کے ایک بچے کی آنکھ میں کوئی چیز انجانے میں لگ گئی۔ جب شام کو نام اُپدیش لیکر میرے ماتا پِتا واپس آئے۔ اُسی دن سے ہمارا اور ہمارے پڑوسیوں کا جھگڑا ہوگیا، کہ آپ کے بیٹے نے ہمارے لڑکے کی آنکھ میں جان بوجھ کر چوٹ ماری ہے۔ اور اسی دن سے ہمارے اوپر دُکھوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔

اسی دوران میرے دادا جی کی بیماری کے کارن موت ہوگئی۔ جب میرے دادا جی کا مُردہ شریر دوسرے کمرے میں رکھا ہُوا تھا تو اُس وقت میری دادی جی کی موت کو 12 سال ہوچکے تھے وہ میری بُووا پریم وتی کے شریر میں پریت کی طرح پرویش کر کے بولی۔ (میری دادی نے بھی رادھا سوامی سے پانچ ناموں کی بہت زیادہ سادھنا کر رکھی تھی، وہ نیئمیت رُوپ سے صبح تین بجے ہی اور دن میں بھی بھجن وسُمرن کرنے کے لیئے بیٹھ جاتی تھی اور گھنٹوں رادھا سوامی پنتھ کے بتائے ناموں کا جاپ وَابھیاس کیا کرتی تھی) کہ آج تمہارے دادا جی کا جیون سنسکار سماپت ہوگیا۔ اس لئے میں تمہیں سنبھالنے آئی ہوں۔ میری دادی جی جب زندہ تھی تب سانس کی بیماری کے کارن کھانسی رہتی تھی۔ وہ 12 سال کے بعد بھی جیوں کی تیوں ہی کھانس رہی تھی۔ تب ہم نے پوچھا کہ دادی جی آپ تو بہت دُکھی دکھائی دے رہی ہو۔ کیا آپ ست لوک نہیں گئی ہو۔ تب میری دادی نے کہا کہ بیٹا میں نے غلط سادھنا کے کارن اپنا انمول مُنش جیون ضائع کر دیا۔ اور اب موت کے بعد بھوت یونی میں کشٹ اُٹھا رہی ہوں۔ میں کہیں ست لوک میں نہیں گئی ہوں۔ میری ماتا جی نے گھور آشچریہ (بڑی حیرانی) کے ساتھ پوچھا ماں! کیا آپ کو آپ کے گرو چرن سنگھ مہاراج نے نہیں سنبھالا تب میری دادی جی نے بہت زیادہ دُکھ کے ساتھ کہا کہ انہوں نے میری کوئی سنبھال

نہیں کی اور میں آج بھی ایسے ہی دُکھی ہو رہی ہوں۔

اس گھٹنا کے دو سال بعد ایک دن میری دوسری بُوا کملا دیوی کے اندر میرے دادا جی پریتوت پرویش کر کے بولے کہ میں تو بہت دُکھی ہوں اور میری کوئی گتی نہیں ہوئی، میں نہانا چاہتا ہوں۔ یہ سُن کر میری ماتا جی نے دُکھ و حیرت سے کہا آپ تو ست لوک میں گئے تھے کیا وہاں پر نہانے کیلئے پانی بھی نہیں ہے۔؟ لیکن دادا جی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر میری ماتا جی میرے دادا جی (جو کہ میری بوا کملا دیوی میں پریتوت پرویش تھے) کو نہلانے لگی تو وہ کہنے لگے کہ بیٹی میں اپنے آپ نہا لونگا، تو میری ماتا جی نے دادا جی کو حالانکہ وہ میری بوا جی میں پرویش تھے، اس لئے بُوا والے کپڑے بھی پہنا دیئے تو میرے دادا جی بولے بس بیٹی میری دھوتی لے آؤ۔ میں باندھ لوں گا۔ میری ماتا جی نے ایسے ہی ایک چادر پکڑا دی، جو اُنہوں نے کپڑوں کے اوپر سے ہی لپیٹ لی پھر کہا کہ میرے لیئے چائے بناؤ۔ اور جلدی جلدی میں ہی چائے پی لی۔ میں نے پوچھا کہ دادا جی! آپ ست لوک نہیں گئے تو اُنہوں نے کہا کہ بیٹا میں تو بہت کشٹ میں ہوں۔ میری ماتا جی نے پھر پوچھا کہ آپ تو رادھا سوامی ہجور چرن سنگھ مہاراج سے نام اُپدیشی تھے۔ بھکتی بھی کرتے تھے، کیا اُنہوں نے آپ کی کوئی سنبھال نہیں کی؟ تب میرے دادا (جو میری بُوا کملا دیوی میں پریتوت پرویش تھے) نے کہا کہ اُنہوں نے میری کوئی سنبھال نہیں کی میں تو ایسے ہی دھکے کھاتا پھر رہا ہوں۔

اسی دوران میری آنکھیں بھی اتنی کمزور ہوگئی تھیں کہ مجھے کم دِکھائی دینے لگ گیا تھا۔ اور چشمہ بار بار بدلوانا پڑا تھا۔ میں ایک دوست کے ساتھ پڑھنے کے لیئے اس کے پاس جاتا تھا۔ وہاں پر بھگت سنت رام جی نے مجھے پورن برہم کے اوتار ست گرو رام پال داس مہاراج کی مہیما سُنائی اور کہا کہ آپ ست گرو رام پال داس مہاراج سے نام اُپدیش لے لو ، آپ کی آنکھیں ٹھیک ہو جائیں گی اور کہا کہ انہی تکلیفوں اور دُکھوں سے ہم جیووں کو نکالنے کیلئے پرمیشور کبیر صاحب سنت کا رُوپ دھارن کر کے آتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میرے ماتا پِتا جی نے رادھا سوامی پنتھ سے نام اُپدیش لے رکھا ہے۔ بھگت سنت رام جی نے کہا کہ وہ پنتھ ٹھیک نہیں ہے ان کی بھکتی سادھنا سے نہ تو ست لوک پراپت ہوگا، اور نہ ہی جیون میں کبھی کرم کی مار ٹل سکے گی۔ اسے تو کبیر صاحب کا نمائندہ سچا سنت ہی ٹال سکتا ہے۔

میرے پِتا جی کو سانس کی بیماری تھی، دس قدم چلنے پر ہی وہ بے حال ہو جاتے تھے اور دم پھولنے لگتا تھا، ہائی اور لو بلڈ پریشر کی بھی بیماری تھی۔ میرے پِتا جی کو الیکشن ڈیوٹی کے دوران ہارٹ اٹیک ہُوا، پر کرم سنسکار وش بچ گئے۔ لیکن تب ہم یہ سوچتے رہے کہ رادھا سوامی پنتھی سنت گروبندر سنگھ جی مہاراج نے ہارٹ اٹیک سے بچا لیا بڑی رضا کی۔

لیکن اس کے بعد تو ہم نے سردیوں کی ایک ایک رات میں اپنے پِتا جی کا ایک ایک سانس ٹوٹتے دیکھا ہے، بالکل لاش کی طرح ہو جاتے تھے، اور سوائے بیٹھ کر رونے کے ہم کچھ نہیں کر پاتے تھے، کیوں کہ دوائیوں کی بھی حد آ چکی تھی۔ ڈاکٹر جتنا زیادہ سے زیادہ ڈوز دوائی بڑھا سکتے تھے وہ بڑھا چُکے تھے۔ اس سے زیادہ وہ خوراک نہیں بڑھا سکتے تھے۔ میری ماتا جی ڈیرے بابا جیمل سنگھ سے لایا ہوا پرسادا نہیں کھلاتی اور رادھا سوامی پنتھی گروبندر سنگھ جی مہاراج کی مورتی کے سامنے بیٹھ کر پرارتھنا کرتی اور روتی۔ اسی وقت میرے چھوٹے بھائی کو اوپرے (پریت کا سایہ) کی شکایت رہنے لگی وہ رات کو چونک کر اُٹھ جاتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ کوئی میرا پیر پکڑ کر کھینچ رہا ہے اور مجھے سونے نہیں دے رہا ہے وہ بھی بہت بیمار رہنے لگا۔ پورن پرماتما کبیر جی کی دیا سے مجھ داس کو 8 اکتوبر <u>1998</u>ء کو ست گرو رام پال داس مہاراج سے نام اُپدیش پراپت ہوا ست گرو رام پال داس مہاراج کی اسیم کرپا سے 20 دن کے اندر ہی میرا چشمہ اُتر گیا اور میں نے دوائی کھانا بھی چھوڑ دی مجھے ست گرو رام پال داس مہاراج پر پورا اعتبار ہو گیا تھا بھگت سنت رام جی نے گھر پر آ کر میرے ماتا پِتا جی کو بھی سمجھایا کہ آپ پورن پرماتما کبیر صاحب کے نمائندے سچے سنت رام پال داس جی مہاراج سے نام اُپدیش لو، آپ کی سب ہی تکلیفوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔

اس کے بعد میں نے بھی اپنے ماتا پِتا جی کو سمجھایا تو وہ بولے! ہم پہلے تو رادھا سوامی تھے اب سنت رام پال جی مہاراج سے نام اُپدیش لیں گے تو دنیا کیا کہے گی؟ تب میں نے کہا کہ! پِتا جی، اگر ایک ڈاکٹر سے علاج نہیں ہو رہا تو کیا دوسرا ڈاکٹر نہیں بدلتے؟ لیکن دُکھی بہت تھے، کچھ وقت بعد کبیر پرمیشور جی کی شرن میں آ گئے اور رادھا سوامی پنتھ کے ان پانچ ناموں کو چھوڑ کر سچے سنت ست گرو رام پال جی مہاراج سے نام اُپدیش لے لیا۔

"ست گرو کبیر جی کہتے ہیں کہ"

شرن پڑے کو گرو سنمبھالے جان کے بالک بھولا رے

سارے پریوار کے نام لینے کے ساتھ ہی ہمارے اچھے دن شروع ہو گئے۔ میرے بھائی کے اوپر پریت کا سایہ ٹھیک ہو گیا، پِتا جی کی صحت بالکل ٹھیک ہو گئی پہلے وہ دس قدم بھی نہیں چل سکتے تھے۔ اب وہ ایک آدمی کے ساتھ چینی کی ایک بوری بھی اُٹھا سکتے ہیں۔ آج ہمارا پریوار پورن پرماتما کے اوتار ست گرو رام پال داس جی کی شرن میں ان کی دیا سے مکمل سُکھی ہے۔

لیکن ہمارے دادا دادی اور پِتا جی کی نانی کے منش جیون کا جو نقصان ہوا اُس کی بھرپائی کسی بھی طریقے سے نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی آدمی کی جان بچانے کیلئے لاکھوں اور کروڑوں رُوپے خرچ کر دیے جائیں اور اس کی جان بچ جائے تو اُسے اس خرچ شدہ پیسے کا کوئی دُکھ نہیں ہوتا اور

سوچتا ہے کہ چلو جان تو بچی۔ لیکن آج چاہے کتنی بھی قیمت چُکانے پر میرے دادا دادی کا جیون جو کہ شاستر ویرودھ سادھنا (رادھا سوامی کے بتائے 5 ناموں کی سادھنا) کرنے سے بالکل وئیرتھ چلا گیا۔ (وہ بھوت اور پِتر کی یونیوں میں کشٹ بھوگ رہے ہیں) واپس نہیں آسکتا۔ جو گھناؤنا مذاق یہ نقلی سنت اور پنتھ سب سماج کے ساتھ کر رہے ہیں کیوں کہ چوراسی لاکھ یونیاں بھوگنے کے بعد ملنے والے انمول منُش جیون کو، جو پورن پرماتما کو پراپت کرنے کا ایک ماتر سادھن ہے اُسے برباد کر رہے ہیں۔ اس مہاشتی (بڑے نقصان) کی پورتی کسی بھی قیمت سے پوری نہیں کی جا سکتی۔

اے بندھی چھوڑ! ست پُرش رُوپ میں سنت رام پال داس مہاراج آپ نے بڑی دیا کی کہ ہم تُچھ (حقیر) جیوؤں کو اپنا ستیہ گیان دیکر اپنی شرن میں بُلا لیا۔ نہیں تو ہم بھی پیڑھی در پیڑھی سے پراپت اس شاستر ویرودھ سادھنا میں اپنے منُش جیون کو سماپت کر کے کہیں بھوت اور پِتروں کی یونیوں میں چلے جاتے اور اس شاستر ویدھی یُکت (جو شاستروں میں لکھی سادھنا ہے) ست بھکتی سے ونچیت رہ جاتے۔

سب ہی عقل مند سماج سے پرارتھنا ہے کہ ابھی بھی وقت ہے۔ اس سچے گیان کو سمجھو اور پُرسکون ہو کر فیصلہ کریں۔ بندھی چھوڑ ست گرو رام پال داس مہاراج کے چرنوں میں آ کر ست بھکتی پراپت کر کے اپنے منُش جیون کا کلیان کروائیں۔

۔ست صاحب۔

(ست گرو کے چرنوں کا داس بھگت دیپک داس)

موبائل فون نمبر +919992600853

سنت کبیر صاحب جی کی دَیا

بندھی چھوڑ ست گرو رام پال جی مہاراج کی جئے

یجُر وید ادھیائے 8 منتر 13 میں پرمان ہے کہ پورن پرماتما پاپی سے بھی پاپی انسانوں کے بھی سارے پاپوں کا ناش کر کے بھینکر روگوں سے بھی مُکت کر دیتے ہیں۔ جس کا میں جیتی جاگتی مثال ہوں۔

میں کیشوَ مینالی پُتر شری اِندر پرساد مینالی گاؤں وِکاس سمیتی ہری اون، ضلع سرلاہی، نیپال کا نیواسی ہوں اور موجودہ وقت میں کھٹمنڈو وُاُپتیکا ٹِمی بھکت پور میں گھر بنا کر رہتا ہوں۔ میں چُرے بھاور (نیپال) نام کے راج نیتک پارٹی کا ادھیکش ایوم ُپروَ سبھاسد ہوں۔ میرا موبائل نمبر

00977-9841892583 ہے۔ میرے اوپر ست گرو رام پال داس جی مہاراج نے چمتکاری کرپا کر کے مجھے اور میرے پریوار کے سارے دُکھوں کا ناش کر سُکھی بنا دیا۔

سنسار کی نظر میں، میں سُکھی اور سنمانت جیون جی رہا تھا لیکن میں اپنی بیماریوں کے کارن بہت ہی دُکھی تھا۔ میں پچھلے بیس سالوں سے خونی بواسیر کی بیماری میں مبتلا تھا اور شوچ کرتے وقت زیادہ تکلیف برداشت کرنی پڑتی تھی، ساتھ ہی آٹھ سالوں سے کرونک برونکائی ٹِس سے مبتلا تھا راج نیتک کرمی ہونے کے کارن بہت لوگوں سے ملنا پڑتا تھا، اور ہمیشہ مکھ پر کپڑا یا ہاتھ رکھ کر بولنا پڑتا تھا۔ میں نے اپنے روگوں کے علاج کے لیئے اچھے سے اچھے ڈاکٹروں کو دکھایا۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ جب کہ میں دھرم کے نام پر اگیانی سنتوں کے چکر میں پڑ کر اپنے جیون کے 62 سال برباد کر چُکا تھا۔

مجھے یہ باتیں ست گرو رام پال جی مہاراج سے نام اُپدیش لینے کے بعد معلوم ہوئیں۔ نیپال سنسد کا سبھاسد ہونے کے کارن سرکاری خرچوں پر میں سنسار کے کسی بھی ڈاکٹر سے اپنے روگ کا علاج کروا سکتا تھا۔ لیکن نیپال کے میڈیکل بورڈ نے اس کے لئے سفارش نہیں کی کیونکہ ان کے انوسار میرا روگ لا علاج تھا اور کوئی بھی ڈاکٹر مجھے ٹھیک نہیں کر سکتا تھا۔ اب تو مجھے لگتا تھا کہ پوری زندگی دُکھ بھوگنا پڑئے گا اور ہمیشہ دوا کھاتے رہنا پڑئے گا۔

ایک دن میں شوک مگن (پریشان) بیٹھا تھا مجھے میرے دوست بھگت بھولا داس جو کئی سالوں سے ست گرو رام پال مہاراج کا شِشیہ تھا میرے دُکھوں کو سُن کر بولا کہ ست گرو جی سے اُپدیش لینے پر آپ کے دُکھوں کا اوشیہ ناش ہوگا۔ یہ کہہ کر وِشواس دلانے لگا۔ میں بڑے بڑے سنتوں کی سنگت کر کے تھک چُکا تھا۔ اُس دوست کی بات کوئی اندھیرے میں دیپک کی روشنی برابر میرے من کو چھُو گئی۔ میں تیسرے دن ہی ست لوک آشرم چنڈی گڑھ روڈ بروالا، ضلع ہسار، ہریانہ (بھارت) کے لیئے چل دیا اور اپنی پتنی کو بھی ساتھ لیا کیونکہ گھٹنے کی ہڈی گِھس جانے کے کارن وہ بھی بہت پریشان تھی اور اس کی آنکھوں میں جل بِندو نام کا ایک لا علاج روگ تھا، اور اپنے چھوٹے بیٹے کی پتنی کو بھی ساتھ میں لے لیا مجھے راستے میں نیپال کے کئی بھگت جن مل گئے جو ست لوک آشرم میں جا رہے تھے اس طرح میں بناء کوئی پریشانی ست لوک آشرم آ گیا۔

میں سنتوں اور مہنتوں کی لالچ سے واقف تھا اور ست گرو رام پال جی مہاراج کا کوئی پُستک وَ ست سنگ نہیں سُنا تھا، کسی کے کہنے سے ہی آ گیا تھا۔ اور آتے ہی نام اُپدیش لینے کے لیئے تیار نہیں تھا میرا سوبھاگیہ (خوش نصیب) تھا کہ میرا آنا ہی ست سنگ سماگم کے وقت ہُوا اور مجھے ست گرو دیو کا ست سنگ سُننے کو ملا جس میں مجھے پتہ چلا کہ اس سنسار کے سبھی دھرم گرو، سبھی

پنڈت، سبھی پروہیت اپنے نجی سوارتھ (اپنی لالچ) کے لیئے دھرم کے نام پر لوگوں کو کال جال میں پھنسا کر ہم بھولی بھالی آتماؤں کو نرک بھیجنے کا پرپنچ رچ رہے ہیں۔ وہ نہ تو کبھی پرمیشور سے ملے ہیں اور نہ ہی اُنہیں پرمیشور کی ست بھکتی کا گیان ہے اور یہ کام وہ چند روپیوں اور سماج میں عزت پانے کیلیئے ہی کر رہے ہیں۔ لیکن میں پھر بھی نام اُپدیش لینے کے لیئے تیار نہیں ہُوا۔ لیکن میری پتنی تُرنت نام دان کے لئے تیار تھی۔ کیونکہ نام دان لیئے بنا گرو درشن اور گرو کا آشیرواد ملنا ممکن نہیں تھا۔ یہ شاید مجھ پر راجنیتی کا ہی رنگ چڑھا تھا جو میں کسی کا وِشواس نہیں کرتا تھا۔ پھر بھی آپس میں صلاح مشورہ کر کے ہم تینوں نے نام اُپدیش تاریخ 2 مئی 2012 کو لیا اور گرو جی کے درشن کے لیئے گیا۔ وہاں پر دیا کے ساگر ہم پر کرِپا کی نظر کرنے کے لیئے جیسے تیار کھڑے تھے، جیسے ہی میں نے اپنے روگوں کے بارے میں کہا تو ست گرو دیو جی بولے "سب ٹھیک ہو جائے گا" کا آشیرواد میرے سر پر ہاتھ رکھ کر دِیا میرے ساتھ چمتکار ہو گیا۔ صبح پاخانے جانے پر پاخانے سے خون گِرا اور اس کے ساتھ ہی بواسیر ختم ہو گئی۔ دو دن آشرم میں رہنے پر کرونک برونکائیٹس قریب 80 فیصد ٹھیک ہو گیا اور جواب پورا ٹھیک ہو چُکا ہے۔ صرف دو مہینے میں کبھی کبھی کچھ کھانسی ہو جاتی ہے۔ پتنی کے گھُٹنے کا روگ بھی ٹھیک ہو گیا۔ کھٹمنڈو آنے پر کھٹمنڈو کے اُسی اسپِتال میں ان کی آنکھیں دوبارہ چیک اپ کروائیں ڈاکٹر بھی یہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ ان کی آنکھوں میں جل بِندو نام کے روگ کا کوئی نام و نشان ہی نہیں ہے اور آنکھیں بالکل ٹھیک ہیں۔

میرا مرض ٹھیک ہونے کا چمتکار پریوار، رشتہ دار اور پڑوس میں چاروں طرف پھیل گیا۔ میرے پریوار کے دوسرے لوگ بھی کسی نہ کسی روگ سے پریشان تھے۔ جیسے میرے بڑے بھائی جو خود ایک ڈاکٹر ہیں ان کا سارا شریر پھول Swelling جاتا تھا۔ میری بیٹی کو ماہواری (Meanses) کے وقت بہت پیٹ میں درد ہوتا تھا۔ میری دوسری بیٹی جو پیشے سے وکیل ہے، سائیٹیکا (عرق النساء) اور گلے کی ہڈی گھسنے کے روگ سے زندگی سے بیزار ہو چُکی تھی اور میری بہن کا پتی بھی جل بِندو روگ میں مبتلا تھا سبھی میرے اوپر ست گرو کی کرپا سے بہت ہی پربھاویت ہوئے۔ تب تک میں آشرم کے نیموں اور بھکتی بھاؤ سے تھوڑا بہت واقف ہو گیا تھا۔ میں نے سب کو "گیان گنگا" کتاب اچھی طرح پڑھنے کے لیئے کہا۔ اگلی بار جب میں آشرم آنے لگا تو سب ہی کو ساتھ لے لیا۔ ان لوگوں کو نام اُپدیش لینے میں کوئی دو یدھا نہیں تھی۔ سب ہی نے نام اُپدیش لیا، وشواس کے ساتھ بھکتی کی اور آج سب ہی روگ ختم ہو گئے ہیں اور سُکھی زندگی جی رہے ہیں۔

ست گرو رام پال داس مہاراج پورن پرماتما کے پرتی رُوپ نہیں۔ پورن پرماتما ہی ہیں۔ جو خود کو چھُپا کر رکھ رہے ہیں اور خود کو پورن پرماتما کا داس کہتے ہیں اور دھرتی پر پھنسے

ہوئے جیوؤں کو بندھن مُکت کر کے ست لوک لے جانے آئے ہیں۔ ہمارے ست گرنتھوں میں ثبوت ہے کہ جب کل یُگ پانچ ہزار پانچ سو پانچ ورش بیت جائے گا تو تارن ہار سنت، جگ تارن کے لئے دھرتی پر آئے گا۔

کبیر صاحب۔:

پانچ ہزار ارُو پانچ سو پانچ جب کل یُگ بیت جائے
مہاپُرش فرمان تب جگتارن کو آئے

سب ہی پریمی بھکتو! ۔۔۔۔ وقت آ گیا ہے پورن سنت بھی آ گئے ہیں اور گیان امرت برسات کر رہے ہیں۔ ورتمان (موجودہ وقت) کے سب ہی نقلی سنت، مہنت روپی ٹھگوں سے بچو اور جلد سے جلد ست گرو کے چرنوں میں آ کر بغیر لالچ کے نام اُپدیش لیکر اپنا کلیان کرواؤ اور پورن موکش پراپت کرو۔

(۔ست صاحب۔)

کیشو پرساد مینالی (داس)

کھٹمنڈو (نیپال) 9841892583-00977+

ست گرو دیو جی کی امرت بھری دیا کی برسات

بندھی چھوڑ ست گرو رام پال داس جی مہاراج کی جئے۔

میں بھکت شیام داس (شیام سا پکوٹا) ہوں میں مدھولیہ آٹھ کوٹ یہوا، رُوپن دیہی نیپال کا رہنے والا ہوں اور پیشے سے نیپال سرکار کے انڈر سیکریٹری عہدے پر بھو اور جلا دھار سنرکشن ویبھاگ وورمحل، کھٹمنڈو نیپال میں کام کرتا ہوں۔ وکرمی سنبت 2060/08/29 تک کاریہ کال ہوں۔ میں کئی بیماریوں سے پریشان تھا اور ساتھ ساتھ "اوم" منتر کا جاپ اور دھیان بھی کرتا تھا، اوم شانتی (برھم کماری راج یوگ) کی سات دن کی تعلیم بھی لے رکھی تھی، لیکن اسپِتال آنا جانا چلتا ہی رہا۔ دھیان میں بیٹھتے وقت شری گنیش جی، برہمہ ساویتری، وِشنو لکشمی، شیو پاروتی، الگ الگ انسانوں، جانوروں اور جنگل، ندی نالا وغیرہ کے نظارے کبھی کبھی دکھائی دیتے تھے۔ پھر بھی میرے روگوں کی تعداد بڑھتی ہی چلی گئی۔ جو روگ مجھے تھے ان کا بیان نیچے ہے۔

ا۔ **میِنیا:۔** میں سائیکیٹک ہو کر دو بار اسپِتال میں داخل ہوا تھا۔ دونوں بار بہت سارے ٹیبلیٹ دیئے گئے جنہیں دن میں تین بار کھانا پڑتا تھا۔

۲۔ **لرزہ، کپکپی**، میرے دونوں ہاتھ بڑی زور سے کانپتے تھے، جس کی وجہ سے میں دستخط بھی ڈھنگ سے نہیں کر پاتا تھا۔

۳۔ آنکھوں کی کمزوری میں 2.5-(مائنس 2.5) کا پاور لینس پہنتا تھا۔

۴۔ **پائلس (بواسیر)**: دوتین سالوں سے اس مرض سے بہت پریشان تھا، آیورویدک اور ہومیو پیتھک دوائیاں بھی لیں تھیں۔ پر کچھ وقت ٹھیک ہوتا تھا پھر خون آنا شروع ہوجاتا تھا۔

۵۔ **یورک ایسڈ:۔** دونوں گھٹنوں اور جوائنٹس میں شدید درد ہوتا تھا، مرض ٹھیک کرانے کے لئے میں نے ایلوپیتھک اور آیورویدک دوا بھی لی۔

۶۔ **گیسٹرک**: بہت پہلے سے چھاتی اور پیٹ میں جلن ہوتی تھی ڈرائی فروٹ اور تیل کا کھانا، چائے یا ٹھنڈا کھانا کھانے سے تُرنت جلن شروع ہوجاتی تھی۔ میں پریشان ہوجاتا تھا ایلوپیتھک دوائیاں کھاتا رہتا تھا۔

۷۔ بڑا پیٹ ہونے کی وجہ سے پیدل چلنے سے بہت جلدی تھک جاتا تھا اور چڑھائی پر تو 5 منٹ چلنا بھی بہت مشکل تھا۔ ان سب ہی روگوں اور گھریلو پریشانی سے بہت پریشان تھا۔

ایک بار میں اپنے سُسرال (اُدھارن چار باج گنگا، کپیل وستو) سے گھر واپس آرہا تھا تو ہائی وے نمبر 4۔4 باج گنگا، کپیل وستو) نیپال میں " گیان گنگا" کتاب کا پرچار ہورہا تھا۔ میری پتنی نے ایک پُستک لے لی۔ میں نے پستک کو دھیان لگا کر دوتین بار پڑھا اور سنسکِرت شلوکوں کو ویدوں، سمبندھیت اور شریمد بھگوت گیتا سے ملا کر دیکھنے کے لیئے انٹرنیٹ پر ڈھونڈ کر معائنہ کرنے کی کوشش بھی کی مجھے گیان بہت اچھا لگا اس لئے میں ست لوک آشرم چندی گڑھ روڈ بروالا ضلع ہسار ہریانہ میں پہنچ کر جگت گروتتو درشی سنت ست گرو رام پال داس جی مہاراج سے پہلا منتر دِیکشا لینے والی تاریخ 2 اپریل 2012 کو اور ست نام منتر دِیکشا 02 نومبر 2012 میں حاصل کیا۔

اب میں مینیا روگ کا ایک ٹیبلیٹ، دوائی (ایلوپیتھک Lithuim400gm) روزانہ شام کو کھاتا ہوں۔ پرمیشور کی کرپیا سے اب مجھے سائکروٹک سیمٹم نہیں ہے اور میرا ہاتھ کانپنا بند ہوگیا ہے اور اب میں اچھے خاصے اکشر (لفظ) لکھ سکتا ہوں۔ اب میری آنکھوں کا چشمہ بھی ہٹ گیا ہے۔ اب مجھے اخبار پڑھنے کے لیئے چشمے کی ضرورت بھی نہیں پڑتی ہے۔ پائلس یعنی (بواسیر) بھی 6-5 مہینوں سے ٹھیک ہے اور اب میں یُورک ایسیڈ کی دوا کھانا اور پرہیز کرنا چھوڑ چُکا ہوں۔ ایک بار میری چھاتی اور پیٹ میں بہت جلن ہوئی میں نے جنوری 2013-29 کی رات کو جگت گروتتو درشی سنت رام پال داس جی مہاراج جی کا سُمرن کیا، تبھی ست گرو کا ایک شری چرن (پیر) میری چھاتی اور پیٹ کے اوپر چلتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے کچھ ہی دیر بعد میری چھاتی اور پیٹ کی جلن ٹھیک ہوگئی میں نے اس کی کوئی بھی دوائی نہیں کھائی۔

میرا سبھی بھکت آتماؤں سے نمر نویدھن ہے کہ آپ پویتر پُستک " گیان گنگا " اور " دھرتی پر اوَتار " کو پوری شردھا کے ساتھ پڑھیں اور پرماتما کے تتو گیان کو سمجھ کر ست لوک آشرم چندی گڑھ روڈ بروالا ضلع ہسار ہریانہ (بھارت) میں آکر نام دِکشیا لے کر اپنا آتم کلیان کروائیں اور روگ شوک چِنتا وغیرہ سب دُکھوں کا ناش کروا کر اسی جنم میں صحت مندی اور سُکھ حاصل کرتے ہوئے اپنی سچی بھکتی پوری کر کے اپنے نج دھام ست لوک (جہاں سے ہم آئے تھے) کو دوبارہ حاصل کریں۔

ست صاحب

بھکت شیام داس

"سنت کبیر کی دَیا"

بندھی چھوڑ ست گرو رام پال جی مہاراج کی جئے

میں شیام کمار پُتر لوٹن یادوَ، وارڈ نمبر 5 کچوڑی دھنوشا کا نیواسی ہوں۔ میں پیشہ سے الیکٹریکل انجینئر نیپال میں بطور وِدُھیوت پرادھی کرن ویبھاگ، کھٹمنڈو میں اُپ پر بندھک کے پد پر کام کرتا ہوں میں اپنی پہلے کی دُکھی زندگی کی جھلک آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ میں آج بھی اپنے بیتے ہوئے بُرے وقت کو یاد کر کے سہم جاتا ہوں اور بیان کرتا ہوں تو کلیجہ مُنہ کو آجاتا ہے۔

میں وِگیان کا ودھیارتھی (سائنس کا طالب علم) ہونے کے کارن پہلے ناستک پرورتی (سوچ) کا تھا میرا انجینئر بننے کے بعد بھی وہی سلسلہ جاری رہا میں موج مستی کرنا ہی زندگی سمجھتا تھا۔ لیکن 34 سال کی عمر میں ہی مجھے شوگر (ذیابیطس) کی بیماری ہوگئی تھی۔ جس سے میرا دماغ کم کام کرنے لگا اور میں پریشانی میں زندگی جینے لگا، لیکن ایک ایسی گھٹنا گھٹی جس سے میرا جھکاؤ آدھیاتمکتا کی طرف ہوگیا۔ میں داڑ ضلع میں سیوارت (خدمت پر مامور) تھا، تب عجیب گھٹنا گھٹی ایک بس میں ماؤ وادی لڑاکو (جنگجو) اور سشستر نیپالی پرہریوں (مسلح فوج) میں فائرنگ ہوئی اس میں میرے ایک دوست کے سر میں گولی لگ کر پیچھے کی طرف نکل گئی اور بہت سے لوگوں کی گولی لگنے سے موت ہوگئی۔ لیکن میرے جس دوست کو سر میں گولی لگی تھی۔ اُس کا علاج لکھنؤ میں کروانے سے وہ بچ گیا۔ لکھنؤ سے لوٹنے کے بعد ہمیں پتا چلا کہ اُس وقت ایک دوسرے شخص جس کے ہاتھ اور پیروں میں گولیاں لگیں تھیں۔ اُس کی موت ہوگئی تھی، اُس دن سے مجھے وِشواس ہوگیا کہ اس دنیا کو چلانے والی کوئی بڑی شکتی ہے اور یہ بھی احساس ہُوا کہ بھگوان ہے لیکن اُس شکتی کو کیسے پایا جائے یہ مجھے معلوم نہیں تھا۔

اسی دوران میں نے اوم شانتی سے بھکتی سادھنا شروع کی پھر یوگی وکاص نند جی، سواتی جی، رام دیو جی مہاراج سے گیان لے کر دو سال تک یوگ سادھنا کی اور دلی کے کمار سوامی جی مہاراج کے پاس نیم انوسار پیسے پہنچا کر وشیش کرپا بھی پراپت کرنے کی کوشش کی لیکن میری شوگر میں کوئی فائدہ نہیں ہُوا۔ مجھے کسی بھی طرح پرماتما پانے کا کوئی بھی اُپائے ہاتھ نہیں لگا۔

اسی دوران مجھے "بھکتی کے سوداگر کو سندیش" کتاب ملی اور میں نے اُسے پڑھنا شروع کِیا، جسے پڑھ کر مجھے پتا چلا کہ شری برھما جی کا پتا، شری وِشنو کی ماتا اور شری شنکر جی کا دادا کون ہے، اس سوال کا جواب ملا تو میرا سر چکرا گیا "بھکتی کے سوداگر کو سندیش" کتاب کو 9 دن میں کئی بار پڑھی اور مجھے پڑھتے پڑھتے ایسی اُمنگ پیدا ہوئی کہ میں ویب سائٹ پر چلا گیا تو مجھے گیان کی بھوک لگی میں نے کئی کتابوں کو پڑھا اس میں مجھے "گہری نظر گیتا میں"

"آدھیاتمک گیان گنگا" "کرونتھا کانڈ کا رہسیہ" سے لے کر پوری ہندی کتابیں دو سال تک پڑھتا رہا ثبوت کے طور پر شری دیوی پُران، مہابھارت، رامائن گروڑ پُران، شری مد بھگوت گیتا کو پڑھ کر دیکھا جوں کا توں ثبوت ملا اس کے بعد مجھے ست لوک آشرم چندی گڑھ روڈ بروالا ضلع ہسار ہریانہ (بھارت) آنے کی چاہ بن گئی۔ مجھے سبھی دھرم گرو جو شاستر وِرودھ (شاستر کے خلاف) سادھنا کروا رہے تھے ڈھونگی لگنے لگے۔ اس کارن سے میں نے سبھی آن اُپاسنا چھوڑ دی۔

مجھے کبیر دیو (کبیر صاحب) کی کرپا سے نیپال سرکار نے دفتر کے کام سے بھارت کے صوبہ پنجاب کے بھٹنڈا شہر میں آنا ہُوا۔ میں نے جِند سے ہسار آنا چاہا۔ لیکن اُس وقت کسان آندولن کے چلنے سے میں جِند سے واپس بھٹنڈا چلا گیا اور پھر امرتسر سے لوٹتے وقت آشرم فون کِیا کہ میں آشرم میں کیسے پہنچ سکتا ہوں تو اُنہوں نے بتایا کے آپ امبالہ سے بس دُوارہ بروالا (ست لوک آشرم) آجائیں، یہ راستہ کھُلا ہے۔ لیکن تب تک ہم آگے آچکے تھے، پھر کروشیتر سے آکر اپنے تین ساتھیوں کو وہیں چھوڑ کر کرائے کا سادھن کر کے مجھے پرماتما سورُوپ دُوت شام تک ست لوک آشرم بروالا لے کر آئے۔ آشرم آ کر میں نے دیکھا کہ یہاں پر نام دان (دیکشا) بھی مفت دی جاتی ہے اور کھانے پینے اور ٹھہرنے کی سہولت بھی مفت تھی، پھر میں سنت رام پال جی مہاراج جی سے ست نام اُپدیش اور آشیرواد لے کر پھر اپنے کام کے سلسلے میں دہلی سے ہو کر کھٹمنڈو، نیپال چلا گیا، اس کے بعد میں نے پرماتما (پورن برہم) کا چمتکار دیکھا کہ چیک اپ کروانے پر میری شوگر ایک دم نارمل پائی۔ اُسی دن سے مجھے پکا وِشواس ہوگیا کہ پورن برہم پرماتما خود کبیر صاحب جی ہی سنت رام پال داس جی مہاراج کے رُوپ میں ست لوک آشرم چندی گڑھ روڈ بروالا ضلع ہسار ہریانہ (بھارت) میں براجمان ہیں۔

اُسی دن سے میں پوری شردھا سے ست گرو رام پال جی مہاراج کی کرپا سے بھکتی من لگا کرنے لگ گیا۔ اس کے بعد میں نے اپنی پتنی اور بیٹے کو بھی ست لوک آشرم بروالا میں لا کر نام دِیکشیا دِلائی۔ اس کے بعد میرے ساتھ ایک اَدبھُت چمتکار ہُوا کے میرا ٹرانسفر کھٹمنڈو شہر میں ہوگیا اور پرماتما کی سیوا جو کہ نیپال میں "گیان گنگا" پُستک کے پرچار رُوپ میں چل رہی تھی اس میں مدد کرنے لگا۔ دھیرے دھیرے بھکت سماج پر ست گرو جی کی امرت دیا برسنے لگی اور نیپال میں ست گرو دیو کے گیان کا پرچار زور و شور سے ہونے لگا اور انیک بھکت جن ست لوک آشرم پہنچ کر نام اُپدیش پراپت کرنے لگے۔

میں سبھی بھائی بہن اور بھکت سماج سے ہاتھ جوڑ کر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نقلی ادھورے گرو اور مہا منڈلیشور، سوامی وغیرہ کے چکر میں نہ پڑ کر گیان کو سمجھ کر وِویک پورن فیصلہ لیتے

ہوئے پورن پرماتما کی بھکتی کے لئے ست لوک آشرم چندی گڑھ روڈ بروالا ضلع ہسار ہریانہ (بھارت) میں آیئے اور اپنا بے حد قیمتی وقت خراب نہ کریں۔ جلدی سے جلدی نام دِیکشیا (اُپدیش) پراپت کریں اور اپنا آتم کلیان کروائیں۔ میری سب بھکت سماج سے درخواست ہے کہ آپ "دھرتی پر اوتار" نامک کتاب اور CD/DVD/VCD دیکھیں اور سادھنا چینل پر روزانہ شام 7:15 پر ست سنگ سُنیں اور اس پر عمل کریں۔ شاستروں میں ثبوت دیکھ کر جو ست گرنتھوں کے آدھار پر سچا گیان بتاتے ہیں وہی تتو درشی سنت ہوسکتے ہیں۔ اور وہ تتو درشی سنت ست گرو رام پال داس جی مہاراج ست لوک آشرم چندی گڑھ روڈ بروالا ضلع ہسار ہریانہ (بھارت) میں بیٹھیں ہیں، ان سے نام دان لیکر اپنا اور اپنے پریوار کا آتم کلیان کروائیں۔

کبیر: سمجھا ہے تو سر دھر پاؤں، بہور نہیں رے ایسا داؤ

موجودہ وقت میں 21 برہمانڈوں میں ایک ماتر جگت گرو تتو درشی سنت رام پال جی مہاراج ہی موکش کا منتر پردھان کرنے کے ادھیکاری ہیں۔ جو شاستر ویدھی انوسار سادھنا بتاتے ہیں۔

۔ست صاحب۔

بھکت شیام داس

کھٹمنڈو نیپال

رابطہ فون نمبر 00977-9851009099

اوم

سچید انندائے شورائے نمونم:

بھومیکا

ستیارتھ پرکاش کو دوسری بار شدھ کر کے چھپوایا ہے کیونکہ جس سمئے میں نے یہ گرنتھ ''ستیارتھ پرکاش'' بنایا تھا۔ اس سمئے اور اس سے پہلے سنسکرت بھاشن کرتا، پٹھن پاٹھن میں سنسکرت ہی بولنے اور جنم بھومی کی بھاشا گجراتی تھی، وغیرہ وجوہات سے مجھ کو اس بھاشا (زبان) کا ویشیش پری گیان (خاص معلومات) نہیں تھا اب اس کو اچھی طرح زبان کے قواعد کے مطابق جان کر ابھیاس بھی کرلیا ہے اس وقت اس کی زبان پہلے سے بہتر ہوئی ہے۔ کہیں۔ کہیں شبد واکیہ رچنا کا فرق ہوا ہے، وہ کرنا لازمی تھا، کیونکہ اس کا فرق کئے بناء بھاشا کی پری پاٹی (زبان کی درستگی) سدھرنی کٹھن تھی البتہ ارتھ (مطلب) کا فرق نہیں کیا گیا ہے پرتیوت ویشیش تو لکھا گیا ہے ہاں، جو پہلے چھپنے میں کہیں کہیں بھول رہ گئی تھی وہ ڈھونڈ کر نکال کر ٹھیک کردی گئی ہیں۔

یہ گرنتھ 14 سمولاس یعنی 14 حصوں میں لکھا گیا ہے۔ اس میں 10 سمولاس پُوروارددھ اور 4 اُترادھ میں بنے ہیں، پرنتو انتئے کے 2 سمولاس اور پشچات سوسیدھانت کسی کارن سے پہلے نہیں چھپ سکے تھے، اب وہ بھی چھپوادیئے ہیں۔

ستیارتھ پرکاش

اگرچہ اس گرنتھ کو دیکھ کر ناسمجھ لوگ ایسا ہی سوچیں گے لیکن سمجھدار لوگ یتھا یوگیہ (حسب حیثیت) اس کا ابھپرائے (مفہوم) سمجھیں گے اس لئے میں اپنی محنت کو کامیاب سمجھتا ہوں اور اپنی رائے تمام سجنوں کے سامنے رکھتا ہوں اس کو دیکھ دکھلا کر میری محنت کو کامیاب کریں اور اسی طرح پکشپات (جانبداری) نہ کرتے ہوئے ستیارتھ کا پرکاش کرنا میرا اور تمام مہارشیوں کا مکھیہ کرتوئے کرم ہے۔

سرواتما سروانتریامی سچید انند پرماتما اپنی کرپا سے اس آشیہ (مقصد) کو ویستریت (وسیع) اور چیراستھائی (قائم ودائم) کرے۔

ااالمتی ویسترین بدھی مدھر شیر ومنیشواا

اا ایتی بھومیکاا ا

استھان مہارانا جی کا اُدئے پور — (سوامی) دیانند سرسوتی

بھادھرپد سنوت 1636

یہ فوٹو کاپی ستیارتھ پرکاش کی بھومیکا کے متعلق تفصیل کی ہے۔

شنکا سمادھان: ۰ (1) کچھ مخالف شخص جو مہرشی دیانند کی پھوکٹ مہیما سنا کر اور اس کے ذریعے لکھی گئی کتاب ''ستیارتھ پرکاش'' کو بیچ کر گزر بسر کر رہے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ کتاب ''گیان گنگا'' میں ''شاستر ارتھ ویشئے'' نامی ادھیائے میں لکھا ہے کہ مہرشی دیانند 1882ء (سنوت 1939) تک سنسکرت میں بھاشن دیتے تھے۔ یہ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ مہرشی دیانند نے ''ستیارتھ پرکاش'' کی بھومیکا میں واضح کر رکھا ہے کہ 1874ء (سنوت 1931) میں جس وقت ''ستیارتھ پرکاش'' پہلی بار لکھی تھی۔ اس سے پہلے سنسکرت میں بھاشن دیتے تھے۔ پھر ہندی کو جان لیا تھا۔

شنکا سمادھان: ۰ اوپر فوٹو کاپی ستیارتھ پرکاش سے وابستہ تفصیل کی ہے۔ جس میں مہرشی دیانند نے واضح کیا ہے کہ جس وقت ستیارتھ پرکاش لکھی تھی اس وقت مجھے ہندی زبان کی خاص جانکاری نہیں تھی۔ اب یعنی 1882ء (سنوت 1939) میں اُدئے پور میں استھان مہارانا جی کا اُدئے پور بھادرپد 1882ء (سنوت 1939) کو دوسری بار چھپوایا تب تک مہرشی جی کو ہندی زبان کی خاص معلومات نہیں تھی۔ 1882ء میں مزید معلومات ہونے پر ستیارتھ پرکاش کو شدھ کر کے چھپوایا۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مہرشی دیانند جی 1882ء (سنوت 1939) تک بھی سنسکرت میں شاستر ارتھ کیا کرتے تھے۔

دوسرا کارن یہ ہے کہ دو ویدھوان (عالم فاضل) آپس میں بات چیت کرتے تھے تو سنسکرت میں کرتے تھے۔ کیونکہ تمام شاستر سنسکرت زبان میں لکھے تھے ان کا ہندی ترجمہ مہرشی دیانند کر ہی نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ وہ خود ہی سویکار (قبول) کر رہے ہیں کہ 1882ء (سنوت 1939) تک مجھے ہندی زبان کی خاص معلومات نہیں تھی۔ 1883ء (سنوت 1940) میں مہرشی جی وفات پا گئے۔ اس سے ثابت ہوا کہ مہرشی دیانند 1882ء (سنوت 1939) تک سنسکرت زبان میں ہی شاستر ارتھ کیا کرتے تھے اور انکی ہار جیت کا فیصلہ سنسکرت زبان سے ناواقف شروتا (سامعین) کیا کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے دیانند جیسے لوگ مہرشی کہلاتے رہے۔

جبکہ مہرشی دیانند اور کرشنانند کے شاستر اتھ میں کرشنانند جی کا پکش مضبوط تھا۔ جس میں کرشنانند نے شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 4 شلوک 7 کا ثبوت دیکر ساکار پرماتما سدھ کیا تھا۔ ''یدھا، یدھا، ہی دھرمسیہ، گلانی: بھوتی، بھارت، ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکا ارتھ گیتا پریس گورکھپور سے شائع شریمد بھگوت گیتا میں اس طرح لکھا ہے: ، اے بھارت! جب جب دھرم کی ہانی (کمی) اور ادھرم (ظلم و ستم) کی وردھی (افزائش) ہوتی ہے۔ تب تب ہی میں اپنے روپ کو رچتا ہوں

مطلب ساکار (ظاہری) روپ سے لوگوں کے سامنے آتا ہوں۔

دھیان رہے: مہرشی دیانند کے ذریعے موضوع بدل کر سنسکرت بولنے کی وجہ سے سنسکرت زبان سے ناواقف لوگوں نے اپنی ہنسی سے وید گیان میں دیانند کو فاتح قرار دے دیا۔ مہرشی دیانند تو فاتح ایسے ہوا جیسے ایک زمیندار کا بیٹا ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا۔۔۔۔۔ بقیہ تفصیل برائے مہربانی اسی کتاب میں پڑھیں۔ (صفحہ پر)